ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شی

لی الباطل فیدمغہ فاذا ہو زاہق ہموارہ دمغ وزاہق ومقہور ہوے اور ہونگے بلکہ باقتضاے اما الزبد
فیذہب جفاءً و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ہر روز بہور سواے اہل سنت وجماعت کے
م ونشان اکثر طوائف باطلہ کا صفحۂ روزگار پر باقی نرہا خصوصاً فتنۂ تاتاریہ مین ایسے مفقود
ہوگئے کہ گویا کبھی موجود نہ تھے فجعلناہم احادیث ومزقناہم کل ممزق وکفی اللہ المؤمنین
القتال اب اگر کوئی کہین مخفی ومستور ہی تو وہ بھی کان لم یکن شیئاً مذکوراً ہی لیکن منجملہ اہل تشیع
کے بشرذمہ قلیلہ اثنا عشریہ کہ باقرار شوستری صاحب احقاق الحق وابو جعفر طوسی وسبحان علی وغیرہ
ملقب برافضی ہین اور ہر زمانے مین اونسے عہد سعادت مہد مرتضوی سے آجتک نیا رنگ پکڑا
اور ہر قرن مین بطرز مخترع نمایان ہوا اور ہر عصر مین اپنا نیا نام ولقب رکھا ہنوز بعض قرے عالم
قبائل بنی آدم خصوصاً دیار ایران مین قاطبۃً اور ہندوستان مین جملۃً باقی ہی لیمیز اللہ الخبیث
ن الطیب چنانچہ اس زمانۂ اخیر مین کہ ہمدوش عہد فترت وہم آغوش قیامت ہی اور زمانۂ ظہور
مہدی آخر الزمان سے اقرب صاحب سیف مسلول وصاحب تحفہ وصاحب شوکت عمریہ خاصۃً
صاحب منتہی الکلام وغیرہم نے بمصداق کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و
تنہون عن المنکر رہا سہا جھگڑا چکا دیا اور واسطے کسی رافضی کے مجال مناظرہ کا نہین چھوڑا
ور طریق تکلم کوشش جہت سے مسدود کیا یہان تک کہ اعلم علماے متاخرین شیعہ مثل سبحان علیخان
وغیرہ نے بکرات ومرات اقرار فرار معرکۂ قیل وقال سے بزبان وبیان کیا اور الزام اہل حق کو
الی الظہور صاحب الزمان فرمایا چنانچہ بعض مکاتیب نامبردہ سے ظاہر ہی کہ افحام خصم بدون
ظہور صاحب الامر والزمان ممکن نیست اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ بعضے از اعضالات چنان
زدہ اند کہ بجز معصوم ہیچکس از عہدہ جواب آن برنمی تواند آمد انتہی لیکن باسیر بھی جو دنیا عالم کون
وفساد ہی اگر مفسدہ سے خالی ہو تو خلو شی اپنے موضوع اصلی سے لازم آوے اب بعد زمانہ غدر
ہندوستان کے کہ رئیس سہارے سنی تھے تباہ ہوگئے اور اہل علم انکے جو اس سبب کے تھے
قلت آذوقہ سے مٹ گئے اور جو اقل قلیل ہین اونمین کوئی بسبب عسرت مفرط کے متوجہ معاش ہی

ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین بعدہ مخفی نرہے کہ جب ملت
اسلام مین بمفاد قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ
کلہم فی النار الا واحدۃ الحدیث اخرجہ احمد والترمذی وابو داؤد والحاکم بہتر فرقے ضالّ
زائغہ قرناً بعد قرنٍ جنکی تفصیل کتب عقائد کلامیہ مین مبسوط ہی پیدا ہوئے تو اوسوقت بحکم
استثنائی مذکور اور مصداق ہم الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی وفی روایۃ ألا وہی الجماعۃ
گروہ اہل سنت فرقہ ناجیہ ٹہرا اور موسوم بجماعت ہوا اور دین مرضی حق نے انکے طریقے
مین انحصار پایا اور سائر فرق اہل باطل اہل زیغ کہلائے وما ذا بعد الحق الا الضلال چنانچہ عہد
نبوی سے اب تک طبقۃً بعد طبقۃٍ جب کسی فرقہ ضالّہ نے سر اوٹہایا اور زبان کہولی تو فرقۂ
ناجیہ نے جواب با صواب اوسکا برنگ جیسے تیغ وسنان سے دیا یہان تک کہ
بحکم لن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عز و
جل اخرجہ ابن ماجہ وغیرہ ہمیشہ غالب ومنصور رہے اور رہینگے اور وہ بحکم نقذف بالحق

اہل سنت کو چہوا دے اور انتقام واجبی اعداء رسول وآل رسول سے لے تو اوسوقت البتہ حقیقت واقعی محسوس ہو اور عجائب قدرت الٰہی مشہود کہ شیعہ شنیعہ نے کن کن تلمیعات جدیدہ و محتملات غیر سدیدہ سے ہوس خام پکائی ہی اور پہر بموجب حدیث حضرت امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ اخرجہ الکلینی کیا کچہہ ذلت اوٹہائی ہی چنانچہ مصداق اس اتفاق کا یہہ ہی کہ اندنون ماہ محرم سن بارہ سو اسی ہجری مین ایک رسالہ دیکہنے مین آیا جسکی لوح پر لکہا ہی از نتایج افکار عمدۃ الفضلا زبدۃ الکملا افضل المحققین فخر المدققین الی قولہ جناب سید حافظ علی صاحب اور عنوان رسالہ مین بعد لفظ حافظ علی کے قید ابن بشارت علی بہی زیادہ کی ہی اور دیباچہ رسالہ مین اجوبہ اسولہ مندرجہ و بعض فوائد ملحقہ متعنون کو منسوب طرف ابو الفضل عباس کے کیا ہی اور خاتمہ رسالہ مین چند فوائد زوائد کو بفوائد حافظیہ تعبیر فرمایا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دیباچہ و عبارات سوال اور فوائد حافظیہ نتیجہ فکر عمدۃ الفضلا ہی اور اجوبہ اسولہ و بیانات مسوبہ و فوائد ملحقہ افادات ابو الفضل عباس ہین گو اسجگہ مرتبہ سائل کا مجیب سے افضل ہی اسلیئے کہ صفت مجیب مین اسیقدر لکہا ہی کہ شعر سخن سنج یا لبیب زمان ابو الفضل عباس روشن بیان ٭ دلاور جوان مرد صاحب تمیز ٭ براورنگ مصر فصاحت عزیز اور صفت سائل مین جو کچہہ لکہا ہی وہ عبارت لوح سے لائح ہی بار خدایا مگر یہہ سوال و جواب اس راہ سے ہی کہ از الم تغلب فاغلب اسلیئے کہ واقع مین سارا رسالہ بائی بسم اللہ سے تائے تمت تک ثمرات ابو الفضل سے ہی نتائج حافظ علی سے گو جناب روشن بیان نے ذلت سوال سے عار کر کے آپکو مجیب قرار دیا ہی اور اونکو سائل ٹہیرایا اور اپنی زبان سے اونکی مدح کی اور اونکے بیان سے اپنی تعریف لکہی کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ولیکن بمقتضای الخطاء ات استہ الحضرۃ یہہ خیال نہ آیا کہ حریف حریف را نے شناسد یہہ ملمع کہل جائیگا اور سائل و مجیب ایک ہی قرار پائیگا گو مرتبہ سائل کا مجیب سے نازل ہو کہ انفک منک و الکان اجوع ولیکن غایت اس ایہیر کی صرف اتنی ہی کہ عوام بلاد دور دست جنکو تجسس حقائق امور نہین

اور کوئی جو طالب عقبیٰ ہی اوسکو توجہ طرف ایسے ترہات وہفوات کے نہین بعضے تیرہ درون ناحق
شناس ہٹ دہرمی بے شرمی سے درپئی اضلال عامہ اہل سنت وجماعت کے کہ سیدہے سادے
مسلمان ہین اور ہزاولت کتب مباحثہ کلامیہ کی نہین رکہتے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ مثل ابلیس
پر تلبیس آگے پیچہے داہنے بائین سے اکثر بتدلیس و تلمیع طریق قدیم سنت نبوی و صراط مستقیم مصطفوی
سے بہکا دین اسلئے وہی اگلے مکائد و مناظرے و پرانے قصّے و داستان کہ قدیم سے روافض
نے بمقابلہ اہل حق پیش کئے تھے اور اونکے جواب دندان شکن و دلائل ناطقہ تحقیق دیکھہ سن چکے تھے
اور لاجواب اور خانہ خراب ہوکر بیٹہہ رہے تھے اب پہر اونکو بحذف اجوبہ مسکتۂ اہل سنت بہ تبدیل
تقریر و تغییر تعبیر لکہتے چہاپتے ہین اور ہر ایک تہی دست بے علم کو باغ سبز دکہلا کے خواہی نخواہی موجب
مسموع لیش چشم و گوش اہل حق ہوتے ہین حالانکہ باقرار سبحان علی خان اعادہ دلائل سابقہ کا
بدون جواب الجواب موجب استہزا ہی کہ ان ہذا الا اساطیر الاولین انتہی چنانچہ تفصیل قلیل مکائد جلیل
رفضۂ ذلیل کی اوائل تحفۂ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی معہذا اب بہی جب کوئی رسالہ یا کتاب شیعہ کی
طرف سے بنتی ہی تو باوجودیکہ اشد الغصص فوت الفرص ہی متعاقب اوسکے اوسیسے ہی جواب ہوش
بردار اور بانیخ خانہ برانداز قوت سے فعل مین آتا ہی چنانچہ اب تک جتنی کتب رفضیہ بابین المختصر
المطول تالیف ہوئی باسخ اونکا بلاد متفرقہ مین علماء و طلبہ علم نے لکہدیا لیکن وجہ عدم شہرت
کتب اہل سنت کی یہہ ہی کہ شیعہ بفحوائی اہم الدنیا متمول ہین زر خطیر حرام صرف کرکے اپنے رسائل کو
بعد الطبع تشہیر کرتے ہین چنانچہ فی الحال بلدۂ لودیانہ و لکہنؤ مین مطبع مجمع البحرین وغیرہ خاص اونکا
جاری ہوا ہی کہ اوسمین کتب رفضیہ مطبوع ہون بخلاف اہل سنت وجماعت کے کہ مصداق
ولنا الآخرۃ تہیدست فاقہ مست ہین بہلا انکو اتنا مقدور کہان کہ اپنی کتابین اور رسالے چہپوا وین
اور جنکو کچہہ مقدور ہی اونکو توفیق نہین اگر کسی نے الا ماشاء اللہ ایک دو کتابین طبع کرا دین
تو دس بیس ٹہری رہگئین جو صاحب مطبع ہین اونکو نظر منافع پر ہی نہ مالک نفع و ضرر پر خدا کسی کو
ایسی توفیق دے کہ ایک کل اسی کام کے لئے جاری کرے نیاز کثیر صرف کرکے سب کتب مناظرہ

اہلِ حق کو ستایا اوس وقت بعض مؤمنین مخلصین لہ الدین نے باصرارِ تمام و استبدادِ مالا کلام چاہا
کہ جواب اس رسالہٴ پر ضلالہ کا اردو زبان مین لکھا جاوے کہ ہر کسی کے سمجھ بوجھ مین بے تکلیف تکلف
آجاوے سو ہر چند اس گمنام بے نام و نشان کو مناظرہ و محاضرہ سے کچھ کام نہ تھا کہ اپنے حال
پر اختلال مین گرفتار ہی اور کیفیت و دونیت اہل دنیا سے برکنار ؏ حقے کجا و صحبت ننگ کس
خیالِ دوست ؛ وار د بجو د چو ہیر و م دیوانہ جا ہے ؛ و لنعم ما قیل ؏ ما قصہٴ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس ؛ خاصۃً جواب ان شریات الیسابس کا کہ مصداق تخیلات یتعظم عند العامۃ و تفتضح بہا لدی
الخاصۃ مین تحصیل حاصل و تطویل لاطائل ہی کہ ع ہمان حکایت باف و بوریا باف ست ؛ لیکن چار ناچار بحکم
اما السائل فلا تنہر و بحوائج ؏ کسنہ جا دیدہ دون اسیرم کردہ وگرنہ صورت رم آفریدہ اند مرا ؛ و بمقتضائے الدین النصیحۃ
یہ چند ورق بعبارتِ سلیس روزمرہ بے تکلف انشا پردازی عام فہم خاص پسند لکھے اور اقوال
مؤلف اولی بالتصرف کو اردو مین ترجمہ کیا اِن شاء اللہ پھر اوسکا جواب تحقیقی و الزامی باجمال
و تفصیل مناسبِ ہر مقام و ملائمِ ہر مرام کے لکھا کہ لکلِّ مقامٍ مقال اور حتی الامکان بحکم اذا سکت
قبیح الفاظِ درشت و نازیبا سے احتراز واجب جانا اور صرف پاسخ اصل مدعا پہ بکشف التلمیع
وغیرہ اکتفا کیا اور جس جگہ مؤلفِ متصرف نے اپنے مدعا کو مطاوی کلام مین ادا کیا تھا یا ان
بادلیلِ صریح و نصِ صحیح مسلماتِ اہل سنت سے اعتزال فرمایا تھا اوس جگہ ہمنے بھی جواب ترکی
بترکی مطاوی عبارت مین بحوالہ کتب اہل حق لکھدیا اور تفصیل بے صرفہ سے کچھ کام نہ رکھا
کہ صاحبِ شوق کو بعد دریافتِ بحث و نام کتاب کے مراجعت طرف اصل سہل ہی معہذا اس کلام
مجمل مین بھی اغلب مسائل منحل ہین اور مکائد و اوہام شیعہ اہل التشیع پہ منقلب اور مستاصل ؏
حفرتم قلیبا بصرا لوقوعنا ؛ وقعتم سریعا فی قلیب حفرتم ؛ سللتم سیوف البغی
عذرا لقتلنا ؛ قتلتم جمیعا بالتی قد سللتم ؛ ضمرتم لنا سوءا فجاء بضدہ ؛ فنلتم باضعاف
ما قد ضمرتم ؛ مکرتم بنا و المکر مصرع اہلہ ؛ فحاق بکم سوء کما قد مکرتم ؛ حصلتم لنا ولکن
عفونا برحمۃ ؛ بنا لو ظفرتم ساعۃ ما رحمتم ؛ لیکن یہان بتبعیت مخاطبِ غیر صحیح حسن

کہ مؤلفین شیعہ کو ضرورت تحصیل علوم و استدراک منطوق و مفہوم کی نہین اور یہہ زلات بدعت
جدید ہین بلکہ مجتہدین شیعہ ہمیشہ ایسی ٹھوکرین کہایا کیے ہین اور صراط مستقیم سے گمراہ ہوا
کیے چنانچہ ناظرین صوارم و ذو الفقار و عین و طعن الرماح مجتہدین پر پوشیدہ نہین حتی کہ
سبحان علیخان صاحب نے حق ولدارسے مروت مین لکہا ہی کہ علوم ادبیہ سے کلیۃ اغماض ہی
نظر نہ کیتے تہے کتاب عماد الاسلام مین اغلاط لفظی بہت ہین کہ خصم کو لداد و عناد سے محل استہزا
ہین حضور مجتہدین ہین واسطے اصلاح کے عرض کیا تہا مگر بجہت مشاغل کثیرہ کے صورت نہ بندہی
انتہت ترجمۃ الغرض نعیحوا ولیس اقل الامر قولہ حال علم و جہل کا ایک لفظ سے کہل جاتا ہی
گرآمی ظاہر مین ایکو لباس آن دانشمندون مین ظاہر کرتے چہپاتی اسکی کہ صورت یعنی دونون مین
دانشمند نہو لیکن اتنی بات ہی کہ خطائی مؤلفین اہل علم کی اور طرح پر ہوتی ہی اور خطا نا واقفین کے
اور طرح پر پہلے زمانے مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تہا آب
وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے پاس دوات و قلم و کاغذ ہی وہ جو چاہتا ہی سو لکہتا ہی کوئی نہین
پوچہتا اسطرح کی روک ٹوک نہین ہے زمان قد تفرغ للفضول ٭ یسود کل فہم حمق جہول
فان تحببتم غیر اتقاعا ٭ فکونوا جاہلین بلا عقول ٭ سبحان اللہ اوس مذہب دین کا کیا
پوچہنا جسکے مائل ایسے افضل المحققین ہون اور نجیب ایسے ٭ لا ورجوان روشن بیان سے
اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکینا ٭ بعد دیکہنے رسالہ کے معلوم ہوا کہ
اغلب مطالب اوسکے مسروق و منتحل ہین رسالہ تشیید المبانی و بارقۂ ضیغمیہ و صوارم مجتہدین کو فہ نہد
و رسالہ تحفۃ الشیعہ و سہم صائب و ہدیۂ مجدانی و تنزیہہ کشمیری سے اور بعض مقاصد بعض دیگر سے
کہ مشت خاشاک کے بصد محنت فراہم کردہ ایم ٭ لیکن تخریب مبانی و تحریف معانی بحذف
سابق و اسقاط لاحق با یجاز مخل و اطناب ممل چنانچہ تصدیق اسکی وقت ملاحظہ اجوبہ اقوال
مذکورہ کے بروما لا اختصار بعض مواضع مین معلوم ہوگی بہرحال جب یہہ رسالہ کذائی و کاغذ ہوائی
ملاحظہ مین آیا اور اوسکے کلمات ہازلہ و عبارات نازلہ و الفاظ طعن آمیز و تشنیع انگیز نے قلوب

یکجا و طولِ قیام و قعود و صبح و مسا کے مخفی رہنا طرزِ تحریر و وضعِ تقریر کا محالاتِ عادیہ سے ہی
سو بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش * کہ من انداز قدت را می شناسم * یہاں انکار مسودہ میں
عذر الخط بعضہ یشبہ بعضاً بھی مستمشی ہوگا کہ لم یک ینفعہم ایمانہم لما راو باسنا و لیکن یہہ کہیے
کہ دزد باش و مرد باش ہمنے اسی جگہہ سے کتنے پرچے رقعے لکھکر بہجایا تہا اور اقرار کرانا
ہذیان و اغلاطِ رسالہ کا اور حاصل کرنا بعض کتبِ شیعہ کا چاہا تہا و لیکن بقول بہتیا جی بہتیرے ڈنڈ
پیلوائیں پر بندے پہلوان نہیں بننے کے ہر بار حیلہ و حوالہ سے دم دبا گئے اور خطاب و کتاب
دونو سے پیٹہہ پہیر گئے بقولِ مجتہد فانی کو فتہ ہند کہ کتابِ مذہبِ خود زنہار نباید داد کہ
شاید در کمین باشند و قصدِ الزام نماید انتہی ہمنے بہی واقعہ طلبی کچہہ ضروری نہ سمجھکر درگذر کی کہ
ذرہم فی طغیانہم یعمہون حالانکہ غرض ہماری صرف استدراک واقعات تہی نہ انقیاحِ مجادلات
معہذا مراتبِ اخلاص و نیازمندی کے نسبت جنابِ سنی السجایا کے ہنوز بحال و برقرار ہیں
الآن کما کان آپ ہرگز اس تبدلِ لیل و نہار کو محمول کسی اور خللِ عللِ حال و مستقبل پر کرین
اور گوشۂ خاطر عاطر میں خارِ خسِ کلفت و آزردگی کو جگہہ نہ دین کیونکہ بادی اس ادعا کے شیعہ ہیں
اب جو کچہہ بے اندامی بابت اس بدنامی کے نصیبِ و زنگارِ خجستہ آثار سامی ہو وہ سب زیبا
و سزاوار ہی کہ خود کردہ را چہ درمان مسلمانوں کی ریاست میں رہنا اور انکے دین کا رد کرنا
نمک خوردن نمکدان را شکستن ہی خیر ہمکو تو مدتسے آرزوئی مناظرۂ زبانی کی جلسۂ عام میں تہی وہ
میسر نہ آئی اور دل ہی کے اندر خون ہوکر رہگئی ہاں اب ایسا کیجیے کہ اگر بر بنائے نفسانیت و ہمنشینی
شبارو زی جہال آپکو ہوسِ جواب نگاری ناصواب گہیرے اور روح شیطان الطاق دغدغہ
پاسخ گذاری کرے تو جواب اسکا خود ہی زیبِ رقم فرمائیے یہہ نہو کہ جنکو روز مرہ خطوط جاتے ہیں
اور اونسے وعدۂ جواب نویسی مکرر ستہ کر لئے جاتے ہیں اور بار ہا علی رؤس الاشہاد بسبب
دوکان اونکے حق میں یہہ کلمۂ صدق ترجمان زبانِ انصاف بنیان پر جاری ہوتا ہی سو
واحد العینے کہ برہم مے زند آفاق را * وای گر چشم دگر مے بود قرم ساق را * اونکی پہر تجاہلت

ترغیب تحریر جواب

جواب تکذیب

زبان لبیب معروف

ضبط تحریر کو مطلق دخل و تدبیر نہین جتی کہ اگر کلام کو وضع آداب مناظرہ پر کما حقہ ادا کیا جاوے
تو غالباً خروج طریقہ جواب نویسی سے لازم آوے اور جناب مخاطب لبیب الزبان کی
فہم عالی مین اوسکا ایک حرف بہی سمانے نہ پاوے بلکہ مضمون و کذبوا بما لم یحیطوا بہ علما ظہور مین
آوے کس زبان مرا سخن فہم عزیزان جہ التماس کنم ٭ بناءً علی ہذا اسلوب کلامیہ و ابحاث
دقیقہ علمیہ و مقدمات معرکۃ الآراء مناظرہ مرد آزما سے قطع نظر و غض بصر کر کے بعہد رسوخ
مخاطب کا دہیا او سطوت انکی باگ بہی موڑی کہ بندہ درگاہ تا بخانہ ہمراہ اور سطوت فرار مؤلف
معلوم کیا اور بتعاقب ہاتہ سے نہ دیا کہ ندور معہ حیث دارے ٭ چقدر بدشت وحشت بپیت
دویدہ ام من ٭ چقدر رسیدہ تو چقدر رسیدہ ام من ٭ ولیکن طرفہ ماجرا ہی اور عجب قصہ
حیرت افزا ہی جب سے جناب لبیب زبان نے سنا ہی کہ رد ہدیہ سنیہ لکہا جاتا ہی کہ ماتانی
اللہ خیر مما اتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون تلووں سے لگی ہی دم ناک مین ہی بقول شخصے
چور کی داڑہی مین تنکا بنابر مقتضائے وقت و تقیہ حال و مصلحت مآل انتساب تالیف رسالہ مذکور سے
طرف اپنے اظہار نفرت کلی و عار تمام و قیل و قال کرتے ہین حالانکہ دیباچہ کتاب مین صریح نام مجیب کا
ابو الفضل عباس نسب مقام ہی اور لوح و عنوان رسالہ مین بغرض انطباع کتاب شہرت خطاب
نام حافظ علی مرتسم ہی فرماتے ہین کہ یہہ رسالہ ہمارا نہین سید ابو الفضل عباس مفتی شیعہ
مؤلف من و سلوی نزیل بلدہ کانپور کا ہی سبحان اللہ چوری و سرزوری یہہ ہتلاتے کا تیر نہو یہان
بعض مسودہ اصلی دستخطی سامی موجود ہی اور حقیقت واقعی مشہود اور بحکم لہا منہا علیہا شواہد
صد ہا وجوہ صحت تالیف گرامی کی مضبوط بلکہ خود نزدیک آپکے ہونا اس ہدیہ مسروقہ کا نتیجہ فکر
سامی سے بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ برائے العین بدیہی الثبوت ہی
اور نزدیک عامہ خلائق کے بحکم فلتعرفنہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول مرتبہ حق الیقین
مین معدود خصوصاً نزدیک اس مخلص بے ریا کے کہ مثل آپکے انتساب اس جواب سے
بسبب فقدان لیاقت مخاطب کے بنہایت مستنکف بلکہ مستحیی ہی کیونکہ باوجود سوابق ماندہ بود

وجہ اختصار جواب

مناقض بدون سندِ مسلّمِ خصم ناممکن ہی اور اگر یہہ بات میسر نہو سکے تو زنہار تضییع وقت نکرین کہ کوہ کندن وکاہ برآوردن ہے ہمنے اس رسالہ مین طریقۂ اختصار کو اسی نظر سے اختیار کیا ہی کہ بعد امتحان جواب کے بصورت صواب ہم بہی ردّ جواب الجواب ببسط لائق وتفصیل فائق کرینگے اور ایک عالم کو واسطے تماشائی عید غدیر کے مہمان کلبۂ احزان بناوینگے بشرطیکہ آپ خود متصدی جواب ہون نہ مکلف ہر شیخ وشاب چنانچہ ہمنے اس کتاب کو ایک مہینے مین مسودہ کیا ہے تم دو مہینے بلکہ تین چار مہینے مین جواب لکھو اور بصورت توقف انطباع نسخۂ قلمی عنایت فرماؤ یہان تک کہ اگر مطلب ومدعا کسی عبارت کتاب شیعہ وسنّی کا ذہنِ عالی مین نہ آوے تو اوسکو بہی بطبق عادت مستمرہ کسی سے دریافت کر لو پہر موقع اعتراض وطعن ورد مین صرف کرو کہ اہل حق کو ہر طرح غرض اصلی احقاق حق سے ہی نہ جرح حق دبق لق سے لیہلک من ہلک عن بیّنۃ ویحیی من حیّ عن بیّنۃ ع تا یار کرا خواہد ومیلش بکہ باشد ہمکو دینے کتاب کے لکہنے جواب مین مثل بعض احباب تراب کے ہرگز بخل نہین کیونکہ تقیہ وکذب دروغ مذہب اہل سنت مین حرام ہین اور فریب ومبازی علی طرف التمام صہ ستم بجان بد اندیش میتوان کردن + بخل زراستی خویش میتوان کردن + ہذا وقد سمیت ہذہ الرسالۃ بکشف الالتباس عما وسوس الخناس ولقبتہ بمیزان العدل فی رد ہفوات ابی الفضل واللہ ولی التوفیق ۰ بیدہ ازمۃ الجمع والتفریق

قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ **جواب** یہ آیہ کریمہ قرآن مجید مین زبان اہل جنت سے حکایۃً منقول ہی اور سباق اسکا یہہ ہی ونزعنا ما فی صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الخ سو مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ رافضی کیونکہ شیعہ اہل کینہ ہین نہ صاف سینہ راکب سفینہ پس لفظ ہذا اور لفظ ہدانا اللہ سے دینِ رفض کو قصد کرنا اور اوسکو ہدایت من جانب اللہ سمجہنا خلاف سیاق وسباق کریمہ مبینہ ہی اسلیے کہ ختم اس حکایۃ کا یون ہی فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا اور ظالم وصاد سبیل ومبتغی عوج ہونا امامیہ کا ظاہر ہی بناءً علی ہذا اس جگہہ ہدانا کو از قبیل فاہدوہم الی صراط الجحیم سمجہنا چاہیے کیونکہ ایراد کریمۂ مذکورہ کا بدایت رسالہ ہذا مین

وچاپلوسی کیجاوے کہ جب یہ ہدیہ مستردہ طیار ہوکر مطبوع خاص و عام ہو تو جواب اوسکا واسطے رفع
یقینِ عجز و جہلِ شیعہ کے ضرور مرقوم ہو اگرچہ برائے نام ہو ولیکن یہہ تمنا محال پوری ہوتی
نظر نہین آتی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ٭ پھر کیفما اتفق و کائنا ما کان ارباب کونسل کے
لکھنؤ سے لودیانہ تک خوشامد ہوگی اور پنچایت کی ٹھہر گئی اور کاغذ کے گھوڑے بسبیل ڈاک
پیاپی دوڑین گے کہ لحوق الوصی بل لاوصیاء انتصار آل الاولیاء کوئی جواب الجواب لکھوا دیں تاکہ
کمترین اہلِ سنت کو زک دوا دیں پھر پچون کو تشویش یا پینچ گزاری دامنگیر حال ہوگی اور فکر رد
وقدح نشتر فرو نشس مقال بہی گی خیر اگر ایسا ہوا تو ہر چند سکھائے پوت دربار نہین کرتے
اور یہہ رازِ مخفی برملا ہوگا اور بدنامی لاحق بنسبت سابق کے اضعاف مضاعف ہوگی لیکن
ہمارا لطف جاتا رہیگا کیونکہ بقول آیا ایک ہی فاتحہ یا جارہ یہہ مناظرہ خاص ہی عام نہین سارے
خلقِ خدا کے لیے ہر ایک کا کام نہین اور اوسوقت ہم بہی قصد جواب نگاری نکرینگے کہ ایسے لوگون
خطاب لطفِ کلام نہین سے گاہ گاہ از نظرم مست و غزلخوان بگذرد ٭ ورنہ ہر عہدی من
کو رسوا بشم ٭ اور بشرط پینچ گزاری سامی یہہ بہی مشروط ہی کہ خلاف ماتقدم جسطرح ہدیہ مستردہ
مین اتفاق رد اہلِ سنت ہوا ہی کہ ہر خس و خار کو بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش حکم نصِ قاطع و برہان
ساطع مین رکھا ہی اور ہر کتاب ناصواب سے کورانہ انتقال و استدلال کیا ہی کہ مان نمان مین تیرا
مہمان اور ہر جگہہ کذب و فریب کو استعمال فرمایا ہی کہ موجب ریشخند ہر نادان و دانشمند اور کالا ہی
بدبیرش خاوند ہی اب آیندہ بہی اوسیطرح برمطابق محاسن اخلاق شہرہ آفاق کے گذر اوقات
بجواب الجواب کتاب لاجواب صرف و دشنام بازی کا وتیرہ نہی حیلہ سازی بہانہ پردازی پر نہو کہ فقط
برای دفع الوقت دوسرے آپ گیدڑ بہپکی دکہلائین رو بہ بازی بتلائین شتر گربہ لائین رقص الجمل
فرمائین جہوٹی باتین بنائین دوستونکو رلائین دشمنونکو ہنسائین بلکہ للہ وللوصی دم بہر انصاف فرمائین
اور ہر تقریر و تطمیر سے تعرض کرین اور ہر قلیل و کثیر مین بحث جاری فرمائین اور ہر مقام مین الزام
خصم کا مسلمات خصم اور عقلِ صحیح اور نصِ صریح سے نصب العین رکہین کیونکہ افحام مخالف و الزام

عبارات عربیہ کا حاشیہ و بین السطور پر بایجاز و اختصار لکھا **جواب** یہہ ترجمہ ہی غالبًا وہین سے ماخوذ
ہی جہان سے عبارت عربیہ منتحل ہی اور قید ایجاز وغیرہ اسلیئے ہی کہ اگر ترجمہ مطابق مترجم لہ نہو
تو اعتراض مخالف سے حیلۂ فرار حاصل رہے والا وہی بات ہی اکتفا واتسا گا **قولہ** چند فوائد
دینیہ کتب معتبرہ سے نکال کے اپنی طرف سے ضمیمہ کیا **جواب** یہہ فوائد نامعتبرہ کہ غالبًا مسروق از
رسالۂ احیاء المیت ہیں نیز شکم زادہ سامی ہین نہ حافظ علی نامی اِن ہی اِلّا افتنک **قولہ** ہر چند علمائی کرام
و مجتہدین عظام نے کوئی امر باقی نہین چھوڑا جسکا لکھنا ضرور ہو لیکن ع ہر گلے را رنگ و بوئی دیگر است
جواب سچ ہی اذا قلت العقول کثرت الفضول ع حاصل تحصیل تحصیل حاصل بود شست ٭ **قولہ**
محض بامید حصول ثواب و اعلان کلمۃ الحق والصواب یہہ کتاب لکھی **جواب** جب مصارعت قدیم
حضرات امامیہ خلاف و مضادِ امر تقیہ و نص کتمان دین و مقتضیات عقلیہ و نقلیہ وغیرہ موجب نفع
نہوئی تو یہہ مقاومت جدید و مصارعت غیر سدید دیکھیئے کیونکر مُحصّل ثواب و معلن صواب
ہوگی اسلیئے کہ بانچ ابرکا موند پر آتا ہی **قولہ** سوال الی قولہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت بعد
میرے تہتر فرقے پر منقسم ہوگی ایک اونمین سے ناجی ہی باقی دوزخ میں جائینگے پس مین حیران
ہون کہ فرقۂ ناجیہ کون ہی اسلیئے کہ ہر فرقہ آپکو ناجی قرار دیتا ہی **جواب** بغل مین لڑکا شہر مین
ڈھنڈھورا آپ کو ناحق حیرت ہوئی اسی حدیث مین تو جواب اس سوال کا اور بیان فرقۂ ناجیہ کا
موجود ہی کہ ما انا علیہ و اصحابی اور مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ شیعہ کیونکہ نزدیک شیعہ
کے سب صحابی مرتد ہوگئے الا دو تین چار اور امامیہ بجای اصحابی کے اہلبیتی کہتے ہین سو
اس تقدیر پر بھی کچھ تعارض نہین اسلیئے کہ اہل بیت بھی داخل اصحاب ہین جیسے حسنؓ حسینؓ
فاطمہ رقیہ ام کلثوم و زینب اولاد آنحضرت اور عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج مطہرات نبوی
و عباس و علی و جعفر و عقیل اور اولادِ عباس کہ یہہ سب اصحاب بھی ہین اور اہل بیت بھی اور
قاعدۃ الحدیث یفسر بعضہ بعضًا متفق علیہ فریقین ہی اور ظاہر ہی کہ شیعہ لاعن طاعن ہین
سب ازواج و بنات کے سوا فاطمہ و خدیجہ کے تو یہہ تابع اہل بیت نہوئے اور اگر اہلبیت

بطریقِ اقتباس عوج اساس ہے بے ملاحظۂ مصداق سباق و سیاق دلیل جہل و نفاق و علامتِ
شقاق ہی فافہم قولہ و تعریفِ خیار اصحاب غیر مرتدین علی الاعقاب جواب مراد مرتدین سے
اگر وہ لوگ ہین جنسے خلیفۂ اول رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جدال و قتال کیا تو اونکو کوئی داخل
اصحاب نہین کہتا اس صورت مین یہہ قید احترازی زائد ہی بلکہ لغو اور اگر معاذ اللہ مراد انصار و مہاجرین ہین
تو کسی کتاب معتمد شیعہ مین بھی کوئی حدیث و قول ائمہ ہدیٰ کا مخبر انکے ارتداد بلکہ ذم پر پایا نہین جاتا
کلینی نے کافی مین تصریح کی ہی سات درجات ایمان مہاجرین اولین کے کہ انکا ایمان راجح ہی ایمان
سائر امت پر اور نیز کافی وغیرہ احادیث شیعہ سے ثابت ہی کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور جو کسی بیگناہ کی طرف کسی گناہ کے نسبت کرتا ہی وبال اوسکا اہل غیبت کے
سبحی اللہ [illegible] ہی قولہ صرف اوقات عزیز اطاعت حضرت سبحان مین کی جواب مراد اس سبحان سے
سبحان علی خان صاحب ہین نہ اللہ صاحب اسلیئے کہ ہیولیٰ اس رسالہ کا انہین کی دریوزہ گری کا نتیجہ ہے
کیا ہی چنانچہ فقرہ مابعد کہ پیوستہ تحقیق مذہب حق و طریق صواب مینہایم مؤید اسکا ہی لیکن جو
ہزلیات ہین آگے نسبت اونکے بیطولی ہی اسلیئے اسجگہہ یہہ مثل صادق ہی بڑے میان تو بڑے میان اور
چھوٹے میان سبحان اللہ قولہ صحبت احباب کریم النفس کو مغتنمات سے گننا جواب مراد اس عبارت
سے جناب منشی کریم علی صاحب ہین وہہ کاتب ہی قولہ ہدیۃ المؤمنین و ہدایۃ المسلمین نام رکھا جواب
کلینی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت ہی کہ کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الی امرکم اور کشف الغمہ مین ہے
امام رضا سے کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ فقیل یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم معلوم وہو خروج قائمنا
فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا اور جامع الاخبار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تارک التقیۃ
کتارک الصلوٰۃ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت مسلمین مخالف امر نبی و اوصیا ہی اور اوسمین عوت
غیرت ترک تقیہ لازم آتا ہی اور جو تارک تقیہ ہی وہ مومن نہین اور جو تفرقہ کہ آپنے درمیان مومن و
مسلم کے صفحہ اکاسی رسالہ مین بعنوان فائدہ بیان کیا ہی اور اس تسمیہ مین گویا تعریض طرف اوسکے
کی ہی سو جواب اوسکا بمجواے قضیۂ مین بر سر زمین اوسی جگہہ آپ کو ملے گا قولہ ترجمہ ضروری

باین لفظ نقل کیا ہی کہ اصل این ہفتاد و سہ گروہ دو مذہب است نواصب و روافض الخ نہ بلفظ
سُنّی و شیعہ سو قطع نظر سرقہ و خیانت نقل کی۔ روافض ہونا امامیہ کا باقرارِ طوسی ثابت ہوا
اور ناجی ہونا اہلِ سنت کا جب مسلّم ہو کہ انکی کتب سے نقل کیا جاوے کیونکہ الزامِ خصم مسلّماتِ
خصم ہوتا ہی نہ بغیر اوسکے معہذا اصل ہونا شیعہ کا واسطے تفرق جملہ فرق کے مسلّم ہی
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْءٍ و
اخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال لعائشۃ یا عائشۃ
ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامۃ اور
اصل تفرق ہونا سُنّی کا احتیاج سند رکھتا ہی و این ذلک کیونکہ سُنّی بنصِ قرآن ممنوع ہین
تفرق سے قال اللہ تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ **قولہ** دبستانِ مذاہب
مین کہتا ہی کہ اٹھارہ فرقے شیعہ ہین اور پچپن فرقے اہل سنت و جماعت سب تہتر ہوئے
جواب تعلیمِ ششم دبستانِ مذاہب مین اس قولکو نظر دوم اعتقادِ شیعہ مین بذیلِ قولِ
سابق طوسی اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ بعد ازان مذاہبِ نواصب منشعب به پنجاه و پنج
فرقہ شد و مذہبِ روافض به ہیجدہ فرقہ انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول ہی طوسی کا
نہ صاحبِ دبستان کا معہذا اوسمین لفظِ نواصب ہی نہ اہلسنت حالانکہ نواصب نزدیک
اہلسنت کے بہی مطرود و مردود ہین نہ مقبول پس یہہ نقل ما نحن فیہ سے خارج ہی **قولہ**
جنات الخلود مین ہی کہ سُنّی اڑتالیس فرقہ ہین **جواب** یہہ روایت شیعی کی ہی سُنّی پر
حجت نہین **قولہ** سابق گروہ وہابیہ یہی مذہب رکہتے تھے یعنی حنبلی پھر تقلید چھوڑکر
عمل ظاہرِ قرآن و حدیث پر کرنے لگے **جواب** معلوم نہین کہ یہہ دعوی کونسی کتاب
سے منقول ہوگا اسلئے کہ مقلدینِ احمد بن حنبل کبھی وہابیہ نہین کہلائے اور نہ اہلِ حق وہابی
ہین بلکہ اس لقبِ مستحدث سے عار کرتے ہین اور جو لوگ ظاہرِ قرآن و حدیث پر عمل کرتے
ہین وہ ظاہریہ ہین نہ وہابی اور جو آپ کو وہابی کہتے ہین وہ صاحبِ مذہب نہین بلکہ عوام

منحصر کہین پنجتن مین تو شرعًا وعقلاً باطل ہی کما ہو مصرح فی موضعہ اسیطرح اگر دین اہل بیت کو
غیر دین صحابہ کہین تو وہ بدیہی البطلان محتاج برہان ہی کیونکہ مخالف خبر متواتر مشہور ہی پس
ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہی جو طریقہ اصحاب واہلبیت دونو پر ہی وما ہو الا اہل السنۃ والجماعۃ
قولہ جواب الی قولہ امام غزالی پیشوائی اہل سنت وجماعت رسالہ معرفۃ المذاہب مین
لکھتا ہے **جواب** قطع نظر عدم مطابقت اس جواب کے سات سوال مذکور کے یہہ رسالہ
فارسی محمود طاہر غزالی معتزلی کا ہی نہ امام ابو حامد غزالی کا اور مجالس المؤمنین مین ہے کہ
اہل حق شیعہ و معتزلہ کو ایک چیز جانتے ہین اور دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ جب
معتزلہ و متکلمین پیدا ہوئے تو بعضے روافض نے غلو و تقصیر سے رجوع کیا اور معتزلی ہوگئے
انتہی پس معتزلہ کو پیشوائی اہل سنت ٹہیرا کر نسبت یا نام یا لقب مشترک سے سنیونکو
دہوکا دینا مصداق قولہ تعالی ہنا ہی یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا وَمَا یَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَہُمْ
وَمَا یَشْعُرُونَ **قولہ** سید مرتضی علم الہدی مجتہد امامیہ نے رسالہ تبصرۃ العوام مین امامیہ
اثنا عشریہ کو ناجی قرار دیا ہی **جواب** ماورائے کمالات دیگر نایاب تاریخ دان نیز مستند
سید مرتضی ابو القاسم ثمانینی برادر رضی مجتہد امامیہ جنکا لقب علم الہدی ہی اور شخص ہی
اور سید مرتضی رازی صاحب تبصرۃ العوام اور شخص ہی اول قدمائے فقہا و متکلمین امامیہ سے
ہی سنہ ۳۵۵ تین سو پچپن ہجری مین پیدا ہوا اور اسی سال جیا اور ثانی سالہائے دراز اوسکے
متاخر ہی چنانچہ کتاب اوسکی کہ مملو ہی نقول اقوال علمائی متاخرین شیعہ سے اول دلیل
ہی اس مدعا پر پس جبکہ تمکو اپنے گہر کی ایسی تحقیق ہی تو مذہب اہل سنت مین خدا جانے
کیسی تدقیق ہوگی **شعر** تو برا وج فلک چہ دانی چیست ✤ چون ندانی کہ در سرائی تو کیست ✤
معہذا ادلہ نجات امامیہ کے کہ صاحب تبصرہ نے لکھے تمنے نگے یہی ہونگے جو تمنے رسالہ
قلم فرمائے سو تمنے اوڑائین اور ہمنے بہوان بہون کہائین **قولہ** حقیقت مین اصل جملہ فرق
کی شیعہ و سنی ہی دو گروہ ہین **جواب** دبستان مین اس قول کو ابو جعفر طوسی سے

غزالی دو ن تشخص مین

سید مرتضی دو تشخص مین

ہی اگر کوئی جاہل بے علم انکار کرے تو محل شکایت نہیں **قولہ** عقیدہ سنت و جماعت یہہ ہی
جواب منجملہ ان عقائد کے آپنے یہہ بھی لکھا ہی کہ اول خلفاء بنی امیہ معاویہ اور آخر
انکا مروان حمار پھر سنہ ۱۳۲ ابن ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا اور دولت عباسیہ کی سنہ ۶۵۶
تمام ہو گئی آخر انکا مستعصم تھا جو ہلاکو خان کے ہاتہ سے ہلاک ہوا الی آخرہ سو یہہ عقیدہ
جس کتاب عقائد اہل سنت مین لکھا ہو اوسکا نام للہ عنایت ہو نہیں تو بس کر میان بس کر
دیکھا پینے ہر الشکر **قولہ** قصہ خلیفین کا آیندہ مفصل لکھا جادیگا **جواب** یہہ وعدہ مفصل جھل ہی
ادا ہوا کیونکہ علامات منافق مین آیا ہی اذا وعد اخلف اور اہل تجربہ نے کہا ہی کہ دروغگو را
حافظہ نباشد اور یہہ پہلا وعدہ ہی دوسرے تیسرے کا خدا حافظ **قولہ** القصہ معاویہ
نزدیک سنیون کے خلیفہ پنجم ہی **جواب** یہہ الفاظ مسروق ہی عبارت رسالہ تشئید وغیرہ سے
تقلید الابصیرۃ اسلئے کہ کتب اہل سنت باعلی صوت منادی ہین کہ معاویہ ملوک مین ہین
رضی اللہ تعالی عنہ نہ خلفاء راشدین مین حتی کہ ابھی چند سطر پہلے اسکے آپنے بھی اسکا اقرار
کیا ہی کہ ہر گاہ معاویہ بخلافت رسید ایام خلافت راشدہ تمام شد و بود ریاست اسلام بطور
سلطنت گشت انتہی بلفظہ لیکن انکہہ کا پانی ڈھلگیا ہی ورنہ شرح عقائد تفتازانی مین دیکھو کیا
لکھا ہی معاویۃ ومن بعدہ لا یکونون خلفاء بل ملوکا و امراء اور تہذیب الکلام مین ہی فانقلبت
الامامۃ بعد ثلثین الی الملک والسلطنۃ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین بذکر معاویہ
رضی اللہ عنہ لکھا ہی انہ لم یکن من الخلفاء الی قولہ فانہ کان من ملوک الاسلام اور فتح الباری
مین ہی واما معاویۃ ومن بعدہ فعلی طریقۃ الملوک ولو سموا خلفاء اور شرح فقہ اکبر مین ہی
اول الملوک معاویۃ بلکہ ابن عبد البر نے خود حضرت معاویہ سے نقل کیا ہی کہ انہ کان یقول
انا اول الملوک **قولہ** القاب چارون خلیفہ کے مقرر کئے ہین اول صدیق دوم فاروق سوم
ذی النورین چہارم اسد اللہ **جواب** صاحب منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال نے
فضیل سے کہ اصحاب ائمہ ہدی علیہم السلام سے ہی ذیل حدیث ان الجنۃ لیشتاق

ف عقیدہ سنت و جماعت

ف خلف وعدہ

ف نزدیک سنیہ معاویہ نہ خلیفہ

ف القاب خلفاء اربعہ

کالانعام ہین کیونکہ اہلسنت منحصر ہین مقلدین ائمہ اربعہ مین بناءً علی ہذا یہہ جملہ تمنے شاید تفنن عبارت لکھاہی کہ تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد **قولہ** ملخص کلام سنت وجماعت کہ پیروہون ان چار شخص سے ہی یعنی امام ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل **جواب** یہہ دعوی تمہارا لحکم ان الکذوب قد یصدق بے شبہہ مطابق واقع ونفس الامر ہی سو حقیقت مین یہہ چارون ایک ہی چیز ہین بنابر اتحاد اصول عقائد واعمال اور خلاف قلیل انکا فروع مین مضر نہین اس سے عدم تفرق اہلسنت کا کما حقہ ثابت ہی کہ ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ **قولہ** اور یہہ اپسمین اکثر مسائل مین اختلاف رکھتے ہین **جواب** والشیعۃ اعظم منہم اختلافا فما ہو جوابہم فہو جوابنا **قولہ** علمائے ان چارون مذہب کو اپسمین مشاجرات بہت ہین خصوصا حنفیہ شافعیہ کے **جواب** یہہ مشاجرات اصول عقائد واعمال مین ہین یا فروع مسائل مین اگر اصول مراد ہین تو بدیہی البطلان ہی اسلیئے کہ اس بات کوئی قصا جھگڑا اپنین نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر مراد فروع ہین تو وہ منجر بتضلیل وتکفیر یکدیگر نہین کہ مشاجرہ اپسمین دلیل بطلان مذہب ٹھیری چنانچہ قول ساعی کہ باوصف این خلاف چون در سبیل فطرت یکاند تصدیق یکدیگر میکنند انتہی تصدیق اسکی کرتاہی معہذا اتفاقا نسبت اختلاف کی بہت ہی چنانچہ بعد تفحص واستقرار کے مجموع مسائل مختلف فیہ مذاہب اربعہ مین تین سو کئی مسئلہ فرعی پائے ہین جنمین نص صریح موجود نہین بخلاف شیعہ کے کہ انکے اصول مین اختلاف فاحش ہی چہ جائے فروع کی اور ہر ایک فرقہ دوسرے کی تضلیل تکفیر کرتاہی چنانچہ تمنے بہی صفحہ اٹھہ رسالہ مین لکھاہی کہ سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین انتہی اسیطرح کیسانیہ وناوسیہ واسمعیلیہ وغیرہ کہتے ہین کہ جو ہمارے سوا ہین اثنا عشریہ ہون یا اور کوئی وہ گمراہ ہین پس اگر امامیہ کا تفحص کرین تو فقط اثنا عشریہ ہزار مسئلہ فروعی ہین باہم مخالف مختلف ہین حالانکہ اون مسائل مین نصوص صریحہ ائمہ ہدی موجود ہین یہہ امر نزدیک اوسکے جسکو کتب قدیمہ وجدیدہ طائفہ پر اطلاع تام حاصل ہی مسلم الثبوت

اختلاف حنفیہ وشافعیہ

تین سو کئی مسئلہ مختلف فیہ

اختلاف فرق شیعہ

ائمہ اس بابت لکھی ہین کہ صریح موجب اغرار و اغواء عوام ہین اور حق الیقین مین ہی امام جعفر صادق
سے مناقب شیعہ مین کہ آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی کہ دو نفر تم مین سے داخل جہنم ہونگے
واللہ ایک ہی داخل ہوگا انتہی ظاہر ہی کہ یہہ حکم عام شامل کافہ انام ہی پس حسب عموم جائی تردد
مرقوم ہوا تو جو لوگ منصوص المغفرت اور داخل اہل بدر و بیعت الرضوان ہین وہ کیونکر در خور لعن و
نفرین ہونگے **قولہ** بعضے علماء نے لکھا ہی کہ خلافت ابوبکر و عمر کی بموجب حکم خدا و رسول کے
از روی قرآن و حدیث کے مستنبط ہی او بعض نے صاف لکھدیا کہ از روی قرآن و حدیث کے
نہین ہی صرف صحابہ کے اجماع سے خلافت کو پہونچے ہین عبد الحق دہلوی تکمیل الایمان مین
کہتا ہی کہ کوئی آیت و حدیث بمقدمہ خلافت حق صحابہ مین بتصریح نہین آئی **جواب** اگرچہ آپ نے
سباق و سیاق کلام شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالی کو محذوف کرکے استدلال بطریق لاتقربوا
الصلوۃ کیا ہی چنانچہ بملاحظہ تکمیل الایمان سے واضح ہی لیکن تطبیق بین القولین کی یہہ ہی کہ
جسنے خلافت کو منصوص کہا مراد اوسکی یہہ ہی کہ نفس الامر مین نصوص متواترہ دلالت کرتے ہین
خلافت علی الترتیب پر یہہ مراد نہین کہ خلافت وقت انعقاد کے ثابت بالنص تھی اسلئے کہ اوسوقت
ہر شخص نے تمسکسات اور دلیل کے کیا جو فی الفور اوسکے پاس موجود تھی اور فرصت
تتبع نصوص کی معاون نصوص سے بسبب ضیق فرصت کے نہ تھی چنانچہ اسلئے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گروہ مسلمانون کے ایک کو ان دونو مین کہ عمر بن الخطاب
و ابو عبیدہ بن الجراح ہین اختیار کرین وہی خلیفہ ہی غرض یہہ تھی کہ اظہار انصاف کرین اور
دعوی نص کا اپنے لئے نکرین اسلئے کہ معلوم تھا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر اور صدیق
اکبر جانتے تھے کہ یہہ بات ہونے والی ہی حاجت ادعای نص کی اپنے واسطے کیا ہی خود بخود
ہوویگی اور حضرت فاروق نے جو وقت شہادت کے خلافت کو درمیان چھہ آدمی کے
بطور شوری کے چھوڑا اسواسطے کہ تعیین خلیفہ کا اپنے ذمہ نلین والا فاروق اعظم سے بارہا
منقول ہی کہ اشارہ طرف خلافت ختنین کے علی الترتیب کرتے تھے اور حضرت طلحہ و زبیر نے

الی ثلٰثة ہین لقب صدیق و ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اور لقب فاروق اور ناطق ہونے فرشتہ کو زبان فاروق پر ذکر کیا ہی اور ذی النورین بسبب تزوج دو دختر نبوی کے ملقب بایں لقب ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ القاب زمانۂ نبوی مین مشہور و معروف تھے کیونکہ اگر یہاں اہلسنت ہوتی تو ائمہ ہدی ہرگز اس لقب سے اونکو یاد نفرماتے حالانکہ علی بن عیسیٰ اردبیلی نے کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب سے روایت کیا ہی کہ قد سمی ابابکر رسول اللہ والمہاجرون والانصار صدیقا ومن لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ **قولہ** دس آدمیونکو قطعی جنتی کہتے ہین **جواب** صاحب حق الیقین نے دلیل اس طعن کی یہہ لکہی ہی کہ عقلاً یہہ بات جائز نہین کہ حق تعالےٰ غیر معصوم کو خبر دے کہ عاقبت اوسکی بہشت ہی اسلئے کہ اسمین حرص دیتا ہی اوسکا قبیح پر انتہی سو یہہ وہم مغلطہ صریح ہی اسلئے کہ بالاتفاق ثابت ہی کہ خدانے اہل بدر و بیعت الرضوان کو بشارت مغفرت دی ہی اور ہونا ان دسون کا رئیس مہاجرین و انصار اور شریک بیعت الرضوان اور زمرۂ اہل بدر مین بے شبہہ بنص قرآن و حدیث ثابت ہی یہانتک کہ شعراء اسلام نے اس مضمونکو اشعار مین داخل کیا ہی قال بعضہم **شعر** یا بدر اہلک جاروا وعلموک التجری ❊ وقبحوا لک وصلی ❊ وحسنوا لک ہجری ❊ فلیفعلوا ما ارادوا ❊ فانہم اہل بدر ❊ اور مؤمن جزائری شیعی نے کہا **شعر** رایت بدری محاطا ❊ بالحصین بسیری ❊ فقلت عدنی بوصل ❊ واشرح بذلک صدری ❊ فواجہونی بشتم ❊ وبطم خد وزجر ❊ فقلت افعلوا ما اردتم ❊ فقد ملکتم لامری ❊ ولا جناح علیکم ❊ فانکم اہل بدر ❊ اور آپکے والد ماجد نے اقرار کیا ہی سات جنتی ہونے عشرۂ مبشرہ کے چنانچہ بحر النفائس مین یہہ رباعی نظم کی ہی **رباعی** علی ابوبکر و فاروقہم ومن ❊ بعثمان یدعی والزبیر اخو المجد ❊ سعید وسعد وابن عوف وطلحۃ ❊ کذا ابن الجراح لہم جنۃ الخلد ❊ اور قطع نظر اسکے امامیہ نے بہی حق شیعہ مین بشارات نقل کئے ہین چنانچہ کلینی اعور نے کافی مین باب من عرف امامہ لم یضرہ ما تقدم من ہذا الامر وما تاخر مین احادیث

عشرۂ مبشرہ

بشارات شیعہ

محقق ہی کہ وقتِ انعقادِ خلافت کے نہو اسلئے کہ اوس وقت بنا بر ضیقِ فرصت و وہشت حادثۂ واردات
و ترددِ خواطر کے اتفاق تتبع نصوص کا نہوا اور بطرح کے بہت مسئلے ہین کہ صدرِ اول مین اجتہادات
و قیاسات سے ثابت تھے اور اب نصوص سے ثابت ہین یہہ مسئلہ بہی اسی قسم کا ہی
اور یہی مطلب ہی قولِ شیخ دہلوی کا جسکو آپ نہ بوجہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ ثبوت
خلافت کا اولاً اجماع سے ہی پہر نصوص سے تو اب منصوص و مجمع علیہ دونوں ہی **ف**
اہل سنت کے نزدیک اگر استحقاق امامت کا بنص ثابت ہو تو اوسکو خلافتِ راشدہ کہتے ہین اور
اگر بعقل و دلائلِ ظنیہ ہو تو اوسکو خلافتِ عادلہ کہتے ہین اور اگر بتغلب و تصرف بدونِ استحقاق ہو تو
اوسکو خلافت جائرہ و ملک عضوض کہتے ہین سو خلافت خلفاء اربعہ کی بے شبہہ راشدہ ہی
اسلئے کہ ہر ایک انمین مستحق ہی امامت کا از روی نصوص کے اس تفرقہ کو یاد رکہنا کہ بہت
کام آویگا **قولہ** اعتقاد امامیہ اثنا عشریہ کا یہہ ہی الخ **جواب** یہہ سارے عقیدے مخالف
ثقلین ہین بشہادتِ ائمہ امامیہ چنانچہ اجوبۂ کتاب ہذا سے واضح ہوگا موسی بن علی بن
الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہین کہ انما شیعتنا من اطاع اللہ و عمل عملنا اور ظاہر
ہی کہ یہہ اعتقاد ائمہ ہدی کا نتہا **قولہ** پیغمبر کے صحابہ نے خلاف حکم کیا اور ذوی حق کو حق سے
محروم رکھا اور اہل بیت پر ستم صریح کیئے اور خلافت لے لی **جواب** کبرت کلمۃ تخرج
من افواہہم ان یقولون الا کذبا باب اسکا جواب بیان ششم مین آویگا فانتظروا انی معکم
من المنتظرین **قولہ** اس سبب سے سنیونکو غاصب فاسق فاجر و مبتدع و ناصبی و کافر جانتے
ہین **جواب** یہہ جاننا انکو اطابق النعل بالنعل ویسا جاننا ہی جیسا کفار نبی آخر الزمان کو
مجنون شاعر ساحر کاہن جانتے تہے آپنے بیحیائی کا برقع موہنہ پر لے لیا ہی اور احادیث
ائمہ ہدی کو بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے بہلا دیا کافی مین ہی جو شخص مسلمان کو کافر کہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور اہلِ سنت تو ہمیشہ منافر نواصب سے اور ہین بلکہ ہمیشہ مدافعہ انکے
فساد کا سنیون نے ہی کیا اور حق خدمت اہل بیت بجا لائے سو حقیقت مین سمجہا مناظرہ

بجو وقت خلافت حضرت امیر کے کلمات اکراہ کے کہے سو اسلیئے کہ بیعت بر وقت قتل حضرت
عثمان ہوئی تھی اگرچہ بفضل الہ عزّ اسد اللہ مستحق امامت تھے اور مُراد ثبوت خلافت با
سے یہہ ہی کہ اجماع اکثر اہل حل وعقد کا متحقق ہو بس اگر دو ایک آدمی اجماع سے خارج
تو کچھ پروا نہین اسلیئے کہ اکثر کو حکم کل کا ہی جسطرح سعد بن عبادہ وقت انعقاد خلافت صدیق
داخل اجماع نہوئے پھر ثانی الحال بیعت سے کما حققہ اولو العلم پس عدم دخول انکا قادح نہین
ایسہی ابان بن عثمان مجتہدین صحابہ سے نہ تھے کہ خلاف اونکا مضر مقصود ہو اسیطرح جو صحابی
حضرت امیر علیہ السلام سے آزردہ ہوکر پاس مخالف کے چلے گئے کل دو چار آدمی تھے نہ زائد
جیسے مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سو یہہ بھی مجتہدین صحابہ مین معدود نہ تھے مع ذلک آزردگی انکی بنابر سستگی
اخلاق تھی نہ بسبب سلب لیاقت خلافت کے اسلیئے کہ یہی اشخاص نقل مناقب مرتضوی مین
کثیر الروایت ہین پس مدفوع ہوگئی وہ طعن جو آپنے بابت عدم بیعت سعد کے صفحہ اکتالیس مین
اور بنسبت مغیرہ کے صفحہ ستاون مین لکھی ہی کہ اول نے مطلق بیعت نکی اور ثانی معاویہ سے
ملگئے اور حاجی بن گئے ولیکن سعد بن وقاص ومحمد بن مسلمہ واسامہ بن زید وعبد اللہ بن عمر
وغیرہ ایک جماعت متورعین صحابہ کی کہ جو بسبب کمال احتیاط کے شریک جنگ حضرت
امیر بافرہنگ نہوئے سو اونکو خود اسد اللہ نے معذور رکھا اور اونکے حق مین فرمایا ہولاء
قعدوا عن الباطل ولم یقوموا مع الحق لیکن ان سب نے بھی بہت مناقب ونشر فضائل مرتضوی
مین قصور نہین کیا اور ظاہر ہی کہ بیعت ہر فرد کی انعقاد خلافت مین ضرور نہین اگر ایک جماعت
بیعت کرے اور باقی تسلیم کرین تو خلافت منعقد ہوجاتی ہی پس وہ جو آپنے صفحہ ستر مین
مین لکھا ہی کہ جنگ صفین مین مسلمان تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے طرفداری دونو کی
نکی جیسے گو ظاہر مین معین معاویہ نہوئے لیکن باطن مین معین ومدد تھے انتہی حاصلہ مدفوع ہی دلالۃ
عالم ماکان وما یکون یعنی حضرت امیر اونکے حق مین قعدوا عن الباطل نفرماتے باجملہ ب
کہ سب نصوص مین بثبوت مجموع ہوگئی تو ثبوت خلافت خلفاء اربعہ کا بے شبہہ ازروی انصاف

منافق سے ہی چنانچہ صفحہ اکّاسی رسالہ سے لایح ہی اور امامیہ مومن ہین تو منافق مومن کسطرح
ہوگا اور اگر ہوگا تو اثناعشریہ منافق ٹھیرتے ہین اور اگر یہہ لوگ امامیہ ہین تو اونکو مسلمان کہنا
کس اعتبار سے ہوگا وہ بیان کیجیے اسلیئے کہ بموجب قرارداد آپکے شیعہ مسلمان نہین ہین
حاصل یہہ کہ اجتماع نقیضین کا باتفاق حکماء اولین وآخرین ممتنع بالذات ہی یہہ دونو بحیثیت واحدہ
بذاتہا منکر ہین اس بات سے کہ مصداق انکا واحد ہو ولیکن جتہادِ تشیع کو بہت گنجایش ہی آپ
چاہین اجتماع نقیضات ثابت کردین **قولہ** دولت امویہ وعباسیہ مین شیعہ امامیہ اکثر تقیہ سے
بسر کرتے تھے انتہی مختصراً **جواب** یہہ دعوی مخالف تصریح امامیہ ہی اسلیئے کہ باقر مجلسی نے
بحار الانوار مین لکہا ہی کہ خاتم خامس مین جو منجمل نام امام محمد باقر علیہ السلام تہی یون لکہا ہے
حدث الناس وافتہم وانشر علوم اہل بیتک وصدق آبائک الصالحین ولا تخافن احدا الا اللہ
فانہ لا سبیل لاحد علیک اور خاتم سادس ہین کہ منجمل تہی نام امام جعفر صادق یون لکہا ہی
حدث الناس وافتہم ولا تخافن احدا الا اللہ وانشر علوم اہل بیتک صدق ابائک الصالحین
فانک فی حرز وامان اس سے ثابت ہوا کہ یہہ دونو امام دولتِ امویہ وعباسیہ مین تقیہ سے
ممنوع تھے تو اب تقیہ امامیہ کا بے وجہ ٹھیریگا اور تفصیل ابطال تقیہ کی تحفہ وسیفِ مسلول
ومنتہی الکلام وغیرہ مین مرقوم ہے اوسکو مرتفع کرلو پھر نام تقیہ کا لینا **قولہ** زیدیہ تابع زید شہید کے
ہین الخ **جواب** تخصیص ذکرِ زیدیہ کی اسجگہہ بنظر اسکے ہوگی کہ والد بزرگوار آپکے زیدی تھے
والا شیعہ بہت فرقے ہین چنانچہ خود آپنے دبستان سے اٹہارہ طائفہ ہونا اور حیات القلوب سے پچیس
فرقہ ہونا امامیہ کا نقل کیا ہی ولیکن جب یہہ کہا کہ امامیہ اثنا عشریہ ہمہ را خلاف خود مے دانند تو یہہ
تخصیص بے سود و لغو ٹھیری کہ الکفر ملۃ واحدۃ **قولہ** مسلم نے جابر سے روایت کی ہی اما بعد فان
خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ پس معلوم ہوا کہ جو
کچھہ بعد آنحضرت کے حادث ہوا شر وبدعت وضلالت ہی اور ظاہر ہی کہ چارون مذہب سنیون کے
بعد کتنے سال کے مقرر ہوئے ہین **جواب** ترتیب کرنا دلیل کا اور نکالنا نتیجہ کا اوس سے

بشیعہ کا ساتھ نواصب کے ہی سنیون کے اسلیے کہ انکو وہم اہلبیت مین باک نہین اونکو بد گوئی اصحاب مین مبالات نہین بخلاف سنیون کے کہ یہہ جسکو بر اکہین زبان آخرت کرین کہ ادہر قبلہ قطب اودہر ختیجہ موتی کدہر لیکن کیا کیجئے جب شیعہ بمقتضای آخذ البری بالجرئ عمل کرتے ہین اور سنیون پر تہمت نصب کرتے ہین تو اوسوقت دافعہ کیا جاتا ہی کہ ادفع بالتی ہی احسن

شعر الا لا یجہلن احد علینا ٭ فنجہل فوق جہل الجاہلینا ٭ اور ظاہر ہی کہ حسب افادہ صدوق امامیہ ناصبی اوس شخص کو کہتے ہین جو من حیث الاعتقاد دشمن عترت نبوی او رمستحل خون تمامی اہلبیت ہو اور انکی بدگوئی مین کوئی دقیقہ نجہوڑے اور صحیح لعن ائمہ طاہرین ہو سو بر تقدیر یہ مذہب اہل السنت ان سب لواث سے منزہ واقع ہوا ہی اسپر بہی اگر اونکو کوئی ناصبی کہے تو صرف لداد عناد ہی وبس **قولہ** جو ائمین سے تقلید مجتہد العصر کے کہ نائب امام ہی کرتا ہی اوسکو اصولی کہتے ہین اور اگر مقلد نہین ہی تو اوسکو اخباری کہتے ہین اور اخباریہ کو مانند محدثین کے کہ فرقہ اہل سنت وجماعت مین ہی سمجہنا چاہیئے **جواب** تتمہ اس تفرقہ اصولیہ و اخباریہ کا یہہ ہی کہ اصولیہ مقلد شیطان الطاق ہین انکو اہل بیت سے کچہ کام نہین بلکہ رسالہ جعفریہ مین لکہا ہی لا قول للمیت و شرط الاکثر کونہ حیا یعنی جب مجتہد مرا تو قول اوسکا مفتی بہ نرہا جب تک کہ مجتہد حی اجازت نہ دے اکثر نے حی ہونا مجتہد کا شرط کیا ہی و کذا قال الحلی فی تہذیب الاصول اور غرض اس ضابطہ سے یہہ ہی کہ احکام دین ہر زمانے مین تبدیل ہوتے رہین اور تجویز علمای سابقین سے تخالف میسر آوے اور قبل اسکے سواد اعظم امامیہ مین طائفہ اخباریہ تہا بلکہ باقرار حسین علیخان برادر سبحان علیخان علیہما ما علیہما تشیع ائمہ منحصر انہین کے طریقے مین تہا معہذا ایک دوسرے کی تکفیر و لعن کرتے ہین اور دائرہ ایمان سے باہر نکالتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ طرفین مکفر و ملعون ہین وکفی اللہ المؤمنین القتال اور اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ قاعدہ مقبولہ طائفہ ہی **قولہ** بالجملہ مسلمانان ملک ایران الی قولہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ سے کہتے ہین **جواب** اگر یہہ لوگ مسلمان ہین تو مذہب امامیہ کہنا محال ہی اسلیے کہ انکے نزدیک مسلم عبارت

فرقۂ اخباری و اصولی

متولد ہوجئے کہ یہہ سال بے شبہہ داخل دو صد سالِ مذکور ہی تو دین اہلِ سنت کا خیر و ہدایت ٹہیرا شر
و ضلالت **قولہ** اکثر مسائل مین مخالف ہین **جواب** پاسخ اِسکا اوپر گذر چکا لیکن بحکم اذا
تکرر تقرر دوسری طرح پر یہہ ہی کہ اختلاف اہلِ سنت کا اجتہادی ہی کہ یہہ قرنِ صحابہ سے
لیکر زمانہ فقہائے اربعہ تک سبکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائی پر عمل کرتا ہی اور اختلاف ارا
جبلت نوع انسان ہی کچھہ اختلافِ روایت نہین کہ شاہد کذب و افترا ہو دوسرے سارا
اختلاف فروع مین ہی نہ اصولِ عقائد مین سو اختلاف فروعی بنابر اجتہاد دلیلِ بطلانِ
مذہب نہین ہو سکتا مثل اختلافِ مجتہدین شیعہ کے مسائل فقہ مین مانند پاکی و ناپاکی شراب
و تجویز و عدم تجویز وضو بگلاب کے البتہ اختلاف اصولِ عقاید کا دلیلِ بطلان مذہب
ہو سکتا ہی مثل اختلافِ فرق شیعہ کے سو اس قسم کا اختلاف اب تک اہل سنت مین نہین ہوا
جو کچھہ ہی وہ خاندانِ عالیشانِ شیعۃ الشیطان مین ہی کما قال اللہ تعالی ولو کان من عند
غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا طرفہ یہہ ہی کہ خود رفضہ اِس اختلاف کو منسوب طرف ائمہ کے
کرتے ہین چنانچہ علل الشرائع مین لکھا ہی عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ سئل عن اختلاف
اصحابنا فقال فعلت ذلک بکم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذتکم برقابکم اور نیز اسی کتاب مین ہی
امام جعفر صادق سے کہ تین شخصون کو ایک مسئلے مین تین جواب دئے یہانتک کہ صاحب
تہذیب الکلام نے اقرار کیا ہی کہ کوئی خبر مروی نہین کہ مخالف و منافی اوسکے وارد ہوا
اور کوئی حدیث سلیم معارضہ سے پائی نہین جاتی یہان تک کہ علماء مخالفین نے بات طعن کا
ہمپر دراز کیا انتہی قدر الحاجۃ پس جبکہ آپکے گھر کا یہہ حال ہو تو اختلاف اجتہادی اہل سنت پر
کیا مساغ طعن ہی ایسی بات وہ کہے جسکی ہیے کی پھوٹ گئی ہون **قولہ** مذہب امامیہ کا
وہی مذہب ہی کہ روبرو حضرت کے تھا **جواب** آپنے اگرچہ نام ائمہ اثنا عشر کا فہرست کتب
مناظرۂ فریقین مین صفحہ ہفتم مین لکھدیا ہی لیکن اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا و الا آپکو معلوم
ہوجاتا کہ باعتراف ائمہ رفضہ مذہب امامیہ کا مستحدث چند اشقیائی یہود کا ہی اور مذہب

آپ ہی کا کام ہی ع ای تو مجموعۂ خوبی ز کدامست گویم * اس حدیث مین قید بعدیت زمانی
کی کہان ہی جس پر آپنے شرو بدعت ہونا مذاہب اربعہ کا متفرع کیا لیکن یہہ گونہ شتر بلا حفظ اللفظ
اما بعد جو صدر حدیث مین وارد ہی اور مراد اوس سے بعدیت حمد الٰہی ہی نہ اور کچھ جسا دیوا ہی
حالانکہ حدیث مین اگر یہہ قید بہی ہوتی تو بہی مذاہب اربعہ داخل اس حکم کے نہوتے اسلئے کہ امام اعظم
وامام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین تھے اور یہہ چارون
امام تابع ہین خلفاء راشدین کے جو دین اونکا تھا وہی دین انکا ہی اور زمانہ صحابہ و تابعین کا
مشہود لہ بالخیر ہی اسلئے کہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہی خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اور راوی اسکے عبد اللہ ابن مسعود ہین اور اس حدیث کو شیخ الصادقین مین حدیث قدسی
کہا ہی اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگ کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا
قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات یہہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر
نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء بعثت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا
شافی شرح کلینی مین لکہا ہی ان نبینا خرج عن الدنیا وکان دینہ تاما والا یلزم ان یکون للامۃ
علی اللہ حجۃ وکذا فی وقت خلفائہ وفی المنہج خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم اور صحیفۂ کاملہ سے کہ زبور
وانجیل اہلبیت ہی اور جامع الاخبار ابو جعفر ابن بابویہ طوسی سے خیریت زمانے کی بعد آنحضرت
کے چالیس سال تک بلکہ دو سو برس تک سمجھی جاتی ہی اس صورت مین دعوی آپکا باطل اور لغو ٹہرا
اور مضمون من حفر بیر الاخیہ فقد وقع فیہ متحقق ہوا اسلئے کہ جس صورت مین حسب روایت صحیفۂ کاملہ بعد
چالیس سال کے افشائی ضلالت ہوگا تو مقلدین ابن سبا یہودی اور شیطان الطاق شبہے
ضال ٹہرینگے ولا اقل وہ لوگ جنکے مذہب نے دولت صفویہ مین قوت پائی اسلئے کہ جامع الاخبار
مین یہہ بہی ہی کہ دو سو برس تک برگ و خار دو نون رہین گے پہر برگ نرہیگا اور سب خار خار
ہو جاویگا اور موجب آپکے لکہنے کے آخرین ائمہ اہل سنت یعنی احمد بن حنبل سنہ یکصد چہارسو

لکھا ہی کہ یہی ہی مذہب دوازدہ امام کا جسنے عہدِ سلطنتِ صفویہ مین قوت و شوکت تمام پائی

اور پہلے اسکے دولتِ امویہ و عباسیہ مین کہ اکثر دشمن اہلبیت و تشنہ خونِ سادات و محبانِ
آل نبی تھے چندان قوت نرکہتا تھا انتہی اس سے قدامت مذہب اہل سنت کی اور حداثت
مذہبِ امامیہ کی ثابت ہی اور یہی مطابق واقع ہی کیونکہ جب عمر بن الخطابؓ نے اپنے عہدِ خلافت
مین ملکِ ایران فتح کیا تو بعد انقلاباتِ کثیرہ کے سنہ ہزار ہجری مین مذہبِ اثنا عشریہ شائع
ہوا اور مسلک ایرانیہ مشہور اور بلاد ہند مین کہ طریقۂ حنفیہ جاری تہا مائۃ دوم مین بعد الالف کہ انتظام
سلطنت کا سلاطینِ تیموریہ کی طرف سے بعوض اہلِ ایران کو ہوا اکثر مسلم ہند کے بطمع و اغراض
متفاوتہ راغب اس مذہب مستحدث کے ہوئے بلکہ ایرانیون سے بہی بڑہ گئے آخر شامت
اس مذہب سے سارا کارخانہ اسلام کا اور بادشاہی اسلام کی اس ملک سے جاتی رہی
اور کفار مسلط ہوگئے اور مسلمان نظرِ اغیار مین مطعون و بے اعتبار ٹھیرے فاعتبروا
یا اولی الابصار لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى **قوله** اور حضرت
نے بعد اپنے حکم متمسک کا ساتھ اوسکے فرمایا حدیث ثقلین وغیرہ سے بتواتر واضح و ثابت
ہی پس تمسک طریقِ ائمہ کا کرنا راہ نجات کی ناپنا ہی **جواب** یہہ دعوی محتاج بیانِ سند کا ہی
اسلیئے کہ بالیقین معتقداتِ امامیہ عہدِ آنحضرت مین جاری نتھے اور شہداء بدر و حنین و خیبر وغیرہ
کچھہ اونمین سے عمل مین نہین لاتے تھے اور حدیث ثقلین اوسکی سند نہین ہوسکتی اسلیئے کہ مذہب
رفضہ کا لعن و تبرا ہی چنانچہ آپنے صفحہ ستتر مین اوسکو ثابت کیا ہی اور لعن و تبرا زمانۂ نبوی مین بلکہ
زمانہ خلفاء راشدین مین مطلق نتہا سارے اصحاب بمحبت و موافقتِ اہل بیت بلا خصومت و عناد
اجراءِ دین مین مصروف تھے چنانچہ کتبِ اکابر امامیہ سے ظاہر ہی کہ صحابہ احکام شرعیہ مین طرز نقیہ
آنحضرت پر تھے اور رجوع طرف مرتضی علیؓ کے کرتے تھے اسیطرح زمانۂ تابعین و تبع تابعین مین
اولادِ طاہرہ حضرت امیر مرجع کل تھے یہان تک کہ خلافت منصور دوانقی کو پہونچی چنانچہ
عبارت بعض کی یہہ ہی ولا یخفی علی من تتبع المذہب ان ائمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا علی مذہب

اہل سنت کا عین دین سید المرسلین ہی اور خود اکابر طائفہ ومنہم الفاضل المطبری صاحب الکامل
مقر ہین کہ طریق اہل سنت طریقہ اصحاب ہی اور اگر سلمان وابوذر وغیرہ کو ذیل تشیع مین لیا
چاہتے ہون تو حال اونکا بعد استقرا کتب رفضہ کے اجلی بدیہیات سے ہی حالانکہ جمیع اہل
مدینہ کیا انصار وکیا مہاجرین کہ اکثر انکے حاضرین بیعت الرضوان اور بعضے قطعی جنتی تھے
یہی مذہب سنیون کا رکھتے تھے یہان بمناسبت مقام ایک حکایت غریب یاد آئی کہ ایک
عالم طائفہ ایران زمین سے بارادۂ الزام اہل سنت دار السلطنت دہلی مین رونق بخش ہوے تھے
غلغلہ اونکے تبحر وحاضر جوابی وجودت ذہن کا بلند ہوا اور مجلس مناظرہ منعقد ہوئی ملا دو پیازہ نے
اپنی جوتیان بغل مین دابین اور روبرو اونکے مسند پر بیٹھے اونہون نے پوچھا کیا تم مناظرہ
کو آئے ہو کہا ہان فرمایا یہہ کیا حرکت ہی کہ خلاف عادت شرفا کے جوتیان بغل مین دابی
ہوے ہمارے سامنے مناظرہ کو مسند پر بیٹھے ہو ملا نے کہا کہ شیعہ کفش اصحاب کو چرا لیتے تھے اسلیے
آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجلس مین جاؤ اپنی کفش اپنے قابو مین رکھو کہ نعلین تحت العین
اوس شخص نے قہقہہ مارا اور فرمایا کہ شیعہ زمانہ رسول خدا مین کہان تھے ملا نے کہا شاید
زمانہ ابوبکر صدیق مین تھے فرمایا یہہ بھی غلط اوسوقت بھی انکا نام ونشان نہ تھا کہا غالباً
مدت خلافت فاروق مین تھے فرمایا یہہ بھی جھوٹ ہی زمانہ عمر مین زاویۂ عدم مین بھی نہ نکلے
ملا نے کہا جبکہ یہہ مذہب نہ زمانہ آنحضرت مین تھا اور نہ زمانہ خلافتون مین تو بیشبہہ بطون
ملحدین سے وجود مین آیا ہی مجلس والے ہنسے اور وہ صاحب خجل ہوئے اور وطن کا رستہ لیا
یہان پر اصل حکایت واقعی لکھی گئی اور تشنیعات ملا کو اثناء تقریر سے حذف کیا سو مطابقت
اس حکایت کی واقع سے بدیہی ہی علاوہ اسکے آپنے صفحہ سوم مین بجواب سوال اول لکھا ہی
کہ روبروی جناب رسالت ماب تمام انصار واصحاب ایک رویہ پر مطیع اوامر ونواہی خیر البریہ تھے
سب افعال مین پیروی حبیب ذو الجلال کی کرتے تھے حضور آفتاب کے حاجت جلانے مشعل و
چراغ کی نہین ہوتی جب سرور عالم روضۂ قدس کو گئے اختلاف ہوا انتہی اور صفحہ ششم مین

حکایت دو پیزارہ

اور انکے بارہ امام ہین اور وہابی اونکو کہتے ہین اور اصولی و اخباری اونکو اور مذاہب فقہاء
اربعہ اہل سنت شرو بدعت ہین اور مشرب امامیہ وہی ہی جو سامنے پیغمبر کے تہا و ہکذا احمالا نکہ
تطابق جواب کا ساتھ سوال کے ناگزیر ہی اور معیار عقل و ادراک سائل و مجیب ہی والا خطابات
خطابیات صحیح ہوا کرین اور جو کوئی کچہہ بکدے وہ نفی و اثبات مدعامین کافی ہوجایا کرے
اس سوال کا اتنا جواب تہا کہ فرقہ ناجیہ طائفہ امامیہ ہی دلیل انکی نجات کی یہہ ہی اور سنیون کو
جو دعوی نجات کا ہی وہ صحیح نہین اور دلیل اونکی عدم نجات کی یہہ ہی اسلئے کہ غرض اصلی سائل
شیعی مفترض کی کہ بمصداق ع خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ ۔ آپ ہی مجیب ہی اور غرض
مجیب امامی کی کہ خود ہی سائل ہی صرف اثبات مذہب خود و ابطال مذہب سنت ہی ۔ لا غیر اس
وضع پر حاصل ہوجاتا اگر فی الواقع دلائل مقبولۃ الطرفین ہوتے نہ اس قصہ کہانی سے جو لکہے
گئے اور یہہ پہلا سوال و جواب تہا جسکا تار و پود یہہ ہی آگے دیکہیئے کا کیا گل کہلے گا مصرعہ
قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۔ **قولہ** سوال جواب یہہ سوال دوم ہی اور حاصل اس سوال
مہمل مطول کا اسقدر ہی کہ حدیث ثقلین بے شبہہ ارشاد نبوی ہی اور شیعہ حسب گفتہ اہل سنت
سارے اہل بیت کو نہین مانتے تو پہر یہہ کسطرح پیرو ثقلین کے ہین **قولہ** جواب **جواب** یہہ جواب
اسی سوال ثانی کا ہی جسکی ابتدا ابعداد کتب فریقین سے کی گئی ہی اور صدہا ہذیان و ہفوات
اوسمین مندرج ہین مقصود اس جواب سے صرف لکہنا جواب بعض اقوال مدلل صاحب تحفہ بزعم فاسد
خود بسرقت و انتحال ہی نہ بطریق احتجاج و استدلال سو ہنوز دہلی دور است **قولہ** اگر مناظرات دیکہنا
اور انصاف سے سمجہنا منظور ہو تو صواعق محرقہ ابن حجر و نواقض الروافض خواجہ محمد و ابطال
الباطل فضل بن روزبہان شافعی و سیف مسلول ثناء اللہ پانی پتی و کتاب تحفہ عبد العزیز
دہلوی و منتہی الکلام و کاشف اللثام و ازالۃ الغین عن بصارۃ العین حیدر علی کفشگر و غیرہ
تصانیف سنیون کی الی قولہ بغور مطالعہ کرو **جواب** آپنے اسجگہ بمقتضائے اذا القیت حلبابا
الحیا فقل ما شئت گنتی کتب مناظرہ فریقین کی لیکن اسطرے مغالطہ ناظرین کے نام کتب

واحد فی الاحکام الشرعیة من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عصر المنصور العباسی لا یختلفون
فرقة الشیعة واہل السنة بل الجمیع یفتون بما ورد عن رسول اللہ وکانت الصحابة یرجعون الی علی علیہ
فی ما اشتبہ علیہم من الاحکام ولقد ردہم عن خطاء کثیر حتی قال عمر لولا علی لہلک عمر فی مواضع
عدیدة ثم من بعدہ کان العلماء یرجعون الی اولاده واحدا بعد واحد الی زمن المنصور الی
اس سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ موافق اہل بیت تھے اور سب اہل بیت مذہب اہل سنت
رکھتے تھے اصولاً و فروعاً اور احتیاج صحابہ کی طرف عترت کے حل مشکلات علوم و احکام
مین آپکے قول سے بھی جابجا اسی رسالہ مین ثابت ہی اور بعد ان اتحاد مذہب کے استفادہ
مستبعد نہی والا باوصف اختلاف مسائل کے الہیات و نبوت و امامت مین بھی انکے
کرنیکے طرف شیعہ و قدماء شیعہ کے کہ مقتدائی بزعم شیعہ مین کیا تھے **قولہ** ...
لپیروآل وقرآن کا ہی **جواب** حدیث ستفترق ... علامت فرقہ ناجیہ ... ما انا علیہ
ہی نہ من یقتدی بالآل والقرآن سو اذا مراد آل سے ... بعض ... سادات ...
ہی کہ سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے سب اخوان ائمہ و اولاد ائمہ زیدیہ شیعہ کے ... تو پیروی
اونکی بدیہی البطلان ہوگئی سبب ائمہ اثنا عشر سو اونکا مذہب موافق اہل ... مطابق ...
سبق تو پیروی اونکی اہل سنت کرتے ہین نہ شیعہ ... **تنبیہ** مخفی
کہ مدعا سائل کا اس سوال سے صرف تعیین فرقہ ناجیہ کا تھا ...
نہ استدراک اسامی بلاد و مواضع اوطان اہل مذاہب اور کثرت قلت اونکی و تفتیش عقائد
اہل سنت بالاذیال و اذناب ملحقہ جسکے جواب مین آپنے یہان بلا ترتیب برہان سے سبب
کمال تبحر علمی کے کہ لقب ابو الفضل اوس سے خبر دیتا ہی بہلو تہی فرمائی اور بجائے اوسکے ایک
بے ضرورت خارج از مدعا لکہدی کہ اتنے فرقے شیعوں مین ہین اور اتنے سنیوں مین اور
کے چار امام ہین جنکی سال ولادت و وفات یہ ہی اور اتنے بلاد کثیرہ عظیمہ کے لوگ
مقلد ہین اور عقیدہ سنیونکا بابت خلافت وما لہا وما علیہا کے یہ ہی اور عقیدہ شیعونکا

مذہب اہل سنت کشف ہو الا التباس علی ہذا القیاس کتب و رسائل کثیرہ مابین المطول و المختصر مشہور و غیر مشہور بہت ہین جو انکو مطالعہ کرے او سپر حقیقت طائفہ منکشف ہو کہ سنیون نے کسطرح خدمت اس طائفہ فاحشہ کی کی ہی بقول شخصے ٹانگ کے نیچے سے نکالدیا دانت کھٹے کر دیئے افسوس کہ تمشے اور ون کو ہدایت مطالعہ بغور کی کی لیکن خود بنظر سرسری بھی کل یا بعض ان کتابون کو نہ دیکھا ورنہ اتنی ژاژ خائی یاوہ چائی ہرزہ درائی ظہور مین نہ آتی اور جواب الجواب اہل سنت سے قطع نظر کرکے یہہ کتاب سرمایہ تباب بنائی بخانی قولہ حیدر علی کفشگر جواب اول نسبت اس پیشہ کے طرف جناب موصوف لازال فی ظل الرؤف کے تمہارے ولی کھنگر سبحان تری قدرت نے زبان بعض اشخاص سے کی تھی چنانچہ جواب مفصل اوسکا رسالہ المکاتیب مطبوعہ دہلی مین لکھا ہی لیکن تم کو صبر ہوا اور اس خیال پر کہ بڑی بوا سچ کہتی تھین پھر تمہارا پیٹ پھولا حالانکہ اہل علم و دعوت ہونا آبا و اجداد مولوی حیدر علیصاحب کا معلوم خاص و عام ہی اور پیشہ مائی کا شیعہ خصوصا اصحاب ائمہ کتب تواریخ امامیہ سے ظاہر ہین علی الخصوص چرم فروشی تمہارے باپکی اور دوکانداری آپکی کہ ہنوز برقرار ہی مشہور ہر دشمن و دوست ہی معہذا طعن کفشگری آنا وسے کی کاریگری ہی شعر ان عادت العقرب عدنا لہا ؛ و کانت النعل لہا حاضرۃ البتہ جناب موصوف نے طائفہ فاحشہ رفضہ کی خوب کفش کاری کی ہی اس جگہہ سے کسی دشمن حق گو نے کہ نادان دوست سے دشمن دانا بہتر ہی یہہ لفظ بولی ہوگی ورنہ کسی نے اونکے خاندان مین یہہ پیشہ نہین کیا عجب ہی کہ دوکانداری تم کرو اور مسجد ماجی صاحبہ مین تقیۃ نماز عصر و ظہر نظر باحقاق امید واری و تقویت کار مختاری تم پڑہو اور طعن حرفت کہ زنہار اسباب مطاعن مین عقلاً و عرفا نہین مولوی حیدر علی پر کرو شعر تا بدو کان خانہ در گروی ؛ ہرگزای خام آدمی نشوی ؛ **قولہ** صوارم مہرقہ و بحار مغرقہ و غیرہ الی آخرہ کو کتب امامیہ اثنا عشریہ سے بغور مطالعہ کرو **جواب** حاصل اس مطالعہ

مناظرۂ اہلِ سنت کے بہوتٔے لکھے سات آٹھ اور نام کتبِ شیعہ کے بہت لکھے قریب انتیس
بیس کے حالانکہ کتابین اہلِ سنت کی ردِ روافض مین بہت ہین جواباً و استقلالاً حتی کہ کوئی کتاب شیعہ کی
ایسی نہوگی جسکا جواب نہوا ہو لیکن جو کتاب آینٔ تالیف ہوا یا صندوق تقیہ مین حکم جنین بہ حرم پردۂ
نشین مین ہو یا قلتِ شہرت سے ملاحظۂ اہلِ سنت مین نگذری ہو چنانچہ نام بعض کتب مشہورہ
کے یہہ ہین المنہج الاعدل لابن تیمیہ رسالہ مولانا عفیف الدین حسینی در تحریم متعہ فضائح الروافض خواجہ
نصر اللہ کابلی نصرۃ الصدیق للشیخ محمد فاخر محدث الہ آبادی قدس سرہ تبیین الحق و در [illegible]
در ردِ احقاق الحق صواعقِ محرقہ و بوارقِ موبقہ سیوف المشرقہ شرح صواقع از پسر خواجہ نصر اللہ
کابلی کشف الغطا للشیخ عبد العزیز الاکبرابادی شرح کشف غطا از ایزد بخش رسا ایضاً
کشف الغطا عن فساد عقائد الجہلا نہج السلامۃ لصاحب الصواقع مفتاحِ کنوز مخفیہ حاشیہ
تحفہ اثنا عشریہ تنبیہ السفیہ ردِ صوارم از مولانا سیف اللہ ملتانی رجم الشیاطین خواجہ
نقال کشمیری غرۃ الراشدین دولۃ الاعتناقین صاعقۂ حسامیہ علی عدو الآل الاسلامیہ در رد تبصرۂ
حیدریہ لمعات الثقلین فی اثباتِ خلافۃ الشیخین عقابِ آل الکذاب تعذیب الکلاب فی شرح
ام الکتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ازالۃ الخفا عن خلافۃ
الخلفاء انصاف معروف بہ مسترشد نقض تشبث صراط المستقیم تبصرۃ الایمان اثبات الخرافہ
لصاحب ثمرۃ الخلافہ برہان الخلافہ صولتِ غضنفریہ شوکت عمریہ ملقب بکرۂ صفدریہ ردّ
بارقۂ ضیغمیہ ملقب بحملۂ مختاریہ بصارۃ العینین فی اثبات شہادت الحسنین صولتِ حیدریہ علی المجوس
القدریہ ردِ ذو الفقار معرکۃ الآراء رسالۃ المکاتیب فی ردّ الثعالب الغرابیب رسالہ
شہابِ ثاقب شوکت فاروقیہ وسیلۃ النجاۃ لصاحبِ التحفہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واقعۃ
الفتوی طعن السنان ایضاح لطافۃ المقال لصاحب الشوکۃ واہیہ حاطمہ علی من اخرج من اہل
البیت الفاطمہ العجب العجاب فیما میز السالب عن الشارب نواقض بنا در ردِ روافض تالیف محمد [illegible]
حسینی موسوی ردِ النوادر بدریہ از خواجہ غلام حلیم دہلوی رسالہ مولانا حسین کشمیری در اثبات

معلوم ہوتا ہی سو حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ جتنے نام تاریخ ابن قتیبہ و تاریخ محمد بن علی بن اعثم کوفی و تاریخ عبد اللہ بن اسعد یافعی و تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی قزوینی اور تاریخ حافظ آبرو کا دیباچہ روضۃ الصفا مطبوع بمبئی سے بعد مطالعہ بغور کے نکالکر لکھدیا ہی خود ان کتابونکو ملاحظہ نہین فرمایا اور نام تفسیر کشاف و تفسیر کبیر و بیضاوی و در منثور و مدارک و نیشاپوری و بخاری و مسلم و نسائی و فتح الباری و تاریخ ابن خلکان و انسان العیون معروف بسیر حلبی و مشکوٰۃ و ثعلبی و جذب القلوب و تاریخ خمیس فی احوال انفس نفیس او روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوہ و ربیع الابرار و استیعاب و تاریخ الخلفاء وغیرہ کا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی سے جنکو ثبت کیا ہی باقی اسمار کتب کے رسائل شیعہ لکھنو سے نکالے ہین اور کچھہ سُنے سُنائے بن دیکھے بھالے طوفان بے تمیزی مین لکھدیے ہین اور اونپر حکم میسر و مشہور ہونے کا لگا دیا ہی حالانکہ بہت کتابین منجملہ اسکے غیر میسر و مشہور ہین حتی کہ نظر مجتہدین لکھنو سے بھی نہین گذرین اونہون نے روایات ان کتب کے بیاض ابراہیمی سے نقل کیا ہی اور اوسکے بھروسے پر انتساب روایات کو کام فرمایا اور حال ضعف تالیف بیاض مذکور کا رسالۃ المکاتیب سے ظاہر ہی چنانچہ اسی جہت سے اکثر نقول بیاض مذکور کے مطابق منقول عنہ نہین اور بیشتر اصل مین غیر موجود ہین اسیطرح اسمار کتب شیعہ کو اپنے اوائل تحفۂ اثنا عشریہ اور آخر کتاب تبصرہ سے نکال فرماکر زیب رقم فرمایا ہی اور بے امتیاز علم فقہہ و حدیث و تفسیر و تاریخ کے ایک سلک مین منسلک کر دیا ہی حالانکہ منجملہ فہرست کتب مذکورہ اہل سنت کے بہت کتابین شیعہ و معتزلہ کی ہین اور بعض ساقط الاعتبار اور بعض مجہول الحال چنانچہ بیان اوسکا عنقریب آویگا فانتظرو سنہ و لیکن عجب عجاب یہہ ہی کہ تم نے اسجگہہ مناظرہ فریقین کو حوالہ ان کتابون پر کیا ہی اور اسطرح پر نام لیا ہی کہ گویا مطالعہ گرامی مین گذر چکی ہین اور بنظر شہرت و تیسیر چاہیے کہ اس رسالہ مین روایات انہین کتب کے مسرود ہون حالانکہ اثنا بحث مین وقت حاجت ضرور کی آپنے روایات اور کتب کے لکھے ہین جنکا نام داخل فہرست کتب میسر و مشہور نہین جیسے واحدی و عبدری و حمیدی و مفتاح النجا و نزل الابرار وغیر ذلک اس سے معلوم ہوا کہ نہ آپنے کتب مندرجہ فہرست کو دیکھا ہی اور نہ ان کتابون کو بلکہ

بغور سے یہی ہوگا کہ مخلف ہونا سنیونکا اہل بیت سے ثابت سو یہہ بات بعد تالیف ہونے تحفہ
اثناعشریہ کے کماحقہ مدفوع ہوگئی اور جو کچھہ اسباب ہین صوارم وغیرہ مین لکھاہی دفع اوسکا
تنبیہ السفیہ وعزۃ الراشدین وغیرہ کتب اہل سنت سے کہ تائید کلام صاحب تحفہ اور دفع اوہام
متعصفین مین تالیف ہوئی ہین بہ تنبیہات جلیہ وتنویرات بہیہ مرقوم ہی جس سے راکب سفینۂ اہل بیت
ہونا اہل سنت کا اور متخلف ہونا شیعہ کا ظاہر ہی کیونکہ اہل سنت آعرف ہین ساتھہ مذہب اہل سنت کے
پس ادعا تخلف اہل سنت کا سفینۂ اہل بیت سے کمتر ادعائی تخلف اہل اسلام سے سفینۂ دین
خاتم الرسالۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہین اب تمکو لازم ہی کہ مطالعہ بغور کتب اہل سنت کا
کہ حاوی روایات ائمہ اہلبیت ہین کرو اورحقیت حق صریح پر اعتقاد لاؤ **قولہ** مگر ناظرین ان کتابونکو
اطلاع کتب تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ طرفین پر ضرور ہی اور کتابین ان علوم کی بہت ہین از انجملہ
جو مشہور ہین اور اکثر میسر آتی ہین اونمین سے نام چند کتابون کے لکھے جاتے ہین کہ شائق کو
کافی ہی **جواب** یہہ نام کتابون کے اگر واسطے اعلام شیعہ کے لکھے ہین تو ہر شخص خاصۃ عالم اور
طالب علم ہر مذہب کا نام ونشان سے اپنے دین کی کتابون کے غالباً واقف ہوتا ہی اوسکے
حق مین یہہ حکم تحصیل حاصل ہی اور جو جاہل محض ہی اوسکو اگر نام پر اطلاع بھی ہوئی تو بھی بے سود ہی
کہ وہ اونکے مطالعہ بغور سے بھی فائدہ مند ومستفیض نہین ہوسکتا چہ جائی صرف نام کتاب کے
اور اگر یہہ حکم سنیون کو ہی تو وہ بھی اپنے کتب مذہب سے بخوبی آگاہ ہین کہ صاحب البیت ادری
بالذی فیہ یہان تک کہ مغالطہ دہی شیعہ سے بھی دھوکا نہین کھاتے اور غیر کی کتاب کو اپنا نہین
سمجھتے بلکہ کتب شیعہ کو بھی کماحقہ غربال بنا چکے ہین چنانچہ کتب مناظرہ اہل سنت اسکے شاہد ہین
کہ کہان کہان سے روایات ومذاہب امامیہ کو کس کس تحقیق کے ساتھہ نقل کرکے ارباب طائفہ کو
الزام دیا ہی اور جھوٹے کو اوسکے گھر تک پہونچا یا ہی حتی کہ اسقدر نظر بالفعل شیعہ کو بھی اپنے
کتب مذہب پر حاصل نہین چنانچہ اقرار اسبات کا زبان سبحان علیخان سے آویگا ولیکن تمہاری
غرض اس گنتی پوری کرنے سے صرف دہمکانا عوام کا اور اظہار اپنے تبحر علمی بعد کتب کا

ہی تفتازانی شرح عقائد مین لکھتے ہین ومعظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیہ خصوصا المعتزلۃ انہم

اول فرقۃ اسسّوا قواعد الخلاف لما ورد بہ ظاہر السنۃ وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد انتہی
پس معتزلہ کو شامل اہل سنت ٹھہرانا آفتاب پر دہول ڈالنا ہی خصوصا جسوقت کہ قاضی شوستری
کو اقرار ہو کہ اہل حق کے نزدیک شیعہ ومعتزلہ ایک چیز ہین **قولہ** تاریخ ابن قتیبہ **جواب** تشیع
ابن قتیبہ کا کتب رجال امامیہ مثل منہج المقال وغیرہ سے ظاہر ہی دیکھیے تفصیلہ انشاء اللہ تعالے
قولہ تاریخ الفی وغیرہ الی آخرہ **جواب** یہہ سب کتب نامعتبرہ ہین انسے استناد اہل سنت کا نہین
اور اگر بعض سے جیسے تاریخ الخلفاء وغیرہ ہی تو وقت معاضدت روایات صحیحہ کی ہی نہ بالانفراد
اسلئے کہ یہہ کتابین حاوی روایات شاذہ وغریبہ ہین اور جو اقوال ایسے ہون اور مخالف روایات
صحیحہ مشہورہ واقع ہون تو انکو صلاحیت اسبات کی نہین ہوتی کہ اہل مذہب پر موجب اعتراض ہون
اور یہہ قاعدہ صرف سنیونکا نہین ہی بلکہ کتاب تہذیب استبصار ابو جعفر بن بابویہ طوسی شاہدین
عدلین ہین اسبات پر کہ شیخ الطائفہ نے ان دونو کتابون مین جابجا محض بعلت شذوذ ومخالفت روایات
کثیرہ صحیحہ اسقاط اکثر روایات شاذہ کا کیا ہی چنانچہ شواہد اس دعوی کے شوکت عمریہ مین مرقوم ہین
اور بعد دریافت ہوجانے اس اصل موصل کے اکثر رسالہ آپکا مردود ہوگیا کہ غالب روایات اوسکے
کتب نامعتبرہ سے ہین وہ بھی شاذ ونادر اور وہ بھی دم بریدہ سر تراشیدہ جنکو تمنے اپنے بڑے
بوڑہون سے خواہ سوالاً خواہ سرقۃً خواہ وراثۃً حاصل کر کے تباہ کیا ہی **قولہ** کتب
سنت وجماعت سے الخ **جواب** اگرچہ آپنے بیان نام چند کتب معتبر ونامعتبر کے طوفان
بے تمیزی مین لکھدیئے ولیکن خود اونسے کہین استدلال نہین کیا الاماشاء اللہ کہ وجہ
ربط کتب مذکورہ کی مناظرہ شیعہ سے معلوم ہوتی معہذا تالیفات سیوطی رحمۃ اللہ تعالے
بغایت مرتبہ ضعف مین ہی چنانچہ عجالہ نافعہ اور بستان المحدثین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
انکی تخریج بدون شاہد قوی مقبول نہین انہون نے خود دیباچہ کتاب مین عذر اس
جمع وتالیف کا کردیا ہی کہ مقصود اوس سے جمع رطب ویابس تہا واسطے تنقید وتصحیح سقم

تفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس وغیرہما سے نامعتبر ہونا کتب تواریخ کا اسقدر نمایان ہی کہ محتاج بیان نہیں خصوصًا دینیات مین جسکا مدار صحت نقل پر ہی نہ محض عقل پر اور یہی مختار اہل سنت ہی کہ کتب تواریخ کو مسانید مین نہیں جانتے کیونکہ شامل رطب و یابس ہوتے ہین

قال زین الدین العراقی استاد ابن حجر العسقلانی شعر ولیعلم الواقف ان السیر اد تجمع ما صح وما قد انکرا۔ اس صورت مین ذکر کرنا کتب تواریخ کا بیحاصل ہی قولہ تاریخ اعثم کوفی جواب یہہ شخص شیعی ہی اور کذاب مشہور منجملہ وقائع کے وہ باتین ذکر کرتا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی مفتری و بہتان ہوتے ہین کذا فی رسالۃ المکاتیب پس فخر کرنا اسکا کتب اہل سنت مین جہل ہی یا وقاحت قولہ حبیب السیر و روضۃ الصفا جواب یہہ دونو کتاب ہی تالیف شیعی ہین باتفاق اہل سنت رجحات اور روایت شیعی سنی پر حجت نہین چنانچہ اسی جہت سے صاحب رسالۂ نابرقہ تیمیہ نے فاضل زاعم مین خطاب الی صاحب التحفہ لکھا ہی طرفہ اینکہ روایت مذہب خود بسیار آرد و اتباع از انمیخواہد انتہی

قولہ اصابہ فی تاریخ الصحابہ جواب نام کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصابہ فی معرفۃ الصحابہ ہی نہ وہ جو تمنے لکھا حالانکہ اسکو منجملہ کتب میسرہ مشہورہ کے ذکر کیا ہی لیکن تمکو باوجود شہرت و تیسیر کے بہی خبر سے صحت نام کی نہین فہم کلام کا خدا حافظ ہی قولہ روضۃ الاحباب جواب یہہ تاریخ سید جمال الدین محدث کی ہی لیکن نسخہ صحیح اسکا مصون نقصان و تحریف سے بہت کم میسر آتا ہی خصوصًا دفتر اخیر کہ اسمین شیعہ نے بہت تصرفات و الحاقات کئے ہین کذا فی التحفہ والازالہ چنانچہ جو روایات کہ تمنے اوس سے اس رسالہ مین نقل کئے ہین وہ سب دفتر دوم سے ہین الحاقات امامیہ سے معہذا صاحب مجالس طائفہ یعنی قاضی شوستری مفتری مذہب اللہ نورہ نے صاحب روضۃ الاحباب کو زمرۂ شیعہ مین معدود کیا ہی فلا یستقیم بہ الحجۃ قولہ مروج الذہب جواب مسعودی مؤلف اس تاریخ کا شیعی ہی نقل اوسکی اہل حق پر حجت نہین مع ذلک تمنے بہی اوس سے روایت کسی نہین کی قولہ ربیع الابرار جواب مؤلف اسکا جار اللہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی ہی سنی نہین اور خلاف اہل سنت کا ساتہہ معتزلہ کے کتب متعارفہ کلامیہ مین مذکور

یا خیانت الفاظ کیا کرتے ہین چنانچہ صاحب رسالہ ضیغمیہ نے کیا ہی علاوہ اسکے فخر الدین رازی
نام والد نصیر الدین طوسی شیخ الطائفہ کا بہی ہی کبہی اشتراک اسم و لقب بہی موجب تغلیط و تکثیر
ہوجاتا ہی **قولہ** مودات سید علی وغیرہ الخ **جواب** یہہ کتاب اور کتاب خزانہ جلالی و تذکرۃ
الابرار و مفتاح النجا وغیرہ کتب مجاہیل ہین جنسے آپنے جابجا نقل کی ہی بغایت نامعتبر ہین
کتب معتبرہ اہل سنت کیا کم ہین کہ اونسے روایت کشی نہین کرتے ہر خس و خار سے متمسک ہوتے
حالانکہ الزام خصم و افحام مخالف بدون اوسکے مسلمات کے ممکن نہین اسبات کا اقرار مؤمن
جالشی نے بہی صوارم چوبین مین کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی امامیہ ہرگاہ بر سنیان احتجاج
می نمایند بر قبائح اعمال و خصائص اصحاب ثلثہ احتجاج نمی کنند مگر بانچہ متفق علیہ بین الفریقین
وازجملہ مسلمات و متواترات است انتہی اس صورت مین لازم ہی کہ اول سنیون سے تحقیق بلکہ
تصدیق کتاب یا روایت مسلم کرلے پھر اعتراض کرے جسطرح اہل سنت نے کیا ہی کہ جس کتاب
شیعی سے استدلال کیا اول معتبر ہونا اوسکا باقرار ائمہ طائفہ ثابت کردیا اور اگر ایسا نکرین
تو جہلا طرفین ضلع جگت بہ لنے کو اور بہگڑ لڑنے کو کافی وافی ہین حاجت مصارعت
اہل علم کی نہین ولیکن آپ خاصتہً اور سارے شیعہ عموماً ہرگز ایسا نہین کرسکتے اسلئے کہ اس
صورت مین سارے اگلے تار و پود تہ و بالا ہوئے جاتے ہین اور مذہب سنیونکا بے لڑے
بھڑے ثابت ہوا جاتا ہی فَاَنّٰی لَہُم ذٰلِک **قولہ** جو کوئی کتب مذکورہ و امثال اوسکی کو بغور
پڑہ کر کتب مناظرہ فریقین کو راہ انصاف سے بے جانبداری فریقین کے دیکہیگا جانیگا
کہ حق کسطرف ہی اور اصل نزاع کیا ہی **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا اور بقدر مناسب
مقام ہی کہ صوارم چوبین مین لکہا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات اصل
یا ماؤل دران نباشد انتہی چنانچہ ایسی بنیاد پر پیشوا مین و امثالہا کی طرف سے کہ قدح اونکی
احادیث کثیرہ کلینی مین واقع ہی بنائی جواب رکہی ہی سو ہر چند یہہ فقرہ واسطے صیانت مذہب
شیعہ کے خامہ حق جامہ سے زیب رقم ہوا ہی لیکن بلطفہ تعالی اگر انصاف نصیب ہو تو بنا

وجہالت و وضع وغیرہ کے نہ التزامِ صحت ما فی الکتاب و ما فی الباب لپس استناد اون سے واشال ذلک سے متوجہ نہین **قولہ** سفینہ حاکم **جواب** یہہ حاکم صاحب سفینہ غیر حاکم صاحب مستدرک ہی معتزلی المذہب اسکی بات نزدیک اہل سنت کے سند نہین اکثر معتزلی شیعہ ہوا کئے ہین جیسے ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغۃ **قولہ** بیہقی **جواب** یہہ محدثین اہل سنت مین غیر معتقد ہین انکی روایت باعتضادِ شاہد قوی قوی ہی والا ضعیف و ردی **قولہ** مستدرک **جواب** یہہ کتاب کہ حقیقت مین اعتراضات ہین صاحب صحیحین پر تیسرے طبقہ مین ہی نزدیک ائمہ محدثین کے اور شہرت و قبول مین برابر مرتبہ بخاری و مسلم و بقیہ صحاح ستہ وغیرہ کے نہین اور اکثر احادیث اسکی نزدیک فقہا کے غیر معمول بہا ہین چنانچہ شوکت عمریہ و عجالہ نافعہ اصول حدیث اور بستان المحدثین وغیرہا سے ثابت ہی عبارت بستان کی یہہ ہی

ور بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحتِ آن نمودہ مثل صحیحین انکاشتہ اجلۂ علمار ورا تخطیہ کردہ اند و بروی انکار نمودہ و لہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح حاکم غرہ شود تا وقتے کہ تعقبات و تلخیصات مرا نہ بیند و نیز گفتہ ست احادیث بسیار است در مستدرک کہ بر شرطِ صحت نیست بلکہ بعضے از احادیثِ موضوعہ نیز ہست کہ تمام مستدرک بانہا معیوب گشتہ انتہی

اس صورت مین احادیث اسکی جسوقت کہ مخالف روایت مستفیضہ ہون غیر مقبول ہونگی اور اکثر تخریجات سامی مستدرک مذکورہ اسی قبیل کے ہین **قولہ** تفسیر ثعلبی **جواب** ابو اسحق ثعلبی باقرارِ مجلسی مجلد اول از بحار الانوار شیعی است و بقولِ سبحان علی خان لکھنوی بعدِ اثباتِ تشیع مثل ثعلبی و صاحب مودۃ القربیٰ باز سعی ما با یراداتِ مرویۃ آنہا بیکار است انتہی و تفصیلہ فی المنتہی والازالہ و رسالۃ المکاتیب **قولہ** تفسیر کبیر **جواب** یہہ تفسیر امام المتکلمین فخر الدین رازی کی ہی لیکن قول الکافی فن حدیث مین مسلم نہین ہر کام کے آدمی جدا جدا ہوتے ہین اور چونکہ تفسیر مذکور مین ابطال مذاہب اکثر فرق ضالہ کا اور احاطہ روایاتِ رطب و یابس ہر باب کا ہی اسلیئے اکثر شیعہ استدلال انکے اقوال سے بحذف سباق و سیاق

لہذا دوسری جگہہ بعد اسکے اپنے محل پر لکھا جاویگا اسیطرح بن امیہ سے عمر بن عبد العزیز نزدیک امامیہ کے مقبولین مین ہی پس اس صورت مین مخالطت اہل سنت کی ساتھہ امویہ و عباسیہ کے اگر ثابت ہو تو عین اتفاق ہی ساتھہ شیعہ کے موجب طعن کیا حالانکہ باتفاق اہل سیر معتبر قدما اہل سنت ہمیشہ ساتھہ ملوک اسلام کے لڑا کئے مخالفت ابو حنیفہ کے ساتھہ منصور وغیرہ کے اور احمد حنبل کے ساتھہ خلیفہ وقت کے اور تحمل کرنا حبس و ضرب سیاط کا مشہور ہی اور ہونا شیطان الانس کا مثل شیطان الطاق وغیرہ طائفہ شیعہ مین بقول و اقرار ائمہ شیعہ مثل ابن مطہر و مجتہدین و والد ملا باقر مجلسی در روضۃ المتقین وغیرہم ثابت ہی پس جنکو خدائے پاک نے وساوس شیطان الانس سے بچایا اور سنت سنیہ مصطفویہ پر قائم رکھا وہ اہل سنت ہین اور جنکی اولاد و مریدون نے بنای آبائی کو مشید کیا اور مصداق فہم علی آثارہم یہرعون ہوئے وہ شیعہ شنیعہ ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** تحفہ اوسکا کہ حقیقت مین ترجمہ صواعق نصر اللہ کابلی کا رد و قدح امامیہ مین اوسکو برہان وجودی مسئلہ لا جواب جانتے ہین **جواب** یہہ تشنیع و طعن غایت طرفگی سے قابل تماشا ہی اسلئے کہ نہ تحفہ ترجمہ صواعق کا ہی اور نہ صواعق نصر اللہ کابلی کی ہی جس کتاب کا نام صواعق ہی وہ ابن حجر ہیثمی مکی کی ہی اور جنکا نام نصر اللہ ہی اونکی کتاب صواقع محرقہ بوارق والقہ ہی نہ صواعق تو یہہ وہ مثل ہی **شعر** چہ خوش گفتہ ہست سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا * اس سے طرفہ تر یہہ ہی کہ مجتہد کوہ شکند نے صواعق کو تالیف ابن حجر عسقلانی فرمایا ہی اور کتاب العقد کو تالیف ابن عبد البر بنایا ہی جسکو سبحان علی نے تالیف ابن عبد ربہ قرار دیا ہی ذلک مبلغہم من العلم اس عقل و فضل پر اونکو اور آپکو ہوس جواب تحفہ نے ستایا ہی بلی بلی حجا تیری درہج اب جواب اصل طعن سنئیے کہ آپنے جو تحفہ کو ترجمہ صواعق قرار دیا اس سے مراد یاہی ظاہراً بنابر قید لفظ درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعینہ ترجمہ تحت لفظی ہی جسطرح یہہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہی بنام خدای بخشندہ مہربان سو یہہ بات تو بدیہی البطلان ہی محتاج برہان بلکہ دلیل ہی اسبات پر کہ آپنے ترجمہ و مترجم لہ دونو کو نہین دیکھا کسی سے نام سنا ہی

اہل سنت سے بہی عذر خواہی گو اہل سنت اسکے محتاج نہین کہ جہوٹ بولکر دین بنائین یہہ کام دلداروں دلاورکا ہی
تابعین مع انصار و مہاجر کا اور بعد دریافت ہوجانے حقائق احوال کتب فہرست مذکور کے گویا رد اجمالی سارے
رسالہ ہدیہ کا ہوگیا اور مضمون عظات تحفے تو بلقائے تو بخشیدم درجہ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد اب آگے فی الجملہ تفصیل مطالب
ملاحظہ عالی مین گذریگی فانتظر والنظر یا ثمہ فان ہناک حقائق جمہ **قولہ** اسی خیال سے کہ حق عیان و باطل نہان ہو
اکابر قدمای سنیون نے اپنی کتب عقائد مین لکھا ہی کہ کتب تاریخ مناقشہ صحابہ کو دیکہنا نچاہیے
اور وعظ مین اصلا ذکر مذکور نکرنا چاہیے **جواب** ناسخ اسکا سابق گذرا کہ صاحب منہاج و صافی وغیرہ
امامیہ کتب تواریخ کو نامعتبر جانتے ہین اور اوسپر بنیاد دین کی قائم نہین کرتے اب اگر بفحوائے مات
المفتی مات الفتوی آپکے نزدیک قول و نکا نامعتبر ہی تو اونکا اجتہاد جدید ناسدید کب درخور قبول ہوگا بلکہ
بموجب قاعدہ مذکور کے ساری دوکانداری تباہ ہوجاویگی اور بڑا ٹوٹا ہوویگا بلکہ دوالا نکل جاویگا
اسلیے کہ ابہی آپ دیباچہ مین اقرار کرچکے ہین کہ ہمنے نوشتہ مجتہدین عظام کو با مید ثواب لکہا ہی اب
جب مجتہدین عظام غیر معتبر الکلام ٹہیرے تو آپ کب صاحب مرام ہووینگے **قولہ** حقیقت مین
یہہ غبار ضلالت اوٹہایا ہوا علمای سنیونکا ہی کہ عہد امویہ و دولت عباسیہ مین بطمع حطام دنیا
و استرضای حکام کے باطل کو لباس حق مین دکھلاتے تہے اور ایک عالم کو گمراہ کرکے ابواب
بئس المصیر اپنے لئے کہولتے تہے اور اونکے مریدون اور اولاد نے رونق بازار اپنی آشنید بنائے
آبائی مین جانکر سعی بلیغ دریغ نکی مگر اللہ تعالی نے بندگان خاص اپنے کو وساوس شیاطین
الانس سے باز رکہکر سنت مصطفویہ پر ثابت قدم رکہا **جواب** جہوٹ بولنا گو کہنا برابر ہی آپنے اگرچہ لقب اپنا
ابوالفضل کہا لیکن ہنوز بوئی ابوجہلی دماغ سے نگئی معلوم نہین کہ اس بیان کو آپ کونسی کتاب سے ثابت کرینگے اسلیے کہ ثابت
ہونا اوسکا کتب اہل سنت سے تو خود مستحیل ہی رہی کتب امامیہ سو اونسے یہہ ساری تقریر آپ پر منقلب ہوئی جاتی ہی اسلیے
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجلس ہشتم مجالس المومنین مقبولہ سامی مین کہ مصدرہی ساتہ ان الفاظ کے مجلس ہشتم
در ذکر ملوک نامدار و سلاطین کامگار فرقہ ناجیہ اولی البصائر و الابصار یون لکہا ہی کہ منصور دوانقی و ہارون و مامون و
امثالہم شیعہ تہے اگر عبارت طویلہ الذیل اوسکی یہان نقل کیجاوے تو کلام استطرادی طویل ہوجاوے

جسکا مدار غالب لائل سمعی پر ہی بے اسکے چارہ نہین اسکو کوئی استراق نہین کہتا بلکہ اقتباس کہتے ہین والا طریق استدلال مسدود ہو جاویگا اب یہی ہماری کتاب ہی کہ کتب متاخرین سے ماخوذ ہی اور مواضع بسیار مین ہر جگہہ حوالہ ماخوذ منہ موجود نہین کل کو اسے بھی سرقہ کہدینگے اب لازم ہی کہ جو دلیل و استدلال ایک شیعی نے کیا ہو اب سوا اوسکے نہ لکھے والا سارق ٹھیریگا سبحان اللہ آپنے سارا رسالہ اپنا چوری سے بنایا وہ سرقہ نہوا تحفہ ادنی مماثلت سے مسروق و ترجمہ ٹھیرا شعر مہجور دباد یگران ستانہ برما بگذرد ✽ در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد ✽ اور بعضے امامیہ جب شناعت اس قول پر مطلع ہوئے تو اونہون نے تقریر یہ لکھنے یون کہا ہی کہ اکثر مطالب تحفہ کے مسروق ہین اگرچہ مجموع بعینہ مسروق نہون سوا اوسکی حقیقت یہہ ہی کہ مبحث تولا و تبرا و شرح حدیث ثقلین تحفہ مین ہی اور صواقع مین نہین اور مسئلہ انکار نبوت و مسئلہ الحاد کہ لازم مذہب طائفہ ہی تحفہ مین بشرح و بسط تمام موجود ہی اور صواقع مین نہین اسیطرح باب مطاعن اصلا صواقع مین نہین اور تحفہ مین ہی اسیطرح صواقع مین اکتفا دلائل کلامیہ پر کی ہی اور روایت کتب امامیہ کو اقل قلیل وارد کیا ہی اور تحفہ مین اول دلائل کو محذوف کر کے تکثیر روایات کتب طائفہ سے کی ہی اسصورت مین فیما بین الکتابین فرق بین ہی گو معاند حاسد قبول نکرے شعر ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبست ✽ گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار است ✽ ماسوا اسکے صاحب تحفہ قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ کو تالیف تحفہ پر کچہہ مفاخرت نہین اور نہ یہہ دعوی ہی کہ آج تک ایسی کتاب کسی نے نہین تالیف کی یا جمیع ادلہ و براہین اوسکے نتیجہ طبع خاص ہماری کے ہین یا ہم جمع کرنے ان حجج مین متفرد و غیر مسبوق ہین کہ ارباب طائفہ کو اسقدر ناگوار ہوا کہ تہمت ترجمہ و سرقہ لگانے لگے بلکہ اسی دور اندیشی و عاقبت بینی سے خود صاحب تحفہ نے دیباچہ کتاب ممدوح مین لکھدیا ہی کہ آنچہ درین قرون باضمیمہ

ازگفتگوی شیعہ علی الخصوص امامیہ اثنا عشریہ با اہل سنت وجماعت بوقوع آمدہ اکثرش درین رسالہ مندرج گردیدہ انتہی بلفظہ القدس اب ذرا اس فقرہ مین سرسری دیکہو کہ کسقدر

مسروق بودن اکثر مطالب تحفہ

اب اونکو ملا کر دیکھو کہ ترجمہ ہی یا نہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ بعضے مضامین تحفہ کے بعضے مطالب صواعق سے
مماثل ہین اور لیتی ہدیہ گیر مشاکل تو باوجودیکہ لفظ ترجمہ سے یہہ احتمال بعید ہی یہہ تماثل جزوی موجب حکم
ترجمہ ہونے کل تحفہ کو نہین اسلیئے کہ بصورت مغایرت معظم تقاریر کے اتحاد چند سطور کا مستلزم اس
حکم بدیع کا نہین ہوسکتا اور اگر مراد یہہ ہی کہ ظاہر ترتیب تحفہ کے موافق ترتیب صواعق ہی تو یہی ترتیب
کتاب احقاق الحق قاضی جونپوری رطل بوق او کتاب ابطال الباطل کی بہی ہی کچھہ خصوصیت تحفہ کی نہین ان
دونو کو بہی ترجمہ صواعق کہیئے حالانکہ نظر باتحاد ترتیب اسکو ترجمہ اوسکا کہنا ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ مواقف ترجمہ طوالع کا ہی یا مسلم ترجمہ مختصر الاصول ابن حاجب کا ہی تحفہ و صواعق ایسی کتب نہین
کہ نادر الوجود ہون اب ملا کر دیکھو شبہ ترجمہ بخوبی ذہن سے زائل ہو جاویگا اور صاحب مطالعہ
کو معلوم ہی کہ شرکت تحفہ کی مضامین صواعق مین اقل مواضع مین بسبب اتحاد فن کے واقع ہی نہ
کل و جل مین اور جسطرح یہہ شرکت جزئی ساتھہ صواعق کے ہی اسیطرح ساتھہ بعضے مضامین کتاب نواقض
الروافض وغیرہ کتب فن کی بہی ہی پس وجہ تخصیص ترجمہ کی ساتھہ صواعق کے کیا ہی اور بعضے ارباب
[illegible] نے تحفہ کو مسروق کہا ہی سو وجہ اوسکی ظاہر نہین اگر مراد سرقہ سے یہہ ہی کہ وہی حجج الزامیہ
و دلائل مسکتہ کلامیہ جو صاحب صواعق نے جواب امامیہ مین لکھے تھے صاحب تحفہ نے بہی تحفہ مین
وارد کیئے ہین تو یہہ بات قابل کہنے کے نہین اسلیئے کہ جو دو کتابین ایک فن مین فرض کیجاوین
مثل شرح مواقف و شرح مقاصد کے اکثر مضامین اون دونو کے متماثل ہونگے پس چاہیے
کہ ہر کتاب لاحق کتاب سابق سے مسروق ہو اور بصورت صحت اسبات کے لازم آتا ہی کہ کتب
مجتہدین کوفہ ہند وغیرہ اخباریین طائفہ کہ جل مضامین انکے ماخوذ احقاق قاضی و بحار الانوار
مجلسی یا منہاج ... سے ہین مسروق ہون جسطرح رسالہ اپکا کتاب ہدیۂ شہاب ہمدانی و ترجمہ
نقال کشمیری و تحفۃ الشیعہ و تشئید المبانی و بارقۂ ضیغمیہ وغیرہ تالیفات متاخرین سے مسروق ہے
حالانکہ یہہ رسم قدیم اہل التصانیف ہی کہ ہر علم و فن مین اوسی علم کے ادلہ ملائمہ و براہین ملزمہ
بحث و تفتیش کرتے ہین اور ایک دوسرے سے لیتے ہین خصوصاً شرعیات و علم کلامیہ

وغیرہ امامیہ کی طرف سے تیسری قسم وہ ہی جسمین سارے مذہب امامیہ کا رد ہی کیا الہیات وکیا امامت
وکیا نبوت وکیا معاد اور کیا روایت حدیث اور کیا اصول جیسے ابطال الباطل صواعق نواقض
وغیرہ طرف اہل سنت سے اور نہج الحق حلی واحقاق قاضی ذہب اللہ بوزرہ طرف امامیہ سے
الغرض ان تین قسم کی کتابین وقت تالیف تحفہ کے موجود و مستحضر تہین اوسوقت ترتیب صواعق کی
کہ بہت مختصر و خوشنما ہی پسند طبع بلند و خاطر آسمان پیوند حضرت مؤلف تحفہ رضی اللہ عنہ ہوئے
اوسی ترتیب پر کتاب تحفہ مین بہی کلام واقع ہوا چنانچہ اس ترتیب مین احقاق و ابطال و نواقض وغیرہ
بہی شریک ہین فلہم مالہم وعلیہم ماعلیہم اور بر تقدیر تنزل کہا جاتا ہی اگر تسلیم کیا جاوے کہ تحفہ
ترجمہ یا سرقہ صواعق کا ہی تو ہو لیکن آخر اثبات مذہب اہل سنت و نفی مذہب رفض کرتا ہی روافض کو
اس سے کیا غرض ہی کہ مولف اسکا کون ہی کابلی یا دہلوی جواب براہین ملزمہ کتاب کا دینا چاہیے
صرف یہہ کہدینا کہ تحفہ مسروق یا مترجم ہی جواب کتاب نہین ہوسکتا اتنے کہنے سے ہرگز مذہب
روافض ثابت و مذہب اہل سنت منقضی نہین ہوگا جسکا فہم اسقدر حقیر ہو وہ نوع انسان سے خارج ہی
قولہ حالانکہ جواب حرف حرف تحفہ کے چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل و براہین قاطع سے
لکہے ہین اوسپر بہی جدل سے باز نہین آتے اور بار بار تقریر اپنی کو بطرز تازہ جلوہ دیتے ہین اور اعادہ
اونہین کلمات کا کرتے ہین **جواب** جسطرح جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسیطرح جواب
الجواب بکرات و مرات علماء اہل سنت نے بہی لکہا ہی چنانچہ اسامی بعض اجوبہ کے سابق
مذکور ہوچکے اور بہت جدل بطرز تازہ اہلسنت پر بحکم المرء یقیس علی نفسہ ہی اور جسطرح کا جواب
تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسکا نمونہ آپکے کلام مسروق مین اور نمونہ اوسکے جواب کا ہمارے
منطوق مین آتا ہی اوس سے جہوٹ سچ اور متانت و سہولت کہل جاوے گی **قولہ** شیخ دہلوی
نے اپنے تحفہ مین طرفہ سحر سامری خرچ کیا ہی کہ تیری مجال ہر کسی کا نہین کہ نفس الامر کو
پاکی سراغ جادہ صواب کا پالے مصداق اسبات کا کچھہ سننا چاہیے اور مشتے نمونہ از خروارے
دیکہا چاہیے **جواب** **شعر** واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ * طویت اتاح لہا لسان حسود کذب آپنے

یا علی صوت منادی ہی کہ یہہ کتاب جامع کل وجل الکلم وتفوہ اولین وآخرین شیعہ ہی خاصۃً لفظ اکثر کہ افعل التفضیل لفظ کثیر ہی جسکے معنی بہت ہین اس صورتمین لائق یہہ تہا کہ تہمت سرقہ کی خاص نسبت صواقع کے نہ لگاتے بلکہ سارق سارے شیعہ وسنی کو ٹہیرلیتے کہ کل الصید فی جوف الفرا آری

ع بیحیا باش ہرچہ خواہی گو ٭ حالانکہ غرض مولف رضی اللہ عنہ کی تالیف تحفہ سے صرف اتنی ہی

غرض از تالیف تحفہ

کہ مسلمان اوسے دیکہکر بطلان مذہب رفض وحقیت مذہب اہل سنت معلوم کرلین اور اپنے اعتقاد مین بسبب مباشرت وصحبت طائفہ امامیہ کے سست نہون اور شک نکرین سو یہہ بات بلطفہ تعالیٰ بوجہ احسن و اسلوب بدیع حاصل ہوگئی کہ ایک عالم عالم حق وباطل ہوگیا اور لوگ مکائد شیعہ اور اونکی چالاکیونپر مطلع ہوگئے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اس اعتبار سے جس نے تحفہ کو برہان مسئلہ لاجواب کیا ہی بہت ٹہیک کہا جسکو خدا نے آنکہین دین ہین وہ دیکہتا ہی کہ صاحب تحفہ نے کمال تواضع سے دیباچہ کتاب تحفہ مین اپنا نام مشہور تک نہین لکہا تا شائبہ ستایش طلبی بارائحہ مفاخرت نمائی بہی نہو اور کتاب کو طرف حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے منسوب کیا اسپر بہی اگر کوئی طعن کرے تو وہ قابل خطاب کے نہین

شعر اینکہ میگویم بقدر فہم تست ٭ مردم اندر حسرت فہم درست ٭ علاوہ اسکے حقیقت

حقیقت تالیف تحفہ اثنا عشریہ

تالیف تحفہ کی مطابق ارشاد صاحب تحفہ قدس سرہ کے یہہ ہی کہ جسوقت تحفہ تصنیف ہوا تہا اوسوقت کتب اہل سنت سے جو رد روافض مین ہین اور کتب امامیہ سے جو رد اہل سنت مین ہین تین قسم کی کتابین میسر آئی تہین پہلے قسم مجادلہ مین مسئلہ خاص اثبات خلافت خلفاء ثلثہ کے جیسے نواقض الروافض ومرافض الروافض وشرح تجرید وصواعق محرقہ وغیرہ اہل سنت کی طرف سے اور عصائب نواصب ورد شہاب عور واظہار الحق ومضیۃ النجاۃ وغیرہ امامیہ کی طرف سے دوسری قسم وہ کتابین جو مسئلہ امامت وشروط امامت وموانع امامت مین بتفصیل تالیف ہوئی ہین جیسے بحث امامت شرح مقاصد وشرح مواقف وطوالع الانوار واربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامہ حلی ومقداد وحدائق

حدیث نہین کہ انکی تخریج حجت تامہ ہو خاصۃً اوس حال مین کہ مخالف روایت صحیح ہو اور کثیر ہو کیثرت رواۃ
وشہرت وصحت ماخذ مین اور جب جمہور نے اوسکی تضعیف کی کما فی التحفۃ تو توثیق یحیی بن معین کی تنہا بمقابلہ
اوسکے کب منتشی ہو گی اسیطرح اگر دو راوی ثقہ ہوئے جیسے مطرف و معمر اور باقی ثقہ نہوئے تو بہی
اس سے روایت موثق نہین ہو سکتی اسلئے کہ جسطرح مجروح ہونے ایک راوی سے حدیث ضعیف یا
معلل ہوتی ہی اوسیطرح ثقاہت دو ایک راوی سے موثق نہین ہوتی پس جب اجلح راوی مجروح ہی
اور مطرف و معمر ثقہ تو بہی تقدیم جرح کی ہی تعدیل پر خاصۃً بطریق امامیہ اسلئے کہ قاضی نے احقاق الحق
مین لکہا ہی قد تقرر فی الاصول ان الجرح مقدم علی التعدیل انتہی معلوم نہین کہ یہہ قاعدہ خانگی کسلئے آپکو
یاد نہین رہتا آیندہ کو یاد رکہو کہ بہت کام آویگا جواب دیگر شیخ نے تحفہ مین جہان حدیث بریدہ کو
باطل ضعیف غیر صحیح بہ لکہا ہی وہان یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ ولی کی اس حدیث مین مشترک ہی ضرور کیا ہی کہ
مراد اوس سے اولی بالتصرف ہو اور تقریر حدیث مقید ساتہہ کسی وقت کے نہین اور مذہب اہل سنت کا
یہی ہی کہ حضرت امیر فی وقت من الاوقات امام مفترض الطاعت تہے بعد آنحضرت کے انتہی اور مین
کہتا ہون کہ بفرض صحت روایت مذکورہ بتقید من بعدی بہی اس حدیث کو دلالت مدعای شیعہ پر نہین اسلئے
کہ ہنوز حقیقت ہونا لفظ بعد کا معنی اتصال مین محل توقف مین ہی اول اسکو ثابت کرو پہر استدلال کرنا اگر
ولایت مرتضوی بعد ولایت خلفاء ثلثہ ہی تو بہی بعدیت نبوی حاصل ہی سب صرفہ صرف ظاہر سے
طرف مستمر کے کیا ضرورت الفاظ مخفی نہ ہے کہ صاحب تحفہ قدس سرہ نے جہان کہین کسی روایت پر
جرح و قدح کو متوجہ کیا ہی وہان بعد تنقید روایت کے جواب بفرض و تسلیم و ثبوت روایت بہی دیا ہی
اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین سو کوئی شیعہ اوسپر نظر نہین کرتا ہر کوئی
درپی ثبوت روایت ہی وہ بہی طرق ضعیفہ سے حالانکہ اگر روایت ثابت ہو اور دلالت اوسکی
مطلوب پر ثابت نہو تو ثبوت اوسکا و عدم ثبوت برابر ہی حقگوئی اسکو چاہتی ہی کہ اون جوابات کو
جو بتقدیر تسلیم دیئے ہین مدفوع مرفوع کرو نہ یہہ کہ ہر خس و خار سے اولجہو و سکین کیا کرین کہ الغریق
یتشبث بکل حشیش آخر برائے نام کہنے کو جواب تحفہ کچہہ تو چاہیئے لگے یا نہ لگے ایسے ہی جواب حرف

ہرچند یہہ الفاظ بطور عنادو لدادزیب رقم فرمائے لیکن اس ظلمت کذب سے نور صدق نمایان ہے
بے شبہہ کتاب تحفہ اب تک فہم مجتہدین واخباریین مین نہ آئی والا راہ صواب پر لگ جاتے اور مثل یہہ
کے خواہی نخواہی در پی قدح و رد نہوتے شیخ دہلوی نے سحر سامری اور او سکے مریدین
کہ قدما و اکابر امامیہ ہین ایسا کھولا اور اس طلسم عجوبہ کو ایسا توڑا کہ اب سواد قبال و بیہودہ صفو
کے کوئی خریدار انکے جادو کا اور قدرشناس انکے سحر کا تا ظہور صاحب الزمان نہوگا قبل اسکے اکا
شیعہ بہی پیغمبر کو ساحر اور قرآن کو سحر کہتے تھے جسطرح آپنے تہمت سحر صاحب تحفہ پر کی ہی افسو
سے کہو افسحر ہذا ام انتم لا تبصرون سبحان اللہ جب جواب تحفہ نہ بنا او تحفہ سمجہہ مین نہ آیا تو یہہ بات بنا
اور اہل نحلہ اپنے کو یہہ راہ دکہائی اور حسب نشتے منونہ از خروار پر آپنے ناز کیا ہی وہ کمائی آپکی
نہین شہاب مرحوم ہیچدان کہ بفحوائی برعکس نہند نام زنگی کا فور معروف بہ ہمدانی ہی اوسنے یہہ ہنر
نکالا ہی جسکا جواب کاسر الاسنان علماء اسلام لکہہ چکے اور ہم لکہین گے آپکا اوسکی تقریر مہمل
فہم کرنا وہ مثل ہی کہ پٹہان لڑائی مارین بہنے وارہی بہٹکارین ایسی باتون سے دوکانداری مین
بٹا لگتا ہی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا **شعر** پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی + بے اصل بات
اشتر گربین کا ضرط ہی **قولہ** شیخ نے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین حدیث سیوم بریدہ ان علیا منی
وانا من علی وہو ولی کل مومن من بعدی کو باطل کیا ہی اسلئے کہ اوسکی اسناد مین اجلح واقع ہی اور
شیعی متہم الروایت ہی جمہور نے اوسکی تضعیف کی ہی پس اوسکی حدیث قابل احتجاج نہین جا لانکہ
احمد بن حنبل و ابو داود طیالسی و ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے و ابو حاتم نے و حاکم نے اور
حسن بن سفیان نے اوسکو روایت کیا ہی اور منجملہ اوسکے رواۃ کے مطرف عامری و عمرو بن میمون
ثقہ ہین اور یحیی بن معین نے اجلح کندی کی توثیق کی ہی انتہی حاصلہ **جواب** مانا کہ احمد وغیرہ تخریج
مذکورین نے اوسکو روایت کیا ہی لیکن یہہ کہان کہا کہ صحیح ہی تا صحت ہو مخالف پر صرف تخریج مستلزم
صحت روایت نہین اور جسنے اوسکو صحیح یا حسن کہا ہی اوسکے نزدیک جملہ بعدی داخل حدیث نہین چنانچہ
روایت حسن بن سفیان و ابو نعیم مین لفظ بعدی موجود نہین علاوہ اسکے طیالسی و حاکم وغیرہ نقاد فن

حدیث ان علیاً منی و انا منہ

خصوصاً کہ فرقۂ امامیہ مین اضعاف مضاعف اسکے اختلاف رُوات ہو بلکہ تفضیل و تکفیر اونکی علی الخصوص
اوس حال مین کہ قاعدۂ اصول الجرح مقدم علی التعدیل مقبول شیعہ ہو پھر تاویل کرنا بمقدمۂ زرارہ
بن اعین و بکیر بن اعین و ہشامین و محمد بن مسلم وغیرہ کے واسطے اخراج انکی کے دائرۂ طعن
رُوات حدیث ائمہ سے حرف بے اصول و حرکت نامقبول ہی حالانکہ اختلاف اہل سنت کا منجر بہ
تکفیر و تضلیل نہین اور نہ تکلم محدثین کا علی الاطلاق دلیل اختلاف ہی اسلیے کہ محققین سنیون نے
محدثین کے طبقات مقرر کیئے ہین اور جرح و تعدیل مین مراعات اوسکی پیش نظر رکھتے ہین
پس جو اختلاف تھوڑا سا کہ آپنے اس جگہہ لکھا ہی وہ منافی و قادح اہل سنت نہین چنانچہ بیان
اوسکا مابعد مین سات بیان پسیر رُوات امامیہ کے کیا جاتا ہی دونو کو تو لو دیکھو کون کیسا ہی
اور کسکا اختلاف ایسا ویسا **قولہ** ہم کہتے ہین کہ یحیی بن معین و نسائی و یحیی القطان اور ایک
جماعت نقاد نے توثیق کی ہی ابو زبیر محمد بن مسلم کی اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ
اور بخاری نے اوس سے اخراج کیا ہی ہمراہ دوسرے کے اور حدیث اوسکی عائشہ سے ہی
صحیح مسلم مین ذہبی نے کہا مجھکو گمان نہین کہ اوسنے عائشہ کو دیکھا ہو الی قولہ والکلام فی امثال
ہذا یستغرق اجزاء **جواب** مقصود اس کلام سے صرف اتنا ہی کہ مثلاً ابو زبیر محمد بن مسلم و عبد الملک بن
عمیر اللخمی و فرج بن فضالہ و بن اسحق و محمد بن بشار بندار و یحیی و عبد الرزاق و علی بن ابی طلحہ و سماک
بن حرب سے اصحاب صحاح اہل سنت نے روایت کی ہی اور دوسرون نے اونکی تضعیف
کی تو معلوم ہوا کہ اختلاف رُوات سے روایت مقدوح نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو سب
جگہہ ہو نہ روایۃ دون روایۃ سو یاسخ اسکا یہہ ہی کہ اختلاف دو طرح پر ہی ایک وہ جس سے روایت
مین فی الجملہ ضعف و وہن آجاوے جیسے اختلاف اسامی مذکورہ مین کہ بعض نے اونکے حق مین لا یحتج بہ
یا لیس بہ بأس یا لیس بحافظ یا اختلاط یا ہو وسط یا لیس بالقوی یا ثقۃ و لیس بحجۃ یا تکلم فیہ فلان و
نال منہ بانزعاج یا ہو مضطرب الحدیث یا فی حدیثہ ضعف یا ضعیف فی الحدیث کہا اور
دوسرون نے اونکی توثیق کی کہ ما رایت اثبت منہ یا حدیثہ صحیح عندی یا ہو امیر المومنین فی الحدیث

صرف تحفہ کا چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل قاطعہ سے لکھا ہی آ رہی زبان گرشتی است

ہر طرف کہ میگردانی میگردد **قولہ** وقد روی الحدیث من عدۃ طرق الخ **جواب** پانچ اسکا بتقدیر صحت و
ثبوت روایت گذر چکا اب حاجت اثبات حسن و صحت روایت کی نہین **قولہ** تعجب ہی کہ اجلح سی تو احتجاج نکریں
اور جو مبتدع معتزلی معروف بتدلیس ہو جیسے قتادہ اوس سے احتجاج کرین انتہی حاصلہ **جواب**
قتادہ نام چار شخصون کا ہی ایک قتادہ بن ملحان صحابی کہ انکی حدیث ایام بیض مین مروی ہی دوسرے
نعمان بن زید بن عامر الانصاری برادر ابوسعید تیسرے قتادہ بن الفضل بن قتادۃ الحرشی چوتھے
قتادہ بن دعامہ بن قتادہ سدوسی ابو الخطاب بصری کذا فی التقریب معلوم نہین کہ آپ کو نسے قتادہ
مین گفتگو کرتے ہین اول متعین فرمائیے پھر جواب دیا جاوے **قولہ** تشیع نزدیک محدثین اہل سنت کے
داخل بدعت صغری ہی اور بہت تابعین و تبع تابعین اہل تشیع تھے الخ **جواب** پانچ اسکا خود
آپنے چند سطر پہلے اسکے رقم فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمائیے یعنی ان المراد من التشیع الکامل
موالاۃ علی و اولادہ سلام اللہ علیہ و علیہم لاغیر و ہو محمود فکیف یکون سببا للجرح انتہی حاصل یہہ ہی کہ
جو تشیع بدعت صغری ہی وہ موالات مرتضوی ہی اور کچہہ تنقیص و مذمت صدیق و فاروق
رضی اللہ عنہما سوا ایسا تشیع اگر کسی تابع یا تبع تابع مین ہو تو حاجی طعن نہین انکی روایت سے بالمرہ
بات کہینچے مین بہت آثار نبویہ ضائع ہوسے جاتے ہین اور یہہ لوگ شیعۂ اولی تھے جنکا لقب اہل سنت
و جماعت ہی پس سنی کو سنیون سے روایت کرنے مین کیا صرفہ ہی کچہہ روایت اہل بدعت
کبری سے تو نہین کرتے جنکا شعار و دثار تقیہ و نفاق ہی اس قسم کے رواۃ کی اگر اہل تنقید نے
توثیق کی ہو اور قابل حجت ٹھیرایا ہو تو بتاؤ اور اجلح بن عبد اللہ بن حجیہ کندی شیعی طبقہ سابعہ مین
سے ہی کذا فی التقریب **قولہ** ماہرین فن حدیث نے رواۃ حدیث مین بڑا اختلاف کیا ہی جسکے
نزدیک جیسا ثابت ہوا اوسنے ویسا کہا اور ہم تھوڑا سا اختلاف اونکا ذکر کرتے ہین واسطے
مزید ایضاح مراد کے انتہی حاصلہ **جواب** ما نحن فیہ مین صرف کلام حدیث بریدہ و اجلح کندی
مین تھا نہ جرح و تعدیل کل رواۃ مین پس ذکر کرنا اس اختلاف بے سروپا کا اسجگہہ بے محل ہی

ذکر قتادہ

تشیع تابعین صحابہ

اختلاف علماء در رواۃ حدیث

کہ اونکو مطالعہ احوال اسلاف وکتب رجال میسر ہی وہ اسکا انکار نہین کر سکتے اور تردد کسی جاہل
ناواقف کا محل شکایت نہین آب اگر ایسا اختلاف اہل سنت مین ہو توبتلاؤ قیامت ہی کہ مدار
تشیع کا ایسی جماعت پر ہو جنکو ایمان سے کچھہ علاقہ نہو کوئی مجسمہ ہو کوئی کذاب کوئی مفتری
کوئی نصرانی علی ہذالقیاس اور دوسرے شیعہ جیسے صوارم چوبین وغیرہ متکلف اونکو مومن ٹھیراکر
اور بتاویلات بارِدہ دوراز کار اونکو اپنا مقتدا بناتےہین اور ریاست دین رفض کو اون تک منتہی
فرماوین وہ تو موثق ومعدل ٹھیرین اور اہل سنت جنکے راوی ہر طرح موثق ومستند ہون وہ
موقع طعن بنا بر اختلاف قلیل ہون ایسی انصاف سے اجودہیا مین کفار کی اعانت کی اور
مسلمانونکو قتل کروایا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دار الظالم خراب ولو بعد حین سچ ہی اذا استبد
الانسان برأیہ عمیت علیہ المراشد **قولہ** کیف یقال کل حدیث فی الصحیحین بصحیحین متلقی بالقبول الخ **جواب**
حاصل اس سبکا اتنا ہی کہ دارقطنی وابن صلاح وابوزرعہ رازی وذہبی وغیرہ نے صحیحین وابن
ماجہ مین ازروی وضع کتاب وترک بعض احادیث صحاح واخذ بعض احادیث ضعیفہ کے طعن کی ہی
سو قطع نظر اسکے کہ طعن دارقطنی وغیرہ مقابلہ توثیق جمہور بیکار ہی خود اقوال مذکورہ دارقطنی وغیرہ سے
اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بخاری ومسلم نے بعض احادیث کو باوجود شرط مقررہ اپنی کے اخراج نکیا
اور بعض کو جو کہ بر شرط صحیحین نتھین اخراج کیا یا بعض صحاح کو داخل نکیا پس یہہ بات بنفس الامر مین کوئی
وجہ طعن کی نہین ہو سکتی اسلئے کہ شیخین نے یہہ دعوی نہین کیا کہ جو احادیث ماسوائے صحیحین مین وہ سب
موضوع مفتری ہین یا ہماری شرط پر نہین بلکہ یہہ کہا ہی کہ ہمنے احادیث کثیرۂ صحیحہ کو دیدہ ودانستہ
مجموع نہین کیا بعض وجوہ سے جسکی شرح اپنے محل پر مرقوم ہی چنانچہ اسبات پر صاحب فتح المغیث بھی
موافق اہل سنت ہے کما قال ثابت است کہ صحیحین جامع جمیع آنچہ در صحاح دیگر مذکور ست وسایر
کتب ائمہ حدیث از اخبار صحیحہ بران مشتمل ست نیست وبخاری ومسلم ہیچیک دعا نکردہ اند وکسے نیز از
محدثین بایں نرفتہ انتہی معہذا اگر دارقطنی وغیرہ نے بعض احادیث صحیحین کو مطابق شرط شیخین کے
نپایا تو یہہ قلت نظر اور مسامحت دارقطنی وغیرہ پر دلیل ہی نہ تسامح اصحاب صحاح پر اسلئے کہ شرط

یا لو کان لی سلطان لامرت فلانا علی المحدثین سو یہہ اختلاف اول مفضی طرف تکفیر و تضلیل کے
نہین غایت ما فی الباب یہہ کہ توہین و تضعیف ہی سو وہ قادح نہین خاصۃً اوسوقت کہ معاضد
شواہد اقوی و طرق کثیرہ حسنہ سے ثابت دکھیا جاویگا کہ اہل جرح کس مرتبہ مین ہین اور اہل توثیق
کسدرجہ مین اگر اصحاب جرح ہم رتبہ ارباب تعدیل نہین تو ہنوز عدالت بحالہ ہی اور ترجیح
دینا احد القولین کا آخر پر کام مہرہ کملہ متقدین کا نہ عامہ محدثین کا چنانچہ یہہ مبحث کتب اصول
حدیث اور اسماء الرجال مین مفصل مرقوم ہی دوسرا اختلاف ایسا ہی کہ منجر ہو طرف تکفیر و
تضلیل و تفسیق و الحاد رواۃ کے اور بسبب اوسکے احادیث و اخبار پایۂ اعتماد و اعتبار سے
ساقط ہو جاوین جیسے اختلاف امامیہ کا ہشامین و شیطان الطاق و زرارہ بن اعین و بکیر بن
اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم و میثمی و امثالہم مین کہ شیعہ انکو باوجود اعتقاد جسمیت
باریتعالی اور جہل الہی در ازل و اثبات جہت واسطے پروردگار عالم کے تعالی شانہ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا اخیار اصحاب ائمہ اطہار سے گمان کرتے ہین حالانکہ منصوصات
احادیث کافی کلینی سے کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ کے ہی طرد و تقطیع و تشنیع شنیع انکی ثابت ہی
اور جیسے زکریا بن ابراہیم کہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی اوسنے تہذیب وغیرہ مین روایت
کیش مین نصرانی تہا حتی کہ اوسنے اپنے صورت و لباس کو نہین چہوڑا اور جیسے بنان کہ کنیت
اوسکی ابو احمد ہی اوسکے حق مین جعفر صادق نے فرمایا یروی عنا الاکاذیب و یفتری علینا
اہل البیت اور جیسے حسن بن شباعہ و عمر بن سعید وغیرہم کہ اونہون نے امام وقت کو ساری
عمر نہ پہچانا اور مورد وعیدات میتۃ جاہلیۃ ہوئے اور جیسے ابی عمیر و ابن المغیرہ و نظیری
و ابن مسکان کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے انکو اپنے مجالس سے نکالدیا اور پہروا
آنے کی ندی اور جیسے ابو بصیر کہ اوسنے اپنے دروغ کا اقرار کیا اور جیسے ابن عیاش
کہ اوسکو زمرہ رجال کذابین مین لکہا ہی اسیطرح ابن بابویہ صاحب رقعہ مزورہ متقدمین مین سے
اور شریف مرتضی متاخرین سے یادگار مسیلمہ کذاب و سجاح و ابی ثمامہ ہین جو علماء شیعہ

وجماعۃ من الحفاظ علی صحتہ انتہی ملخصا **جواب** ترمذی نے گو اخراج کیا لیکن غریب کہا اور کہا کہ ہم
اوسے نہین پہچانتے مگر حدیث سُدّی سے اور بغوی نے سکوت کیا بیان صحت وسقم سے وحرفی
ومحاملی وغیرہ ضعفا ہین لا ئعبا بہم اور حاکم کی تخریج وتصحیح پر بہت اہل علم نے اعتراض کیا ہی جسکو
پوری بحث دیکھنا ہو وہ ترجمہ حاکم کو نبلا ہین دیکھے اور کچھہ حال التصحیح حاکم کا اوپر مذکور ہو چکا ہی علیحدہ
الیہ پس یہہ اخراجات بے مصارف ٹہیرے اور اسراف صرف ہوا آور مخالف پر صالح احتجاج نہین بلکہ
قول صاحب تحفہ ہنوز بجا ہی خود حجت تامہ ہی **قولہ** وہ جو ذہبی نے تلخیص مین کہا لقد کنت الخ
جسکو شیخ نے اپنی دلیل ٹہیراکر علم مناظرہ گرہ زمہریر تک بلند کیا ہی اسطرح پر ہی کہ اول ذہبی کو
علم صحت حاصل تہا جب اتفہ ہوا تو قائل ہو کر تذکرہ مین لکہا واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا قد
افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث لہ اصل **جواب** عبارت تذکرہ ذہبی سے اسیقدر سمجھا
جاتا ہی کہ حدیث کی کچہہ اصل ہی یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حدیث طیر صحیح الاصل ہی چنانچہ مختصر مین لکہا ہی
کہ اسکے بہت طرق ہین ولیکن سب کے سب ضعیف اور ابن جوزی نے اوسکو موضوعات مین ذکر
کیا ہی کذا فی الفوائد المجموعہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اس حدیث کی کچہہ بہی اصل ہی مطابق قول
ذہبی کے تو وہ بہی اصل ضعیف ہی اور جسکو الگ رسالہ مین جمع کیا ہی اور تصنیف مفرد ٹہیرایا ہی یہہ وہی
طرق کثیرہ ہین جسکو صاحب مختصر نے ضعیف کہا اور تالیف کرنا ذہبی کا طرق حدیث طیر کو مقدم تہی
علم وضع پر اسلیے کہ عبارت تلخیص لقد کنت زمنا طویلا اظن ان حدیث الطیر الخ بارفع ندا اپنا دی
ہی کہ اول علم صحت تہا پہر علم وضع حاصل ہوا نہ بطرح آپنے فرمایا کہ اول علم وضع تہا پہر علم
صحت ہوا اسیواسطے صاحب تحفہ نے قول تلخیص لیا اور قول تذکرہ کو چہوڑدیا معلوم نہین
کہ آپکی عقل کہان رہتی ہی کہ زمہریر مین یا جحیم غدیریہ مین کہ سیدہی باتکو اولٹا سمجھہ کر رسالہ مدون
کی کہوتے ہو **قولہ** فضل بن روزبہان شافعی نے کتاب مناظرہ مین کہ اعزہ شیخ دہلی سے
ہی ابطال الباطل ہین حدیث طیر کو تسلیم کیا ہی **جواب** شیخ دہلی نے بہی جواب حدیث طیر کا
بفرض تسلیم دیا ہی لیکن آپنے بہوای نفسانی دیدہ ودانستہ اوس سے چشم پوشی کی غالبا یہہ شیوہ

ہونا اصل کا واسطے حدیث طیر کے

تسلیم کرنا فضل بن روزبہان کا حدیث طیر کو اور جواب اوسکا بتقدیر تسلیم

و اطراف شرط کو صاحبِ شرط خوب سمجھتا ہی نہ دوسرا ممکن ہی کہ وہ احادیث واقع ہون علی شرط البخاری و
مسلم ہون لیکن امثال دارقطنی کو وجوہِ دقیقہ اوسکی واضح نہوئی با اینہمہ جب جمہور اہل سنت طبقۃً بعد
طبقۃٍ متفق ہون کہ صحیحین مین کوئی حدیث موضوع واہی نہین تو خلاف انکا بسبب شذوذ قول کے ساقط
ہی قابل ذکر کے نہین خاصۃً بمقابلہ خصم کے کہ سوائی مسلم و متواتر کے اور کو نمانے گا اور خود شیعہ
قائل ہین ساتھ سقاطِ اقوالِ شاذہ قوم اپنی کے درجۂ اعتبار سے اور عدمِ التجاء اعتراض کے
ساتھ امثال ون اقوال کے بمقابلہ اقوال بطائفہ راجحہ و اخبار صحیحہ ثابتہ چنانچہ شوا ہس عنقریب گذشتہ
عمر یہ مین مفصل لکھے ہین اسیطرح ہین یہ اقوال غریبہ شاذہ بمواجہہ تصریحات قائمہ ہمارا اعتراض
نہونگے بلکہ صلاحیت استدلال سے بمراحل بعید ہین اور سنن ابن ماجہ مین جو دو ایک حدیث واہی
ہین وہ متعین ہین اور نقصان یسیر موجبِ بطلان کثیر نہین ہوتا اسلئے ذہبی نے کہا ہی لیست
بالکثیرۃ و الاشیعہ کی کوئی کتاب حدیث بحکم للاکثر حکم الکل لا للاقل قابل قبول کے نرہے گی
کہ غالباً مملو و مشحون ہین روایاتِ مردودہ و واہیہ سے الا قلیلا کہ محمول ہین تقیہ ائمہ پر بسبب مطابقت
مذہب اہل سنت کے فقد بر **قولہ** انتہی الکلام و فیما ذکرناہ کفایۃ لذوی الافہام **جواب** بنعم تم الکلام
و فیما ذکرناہ کفایۃ لاولی الالباب و الاحلام **قولہ شیخ** نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث چہارم روایت
انس بن مالک کو کہ انہ کان عند النبی طائر قد طبخ لہ واہدی الیہ فقال اللہم ائتنی باحب الناس الیک
یاکل معی ہذا الطیر فجاء علیؑ الخ ہی کہا کہ اکثر محدثین نے اسے موضوع کہا ہی و ممن صرح بوضعہ الحافظ
شمس الدین الجزری و قال امام اہل الحدیث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الدمشقی الذہبی فی تلخیصہ
لقد کنت زمناً طویلاً اظن ان حدیث الطیر لم یحسن الحاکم ان یودعہ فی مستدرکہ فلما علقت ہذا الکتاب
رایت القول من الموضوعات التی فیہ العجاب حدیث الطیر اخرجہ الترمذی عن انس و قال غریب و اخرجہ البغوی
عنہ ایضاً و اخرجہ الحرمی و غیرہ و اخرجہ المحاملی و غیرہ و اخرجہ الحاکم و صححہ و قال حدیث الطیر یلزم
البخاری و مسلماً اخراجہ فی صحیحہما لان رجالہ ثقات رواہ عن انس جماعۃ اکثر من ثلثین نفساً و قد
صحت الروایۃ عن علی و ابی سعید و سفینۃ خادم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اتفق ائمہ اہل العلم و

اور لکہا کہ یحیی بن معین نے کہا لا اصل لہ اور بخاری نے کہا منکر ولیس من جہۃ صحیح اور ترمذی نے کہا منکر غریب اور ذکر کیا اوسکو ابن الجوزی نے موضوعات مین اور کہا شیخ تقی الدین ابن دقیق العید فی ہذا الحدیث لم یثبتوہ اور کہا شیخ محی الدین نووی وحافظ شمس الدین ذہبی وشیخ شمس الدین جزری نے انہ موضوع الجواب اخرجہ الترمذی والبغوی والطبرانی والعقیلی وابن عدی والحاکم وابو نعیم و قد اثبتہ السیوطی فی الجامع الصغیر الذی قال فیہ ہذا الکتاب الی قولہ بالغت فی تحریر التخریج فترکت القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب الی قولہ شیخ ذو فنون غافل از یوم لا ینفع مال لا بنون محبت معاویہ مین آفتاب کو ابرو سے چہپاتا ہی انتہی حاصلہ جواب الحیلۃ انفع من الوسیلۃ آپنے دہوکا دینے کو گنتی نامونکی پوری کردی اور یہہ بیان نکیا کہ اسناد ہر ایک مخرجین مذکورین علماء محققین نے کیا تکلم کیا ہی کہ اوس سے حقیقت حدیث کی کہلتی ہمکو نام مخرجین کے آپ سے بہی زیادہ یاد ہین لیکن ہر سند اوسکی مجروح ہی کما سیجیٔ اور صاحب تحفہ نے کب انکار تخریج ترمذی کیا تہا جو آپ نے اخرجہ الترمذی عن علی الخ لکہا اور طبرانی وعقیلی وابن عدی وحاکم وغیرہ محتج بہ نہین ہین انکی روایات غالبًا واسطے تعقیب احادیث صحیحہ کے منقول ہوتی ہین کہ کثرت طرق سے رائحہ ثبوت حاصل ہوتا ہی نہ بالانفراد بلکہ بالانفراد انکے روایات ساقط الاعتبار ہین اور سیوطی نے اگر صیانت جامع صغیر کی وضاع کذاب سے بیان کی تو اس سے لازم نہین آتا کہ جو کچہ اوسمین ہو وہ صحیح ہو کیونکہ اقسام حدیث غیر محتج بہ کے موضوع ومکذوب مین منحصر نہین کہ صیانت جامع صغیر کی وضاع وکذاب سے موجب الزام خصم ہو احادیث غیر محتج بہ بہت قسم ہین جیسے شاذ ومنکر ومعلل ومدلس ومنقطع واحاد ومطعون ومجروح وواہی وغیرہ کہ ما نحن فیہ مین حجت نہین اور یہہ کیا ضرور ہی کہ جو راوی نزدیک سیوطی کے وضاع وکذاب نہو وہ نزدیک اورونکی بہی نہو اہی ابہی ذیل حدیث اجلح مین ایک صفحہ ماقبل اسکے لکہا تہا کہ ان الحفاظ الماہرین فی الفن قد اختلفوا فی رواۃ الحدیث اختلافًا کثیرًا وتکلم کل منہم بما ثبت لدیہ من احوالہم واطلع علیہ من عقائدہم واقوالہم انتہی پہر ابہی اوسکو بہول گئے لان الکذب لا حافظۃ لہ اب اس مثل سائر پر عمل کرو اذا کنت کذوبا

آپنے معلم الملکوت سے کہ بپشت و پشت اساتذہ شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور سے ہی
اور یہہ اکابر امجاد شیعہ مین بواسطہ یا بلا واسطہ سیکھا ہی والا بعد قبول صحت روایت بہی اوسکو مدعا پر
دلالت نہین اسلئے کہ قرینہ مقتضی اسکا ہی کہ مراد احب الخلق الیک سے تناول طعام طیر مین ہو
ہمراہ نبی کے اور بے شبہہ جناب امیر اس صفت مین احب الناس تھے نزدیک خدا کے کہ ہم کاسہ
وہم نوالہ ہونا فرزند کا یا اوسکا جو حکم فرزند مین ہے موجب تضاعف لذت طعام ہی اور اگر مطلق
احب مراد لیوین تو بہی محبت نہین اسلئے کہ صاحب ریاست عامہ ہونا احب الناس الی اللہ کو کچہہ ضرور نہین
بہت انبیا اولیا احب الی اللہ تہے اونکو ریاست نہ ملی جیسے حضرت ذکریا و یحیی بلکہ حضرت شمویل کے
وقت مین ریاست عامہ بنص الٰہی طالوت کو حاصل تہی نہ انکو اور رہا کہ دلالت تہی تسلیم امامت بلا فصل
کب دال ہی اور فی وقت من الاوقات کا کوئی منکر نہین اور اگر دال خلافت متصلہ پر بہی ہو تو بہی
مقاوم نہو گی اون احادیث صحیحہ کو کہ دال ہین خلافت شیخین پر مثل اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر
و عمر علاوہ اسکے راوی حدیث طیر کے انس بن مالک ہین یہہ نزدیک شیعہ کے معتبر نہین شیخ
مفید نے کتاب المجالس مین لکہا ہی کہ انہون نے تین بار جہوٹ بولا پیغمبر خدا کے کلام مین
ہین معہذا شیخ نے جواب جوابہ الزامی بتقدیر تسلیم دیے ہین اونکا جواب کیون نہین دیتے اور طعن
استادی صاحب ابطال کا نسبت صاحب تحفہ کے وقاحت ہی اسلئے کہ مخالفت اساتذہ و تلامیذ
بلا واسطہ کبہی ہوتی ہی چہ جا سابق و لاحق کی اور یہہ خلاف موجب طعن نہین ہوتا ورنہ شیعہ کو
قدیما و حدیثا کوئی مفر ایسے اختلاف سے نہ ملے گا کہ لاکہون اختلاف اخباریہ و اصولیہ مین واقع
ہین **قولہ** مولوی اسمعیل نے کہ جگر گوشہ ہائے شیخ دہلی سے ہی رسالہ امامت مین اس حدیث کو
لکہا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ استعمال جگر گوشہ کا ولد پر ہی نہ ولد الاخ پر لکہنا مولوی
اسمعیل کا بہ نظر اسکے ہی کہ فضائل مین احادیث غریبہ شاذہ ضعیفہ کو بہی لاتے ہین بخلاف
عقائد کے سو رسالہ امامت مین ایسی جگہہ نہین لائے کہ حجت مخالف ہو فہو لنا لا علینا **قولہ**
شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث ہجدہم بروایت جابر انا مدینۃ العلم و علی بابہا کو مطعون کیا ہی

شیعہ کو واسطے غرض مذکور کے روایت کیا ہی کہ بعد جمع وتالیف کے اونمین نظر کرے اور بحث
وتفتیش کرے کہ کچھ اصل بھی رکھتے ہین یا نہین انتہی حاصلہ بالترجمہ پس جب یہہ بات معلوم ہوگئی
تو اب ارشاد قدوۃ البریہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کہ یہہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود نہین و لو بطریق
ضعیف پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا اسلئے کہ نسبت اوسکی طرف بیہقی کے زبان شیعہ سے ہی نہ زبان
اہل سنت سے اور گنجی خود شیعی ہی اور باقی مجاہیل اور اگر کسی کتاب مین ہوئے اور موضوع
ہوئے تو بھی گویا موجود نہین ہی کہ المنفی فی حکم المعدوم اب انکار اوسکا نسبت کتب اہل سنت کے
بہت درست ہی اور اس قاعدۂ مرقومہ کو اگر آپ یاد رکھین گے تو بہت کام آویگا اور کچھ نفع ما ل
و بنون دیجاویگا جواب ثانی مانا کہ یہہ حدیث ہی لیکن کیا حاصل اسلئے کہ احادیث اہل سنت مین تشبیہ
ابوبکر صدیق رض کی ساتھہ عیسی اور ابرہیم کے اور تشبیہ عمر رض کی ساتھہ نوح وموسیٰ ع کے اور تشبیہ ابوذر
غفاری کی ساتھہ عیسیٰ کی آئی ہی چنانچہ یہہ تشبیہ آپنے بھی صفحہ پنجاہ وپنجم مین بمقابلہ اہل سنت نقل
کی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مطلق مشابہت دلیل مساوات نہین ورنہ یہہ مساوات یہان بھی
ثابت ہی خدا نے اہل سنت کو عقل سلیم بخشی ہی وہ ان تشبیہات سے مستویہ مشبہ ومشبہ بہ نہین
سمجھتے بلکہ ہر ایک کو اوسکے مرتبے مین رکھتے ہین اور شیعہ نے جو اس سے مساوات سمجھی
ہی جواب اوسکا چار طرح پر مفصل مدلل تحفہ شریف مین موجود ہی ملاحظہ کرو افسوس کہ ہر جگہہ حیلہ
وحوالہ سے روایت ثابت کیا چاہتے ہو جواہ معد ثبوت سکے بھی دال علی المدعا ہو یا نہو اور جواب
مابعد الثبوت وعلی تقدیر التسلیم کا کچھہ نہین دیتے بجز جمع وخرچ زبانی کے کہ شیعہ نے جواب حرف
بحرف تحفہ کا دیا ہی اور کچھہ بہوتے موبنہ سے نہین نکلتا الحمد للہ کہ ہمنے اس جگہہ ثبوت عدم ثبوت
روایات مجروحہ صاحب تحفہ کا کما حقہ لکھدیا اور ردور وغگو کو اوسکے گھر تک پہنچا دیا **قولہ** یہہ حال ہی
تحفۂ عبد العزیز کا کہ شمۂ اوسکا ہدیۂ شہاب ہمدانی سے بیان ہوا تمام کتاب شریف اسی نہج لطیف پر
ہی جواب **شعر** مشکل ایند کہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواہت ❖ آخر آید زپس پردہ تقدیر پدید ❖ جو حال تحفہ کا
تہا وہ ان اجوبہ تحقیقیہ والزامیہ سے کما حقہ واضح ہوگیا کہ یہہ کتاب مستطاب کس مرتبہ اتقان

فی زماننا حیث توفی اوصی بان یتولی امرہ فی غسلہ وتجہیزہ بعض المومنین وان یدفن فی مشہد الکاظم علیہ السلام بلکہ کل کی بات ہی کہ آپ کے باپ سے کوئی پوچھتا کہ تمہارا کیا مذہب ہی کہتے الذی یقال لہ الشافعی حالانکہ زیدی المذہب تھے سوا اکثر شوافع جنسے آپنے اور علماء امامیہ نے استناد کیا ہی اور اونکو سنی ٹھیرایا ہی وہ شیعی ہین اس صورت مین ہونا اس حدیث کا کتب اہل سنت مین غایت وضوح سے محتاج بیان نہین علاوہ اسکے ذیل حدیث مذکور مین خود صاحب تحفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدہ اعتبار حدیث کا ایسا بیان کردیا ہی جس سے سارے شکوک واوہام زائل ہوجاتے ہین لیکن جسکی ہیٹے کی پھوٹی ہون اوسے کیا خاک سمجھائی دے وہ قاعدہ یہ ہی کہ قاعدہ مقررہ اہل سنت ہی کہ جس حدیث کو ائمہ فن نے کسی کتاب مین روایت کیا ہی اور التزام صحت ما فی الکتاب کا نہین کیا اور تصریح ساتھ صحت اوس حدیث کے بالخصوص صاحب کتاب نے یا اوسکے غیر نے محدثین ثقات سے کی ہو تو وہ حدیث قابل احتجاج کے نہین اسلیے کہ ایک جماعت نے محدثین اہل سنت سے جو طبقہ متاخرین مین پیدا ہوے جیسے دیلمی وخطیب وابن عساکر وغیرہ جب کہا کہ احادیث حسان وصحاح کو متقدمین منضبط کر گئے اور جگہہ سعی کی باقی نہین تو یہ مائل ہوئے طرف جمع کرنے احادیث ضعیفہ وموضوعہ کے کہ مقلوبۃ الاسانید والمتون ہین سوا اوسکو بطریق یا ایک جگہہ فراہم کرلیا کہ پھر نظر ثانی کرین اور موضوعات کو حسان لغیرہا سے امتیاز دین لیکن بسبب قلت فرصت کے اور کوتاہی عمر کے نوبت سرانجام اس مہام کی نہ پہنچی لیکن جو بعد انکے آئے اونہون نے امتیاز دیا جیسے ابن جوزی نے موضوعات کو علیحدہ کیا اور سخاوی نے حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکھا ہی اور سیوطی نے تفسیر درمنثور بنائی اور خود ان صاحبون نے مقدمات کتب مذکورہ مین اس غرض کو ظاہر کردیا ہی تو باوجود اس علم کے جسکی تصریح خود مولفین کتب نے کی ہی احتجاج کرنا اون روایات سے روا نہین اسلیے صاحب جامع الاصول نے نقل کیا ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سے احادیث

قاعدہ اعتبار حدیث

بعد نقل اس حکایت کے لکھا ہی کہ اس شہر مین مرزا علی اکبر شیرازی مدتون سے رہتے ہین اور
شیعی ہین کاتب الحروف نے بلا واسطہ صحح عبارت مولانا کی اونکی زبان سے سُنی ہی بلکہ مشہور یہہ ہی
کہ آنا انکا ہندوستان مین واسطے زیارت صاحب تحفہ کے ہوا تھا لیکن تقدیر نے مساعدت
نکی انتہی اسیطرح مرزا محمد حسین قتیل کہ ساکنہ بلاد شرقیہ تلامیذ معلم الملکوت اوسکو فارسی مین استاد
مسلم الثبوت جانتے ہین کتاب چار شربت مین مقر بعبارت نگاری بلاغت شعاری صاحب تحفہ ہی
شعر والله قد شهد العدو بفضله ❊ والفضل ما شهدت به الاعداء ❊ پس جس کتاب کے لفظ و معنی کا یہہ
حال ہوا اور علماء مخالف کا یہہ مقال اوسکی نسبت اعتقاد جواب نویسی حرف بحرف خیال محال ہی
یہہ چار اعتراض عدیم المثال جنکو کہنے برہان وجودی مسئلہ لاجواب سمجھکر اسجگہہ بطور انتخاب اقوال
وانتحال مقال لکھا تھا حقیقت انکی پانی سے ہوکر بہہ گئی اور نکلے کا سایل نکلگیا یہہ حال عمدہ اعتراضات
کا ہی اور یہ آل عمدہ علماء طائفہ اقبال کا ہی پس بقیہ کتب جوابیہ تحفہ کو قیاس کرنا چاہیے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا ❊ جب چیدہ چیدہ اعتراض اس نہج شریف پر ہین تو بھرتی کے
اعتراض خدا جانے کس وضع لطیف پر ہونگی یہہ حال ہی یہہ مردودہ شہاب مرحوم ہیچمدان اور
ہدیہ مسروقہ دلاور جوان کا سارے کتب شریف روافض اسی نہج لطیف پر ہین شعر اندکے پیش تو
گفتم غم دل ترسیدم ❊ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است **قولہ** امامیہ اثنا عشریہ قرآن مجید کو
بے شبہہ کلام اللہ جانتے ہین **جواب** یعنی وہ قرآن شریف جسکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے
ہات سے لکھا ہی اور مطابق نزول وحی کے ہی اور ہمراہ تبرکات انبیا و اوصیا کے نزدیک حضرت
صاحب الامر کے موجود ہی وقت ظہور مہدی آخر الزمان کے زیارت اوسکی نصیب مؤمنین ہوگی انتہی
بلفظکم والا جو قرآن بالفعل موجود ہی اور مروج و متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نے اپنے وقت
مین جمع کروایا ہی اور جو مجموع سابق تھا اوسکو جلوا کر اوسکی خاکستر کو خاک مین ملوا دیا کذا قال
المومن المجالسی اور روایت کلینی وغیرہ سے ثابت ہی کہ آیات قرآنی تقریبا بقدر ایک ثلث کے باقی
ہی سو وہ بھی بجہت تبدیل کلمات بعضہا ببعض کے حقیقت مین قابل اعتبار کے نہین علاوہ اسکے

بتحقیق وتصدیق مین واقع ہی اور جوابات علما طائفہ کسروادی وبیان سے ہین این ہذا من ذالک
شعر لایدرک الواصف المطری خصائصہ ٭ وان یکن بالغا فی کل ما وصفا ٭ اور اگر اس سے زیادہ
اور بھی ہوس دریافت بلند رتبگی وتحفگی تحفہ ہو تو ایک حکایت تحفہ دو اقعہ طرفہ اور بھی بسمع رضا مسموع
فرمائیے وہ یہہ ہی حکایت جب تحفہ اثنا عشریہ بلاد شرقیہ مین بقالب طبع آیا اور اطراف عالم
واکناف مساکن بنی آدم مین گیا امامیہ اوسکو دیکھہ کر بہت او چھلے کودے یہان تک کہ رئیس ملک
بنگالہ کو آمادہ کیا اور اس کتاب کو پاس علمائے ایران کے باسباغ نمایان بھیجکر لکھا کہ حضرات کو دو
چیز کی تکلیف دیجاتی ہی ایک یہہ کہ مطالب اس کتاب کو اول سے تا آخر اصولاً وفروعاً خوب سا بگاڑ دینا
اور اعتراضات واشکالات مولف تحفہ کو کہ عقاید اصولیہ وفروع فقہیہ امامیہ پر کیئے ہین اور اس کتاب
مین درج ہین بیخ وبنیاد سے اوکھاڑین دوسرے زلات قلمی وفلتات لسانی اوسکی کو بھی خوب
درست کرین تاکہ افتخار سنیونکا جو اوسکے الفاظ ومعانی پر ہی مٹ جاوے اور کسیکو بعد اس پر دو ودح
کے مجال گفتگو نہ رہے چونکہ مقدمہ دین ومذہب کا ہی واسطے خدا کے سب ملکر باتفاق یکدیگر کشش و
کوشش بہت کرین علمائے ایران ومنشیان بلاغت نشان نے کہ اوسوقت بازار افادت و دکان
افاضت گرم رکہتے تھے جو کچھہ جواب مین لکھا ملخص اوسکا یہہ ہی کہ اجتماع ان سب کتابونکا کہ مصنف
تحفہ اثنا عشریہ نے رد عقاید ومسائل فروعیہ مین ساتھہ اونکے تعرض کیا ہی اور جوابحاث
کہ دربارہ ہفوات وتعصبات وتولا وتبرا وغیرہ کے وارد کیئے ہین اس زمانہ مین متعسر ومتعذر ہی
پس تطبیق النقول کی ساتھہ ماخذ واصول کے جیسے کچھہ چاہیئے نہین ہوسکتی اور اگر اسکا بھی اتفاق
ہو تو کتابین اہل سنت کی ان شہرون مین کہان کہ بعد رواج مذہب اثنا عشریہ کے اس دیار مین
کتب اہل سنت ہم آغوش عنقا ہین والاقیل وقال وبحث وجدال معانی ومطالب اس کتاب مین
کی جاتی اور امر ثانی کا یہہ حال ہی کہ جو کوئی فن انشا مین مہارت رکھتا ہو وہ اس قسم کی عبارت
لکھہ سکے مجال ہر کسی کا نہین کہ ایسی عبارت سلیس بے غبار وکدورت خالی تعقید سے لکھہ سکے
اور آغاز سے انجام تک اس عہدہ سے ایک طور پر برآوے صاحب ازالۃ الغین ابقاہم اللہ تعالی نے

استاد کلینی نے بروایات متواتر المعنی اپنی تفسیر مین واسطے دعوی نقصان وتبدیل وتحریف قرآن مجید کے لکھے ہین اور باعتراف امامیہ اوسکو اسبات مین غلو شدید ہی اور اوسکے شاگرد محمد بن یعقوب کلینی نے بھی باعتراف علماے طائفہ کے منجملہ اونکے صاحب تفسیر منہج السداد لطالب الرشاد معتقد تحریف ہی بلکہ استاد کلینی نے روایات الحاق وزیادت جمل کو بھی اپنی تفسیر مین کہ مسمی بتفسیر اہل بیت ہی معصومین تک پہنچایا ہی اور دوسرے قدماء امامیہ نے بھی روایات بہت عرف نقصان فی الجملہ نقل کئے ہین علماے طائفہ سے عدم تحریف قرآن پر بیچ ای اور قرآن نے ہم کے الفاظ نہین کیا اور عبارت صوارم سے بھی ظاہر ہی کہ نقصان قرآن کا بے شبہہ اختلافی ہی اور جس صورت مین کہ انتساب اس احتمال کا طرف اہل اس اعتقاد کے کہ مدعیین تنقیص وتبدیل آیات قرآنی ہین بہ ہدایت عقلی ہو سکتا ہی تو جب جا سکے کہ کلام مانحن فیہ واقعی دوا مامیہ شیعہ ذملا محسن صاحب وافی ہین بدلالت مطابقی موجود ہو این ہمہ برکنار آپنے خود صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی بعضے امامیہ کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا انتہی پس بیان اعتقاد مذکور کا کہ مخالف تصریحات اکابر طائفہ ہی اسجگہہ سہوا یا عمدا بطور تقیہ ہی والا ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا قولہ کسیکا مقدور نہین کہ کلام مجید مین ایک حرف زیادہ ملحق کرے کلام خالق ومخلوق صاف ظاہر ہوتا ہی بلغاء کفار عرب نے تمام عمر فکر کی ایک فقرہ بھی برابر اوسکے نہ بنا سکے جواب یہہ مقدور شیعہ کا ہی اور کسی کا نہین اسلئے کہ روایات الحاق جمل کی انکی کتب معتبرہ مین موجود ہین چنانچہ ناظرین تفسیر مسعود عیاشی وقمی پر غیر مخفی ہی بلکہ کلینی صریح دال ہی اسپر کہ اصل مین سترہ ہزار آیات تہی یہان تک کہ مجلسی نے بعض اون سور وآیات کو تذکرۃ الائمہ او مانند اوسکی مین بہزار کشش وکوشش روایات معتبرین سے حاصل کرکے لکھا ہی چنانچہ عبارت معارضہ سورہ بروج کی یہہ ہی السماء ذات البروج والخیل ذات السروج والنساء ذات الفروج نحن علیہا نموج بین اللوی والفلوج الی آخرہ لعنۃ اللہ علی قائلہ اور عبارت سورۃ الولایت کہ منقول ہی مصحف عتیق سے کہ بخط ابن مسعود مکتوب ہے اور نظر دوم

زیادت در قرآن از طرف اہل شیعہ

ملا باقر نے منہج الفاضلین مین لکھا ہی کہ اوامر و نواہی و اخبار الٰہی حادث ہین پس قرآن بہی حادث
ہوا اور جب حادث ہوا تو کلام الٰہی نہ ٹہیرا اسلیے کہ کلام اللہ قدیم ہی نہ حادث **قولہ** ائمہ علیہ السلام
کو بموجب حدیث ثقلین وغیرہ مفسر ان کلام الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور اوسپر عامل ہین **جواب** مفسر ہونا
ائمہ کا جس لفظ و ترکیب حدیث ثقلین سے استنباط کیا ہوا وسکا نشان دو ہے اجتہادی استناد
در خور اعتماد نہین **قولہ** معاذ اللہ کبہی مصحف کو نہین جلایا اور بے ادبی نہین کی **جواب** معاذ اللہ
مصحف کو بہی جلوایا اور بے ادبی بہی کی خواجہ طوسی نے کہ مصداق ابلیس بقرن تہا بعضے
ظلمہ کو بھڑکا کر گاؤ زوری مدرسی سنیونکی کہ خالی مصاحف متعددہ و کتب حدیث سے نہ تہی پہکوا دیا
یہہ حادثہ تو قدیم کا ہی عہد ہلاکو خان کا اور چار دن کی بات ہی کہ جب جو وہیاہین کفار نابکار نے
کلام الٰہی شہید کیے اور غربا مسلمین نے وہ اوراق سوختہ حکام کو فہ ہند کو کہ مصداق الکوفی
لا یوفی ہین دکہلائے تو سب نے آنکہون پر پٹی باندہ لی کا نہین تیل ڈال لیا غایت مسالمت سے
انتقام نہوا آخر قہر الٰہی ایسی مار پڑی کہ سارا طبقہ اولٹ پلٹ گیا مضمون یرفع قوما ویضع آخرین
سامنے آگیا اور بے ادبی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ کلینی نے امام بحق ناطق امام جعفر صادق
سے آخر روایت طویلہ مین نقل کیا ہی کہ اوقعی بیدہ فطرحہا انہٗ یعنے ہاتہ سے اشارہ کیا پہر
اوسکو اہانت کی راہ سے زمین پر دے مارا فرمائیے یہہ بے ادبی ہی یا نہین علاوہ اسکے
حبل المتین عاملی و من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآن کا جا ضرورین بقدر آیۃ الکرسی جائز لکہا تہا
اور استبصار مین ہی لا باس ان تتلو الحائض والجنب القرآن اب کہین منہ سے پہوٹتے ہو
بے ادبی کون کرتا ہی اور تعظیم کون سبحان اللہ حرق و طرح قرآن آپ کرین اور دوسرون کو
ناحق لے مرین طرفہ یہہ ہی کہ حق الیقین سے واضح ہی کہ استخفاف قرآن مجید موجب ارتداد ہی
اور قول باحراق مصاحف مستلزم تکذیب شیخ و سید امامیہ ہی اور تفسیر استاد کلینی شاہد ہی اسبات کا
کہ قرآن مجید ثقل اکبر ہی اور اہل بیت ثقل اصغر فتدبر **قولہ** اعتقاد امامیہ کا یہہ ہی کہ اصلا فرقان
حمید مین تغیر و تبدل نے راہ نپائی ورنہ ائمہ علیہ السلام آگاہ کرتے **جواب** علی بن ابراہیم

ٹہیراوینگے توسارا گھر بنا بنایا بگڑجاویگا اسلیئے کہ سابق معلوم ہوچکا ہی کہ اولین وآخرین شیعہ قائلِ نقصان وزیادت ہین جب وہ معتمد نہوئی توسارے روایات واجتہادات انکے نامعتبر ہوئے اس صورت مین اثبات کسی بات کا آپ سے بلکہ کل اربابِ نشاط طائفہ امامیہ سے مشکل ہوگا اور بجز معصوم کے کوئی عہدہ جواب عضالات اہل سنت سے نہ برآویگا **قولہ** قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مصائب مین لکھتے ہین **جواب** مجلسی نے بحار الانوار اور حق الیقین مین روایاتِ بیشمار ائمہ ابرار سے نقل کیئے ہین کہ جب اصحاب پیغمبر نے آیات وسور کو کہ حضرت امیر نے جمع کیئے تھے متضمن اپنے تفضیح کا دیکھا تو انکو واپس دیا امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب اسکو نہ دیکھوگے مگر جو کوئی میری اولاد سے معصوم ہوگا پھر وہ کتاب حسنِ مجتبیٰ کو ملی پھر شہید کربلا کو یہانتک کہ قائمِ آل عبا کے پاس پہنچی انتہی پس اگر قولِ قاضی رطل بوق صاحب مصائب کو قبول کیا جاوے تو تخطیہ محققین امامیہ کا مثل صاحب حق الیقین وامثالہ کا لازم آتا ہی اور تعارض سخت عارض ہوتا ہی اوسکے حل کی کیا شکل ہوگی **قولہ** پس ہم گاہ کہ عقیدہ امامیہ کا یہہ ہی تو اعتراض معترض کا اوٹھہ گیا اور سخن مدعی کا باطل نکلا **جواب** حقیقت عقیدہ فاسدہ امامیہ کے باب مین اقوال علی بن ابراہیم وکلینی اعور ومؤمن جانسی وکاشی وباقر دامادِ شیعہ وملا محسن ومسعود وعیاشی ومجلسی وصاحب منہج السداد ومالک بن مالک جانسی یعنی مجتہد حی کو معتمد وغیرہم سے کالنور علیٰ شاہق الطور واضح وآشکار ہوگئے اور اعتراض معترض مدعی کا کہ عبارتِ صاحبِ تحفت قدسیہ مولف تحفہ اثنا عشریہ سے ہی بجاے خود برقرار وپایدار رہا اب پھر نئے سرسے فکرِ عمیق وغورِ دقیق جوابِ ناصواب کی کیجیے لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا **قولہ** ہان یہہ کہتی ہین کہ خلیفۂ ثالث نے قرآن کو بطورِ خود ترتیب دیا اور آیات وسور کو مقدم موخر کردیا **جواب** اس کہنے کی سند کیا ہی وہ بیان کیجیے اور جواب لیجیے حالانکہ خود آپنے صفحہ مابعد مین حارثِ محاسبی سے نقل کیا ہی کہ عثمان جامع قرآن نہین بلکہ حامل الناس علی القراۃ بوجہ واحد ہین معہذا اگر جامع بہی ہون تو ترتیب

اعتقادات شیعہ مین منجملہ تعلیم ششم دبستان کے مرقوم ہی اوسکو ہم ملاحظہ کرنا ضروری اور
اہل سنت وجماعت بجواب اس ہزیانات کے یہہ آیہ کریمہ تلاوت کرتے ہین یقولون ہو من عند اللہ
وما ہو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وہم یعلمون **قولہ** ابوجعفر قمی معروف بشیخ صدوق
نے اعتقادات مین لکہا ہی الی قولہ اور کتاب کافی مین بسند موثق مروی ہی الخ **جواب**
شعر مست می ہشیار گردد نیمشب ٭ مست ساقی روز محشر بامداد ٭ مدلول عبارات مذکور
معیار رد وقبول حدیث وضابطہ امتیاز اخبار طیب از خبیث ہی نہ مفید اثبات عدم تغیر
وتبدل نظم قرآنی وعدم تحریف کلام ربانی کیونکہ قمی وصاحب کافی تو یہہ کہتا ہی کہ جو حدیث
موافق کتاب اللہ ہو وہ باطل وزخرف ومدلس ہی یہہ کہان کہتا ہی کہ قرآن محرف ومبدل ومغیر
ومنقوص ومستلزم ہی کہ دلیل مطلوب سامی ہو سکے ذرا حواس جمع کرکے دوکاندار ہی
کیجیے والا بڑا ٹوٹا ہوگا سا کہہ جاتی رہیگی **قولہ** سید مرتضی علم الہدی فرماتے ہین الخ
جواب یہہ فرمانا مخالف تصریح جمہور امامیہ ہی اسلیے کہ کلینی نے کئی جگہہ احادیث ائمہ کو بابت
نقصان قرآن کے وارد کیا ہی اور الفاظ وعبارت منقوص کو بیان فرمایا کہ اکثر اوسمین سے
کتاب الحجہ مین درج ہی اور اسی کے قائل ہین امامیہ چنانچہ تفسیر اہل بیت وصوارم وذوالفقار
وتفسیر منہج السداد وغیرہ سے ظاہر ہی مجتہد حی کوفہ ہند نے بجواب سمسن لکہا ہی کہ بعض
قدماء ہمارے نے بالمرہ انکار نقصان قرآن کا ہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان ہی
اوسمین نہین ہوا مشکل ہی انتہی اور آپنے خود صفحہ آیندہ مین لکہا ہی کہ بعضے علمائی امامیہ قائل
بنقصان یسیر ہین انتہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی
صدہا آیات مکیہ وبالعکس کے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان ونفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ
نہین انتہی سو اسی کا نام تغیر وتبدل ہی نہ اور چیز کا والا تعریف نقصان وتبدیل وتغیر کی
ارشاد کیجیے کہ وہ کیا چیز ہی **قولہ** ابو علی طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین کہا ہی الخ
جواب اگر آپ صحت اسناد ولمیت کے قائل ہونگے او قائلین نقصان قرآن کو غیر معتد بہ

نقصان قرآن بطور تعمیم

ونقطہ بہذا القرآن المنسوخ الحکم الباقیۃ تلاوتہ لا یجوز مسہ اما المنسوخ حکمہ وتلاوتہ او المنسوخ تلاوۃ

فالوجہ انہ یجوز لہا مسہا لان التحریم تابع للاسم وقد خرج بالنسخ عنہ فبقی علی الاصل انتہی اور اگر مراد مصحف سے آیاتِ غیر منسوخ ہین تو لازم آتا ہی اوس سے ارتداد امامیہ کا چنانچہ حضرت جدیہ مجتہد اور عبارت ازالۃ الغین سے ظاہر ہی معتمد اخفہار امامیہ بہی جلانا اور پہاڑنا کتب سماویہ کا روا رکہتے ہین بلکہ تخصیص کی ہی خرق وحرق پہ چنانچہ تذکرہ شیخ چلپی وکتب مصنفہ ابو جعفر طوسی محرق القرآن اوسپر گواہ ہین پس اگر صحابہ کرام نے فتوی حرق وخرق ماسوی المصحف کا دیا اور منسوخات کو حکمِ کتبِ سماویہ منسوخہ مین رکہا تو کیا زہر گہول دیا **قولہ** بعضے امامیہ کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کر دیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ کہنا مخالفِ تصریح روایت طبرسی وقاضی جو شوستری وغیرہ ہی بصورت ثبوت اس بات کے امامیہ اپنے مذہب کو کہ تحقیر عثمان ہی کہان پہینکینگے اسلیے کہ اس صورت مین شریک غالب کا رضامند الٰہی ہونا عثمان کا بلکہ شیخین کا کہ جامع اول وہ ہین لازم آتا ہی حالانکہ قرآن ناطق بحفظ قرآن ہی **قولہ** یہہ قول معتبر ہی کہ جب عثمان نے مصحف ابن مسعود کو جلایا ابن مسعود نے کہا کہ اگر میرا بس چلتا تو مین بہی انکے مصحف کے ساتھ وہی کرتا جو اونہون نے میرے مصحف کے ساتھ کیا **جواب** اصل بات اتنی ہی کہ جب قرآن کی قراءت مین اختلاف کثیر ہوا اور اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ پڑہنے لگے اور اختلافِ قراءت کو بہانا پکڑا اور بعض مصاحف مین مثل مصحف ابی بن کعب وابن مسعود قراءت شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر جنکو زبانِ نبوی سے وقت تلاوت کے سنا تہا اونمین داخل تہے اسلیے عثمان رض نے بمشورہ حذیفۃ الیمان اور بہت صحابہ کے افضل ونمین اور شریک غالب حضرت امیر تہے چاہا کہ قرآن ایک مصحف مین جمع ہو جاوے تا اختلافِ عرب وعجم بالکل مٹ جاوے اوسوقت ابی بن کعب نے اپنا قرآن خوشی سے دے دیا اور ابن مسعود نے ندیا عثمان رض نے اون سے لیکر ماسوی القرآن کو کہ منسوخ التلاوۃ والحکم وقراءت شاذہ وغیرہ الفاظ تفسیر پر شامل تہا جلوا دیا اون کو

فائدہ احراق عثمان مصاحف قرآن

فائدہ احراق عثمان مصحف ابن مسعود

اور پہلے بطور خود دیکھیے کہ ہر سے آپ ثابت کرتے ہین اسلیے کہ جناب عثمان ذی النورین نے
قرآن کو بمشورہ پچاس ہزار صحابہ کے کہ بہتر اونمین جناب امیرالمومنین تھے جمع کیا اور انہین
کی اصلاح پر یہ ترتیب واقع ہوئی اس صورت مین تنہا عثمان کیونکر مطعون ہونگے اور سب
تو دوسرے صحابہ ہی خاصکر دشمنان حضرت امیر اول ازہمہ مطعون ہونگے **قولہ** احراق مصاحف

احراق مصاحف

کتب اہل سنت مین مسطور ہی **جواب** معاذ اللہ کہ احراق قرآن پارۂ قرآنیہ کتب مذکورہ مین مسطور ہو اور
بالفرض اگر مصحف مین آگ سے آگ لگ جاوے اور وہ جل جاوے تو ہمین سچا چاہیے سفینہ کا کیا قصور ہی
طوسی نے گاؤ دزدی سے مصحف کو جلوا دیا وہ تو گنہگار نہوا بیچارے اہل سنت بصورت احراق بہی
قصوروار ہین **قولہ** بخاری مین ہی ان عثمان ارسل الی کل افق مصحفا وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق **جواب** مدلول اکثر روایات ثقات و معتبرین کا یہہ ہی کہ لفظ یحرق

حرق حروف قرآن شریف

اسجگہ بخاء معجمہ یعنی پہاڑنے کے ہی گو روایت دونو طرح پر ہو لیکن اثبت واضبط بخاء معجمہ ہی
و تفصیلہ فی رسالۃ واقعۃ الفتوی وازالۃ الغین اور بعض روایات مین تردید ہی بین المحو والحرق
اور اہل حدیث یون تطبیق دیتے ہین کہ اول پہاڑ کر پارہ پارہ کیا پہر دہویا پہر بخیال بقاے
نقوش حروف جلایا چنانچہ حدیث ابوذر غفاری جسکو علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی نے اپنی
تفسیر مین لکہا ہی مؤید خرق بخاء معجمہ ہی اسلیے کہ صدر حدیث مین لفظ مزقنا آیا ہی کہ مرادف
خرقنا ہی پوری حدیث ازالہ مین مرقوم ہی اسیطرح روایت کلینی مؤید خرق بخاء معجمہ ہی اور یہہ
اس صورت مین ہی کہ جب پہاڑنا یا جلانا قرآن کا ثابت ہو اور یہہ بات ہنوز محل تامل مین ہی اسلیے
کہ عثمان نے جسکے پہاڑنے یا جلانے کا حکم دیا تہا وہ ماسوی القرآن تہا نہ قرآن چنانچہ
لفظ ماسوی روایت بخاری مین موجود ہی فتدبر **قولہ** سیوطی نے نوع ہجدہم اتقان مین

لکہا ہی الی قولہ ان یحرق **جواب** اگر مراد مصحف سے آیات منسوخ التلاوۃ والحکم ہین تو شیخ
چلپی نے منتہی المطلب مین لکہا ہی کہ مس آیات منسوخ الحکم والتلاوۃ جنب و محدث کو روا ہی
اسلیے کہ تحریم مس تابع اسم ہی اور جب نسخ حکم و تلاوۃ ہوگیا تو نام قرآن کا جاتا رہا

معلوم ہوتا ہی کہ اور مصحف مین آیات زیادہ ہونگے جنکا کتمان عثمانؓ نے ضرور جانکر شامل نکیا ورنہ جلانے کے کیا معنی اگر فرق تھا تو ترتیب مین تھا **جواب** وہ آیات زیادہ جو آپکو معلوم ہوتے ہین نزدیک حضرت امیر کے باقی رہے یا نہین علی الثانی سلسلہ اخذ دین و ایمان کا باعتراف شیعہ برہم ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جلانے مصحف مجید سے کہ اکبر ثقلین ہی راہ تحقیق و عرض حدیث بر قرآن اور اخذ موافق و ترک مخالف کے چنانچہ جلد اول بحار مین بہت احادیث اس بابت مروی ہین اور وہ ایک حدیث آپنے بہی کتاب کافی و رسالہ اعتقادات سے ماسبق مین نقل کئے ہین مسدود ہوئے اور تقدیر اول پر کفر مجتہدین شیعہ کا قطعًا و یقینًا لازم آتا ہی اسلئے کہ مصحف مجید کو کہ واسطے ہدایت خلق کے نازل من اللہ ہوا تھا چھپانا اور اسکے کتمان مین کوشش کرنا کہ موجب سلب ایمان ہی اور اس کتمان کو طرف حضرت امیر وغیرہ ائمہ معصومین کے منسوب کرنا عین کفر و ارتداد بواح ہی علاوہ اسکے مستلزم ہی اسبات کو کہ یہہ قرآن کہ بقا او سکا تا قیامت واسطے رہنمائی امت کے یقینی ہے اور اہل اسلام مامور ہین کہ ساتھہ اوسکے تمسک کرین کما ہو منصوص فی حدیث الثقلین حکم تورات و انجیل مین ہو وہو خلاف الاجماع و یکذب الصدوق و علم الہدی من اکابر الامامیہ الغرض مدعا ہر تقدیر پر حاصل ہی کہ اپنا آپ کہو نہین گیا معہذا اگر وہ آیات زائد فضائل احکام اہل بیت مین تھے تو ایسے آیات اب بہی قرآن مین موجود ہین انکو کیون باقی رکھا او نکے اخراج و احراق کا کون مانع تھا کس نے ہات پکڑا تھا اونکو بہی جلایا اور قرآن سے نکالا ہوتا اور اگر وہ آیات احکام و اوامر باب خلافت و امامت تھے کہ جنکو عداوت سے معدوم کیا تو وہ اب بہی داخل قرآن ہین اونہین بہی سیر عالم عدم کو بہیجا ہوتا ہان البتہ مذمت خلفاء و مہاجرین و انصار و اصحاب بدر و بیعت الرضوان اور مصائب و ذلت و خواری اہل بیت غفران و مرثیہ ہائی سکندر و مسکین و بیرجا وہ بیان وغیرہ مضامین حق الیقین کالعیان داخل قرآن و شامل فرقان نہین یہی وجہ طعن و طوفان ہی ولیس مع ذلک یہہ تو ارشاد ہو کہ وقت حرق و خرق مصاحف کے جناب

ضائع ہوئے الفاظِ تفسیر وغیرہ پر جو اوسمین شامل تہین افسوس ہوا سو یہہ جلوانا معاذ اللہ

اہانۃً نہ تہا بلکہ صیانۃً تہا چنانچہ تیسیر الوصول مین ہی الاحراق اذ کان للصیانۃ لا للاہانۃ فلا بأس

انتہی اسی جگہہ سے اب تک تعاویذ کو کہ غالبًا اسمائی الٰہی و حروفِ قرآنی پر مشتمل ہوتے ہین عملیات

وغیرہ مین واسطے شفائی مریض وغیرہ حاجات کے دہوتے جلاتے ہین کوئی اوسکو محمول

بے ادبی پر نہین کرتا پس بر تقدیر اس روایت کے اگر عثمان رض نے اوراق غلط و مشکوک

غیر مرتب کو بنظرِ رفع فساد تلف کیا تو دہونا پہاڑنا جلانا صورت محو مین برابر ہی اگر یہہ بات

نہوتی تو آج یہود و نصاری کا سا اختلاف اس امت مین ہوتا دشمنون کے دلپر یہی داغ ہی

کہ مانند توراۃ و انجیل کے نسخے مصحف کے مختلف کیون ہاتہہ نہ آئی کہ کچہہ دانو چلتا شعر ہمیرا

بر ہمای حسود کین رنج است * کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتوان رست * اس عدمِ اختلاف پر

تو یہہ حال ہی کہ امامیہ ہزارہا تحریف لفظی و معنوی کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن کو

مثل اہلبیت رضوان کے مہمل و بے معنی ٹہیرادین او صلاحیت استعمال و استدلال سے گرادین

خدا جانے اگر مصحف مختلف حاوی الفاظ تفسیر و منسوخ التلاوۃ و الحکم ہات لگتا تو کیا قیامت

برپا کرتے **قولہ** روایت کیا ہی کہ عمر رض نے ایک مصحف لکہہ کر حفصہ کو دیا تہا ابن عمر نے وہ

قرآن عثمان کو دکہایا عثمان نے اس اندیشہ سے کہ اختلاف راہ نپاوے اوسکو جلا دیا **جواب**

یہہ جلایا گیا ماسوی القرآن تہا کما مر مرارًا نہ قرآن او سبب احراق کا رفع اختلاف تہا کما مضی

اس صورت مین وجہ طعن غیر ظاہر ہی معہذا یہہ روایت بالفاظ کذائی جس کتاب مین ہوا اوسکا نشان

دو اور جلانا عثمان کا مصحف کو ثابت کرو مرقاۃ مین اسقدر لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا

اوسنے بعد انتقال حفصہ کے مصحفِ مذکور کو بخوفِ تطرق اختلاف جلوایا اسلیئے کہ وہ بے ترتیب

محض تہا اوسکا جلانا ہی مصلحت تہا تو یہہ طعن مروان پر چاہیئے نہ عثمان پر لیکن سادون کے اندہے

کو ہری ہی سوجہتا ہی اگر طوسی بہی قرآن جلوائی تو بہی طعن اوسکی عثمان پر آئے **شعر**

تو انم آنکہ نیازارم اندرونِ کسے * حسود را چکنم کو زخود برنج درست **قولہ** پس اس سے

جلانا مصحف حفصہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان مخالف من الامامیۃ والحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف
الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی
صحتہ انتہی اور ملا صادق شارح کافی کلینی نے لکھا ہی ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام
الثانی عشر علیہ السلام ویشہر بہ واما قبل الظہور فالواجب ان یسلم بالترتیب الذی رتبہا عثمان
بن عفان کما ورد فی صریح عبارات الائمۃ انتہی اور قاضی شوستری نے مصائب مین لکھا
ہی ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ انما
قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی اور نیز کافی کلینی مین واسطے ترک کرنے حدیث
مخالف اس نظم کے آنحضرت اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے حکم ہی اور نیز صاحب تہذیب
ترک اکثر اخبار کا بجہت مخالفت کے ساتھہ ظاہر ایسی نظم قرآنی کی کرتا ہی چنانچہ بعض یہہ روایات
آپنے بھی صفحہ پانزدہم مین کتب اہل سنت سے سرقہ کر کے لکھے ہین اور خود کتب امامیہ مین
بسبب کمال تبحر کے نہین دیکھے ازانجملہ عبارت مرتضی یہہ ہی کہ ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان
والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت
والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوۃ وماخذ العلوم
الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بالغوا فی حفظہ وحمایتہ حتی عرفوا کل شیء فیہ من اعرابہ وقراءتہ
وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید انتہی پس
جس صورت مین کہ امثال علم الہدی وطبرسی وقاضی شوستری وملا صادق وقمی وصدوق وغیرہ
قائل ہین ساتھہ صحت ترتیب عثمانی کے تو اب ثبوت ترتیب مذکور مین ازروی نقل کتب امامیہ کے
کیا جای انکار ہی اور کیونکر کہا جاوے کہ صادق وصدوق وثقہ وغیرہ کاذب ومکذوب ومردود
ہین اور یہہ دعوی انکار زبانی ہی خاصۃ جس وقت کہ خود آپنے انکے اقوال سے بمقابلہ اہل سنت

دستکیسلرف تھے اگر ہمراہ اصحاب تھے تو عین مدعای اہل سنت ہی بلکہ حسب روایات اہل حق
شرکیو غالب اس مشورہ کے جناب امیر ہی تھے ولہذا صاحب مرافض الروافض نے
لکھا ہی کہ قال علی علیہ السلام لو ولیت لعملت بالمصاحف ما عمل بہا عثمان اور اگر ہمراہ
اصحاب تھے لیکن خرق حرق سے راضی نہ تھے اور بسبب عجز و بیچارگی کے چپ تھے
توشاید ذوالفقار کو اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لیگئے تھے یا ذوالفقار حسب

ف قاش سیب یا خربزہ ہونا ذوالفقار کا

قرار داد شیعہ کے اصل مین ایک شاخ خرما یا قاش خربزہ یا سیب تھی کہ اپنی اصل سے
جاملی آخر یہہ ظلم کمتر اوس ظلم سے نہین جو رعایای فدک پر کیا تھا اور حضرت عباس پر
بابت میزاب کے نافذ ہوا تھا اور اوسکا تدارک جناب امیر کی طرف سے جیسا چاہئے
ویسا عمل مین آیا تھا سبحان اللہ وہان تو بجرد تظلم سکنہ فدک کے ذوالفقار اوٹھاکر

ف شجاعت مرتضوی در معرکہ فدک

داد شجاعت ہاشمی دیوین اور انتقام واجبی لیوین اور یہان وقت حرق و خرق قرآن کے
کہ اکبر ثقلین معجزہ باقی مستدام و مرجع تمامی ادلہ شرعیہ تا قیامت ہی سالبس ہی بلین
اور حسین بحسین ہی ہوون باوجودیکہ نص صریح علی مع القرآن و القرآن مع علی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض موجود ہو ع اینہا ز تو آید چنین ہا تو کنی ۴ قولہ سنی متعقد ہین کہ

ف صحت ترتیب قرآن عثمانی بطور شیعہ

ترتیب عثمانی کمثل الترتیب فی لوح الرحمن ہی اور یہہ بات عقل و نقل سے ثابت نہین
ہوتی صرف دعوی زبانی ہی جواب تصریحات علمای کبار شیعہ سے کہ اکثر اون
مین ملقب بصدوق و علم الہدی و ثقۃ الاسلام ہین اور قول اونکا حجت ہی طائفہ
امامیہ پر ثابت ہی کہ یہی ترتیب عثمانی عہد نبوی مین تھی چنانچہ عبارت ثقۃ الاسلام
ابو علی طبرسی مجمع البیان مین یون ہی کہ ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد
ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن و استدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی

کیا اقتدار زمین و آسمان پر حاصل تھا کہ وہ ترتیب منزل من اللہ کو باوجود صیانت و حفظ الٰہی کے
کہ منطوق کلام رب العلمین ہی بگاڑ ڈالتے اور نظم جدید کو علی الرغم الٰہی اشاعت کرتے پہر بات
کسی احمق کے ذہن مین بہی معقول نہین فضلاً عن العاقل ولیکن بات یہہ ہی وتری الناس سکاری
وما ہم بسکاری و لکن عذاب اللہ شدید علاوہ اسکے اگر ترتیب عثمانی مخالف نظم منزل ربانی ہوتی
تو امام حسن عسکری اوسکی تفسیر نہ لکہتے حالانکہ وہ تفسیر حرف بحرف اسی قرآن عثمانی کی تفسیر ہی
نہ مصحف مرتضوی کے علی ہذا القیاس شواہد اس دعوی کے بہت ہین تالیف صاحب منتہی و شوکت
عمریہ مین دیکہو قولہ احمد بن حنبل سے پوچہا کہ خلفاء ثلثہ سے اسقدر کرامات و خرق عادات
مشتہر نہوئے جتنے اولیاء امت و صلحاء اسلام سے ہوئے کہا انکا ایمان قوی تھا حاجت
کرامات وغیرہ کی نرکہتے تہے ایسی روایتون سے مترشح ہوتا ہی کہ انبیاء و اوصیاء جو اکثر معجزات
و کرامات دکہلاتے تہی نعوذ باللہ اونکا ایمان قوی نہ تہا **جواب** اصل روایت کہ سوافق نقل
شواہد وغیرہ کی ہی اوسمین بالخصوص ذکر خلفاء ثلثہ کا نہین مگر آپکو باعث خیانت نقل پر محض طعن
کرنا امام احمد پر یا جمیع اہلسنت پر ہی و کفی بہ شناعۃ معہذا جواب اسکا عبارت یواقیت و جواہر سے
ظاہر ہی وہ یہہ ہی کہ وقد سئل الامام احمد رضی اللہ عنہ لم لم تشتہر عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم کثرۃ کرامات
کما اشتہرت عن اولیاء الامۃ و صلحائہم فاجاب لان ایمانہم کان فی غایۃ القوۃ بخلاف ایمان من
بعدہم فکلما ضعف ایمان قوم کثرت کرامات اولیاء عصرہم تقویۃ لیقین الضعفاء منہم انتہی یعنی
صدور کرامات مبنی ہی ضعف ایمان اقوام مابعد پر اور صحابہ کے عہد مین ایمان اکثر اقوام کا
قوی تہا ضرورت صدور خرق عادات کی چندان نہ تہی تو اس صورت مین مقصود مجیب کا
بیان لمیت صدور کرامات کا ہی نہ اثبات ضعف ایمان انبیاء و اوصیاء کا حالانکہ امور عامہ سے
انبیاء و اوصیاء ہمیشہ مستثنی ہوا کرتے ہین اسبات سے اطفال ابجد خوان بہی واقف ہین
گو آپ بسبب کثرت عناد و شدت دوکانداری کے آگاہ نہون بلکہ از آنجا کہ مقصود مساعی ذکر خلفاء
ثلثہ سے تعریض ہی طرف اسبات کے کہ شیخین و عثمان سے مثلاً کرامات نہوئی اور جناب امیر

ف
صادر ہونا کرامات کا صحابہ سے بکثرت

واسطے ثبوت قرآنیت مصحف کے استدلال کیا ہو علی الخصوص اسی رسالہ مین اب وہ بات آگئی جو صفحہ
سیزدہم مین لکہی تہی صادق آئی کہ سبحان اللہ ایک جگہہ مفید مطلب اپنا پاکر ساتہہ کلمہ حق کے
تمسک کرنا اور دوسری جگہہ بپاس کیش آبائی و تعصب محض واسطے سبقت میدان مناظرہ کے
کنارہ کرنا کسقدر زیبا و دال ایمان پر ہی انتہی اور تقریر اسمدعا کی بطور اہل سنت یہہ ہی کہ
تبلیغ قرآن کی ذمہ پیغمبر پر واجب ہی کما قال اللہ تعالی بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور ظاہر ہی کہ آنحضرت صلعم نے تبلیغ اوسکی موافق نزول کے اسلیئے کہ جو کوئی عہد آنحضرت
مین مشرف باسلام ہوتا اول اوسکو یہی قرآن سکہایا جاتا یہان تک کہ آنحضرت کے سامنے ہزارون
آدمی نے سیکہہ لیا اور بعض غزوات مین ستر ستر قرا شہید ہوئے بعد اوسکے آج تک مسلمان
ہر قریہ و شہر کے تلاوت قرآن کو اعظم قربات جانتے ہین اور رات دن نماز و خارج نماز پڑہتے
پڑہاتے ہین بلکہ ہر طفل ابجد خوان کو اول سن تمیز مین سب سے پہلے کتاب اللہ کو یاد کراتے
ہین کچہہ قرآن شریف صحیفۂ علی یا مصحف فاطمہ یا جفر جامعہ تو نہین کہ خلاف لطف و اصلح سر دائرہ سرمن
رائی مین مستور ہوا ورنہ کتاب کلینی و تہذیب ہی کہ صندوق تقیہ مین مقفل ہو کا ہ بیگاہ تنہائی و خلوت
مین کالتے ڈرتے ہوئے اغیار سے دم بہر کو نکالین اور ایک ورق اوسکے مطالعہ فرماوین
کہ کوئی تورانی نہ آجاوے اور ایک دو اعتراض لاحل کہ بجز معصوم کوئی اوسکا مشکل کشا نہو جڑ دیوے
پہر اوس سے چہپا چہوڑنا مشکل پڑے آخر یہہ قرآن وہی ہی کہ ہر سال رمضان مین حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لا کر مدارست و تلاوت اوسکی ہمراہ ختم المرسلین کے کرتے تہے حتی
کہ عام رحلت مین اس آیت کو کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ہی الخ دوبار لائے
اور یہی ترتیب بتعلیم نبوی و تبلیغ مصطفوی صحابہ کثیر کو محفوظ تہی اوسکے موافق جناب عثمان نے
قرآن کو مصحف مین مرتب مجموع کیا اب یہہ وہی قرآن بعینہ ہی بے نقص و تغیر من حیث النظم و
الترتیب علاوہ اسکے لوگون کو ایسا کیا ڈر یا پاس خاطر عثمان تہا کہ وہ تبلیغ نبوی و تنزیل
الٰہی کو چہوڑ کر ترتیب مستحدث عثمان کو بنقل متواتر امت کو پہنچاتے اور عثمان کو ایسا کیا

وجوہ صحت قرآن از عثمان بطور اہل سنت بہ نقل و عقل

یرجع الی الدنیا اور بعضے روایات ثعلبی منتہی ہوتے ہین طرف محمد بن مروان سُدی صغیر کے
کہ بے شبہہ شیعی غالی سرِسلسلہ کذب و وضع ہی اہل سنت انکی روایات کو مفت قبول نہین کرتے
اسلئے شیخ دہلوی نے بتابعی قدما اوسکو حاطب لیل لکھاہی اب آپ فرماوین وہ کون اکابر
ہین جنہون نے ثعلبی کو امام المفسرین کہاہی اور سابق گذر چکا کہ صاحب بحار و سبحان علیخان
وغیرہ قائل ہین ساتھہ تشیع ثابی کے کفن و کورا **قولہ** عبد العزیز شیخ النواصب جواب
جسنے حال امامیہ کا محبت و مبغضت اہل بیت مین لکھاہی اور جو کچہ اساطین اس مذہب سے
دربارۂ اہل بیت صادر ہوا ہی اوسکو ذہن نشین کیاہی وہ خوب جانتاہی کہ نسبت بغض کی
کسکے ساتھہ چسپان ہی البتہ سنی خلفاء راشدین کو متصف بصفات حمیدہ قدسیہ
حسب دلالت کتاب اللہ و احادیث کثیرہ ائمہ ہدی کہ بعض انمین سے منتہی الکلام
وغیرہ مین منقول ہین جانتے ہین سو یہہ دوست رکھنا اسلئے نہوا کہ وہ دشمن
فاطمہ و علی و حسنین سے تھے نہایت یہہ ہی کہ بدونکو نیکون مین گنتے ہین اور یہہ اوس
سے بہتر ہی کہ نیکونکو بدون مین گنین فاضل کاشی نے لکھاہی جو محبت کہ لہ ہوا
اجر ہی اگرچہ محبوب اہل دوزخ سے ہو اسیطرح کتاب الایمان کافی مین ہی اپنا یہہ عقیدہ
ہی اشعار در خلافت صدیق دم زنم بخلاف ۰ ور عدالت فاروقیم مجال النطق ۰
نہ در سخاوت عثمان چو شیعہ بدگویم ۰ و ز شجاعت حیدر چو خارجی احمق ۰ سر خوارج
خواہم شگافتہ چو انار ۰ دل نواصب ملعون کفیدہ چون جوزق **قولہ** عبد العزیز نے
تحفہ مین لکھاہی کہ بالقطع معلوم ہی کہ مرتضی علی کو زیادتی علم قرأت مین ابوبکر و عمر پر
نہ تہی بلکہ یہہ تینون ایک مرتبہ مین تھے اور عثمان کو تو زیادت بھی تہی اس امر مین انتہی
سنو یہہ بات باطل ہی اسلئے کہ حدیث مین آیاہی کہ قرآن کو اُبی بن کعب و زید بن ثابت
و معاذ بن جبل و ابو زید سے سیکھو اور جامع الاصول و اتقان وغیرہ کتب
احادیث موجود ہین اونمین ذکر عثمان کا نہین اگر اوسکو قرآن مین دخل ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ہوتا

فـــ فارسی اشعار [illegible]

وائمہ ہُدیٰ سے ہوئی تو وہ خلفاء ثلثہ سے افضل ٹھہرے سو یہہ بات غلط صریح ہی اسلئے
کہ کتب سیر و تواریخ مثل طبقات شعراوی و شواہد النبوۃ وغیرہ شاہد ہین صدور کثرت کرامات
صحابہ سے عموماً اور خلفاء راشدین سے خصوصاً اور خود آپنے اسی جگہہ نقل کیا ہی امیر
المومنین سے کہ صنعت الکرامۃ فی التقوی اور ثبوت تقوی صحابہ کا قول قاضی صاحب احقاق اور
ملا عبد اللہ مشہدی سے ظاہر ہی لیکن وجہ وار دکرنے اس روایت کی اسمقام پر واضح
نہوئی اسلئے کہ ماقبل و مابعد اس حکایت کے بحث حرق و خرق قرآن و بحث عدم صحت نظم
فرقان اور تخریب ترتیب و اختلاف قراآت سبعہ ہی لا غیر بس دیکھا اس جملہ اجنبی کا معلوم
نہین کون سے وادی یا دوکان سے ہی علی الخصوص تعلیل اس روایت کے ساتھہ اس
جملہ کے کہ اس صورت مین ترتیب حیدری مثل ترتیب لوح محفوظ ہو سکتی ہی جسکو نواصب نے
بالعکس خیال کیا ہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن مع علی الی قولہ کتب معتبر
سنت جماعت مین مذکور ہی کہ اکثر مسائل مشکلہ مین ثلاثہ و تمام صحابہ رجوع بجناب امیر کرتے تھے
اور تشفی پاتے تھے الی قولہ باوجود ایسی روایات کے اور بیان رجحان امیر المومنین کے
پھر کچھہ نہین سمجھتے انتہی مختصراً **جواب** بعد تسلیم مجموع ان روایات رطب و یابس موضوع و
مجروح کے التماس کیا جاتا ہی کہ یہی دلیل ہی سنیون کی حقیت طریقہ اصحاب پر اور اتحاد
ملت مرتضوی پر ساتھہ ملت صحابہ کے چنانچہ شواہد اس کے ماقبل مین بمقام نفی قدامت
مذہب تشیع مذکور ہو چکے اور موید اسکے ہی قول شارح کافی کلینی کا کتاب الحجۃ مین کہ خلافت
ظاہری خلفاء ثلثہ کو ہی اور خلافت معنوی حضرت امیر کو **قولہ** اکابر سنیون نے ثعلبی کو
امام مفسرین کہا ہی اور بعضے تعصب کی راہ سے وقت مناظرہ کے مثل عبد العزیز وغیرہ
نام ثعلبی کا حاطب اللیل رکھتے ہین الخ **جواب** اکثر روایات ثعلبی کے کلبی سے
ہین اور وہ راوی ہی ابی صالح سے اور ابن خلکان نے حق مین کلبی نے کہا ہی
کان من اصحاب عبد اللہ بن سبا الذی کان یقول ان علی بن ابی طالب لم یمت وانہ

صدور کرامات از صحابہ

رجوع صحابہ در مسائل مشکلہ بجناب امیر

شیعی بودن ثعلبی

اس کثرت سے تھے کہ بعض غزوات مین ستر ستر قاری شہید ہو گئے پ ولو تنزلنا عن ذلک
اگر فوقیت عثمانؓ نکلی تو فوقیت علی کہان نکلی بات کرنا بات سمجھنا آپکا کام ہی وبس **شعر** ای بانت
زلب و لب دہان شیرین تر ٭ خندہ شیرین و سخن گفتن ازان شیرین تر ٭ **قوله** بالجملہ ابن بابویہ نے
رسالۂ اعتقادات مین لکھا ہی الخ **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذرا اور بصورت تصدیق اس روایت
کے تکذیب جمہور امامیہ کی لازم آتی ہی کما یلوح مما سبق **قوله** باقر مجلسی نے عین الحیات مین
ثواب تلاوت الخ **جواب** یہہ مخالف اوسکے ہی جسکو آپنے صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی اور محجت ہی
اہل سنت کی شیعہ پر بابت صحت قرآنیت مصحف مجید و عدم نقصان و زیادت فرقان حمید چنانچہ
اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی محرق القرآن نے الزام نقصان قرآن کو تجرید العقائد مین
مطاعن عثمان مین ذکر نہین کیا دیکھا کہ جو قرآن آج تک نوشتہ ائمہ طاہرین جابجا موجود ہین
وہ یہی قرآن عثمانی ہین لاغیر اگر یہہ قرآن منقوص ہوتا تو ضرور مہجور ہوتا حالانکہ سب ائمہ ہدی
اسی قرآن کو پڑہتے رہے بلکہ جواری و خدم و اطفال اپنے کو سکہاتے رہے اور ساتھہ عوام
و خاص و مجمل و مبین و غیرہ وجوہ نظم سے قرآن کے ہمیشہ تمسک و استدلال کرتے رہے اور مقام
استشہاد مین لایا کئے اور تفاسیر آیات بیان کیا کئے فللہ الحمد علی اتمام الحجۃ و ادعان المحجۃ
شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است ٭ **قوله** مصحف حضرت امیر کا
موافق نزول وحی تہا اول اوسکے سورۂ اقرأ بعدہ سورۂ مدثر بعدہ سورۂ مزمل بعدہ سورۂ تبت
و علی ہذا القیاس کہ بعضے محققین نے لکھا ہی الی قولہ بسرخی پیشانی سور قرآن سے صاف
عیان ہی کہ سورۂ مکیہ عقب سورۂ مدنیہ مرقوم **جواب** کتب صحیحہ شیعہ مین بہی روایات بیشمار
مشعر بنزول آیۃ ثابتۃ التقدم بعد آیۃ ثابت التاخر اور نزول آیۂ مکیہ بعد الہجرت واقعہ کے جو
مدینہ مین بکثرت موجود ہین چنانچہ شواہد اس دعوی کے کتاب کافی کلینی سے شوکت عمریہ
مین منقول ہین بسبب طول عبارت کے اسجگہہ اونکو نہین لکھا پس جو جواب اونکا فضلاء طائفہ
اپنی طرف سے دیوین اوسکو یا اوسکے مثل کو عثمانؓ کی طرف سے بہی قبول فرماوین

ف تمسک ائمہ ہدی بقرآن عثمانی

ف ہونا مصحف مرتضوی کا موافق نزول وحی

ف تقدم سورۂ مدینہ بر مکیہ

جواب حدیث مذکور مین اگر ذکر عثمانؓ کا نہین تو ذکر علی مرتضیٰ کا بہی نہین اگر علیؑ قاری ہوتے تو اونکا بہی ذکر ہوتا معہذا یہہ حدیث کچہہ بطور حصر نہین فرماتی کہ ما نحن فیہ مین حجت ہوا ور نفی کرنا ذکر قرآت عثمان کا کتب احادیث سے دلیل ہی کمال استقرا سامی کی خاصۃً ذکر حدیث مذکور مین بلا حوالہ کتاب کے حالانکہ یہہ حدیث بخاری کی ہی اور سے حدیث کی ذیل مین قسطلانی شارح بخاری کے ارشاد الساری مین اثبات قراءت بلکہ اقرئیت خلفاء راشدین کا بکمال وضوح ادلہ قویہ اخبار یہ سے کیا ہی فلیرجع الیہ علاوہ اسکے قاری بلکہ اقرء ہونا عثمان کا خود جمع قرآن سے ثابت ہی اسلئے کہ جمع کرنا قرآن کا موافق لوح رحمان کے بے علم قرآن نہین ہوسکتا اور علوم قرآن مین پہلے بسم اللہ علم قراءت ہی جسکو قرآن پڑہنا نا آویگا وہ قرآن جمع کرنا کیا جانیگا خاصۃً تہذیب ترتیب کے محتاج بعلم روابط و وقوف و اعراب و حرکات و سکنات ہی اب قرآن سے بڑہ کر اور کیا دلیل قراءت عثمان ہوگی ولیکن ع گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست معہذا روایت حارث محاسبی جسکو آپنے اسجگہہ بعد از طعن کے لکہا ہی دلیل بیّن ہی قاری ہونے پر عثمان

کہ انما حمل عثمان الناس علی القراءۃ بوجہ واحد علی اختیار وقع بینہ وبین من شہد من المہاجرین والانصار انتہی اسلئے کہ آمادہ کرنا لوگونکا بحضر مہاجرین و انصار مین کہ پچاس ہزار آدمی تہے اور بہتر اونمین جناب امیر علیہ السلام تہے قراءت واحدہ پر بدون علم بوجوہ قراءات نہین ہوسکتا والا سکوت صحابہ کا اختیار قراءت واحد پر خاصۃً صاحب ذوالفقار کا بغایت ناممکن ہی اور اتقان کو کتب حدیث مین شمار کرنا آپ ہی سے ذی اتقان صاحب گمان کا کام ہی **قولہ** ذہبی نے طبقات مین عثمانؓ و علیؑ و ابیؓ و زید و ابن مسعود و ابو دردا و ابو موسیٰ ہفت اشخاص کو قاریون مین گنا ہی اوس سے بہی فوقیت عثمان کی حاصل نہین **جواب** آپ کو کثرت داد و ستد سے سہو واہو گیا ہی ذہبی کا کلام اسمقام مین محل اثبات فوقیت مین مسوق نہین کہ اوس سے مزیت احد علی احد مفہوم ہو بلکہ بطور تعداد قراء ہی اوس سے نہ مساوات نکلی اور نہ زیادتی یہہ نکلا کہ یہہ سب قاری ستے اور یااین ہمہ یہان بہی حصر قراء مقصود نہین اسلئے کہ قاری صحابہ میند

تعداد قراء صحابہ

فائدۂ ترتیب نزول قرآن

احداثِ عثمانی نہین بلکہ اختیارِ نبوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزول نظرِ شارع مین ساقط
از اعتبار تہی اور جو چیز کہ نظرِ شارع مین کسی جگہ ساقط ہوگئی ہو اوسکو بار دیگر اوسیطرح جگہ مقام
مین اعتبار کرنا منافیِ غرضِ شرع و تدین ہی لا یقدم علیہ الا الجاہل علاوہ اسکے اعتبار کرنے
مین ترتیب نزول کے طرف سے بے انتظامی درمیان سورتونکی لازم آتی اور سورہ قصیرہ سورہ طویل
پر مقدم ہوجاتی اور تخلل سور طوال کا درمیان سورِ قصار کے و بالعکس ہوجاتا اس صورت مین ترتیب مذکور
بغایت نازیبا معلوم ہوتی بلا تشبیہ جسطرح کوئی شاعر دیوان شعر اپنے کے جمع کرنے مین
اور جو اول نظم کیا تھا اوسکو مقدم کرے ترتیب مین اوپر اوسکے جسکو بعد ان متاخرین نظم کیا ہی بس
پہلے ایک فرد لکھی بعدہ غزل بعدہ فرد دیگر پھر رباعی پھر مثنوی لیلی مجنون و امثال ذلک پھر ایک
فرد و قطعہ لکھی و علی ہذا القیاس سو یہہ ترتیب نزدیک اہل عقل و اہل طبع موزون کے بے شبہہ
نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی لیئے شاعر وقتِ تالیفِ دواوین کے اعتبار تقدم
و تاخر نظم و فکر کا نہین کرتے بلکہ اول قصائد کو لکھتے ہین پھر مثنویات کو پھر غزلیات کو
پھر قطعات کو پھر رباعیات کو پھر افراد کو اور جو کوئی ایسا نہین کرتا بلکہ اعتبارِ تقدم و تاخر نظم
و فکر کرتا ہی وہ ملام و مطعون ہوتا ہی معہذا مراعاتِ تقدم و تاخر نزول بہی باوصف اس بے
انتظامی کے ممکن نہتھی اسلیئے کہ فکِ آیات ایک سورہ کا دوسرے سورہ سے غیر ممکن تھا
پس تقدیم متاخر و تاخیر متقدم لازم آتی اور اس سے کسیطرح گریز نہوتا پس مفت مین ارتکاب
اس بے انتظامی کا کیا حاصل رکہتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ نقصانِ ترتیب بصورت مراعات
وضع نزول متوقع تھا نہ اس صورت واقعی توقیفی مین **قولہ** اسیطرح حال تمام ترتیب عثمانی کا
واضح ہی جسکی تفصیل لمبی ہی **فاقول جواب** ماسبق سے ثابت ہوچکا کہ ترتیب عثمانی اگر
از روئی آیات ہی تو توقیفی ہی نہ احداث ذی النورین اور اگر از روئی سور ہی تو اجماعی ہی
اور اجماع حجتِ قاطع ہی اور ایک قول مین وہ بہی توقیفی ہی پس ہر تقدیر پر جناب عثمان
جامع القرآن ایسی طعن و طوفان سے مبرا ہین آور محاکمہ بین الفریقین اسطرح پر ہے

اور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ سارے صحابہ نے کہ پچاس ساٹھہ ہزار آدمی تھے قاطبۃً اسی ترتیب
پر اجماع کیا اور نسخے اس مصحف کے آفاق مین بھیجے اور سب مجتہدین نے اوسکو تلقی
بالقبول کیا اور جن لوگون نے کہ مخالف اس ترتیب کے لکھا تھا جیسے ابن مسعودؓ و ابی بن کعبؓ
وہ بھی مخالفت سے دست بردار ہوئے مذہب اکثر علماء مالکیہ حنفیہ شافعیہ وغیرہم کا یہہ
ہی کہ یہہ ترتیب باجتہادِ صحابہ واقع ہی اور آنحضرتؐ نے اس بابت کچھہ نہین فرمایا بلکہ تفویض امت
کر کے تشریف لیگئے اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر یہہ ترتیب توقیفی ہوتی اور آنحضرتؐ نے اوسے
ارشاد کیا ہوتا تو مخالفت اس ترتیب کی حرامِ محض و بدعتِ شنیعہ ہوتی حالانکہ ابن مسعود و ابی بن کعب
نے کہ کبرائے صحابہ سے تھے اور بقول آپکے علی مرتضیٰ نے خلاف اس ترتیب کے اختیار کیا
اور تا دمِ مرگ مراعات اوسی ترتیب کی کرتے رہے اور بقیہ صحابہ نے مقامِ احتجاج مین ان پر
سوائے اجماع جمہور کے اور کوئی دلیل وارد نہین کی اور یہہ نہین کہا کہ آنحضرتؐ خلاف تمہاری ترتیب
کے فرما گئے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ یہہ ترتیب توقیفی نہ تھی ورنہ مخالفت انکی اور سکوت اونکا محلِ احتجاج
مین فکر توفیق سے بے وجہ ہوتا معہذا ایک گروہ علما کا اسطرف بھی گیا ہی کہ ترتیب سُوَر مذکورہ
کی توقیفی ہی باشارہ و ارشادِ نبوی عمل مین آئی ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ صحابہ حضرات امور میں
ارشادِ آنحضرتؐ سے تجاوز نکرتے تھے اور کوئی چیز ہرگز اپنی طرف سے نہین نکالتے تھے
مقدمۂ عمدہ مین بدون ارشادِ نبوی کسطرح اپنی عقل سے دخل کرتے اور اجماع انکا بدون ارشادِ
مصطفوی کیونکر تحقق ہوتا چنانچہ اسی جگہہ سے صدوق امامیہ و علم الہدیٰ و امین الدین وغیرہ
انکے نے تصریح کی ہی ساتھہ بحث ترتیب قرآنی کے کما فی مجمع البیان وغیرہ **قولہ** ظاہر ہی کہ
عہدِ عثمان خلافِ نزولِ وحی ہی صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکھا ہی کہ نقصان
نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین **جواب** ترتیب آیتون ہر سورت کی بالاجماع توقیفی
ہی اسمین کسیکو سوائے آپ کے اختلاف نہین بے شبہہ آنحضرتؐ نے بموجب فرمانے جبرئیل
علیہ السلام کے عمل کیا اور اس ترتیب مین تقدم مکی کا مدنی پر بہت ہی سو یہہ تقدیم و تاخیر

ہونا ترتیب سُوَر قرآن کا باجماع صحابہ

توقیفی ہونا ترتیب سُوَر قرآن کا

توقیفی ہونا ترتیب آیات سورہ کا

شاذہ سے چنانچہ یہ بات صوارم مومن جالسی و مکاتیب سبحان علی کنبوہ سے ظاہر ہی اور
اولاً اسقاط روایات شاذہ کے بمقابلہ اخبار صحیحہ کے کتب امامیہ سے کما حقہ ثابت ہین
اور شوکت عمریہ وغیرہ مین مکتوب بناءً علی ہذا کہا جاتا ہی کہ حال جلد دوم روضۃ الاحباب کا
اور حال خراجات طبرانی و حاکم صاحب مستدرک کا اور حال تشیع ثعلبی کا باقرار شیعہ ماسبق
مین گذر چکا ہی اب حاجت اسکی نہین کہ کلام نفس روایت اور تاویل حکایت مین کیا جاوے و معہذا
روایت طبرانی باقرار سیوطی متکلم فیہ ہی چنانچہ ذہبی نے کہا کہ قد حمل ذلک علی ما نسخ اور
منسوخ التلاوۃ و الحکم مانحن فیہ سے خارج ہی اور نہ لکھنا ابن مسعود کا معوذتین کو اپنے
مصحف مین اور لکھنا ابی بن کعب کا دعاء قنوت کو اپنے مصحف مین مبنی ہی اونکی رائی پر خلاف
اجماع معہذا رجوع انکا اس رائی سے اور داخل ہونا اجماع مین ثابت ہی کما حققہ النووی وغیرہ
اور لکھنا عثمان کا فاتحۃ الکتاب و معوذتین کو مصحف مین مطابق اجماع صحابہ سے ہے چنانچہ علی
بن ابراہیم استاد کلینی نے تفسیر اہل بیت مین بروایت ابی بکر حضرمی نقل کیا ہی قال قلت
لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن
مسعود برایہ و ہما من القرآن انتہی نظر اسی امر کے عثمان نے بمشورہ حذیفہ بن الیمان وغیرہ
اصحاب مصحف ابن مسعود وغیرہ کو لے لیا کہ امت مین اختلاف واقع نہو سو یہہ روایات دلیل
نقصان قرآن نہین ہوسکتی اسلیے کہ سابق ادلہ عدم نقصان کتب امامیہ سے منقول ہوچکے
اور تنزلاً کہا جاتا ہی کہ آیات منقوصہ جسکو بعض امامیہ نے فراہم کیا ہی اگر حکم قرآن مین ہین
تو پڑہنا اوسکا نماز مین کیون روا نہین سمجہتے کذا فی تحریر الاحکام للحلی **قولہ** تیسیر الوصول
مین ہی کہ عمر بن خطاب نے ہشام سے سنا کہ تلاوت قرآن خلاف معلوم عمر کرتا ہی پوچہا
کہ یہہ قرارت کس سے سیکہی کہا آنحضرت سے عمر نے کہا تو جہوٹا ہی پہر ہشام کو پاس
پیغمبر کے لیگئے اور کہا مینے ہشام سے قرآن کو حروف کثیرہ پر سنا ہی فرمایا پڑہ ہشام
نے پڑہا فرمایا قرآن سات حرف پر اوترا ہی یعنی سات لغت عرب پر فاقرؤا ما تیسر منہ اور عمر

کہ دونو فریق سے نے سچ کہا جسنے کہا کہ ترتیب اجتہادی ہی اس راہ سے کہا کہ صاحب اس ترتیب کے اور واضع ہر سورۃ کے اوسکے موضع مین صحابہ ہین اور حضرت نبوی سنے خود بنفس نفیس بیچ عمل و شغل نہین کیا بلکہ بطور مجتہدین اصحاب چھوڑکر تشریف لیگئے اور جسنے کہا کہ یہہ ترتیب توقیفی ہی اس راہ سے کہا کہ صحابہ سنے بمجرد عقل اپنی کے یہہ کام نہین کیا بلکہ اتباع اقوال و افعال نبوی کا اس باب مین منظور رکھا یہانتک کہ نزدیک جمہور صحابہ کے متیقن ہوگیا کہ اگر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو کرتے تو یہی یہی وضع اختیار فرماتے نہ اور کچھہ جسطرح سے اور اجماعیات صحابہ کا حال ہی کہ بدون مستند قوی کے نصوص متکثرہ سے ہرچند فرادی فرادی اونکا موجب قطع و یقین نہہ لیکن بہیئت اجماعیہ قطعی یقینی ہین ہرگز اقدام اجماع پر نہین کرتے تھے اور اس سے حل ہوگئے اختلافات بسیار جو امور توقیفیہ و امور اجتہادیہ مین واقع ہوا کرتے مین جسطرح تفسیر کرنا ابوبکر صدیق کا واسطے خلافت کے کہ باجماع تھا یا بنص و علی ہذا القیاس اور اکابر صحابہ جنہون نے مشاہدہ اسباب نزول کیا اور معانی وحی کو خوب سمجھا بوجہ اسکے بسبب طول صحبت شریف نبوی اور پڑھنے جناب مصطفوی کے ایک سورت کو بعد دوسری کے علی الترتیب مدت دراز تک سنا اونکو اس فعل پر وقوف تمام حاصل تھا گو دوسرونکو یہہ وقوف میسر نہو اور بے وقوف اوسکو نہ سمجھین فتامل **قولہ** بعضے علماء امامیہ کہ قائل نقصان کے ہین رد و قدح سنیونکا اونپر زائد ہی اسلیئے کہ انکے علمانے بھی اس باب مین گفتگو لکھی ہی جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین بروایت ابن مسعود لکھا ہی کہ ہم اس آیت کو عہد نبوی مین یون پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین اور بروایت ثعلبی مصحف ابن مسعود مین اسطرح پر تھا کہ ان اللہ اصطفے آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل محمد علی العالمین اور سیوطی نے اتقان مین لکھا ہی اخرج الطبرانی مرفوعا و فی المستدرک عن ابن عباس الی قولہ سورہ خلع و حفد یہہ ہین انتہی مختصرا **جواب** الزام خصم کا مسلمات و متواترات خصم سے ہوتا ہی نہ روایات نادرہ غریبہ

اسلئے کہ اگر شیعہ مثل آپ کے اثبات تحریف اور نقصان قرآن کا کرینگے تو اونسے جواب
آیات حفاظت و قول و عمل ائمہ ہدی اور بتصریح مجتہدین شیعہ قائلین بعدم نقصان کا مطلوب ہوگا
و اَنّٰی لہم ذٰلک ویل یومئذ للمکذبین اور اگر قائل بعدم تحریف و صحت نظم و کمال قرآنی ہونگے
تو بالکل مذہب تشیع سے دست بردار ہونا پڑیگا اسلئے کہ سارے اصول عقائد مین خلاف صریح
رکھتے ہین ساتھہ کتاب اللہ کے یہانتک کہ اگر سارے قرآن کو ردّ و رفض کیجئے تو درست ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** جو سنی الزام دیتے ہین کہ اما میہ اثنا عشریہ دعوی
ولائی اہل بیت کا کرتے ہین اور اکثر آل نبی کو شمار اہل بیت سے باہر جانتے ہین
بلکہ توہین اونکی کرتے ہین جسطرح کہ کتاب تحفہ وغیرہ مین مسطور ہی ایسے اظہار سے سوائے
اغوائی جہال کے اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **جواب** ملا باقر مجلسی نے فصل ششم
مبحث سیوم منہج الفاضلین مین اور قاضی نور اللہ شوستری نے احقاق الحق مین لکہا ہی
کہ رقیہ و ام کلثوم نہ دختر آنحضرت ہین اور نہ بطن خدیجہ سے غرض اس سے انکار دامادی عثمان
رضی اللہ عنہ ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی انکے دختر ہونے پر قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی
قل لازواجک و بناتک الخ بلکہ خود زاد المعاد و اصول کلینی و علل الشرائع سے دختر ہونا اونکا
اور خواہر فاطمہؓ ہونا ثابت ہی اسیطرح حضرت عباس عم رسول خدا اور زبیر بن صفیہ عمہ
آنحضرت کو داخل نہین گنتے اور توہین اہلبیت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ صاحب
استغاثہ نے دربارۂ ام کلثوم دختر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے
نقل کیا ہی کہ اول فرج غصب منا اور کلینی کے کتاب النکاح مین بروایت زرارہ اس لفظ
سے آیا ہی و ذٰلک فرج غصبناہ اللہ اکبر اس لفظ کو دیکھو اور جناب سیدہ کی صاحبزادی کو
دیکھو اور جعفر صادقؑ کی طرف نسبت کرنے کو دیکھو اور بے ناموسی آل اطہار کو دیکھو
قریب ہی کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاوے کس بہتان طوفان کو کس جناب پاک
سے نسبت دیتے ہین تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم اسیطرح حضرت صادق سے

فائدہ رقیہ و ام کلثوم کا دختر رسول خدا ہونا

فائدہ غصب اہلبیت

بجائی فاسعوا فامضوا کہتے تھے انتہی حاصلہ **جواب** جو اختلاف قرآن بابت تعداد قرآت کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی وہ ایسا اختلاف نہین کہ جس سے اثبات نقصان آیات قرآن یا زیادت فرقان ہو سکے اور اگر ہو تو اوسکا نشان دو اسی لفظ فاسعوا و امضوا کو دیکھو کہ کسیطرح مفسد معنی قرآنی نہین قادح وہ اختلاف ہی کہ جس سے مثبت منفی ہو جاوے یا بالعکس یا حرام حلال ہو جاوے و بالعکس پس اختلاف قرآت کو دلیل اثبات نقصان قرآن بطور اہل سنت ٹھہرانا دلیل کمال خوش فہمی ہی معہذا مراد سبعۃ احرف سے یا سات لغت عرب ہین قریش وطی و ہوازن و ہذیل و یمن و ثقیف و بنی تمیم یا ہفت قرآت مشہورہ ہین اور اثبت و اضبط یہی ہی گو اور طرح پر بھی کہا ہی سو اس اختلاف مین معنی ایک ہی رہتے ہین گو بعض الفاظ کا تغیر ہو فی الجملہ پس یہہ تقریر آپکی ناتمام رہی اور مدعا پر منطبق نہوئی اب فکر دیگر کیجیے **قولہ** المختصر ایسی بہت روایتین کتب اہل سنت مین موجود ہین الی قولہ امامیہ کو الزام دینا اور انگشت نما کرنا اور اپنی باتونکو بھولنا عجز عناد و دانشمندی علما سنت و جماعت کے اور کیا ہی **جواب** اپنی باتونکو تم بھولے یا ہم ابھی اسی جگہہ پہلے آپنے قمی و کافی و طبرسی و نور اللہ وغیرہ سے اقوال تصحیح کمال قرآن و عدم نقصان فرقان اور صحت نظم و تالیف کے بے تغیر و تحریف و تصحیف کے نقل کئے تھے پھر دوسرے تیسرے صفحہ مین اس ساری بنیاد کو ڈہا کر اقرار کیا کہ ہان امامیہ کے نزدیک قرآن حاضر ناتمام و متغیر و مبدل ہی اور قرآن کامل غیر منقوص نزدیک امام غائب کے ہی پس کسکی فراموشی ہی معہذا جو حقیقت روایات منقولہ سامی کی تہی وہ ظاہر ہو گئی اور یہہ امر علی رؤس الاشہاد ثبوت کو پہنچ گیا کہ باتفاق فریقین قرآن مجید مین شائبہ نقصان و تغیر و تبدلا نہین اب اگر آپ اوسکو بزور انکی گلے باندہتے ہو تو اس پردے مین اپنا عیب چھپانا منظور ہی کیا یہہ بات بہی داخل اجتہاد ہی کہ جو چیز ثابت ہو خواہی نخواہی اوسکو ثابت کیجیے لیکن غیر کے مذہب مین اجتہاد آپکا کب معتبر ہوگا آپ اپنے نقصان پر رہیے اور قائلین عدم نقصان کو طائفہ امامیہ سے جو چاہیے سو فرمایئے سنی تو بہر حال فارغ البال ہین

فائدہ اختلاف قرآت قرآن

فائدہ ہونا اہل سنت کا قائل روایات کا

فائدہ مذہب سنیہ میں ہونا قرآن کا ناتمام نقصان قرآن

اعتقادنا ان حجج اللہ تعالیٰ علی خلقہ بعد نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الائمۃ الاثنی عشر الخ **جواب** جسنے صولت حیدریہ علی مجوس القدریہ کو دیکہا ہی وہ بالیقین جانتا ہی کہ مضمون امامت ائمہ اثنا عشر کا بطور امامیہ کے مستحدث ہی ہرگز زمان مشہود لہا بالخیر مین اوسکا عین و اثر کچہہ نہ تھا

اور جب امامت ثابت نہوئی تو لوازم امامت بالاولی غیر ثابت ہین کہ الشئی اذا انتفی انتفی بلوازمہ پہر عقائد زوائد کالامی بہ بریش خاوند ہین ہم پر حجت نہین معہذا جواب ان عقائد کا ذیل مین جو آتے ہین بطرح اتم خود مرقوم ہی **قولہ** سوا ئے دوازدہ امام کے سائر سادات و برادران ائمہ وعلوی و بنی ہاشم واجب التعظیم ہین نہ مفترض الطاعۃ **جواب** یہہ بات خلاف تصریحات اساطین و مجتہدین امامیہ ہی اسلیے کہ ارباب طائفہ زید شہید کو اور اونکے فرزند یحیی بن زید کو کہ بڑے عالم متقی تھے مردانیون نے اونکو شہید کیا دشمن کہتے ہین اور ابراہیم بن موسی کاظم اور جعفر بن موسی کاظم کو برا کہتے ہین اور جعفر کا لقب کذاب کہا ہی حالانکہ وہ بڑے اولیاء خدا سے تھے بایزید بسطامی اونکے مرید ہین جعفر بن علی کو کہ برادر حسن عسکری ہین لقب کذاب بخشا ہی حسن بن حسن مثنی اور اونکے فرزند عبداللہ محض اور اونکے بیٹے محمد ملقب بنفس زکیہ اور ابراہیم بن عبداللہ و زکریا ابن محمد باقر و محمد بن عبداللہ بن الحسین بن الحسن اور محمد بن القاسم بن الحسن اور یحیی بن عمر حفید زید شہید کو کافر مرتد کہتے ہین علی ہذا القیاس ایک جماعت سادات حسنی حسینی کو کہ قائل بامامت و فضیلت زید بن علی تھے ضال و مضل جانتے ہین چنانچہ روایات اس عوی کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کتب امامیہ سے منقول ہین اور وجہ اس اعتقاد کی ظاہر ہی کہ نزدیک شیعہ کے منکر امامت ایک امام کا مثل منکر نبوت ایک نبی کے کافر ہی اور کافر مخلد فی النار ہی چنانچہ آپنے بہی عقائد مذکورہ مین اسی جگہہ لکہا ہی کہ من انکر واحدا منہم فقد کفر و من شک فی کفر اعدائہم فلا یشک فی کفرہ اور کتب انساب و تواریخ سادات دلالت صریح کرتے ہین اسبات پر کہ اکثر اہل بیت حسنی حسینی منکر امامت بعض ائمہ بلکہ منکر امامت ہر ایک امام وقت اپنے کے تھے بلکہ منکر بعض ائمہ گذشتہ کے

راوی ہین کہ فرمایا خدمتہ جوار بنا الینا وفروۃ بن الحکم اسیطرح کہتے ہین کہ ائمہ ہدی اپنی دختر و خواہر کو زوجیت کفرہ فجرہ مین دیتے تھے جسطرح سکینہ نکاح مصعب سے ہوئی تہین اسیطرح صیرفی صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ لقب امت مرحومہ کا امت ملعونہ ہی اور بعض اخبار مین تشبیہ امت نبوی کی ساتھ خنازیر کے آئی ہی رواہ الکلینی عنہ عم حالانکہ نص قرآن موجود ہی کنتم خیر امۃ وجعلناکم امۃ وسطا علی ہذا القیاس صد ہا مفتریات ہین کہ واقف کتب امامیہ پر کالصبح اذا اسفر واضح ہین بسبب اسکے اخفا ہین بجبر مغالطہ دہی جہال اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **قولہ** امامیہ اصول و فروع مین سوائے ائمہ امجاد کے دوسرے سے سروکار نہین رکہتے **جواب** یہہ غلط ہی بلکہ سروکار امامیہ کا بدایۃ ابن سبا یہودی وغیرہ اشقیائی یہود تلامیذ خاص ابلیس معلم الملکوت سے اور نہایۃ شیطان الطاق وہشام احول وزرارہ بن اعین وبکیر ابن اعین ومالک جہنی وداؤد بن الحکم ومحمد بن مسلم وریان بن الصلت وغیرہ سے ہی جنکی تکذیب بلکہ تکفیر وتخریج امام بحق ناطق جعفر صادق وغیرہ علیہم السلام سے خود کتب امامیہ مین منقول ہی علاوہ اسکے سلسلہ اسناد روایت کا ائمہ تک حسب قواعد مقررہ امامیہ درجۂ ثبوت کو نہین پہنچتا کیونکہ صحیح بہت کم ہین کما نص علیہ صاحب الہدایۃ من الامامیہ اور جسکو صحیح کہتے ہین جب اوسکو بمقتضائے قواعد شیعہ موزون کیجیے تو وہ بہی ضعاف ٹہیرتی ہین یا موضوع پہر اون سبکے معارضات ومرجحات ہین پہر اونمین عجائب خرافات وعلل سہ ہذا وہ بہی قابل وثوق نہین اسلیے کہ عقیدۂ امامیہ کا یہہ ہی کہ محب علی جو گناہ کرین اون سے سوال نہو گا گو باپ کو مار ڈالے یا مان سے زنا کرے حتی کہ قولہ تعالی ولا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کو اسی پر حمل کیا ہی اور آثار ائمہ کو شاہد اسی دعوی کا لائے ہین کذا فی التحفہ پس جو دین ایسے رواۃ ثقات سے حاصل ہوا اور جس مذہب مین وضع کرنا احادیث کا واسطے تائید دین تشیع کے مستحسن بلکہ مستحب ہو اوس دین و سلسلہ کا کیا پوچھنا اور اوسکے اصول و فروع کا کیا کہنا اب جو کرین وہ تہوڑا ہی **شعر**
فی فروعت محکم آمد فی اصول پشہ مہ بادت از خدا و از رسول **قولہ** آپنے عقائد مین لکہا ہی

شعر برین عقل و دانش بباید گریست ٭ که خود گفته و خود ندانند که چیست ٭ سمجھنا اسے مثال اسکی سمجھنا
قیاس مع الفارق ہی اسلئے کہ پیغمبری یوسف علیہ السلام کی باتفاق فریقین منصوص کلام
الٰہی ہی اور امامت ہر ایک امام وقت کی متفق علیہ شیعہ ہی اسکی اول امامت کو نزدیک اہل سنت
کے منصوص ثابت کرو پھر ایک کو بادشاہ بقیہ کو شاہزادہ ٹھیراؤ اور نادم و ملام بناؤ ثبت
العرش ثم النقش علاوہ اسکے اخوان یوسف کو کوئی معاذ اللہ کافر و مرتد نہین کہتا اور شیعہ
اخوان منکرین امامت کو کو کافر کہتے ہین اور نکہین تو خود کافر ہون اور اخوان یوسف نے
ساتھ یوسف کے براہ حسد نبوت بدسلوکی کی تھی اور سیدنا یوسف نے ہی فرمایا لا تثریب علیکم الیوم
یغفر اللہ لکم اور اونکی خطا سے درگذرے اخوان ائمہ نے ساتھ ائمہ کے سوائے
انکار امامت کے اور کوئی بدسلوکی نہین کی کہ مورد ملام ہون اور یہہ انکار داخل بدسلوکی
نہین اسلئے کہ مقدمہ امامت نزدیک اونکے غیر منصوص تھا والا باوجود نص کے کیا گنجایش
انکار تھی **قولہ** عائشہ حضرت علی جو شیعہ تعظیم نہین کرتے سو قصہ اونکا مشہور ہی اور آیندہ
مذکور ہوگا **جواب** یہہ قصہ ہی مثل قصہ حکمین کے جسکا وعدہ ذکر آپنے سابق کیا تھا
آیندہ مذکور ہوا اور اہل شوق ہمچنان چشم براہ و گوش برآواز ہے **شعر** کانت مواعید
عرقوب لہا مثلا ٭ وما مواعیدہا الا الاباطیل ٭ **قولہ** جو یہہ گفتگو واسطے تحقیق حق کے کی
تعصب طرفداری و پاس سخن دل مین نہین ابتدای کلام سے جو کچھ کہ کہا گیا اور اب جو
کہا جاویگا جملہ کتب معتبرہ سنت و جماعت سے تھا اور ہوگا اور تاویل و طول مقال
و قیاس و تقلید کو دخل نہین **جواب** شرم بگذار و بادشاہی کن ٭ ابتدای کلام سے جو اس مقام
تک آپنے لکھا بحکم للاکثر حکم الکل غالبا کتب نا معتبرہ اہل سنت سے جنکا حال ما سبق مین بیان
گذرا لکھا ہی اور بعض کتب شیعہ کو کتب اہل سنت قرار دیکر نقل کیا ہی اور جہان کہین اتفاقا
کوئی روایت صحیح لکھی ہی اوسکو تقلید شیطان الطاق وغیرہ تاویل طول مقال لا طائل
سے غیر موضع مین نقل کرکے بگاڑا ہی اور یہی صنعت آیندہ بھی عمل مین آئی ہی بلکہ مع

بھی تھے اس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ یہہ سب کافر تھے بلکہ جو انکے کفر مین شک کرے وہ
بھی بقول آپکے کافر ہی اور کافر باتفاق فریقین مخلد فی النار ہی مگر مذہب ایک گروہ امامیہ کا یہہ ہی
کہ یہہ سب اعراف مین رہینگے جیسے عباس وغیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ بعد عذاب شدید کے
بشفاعت جد امجد خود نجات پاوینگے سو یہہ دونو قول موافق قواعد واصول شیعہ کے
مردود و رکیک ہین اسلئے کہ شفاعت حق مین کفار کے بالاجماع مقبول نہین اور اعراف دار
المخلد نہین اور رہنا اعراف مین بھی سبب وجہ ہی اسواسطے کہ یہہ سب منکر امامت تھی اور منکر امامت
کافر ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ حب علی دوزخ مین نجاوے گا اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب محب
جناب امیر تھے گو معتقد امامت ائمہ نہون لیکن اس صورت مین دیکھیے سبیل دفع تعارض
کی کیا ہوگی بالجملہ بعد ملاحظہ ان امور کے کسیکو اسمین شک باقی نہین رہتا کہ سائر سادات
و اخوان ائمہ وعلوی وبنی ہاشم نزدیک امامیہ کے بغایت درجہ محقر ومہان وذلیل وخوار
ہین اور مطلق بے اعتبار اسلئے کہ کافر اذل خلق اللہ ہوتا ہی اور یہہ سب معاذ اللہ کافر
تھے تو لائق تعظیم نہ ٹہیرے بلکہ درخور توہین ہوئے قاتلهم الله انى يؤفكون **قوله** جنہون نے
سادات مین سے خلاف روبہ آبائی کرام اپنے کے عمل کیا بہتر نکلیا قاعدہ جہان کا ہی
کہ اگر ایکبادشاہ کے کئی بیٹے ہون اونمین سے جانشین اوسکا ایک ہی ہوتا ہی سب کو
سلطنت نہین پہنچتی اور جو باپ کے تخت پر بیٹہتا ہی بادشاہ وصاحب حکم وہی ہوتا ہی باقی
سب بھائی اوسکے شاہزادے ہین اگر اطاعت مین رہے صاحب توقیر ونیکنام
ہوئے ورنہ عاصی ومورد ملامت ہوئے گو صاحب عقل وشمائل حسنہ ہون قصہ پسران
یعقوب مشہور ہی حضرت یوسف بمشیت الٰہی پیغمبر وبادشاہ ہوئے اور بھائی اونکے باوجود
پیغمبرزادے عقلمند تھے لسبب بد سلوکی کے ساتہہ حضرت یوسفؑ کے مصدر ندامت
وملامت ہوئے **جواب** یہہ تقریر مخالف ہی جملہ سابق کے جسمین آپنے واجب
ہونا تقیہ اخوان ائمہ وغیرہ کا اقرار کیا تہا اب خود ہی اونکو مصدر خجالت وملائم ندامت

ستم ابرار اخوان ائمہ معصومین علیہم السلام

اور کہانتک کس کس سے پوچھہ پوچھہ پاسخ دیا جاویگا کہ قضیۃٌ ولا ابا حسن لہا اس سے
بہتر ہے کہ پہلے سے دفع دخل مقدرت کیجئے اور تحریر علمی پھر نہ آنے دیجئے سو یہان
پہلے سے ہمنے بھی بمجبوری بحکم کلموا الناس علی قدر عقولہم تبعیت اختیار کی اور دیدہ و
دانستہ تحریر علمی سے کام نہ کہا این ہمہ امید نہین کہ آپ سے ابو الفضل والکمال اس
جواب سہل الاطراف عام فہم کو بھی سمجہہ سکین اور لطف ضبط و ربط و حسن معنی کو دریافت
فرما سکین کہ حلوا خوردن را روئی باید اگر شیطان نے دغدغہ جواب نویسی کیا اور نفس
امارہ بالسوء رہبر خود کامی ہوا تو بہی چند صد یا چند ہزار دشنام کہ وضع لاجوابان رند
منش ناکام ہی بجاے پاسخ صواب فرجام سرانجام ہونگے کہ اذا لم تغلب فاخلب آپکی
مولانائی اسی سے ظاہر ہی کہ طب و ہندسہ و حساب و حکمت و ہیئت وغیرہ کو کہ
فروع علم ریاضی و فلسفت ہین علوم مستقلہ جداگانہ قرار دیکر ایک فہرست علوم ناحق کی
لکھی ہی اور اونکے شمول کو علم دین ہین قضیہ معکوس قرار دیا ہی شعر این کار از تو آید و
مردان چنین کنند * بر فہم و دانش تو ہزار آفرین کنند قولہ اکثر مفسرین معتبرین سنت و
جماعت سے ثابت ہوا کہ یہہ آیت شان ہین علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کے اوتری
ہی امام احمد و مسلم و ثعلبی و ترمذی و موطا و ابو داؤد وغیرہ اصحاب صحاح سنے
ام سلمہ و عائشہ و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن جعفر طیار وغیرہم اسکو روایت کیا ہی شان
ازواج ہین چنانچہ جب یہہ آیت اوتری آنحضرت نے اپنی چادر اونپر ڈالکر فرمایا اللہم ہولاء
اہل بیتی و خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا اوسوقت ام سلمہ و زینب نے کہا کہ ہم بہی
تمہارے ساتھہ ہین ای رسول خدا فرمایا تمہاری عاقبت بخیر ہی اور تم بی بیان رسول خدا
مین ہو انتہی ملخصا جواب ثعلبی تو شیعی ہی اوسکی روایت ہمپر حجت نہین اور روایات
ثقۂ اہل صحاح حال مین سکین اونہین باوجود تقلب و تصرف سامی کے کہ الفاظ روایت کو
الٹ پھیر کے بڑہا گھٹا کے نقل کیا ہی چنانچہ اسی لئے منقول عنہ سے مطابق نہین

فا نزول آیت تطہیر در شان اہل بیت

واسطے اعضال شیعہ سنی دونون مین عام ہی جہان ابجد تمام کی اور مشکوۃ شریف ختم ہوئی عمل بالحدیث ہونے لگا اور فقہاء کرام پر تبرا شروع ہوا تقلید حرام ہی اگرچہ امر حق مین ہوا اجتہاد فرض عین ہی اگرچہ عین ضلالت ہو بالجملہ جو ادنی شعور رکھتا ہی وہ جانتا ہی کہ بے علم صرف و نحو دخل در منقولات دینا بدنامی کا ٹوکرا سر پر اوٹھانا ہی اور آپکو نظر اعتبار اہل اعتبار سے گرانا علی الخصوص اوسوقت کہ جناب نبوی سے بھی اسباب مین اشارہ سمجھا جاوے چنانچہ حکایت مفسرین نے لکھا ہی کہ بعد نزول آیۂ کریمہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ابن الزبعری شاعر نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑونگا چنانچہ آپکے پاس آیا اور کہا الیس قد عبدت الملائکۃ الیس قد عبد المسیح فیکون ہولاء حصب جہنم یعنی آیت شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ معبود غیر اللہ سب کے سب جہنم مین جاوینگے حالانکہ ملائکہ و مسیح بھی معبود غیر اللہ ہین تو چاہیے کہ یہ بھی حصب جہنم ہون آنحضرت نے فرمایا ما اجہلک بلسان قومک یعنی تو کتنا جاہل ہی زبان سے اپنی قوم کے حاصل یہہ کہ کلمۂ ما تعبدون مین واسطے غیر ذوی العقول کے ہی اور عیسی و ملائکہ ذوی العقول ہین تو اس مفہوم سے خارج ہین اگر کلمۂ مَن ہوتا تو یہہ شبہہ ہو سکتا تھا ابن الزبعری نے یہہ جواب سنکر سکوت کیا پس ثابت ہوا کہ واسطے دریافت کرنے صراط مستقیم کے طالب حق کو حاجت علوم صرف و نحو و مانند یہہ کی شدید ہی اور یہہ علم داخل علوم ناحق نہین اور اسکے شامل کرنے مین کسطرح کا خلل ایمان مین نہین آتا بلکہ فہم دین و ایمان اسی پر موقوف ہی بلکہ اگر علوم بیگانہ کو بھی بہ نیت خیر یعنی مناظرۂ خصم بے دین سیکھے تو اوسکا بھی کچھہ گناہ بابت تعلم و استعمال کے نہین کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہی اور یہہ علوم خادم علوم شرعیہ ہین و لیکن علت غائی آپکی اس تحاشی کی یہہ ہی کہ اگر جواب رسالہ ہدیۃ المومنین مین کوئی گفتگوی فاضلانہ کریگا اور مناظرہ عالمانہ کو برتے گا تو جواب الجواب مین عجب مشکل لاحل پیش آویگی

اشارۂ نبوی بجواز نحو

علت تحاشی ابو الفضل محمد عباس از علوم متداولہ

سباق و سیاق آیہ سے بہی یہی ہی اسلیے کہ ابتدائی یا نساء النبی لستن کاحد من النساء سے
تا قولہ اطعن اللہ بلکہ تا قولہ والحکمۃ خطاب ازواج مطہرات کو ہی اور امر و نہی اونہین کو واقع پس
اثناء کلام مین حال دوسرون کا لانا بے تنبیہ کے انقطاع کلام سابق پر و افتتاح کلام
جدید پر مخالف روش بلاغت کے ہی کہ کلام خدا کو اوس سے پاک سمجھنا چاہیے اور
اضافت بیوتکن بہی اسی پر دال ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہین اسلیے کہ گہر
آنحضرت کا سوا اون گہرون کے جنمین سے بیان رہتے ہین نہین ہو سکتا اور لانا ضمیر
مذکر کا یعنی عنکم بملاحظۂ لفظ اہل ہی اسلیے کہ بقاعدۂ عرب جب ایک چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث
ہی بلفظ مذکر ملاحظہ کرتے ہین اور تعبیر اوسکے بتذکیر چاہتے ہین تو صیغہ مذکر کا اوسکے
حق مین استعمال کرتے ہین قال تعالی اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت
انہ حمید مجید یہہ خطاب ہی حضرت سارہ علیہا السلام کو کہ مونث ہین بلفظ مذکر اسیطرح مراد
آیہ مذکورہ مین عنکم سے ازواج مطہرات ہین اور موید اسکے ہی روایت ترمذی کی جسکو
آپنے نقل کیا کہ جب آنحضرت نے آل عبا کو زیر کساء لیکر یہہ دعا کی اللہم ہولاء اہل بیتی الخ
ام سلمہ نے کہا مجہے بہی شریک کرلو فرمایا انت علی خیر و انت علی مکانک اسلیے کہ اگر نزول
آیت حق مین اہل کساء کے ہوتا تو حاجت دعا کی نہ تہی اور آنحضرت تحصیل حاصل نفرماتے
ام سلمہ کو اسی لیے شریک دعا نکیا کہ اونکے حق مین استحصال ماحصل تہا معہذا تحقیق یہہ
ہی کہ باوجود ہونے اس آیت کے بمخاطبۂ ازواج سب اہل کساء بہی آمین شریک ہین اور
دعا فرمانا آنحضرت کا واسطے چار شخصون کے نظر بخصوص سبب ہی کہ قرائن خصوصیت
ازواج کے کلام سابق و لاحق سے معلوم کرکے ڈرے کہ مبادا یہہ باقی رہجاوین
ولہذا روایت صحیح بیہقی مین ایسا معاملہ ساتہہ عباس و اولاد عباس کے بہی ثابت
ہی مدعا آنحضرت کا یہی تہا کہ سارے اقارب و اعزہ خطاب اہل البیت مین کہ مندرج کریمہ ہی
داخل ہوجاوین جسطرح کوئی بادشاہ کریم اپنے مصاحب سے کہے کہ تم اپنے

ہنوز انحصار نزول کا شانِ پنجتن پاک میں ثابت نہیں اور مانحن فیہ و مبحوث عنہ یہی حصر تہا
لاغیر ورنہ کوئی سُنّی منکر داخل ہونے آلِ عبا کا آیۂ تطہیر میں نہیں اور جسنے کہا کہ مراد آیۂ
تطہیر سے فقط آل . . . ین موافق ضابطۂ قدماء کے کہا اسلئے کہ عادت صحابہ و تابعین کی
یون جاری تہی کہ اکثر اوقات نزلت الآیۃ فی کذا کہتے تھے اور مراد یہہ ہوتی کہ آیہ مذکور متضمن
اس حکم کے ہی یا محتوی اس فرد پر یہہ کہ اس حکمِ خاص فردِ خاص میں نازل ہوئی ہی چنانچہ سیوطی
نے اتقان میں لکھا ہی قال ابن تیمیۃ قولہم نزلت الآیۃ فی کذا یراد بہ تارۃً سبب النزول و
یراد بہ تارۃً ان ذلک داخل فی الآیۃ وان لم یکن السبب کما تقول عنی بہذہ الآیۃ کذا وقال الزرکشی
فی البرہان قد عرف من عادۃ الصحابۃ والتابعین ان احدہم اذا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی کذا
فانہ یرید بذلک انہا تتضمن ہذا الحکم لا ان ہذا کان السبب فی نزولہا فہو من جنس الاستدلال علی
الحکم بالآیۃ لا من جنس النقل لما وقع انتہی اور صاحب صواقع نے بحث کریمۂ انما ولیکم اللہ
ورسولہ میں لکھا ہی قد تقرر فی اصول التفسیر ان قول الراوی نزل فی کذا لیس نصا فی القصر
انما ہو من جنس الاستدلال اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک او اذا اجمع الصحابۃ
علیہ او اتفق علیہ جماہیرہم ودل علیہ العقل اور صاحب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین نے
لکھا ہی کہ روزمرہ سلف مقتضی آنست کہ در مثل نزلت فی کذا معنی دخول این فرد باشد
در جملہ مدلول آیہ اگرچہ ہزاران دران مدلول داخل باشند الخ اس تقدیر پر جسنے نسبت نزول
آیت کی طرف آلِ عبا کے کی ہی مقصود اوسکا داخل ہونا انکا ہی اس حکم میں نہ خصوصیت
افراد کی اور انحصار حکم کا معہذا اکثر مفسرین و محدثین اسطرف گئے ہین کہ نزول آیہ کا حق مین
ازواج طاہرات کے ہی چنانچہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یہہ
آیت حق مین نساء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتری ہی اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت
کی کہ وہ بازار مین پکارتے پھرتے تھے کہ قول اللہ تعالی کا انما یرید اللہ لیذہب عنکم
الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نازل ہوا ہی حق مین ازواجِ نبی کے اور ظاہر

مطلع نہون یا باوجود اطلاع کے اونکو خلص موالی وتلامیذ سے سمجھین اور روادار صحبت و رفاقت ہون حالانکہ باوجود اس طولِ صحبت کے پوشیدہ رہنا احوال کا محالاتِ عادیہ سے ہے اور نسبت خروج کی طرف کتب مذکور کے محتاج نقل عبارت ہی **قولہ** اسی قبیل سے ہی سخن ابن جبیر و ابن ابی حاتم کا کہ خلاف واقع شان ازواج طاہرات امہات المومنین مین جا بجا ہین **جواب** روایت ابن جبیر وغیرہ کو صاحب تحفہ نے اسجگہہ لکھا ہی پس نقصان اوسکا محتاج بیان سند ہی صرف چرب زبانی سے الزام اہل سنت منیر نہین آتا اور بالفرض اگر ما سبق و ما لحق آیہ سے ترک نظر کرین توبہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین اسلئے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا محاورہ قرآن پاک شاہد ہی کہ مراد ازواج مطہرات ہین وبس اسلئے کہ تعبیر مونث بلفظ مذکر بہت رایج و مستعمل ہی قصہ حضرت موسی مین فرمایا ہی اِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ یہان خطاب آتیکم اہل بیت موسی کو ہی اور ابو علی طبرسی نے مجمع البیان مین لکھا ہی کہ امت نے اتفاق کیا باجمعہا کہ مراد اہل بیت سے گھر والے پیغمبر کے ہین پھر اختلاف کیا تو عکرمہ نے کہا کہ مراد ازواج نبوی ہین اسلئے کہ اول آیت متوجہ ہی طرف اونکے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نزول آیت تطہیر کا حق مین آل عبا کے متعین ہوتا تو امت مین اختلاف نہ پڑتا اور عکرمہ قول فیصل نہ کہتے اور جب عکرمہ نے کہا تو امت نے سکوت کیا پس اگر کوئی دلیل مخصص موجود ہوتی تو سکوت نکرتے معہذا مقصود شیعہ کا اس تخصیص سے اثبات عصمت آل عبا ہی سو ثبوت اوسکا بغایت دشوار ہی اسلئے کہ جو چیز پاک ہی اوسکے حق مین نہین کہتے کہ ہم اوسکا پاک کرنا چاہتے ہین غایت الامر یہہ ہی کہ جب ارادہ الہی متعلق باذہاب رجس ہوا تو اب یہہ مطہر ہوگئے گو پہلے نہون اور یہہ بہی بطور اہل سنت ہی نہ اصول شیعہ اسواسطے کہ نزدیک شیعہ کے وقوع مراد الہی لازم ارادہ الہی نہین بہت امور ہین جنکا ارادہ خدا کرتا ہی اور شیطان و بنی آدم اوسکو واقع ہونے نہین دیتے کما فی بحث الالہیات من التحفہ اور اگر خدا کو

گھر والون کو لے آؤ ہم اونکو خلعت دینگے اور مہربانی کرینگے وہ عالی ہمت سب اپنے متوسلون کو لیجاوے اور کہے کہ یہہ سب میرے گھر والے ہین تا خلعت و نوازش بادشاہی سے سب بہرہ ور ہون اور عجیب ماجرا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی بلکہ جمیع اہل اسلام لفظ مطہرات کا حق مین ازواج نبوی کے بولتے ہین تعظیماً لہن چنانچہ کلام قاضی شوستری و ملا عبد اللہ مشہدی وغیرہما مین ہزار جگہہ یہہ لفظ دیکھا گیا ہی اور ظاہر ہی کہ یہہ لقب ماخوذ ہی آیۂ تطہیر سے حتی کہ آپکے زبان پر بھی چڑھا ہوا ہی اسی رسالہ مین لیے وغدغہ کئی جگہہ اس لفظ کو لکھا ہی اور بعض جگہہ کہ بجائی مطہرات لفظ طاہرات اختیار کیا ہی اوسمین اور زیادہ مبالغۂ طہارت ہی اسلئے کہ مطہر مین ایک رائحہ عدم طہارت سابق کا ہی اور طاہر مین سبق طہارت ہی یہہ خدا کی شان ہی کہ دشمن کے مونہہ سے کلمہ حق نکلتا ہی اور وہ نہین جانتا طرفہ تر یہہ ہی کہ تہذیب الکلام مین ابی عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ گریہ اہل بیت مین معدود ہی سبحان اللہ بلی تو البیت مین ہو اور یا اہلبیت مین ہون **شعر** فانکنت لا تدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭ **قولہ** اور جو اسکے خلاف کہے وہ صحیح نہین اور قول اوسکا قول خوارج ہی مثل روایت عکرمہ غلام ابن عباس کہ تہذیب الکمال و لسان المیزان وغیرہ کتب رجال مین خارجی ہونا اوسکا ثابت ہی **جواب** ابن عباس نزدیک شیعہ کے اجلۂ اصحاب و شیعیان حضرت امیر سے ہین چنانچہ حلّی نے خلاصۃ الاقوال مین لکھا ہی ہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان محبّاً لعلی و تلمیذہ وحالہ فی الجلالۃ والاخلاص لامیر المومنین اشہر من ان یخفی انتہی اسیطرح قاضی ذہب اللہ بنورہ نے انکو شیعہ مین شمار کیا ہی اور عکرمہ چیلۂ خاص الخاص ابن عباس تھے اور شاگرد رشید جناب ممدوح کے پس اسکا کیا ذکر ہی کہ باوجود ان خصوصیات کے وہ طریقۂ ابن عباس سے اور اونکے عقیدے سے واقف نہون یا ابن عباس باوجود تلمذ و اخلاص و حب و تشیع مرتضوی کے اونکے خروج و نصب

اطلاق لفظ مطہرات بر ازواج نبوی

ہونا گریہ کا اہلبیت مین

خارجی ہونا عکرمہ کا

متشیع ہونا ابن عباس کا

ومقدم و موخر واقع ہی **جواب** یہہ شبہہ مدفوع ہی بجواب مسبوق جسمین قطع نظر کلام سابق
لاحق سے کرکے پاسخ دیا گیا ہی فلیرجع الیہ **قولہ** بعضے سنی الزاماً کہتے ہین کہ شیعہ
قرآن کا نام مصحف عثمانی رکہا ہی یہہ بات قابل سماعت علما کے نہین اسلیئے کہ یہہ حرف سنی
بہی کہتے ہین اتقان مین چند جگہہ یہہ لفظ لکہا ہی **جواب** آپ نے بعض لا ادری او رنہ بعض سے
لفظ بیاض و مجموعۂ عثمانی کو چہوڑکر صرف بغرض استجابۂ طعن اہل سنت پر لفظ مصحف کو خفیتاً
کیا ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی سنی اس بات طاعن شیعہ نہین اسلیئے کہ اضافت مصاحف
کی طرف عثمان کے بسبب اشاعت و اذاعت فرقان کے ہی نہ بنا بر تصنیف کرنے عثمان
کے اور جس نے ہدایۃ النحو بہی پڑہی ہوگی وہ بہی جانتا ہی کہ اضافت ادنی ملابست سے
صحیح ہوتی ہی ہان اگر کوئی دلیل صحت تفوہ بیاض عثمانی وغیرہ آپکی دوکان مین موجود ہو
تو اوسکو ہمارے ہاتہہ بیچو کہ استجابۂ کاسدہ و ناسرہ ہو **قولہ** ترمذی و موطا و ابوداود
و مسلم و جامع الاصول و مشکوٰۃ و مسند احمد حنبل و معجم طبرانی و وسیط واحدی و جمع بین
الصحاح ستہ رزین عبدری و جمع بین الصحیحین حمیدی و نسائی و مفتاح النجا و نزل الابرار
معتمد جان بدخشی و مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ مین بتواتر انس و ابن عباس و
سعد وقاص و ابوسعید خدری و واثلہ و ام المومنین عائشہ و ام سلمہ وغیرہ بہت رواۃ
معتمد سے مروی ہی کہ بیشک سوائی آل عبا کے اور کوئی مرد و زن اس آیت مین مقصود
نہین پس ثابت ہوا کہ ازواج مکرمات اہل البیت آنحضرت سے جنکے پیرو اثنا عشریہ ہین
علیحدہ ہین الخ **جواب** قال اللہ تعالی و قد خاب من افتری ان کتب مین یہہ مضمون
کہ سوائے آل عبا کے اور کوئی مرد و زن مقصود نہین بتخصیص حرف تاکید و حصر مفقود ہی اور
غیر موجود اور اوسپر طرہ یہہ ہی کہ اس ہذیان کو متواتر کہا جاتا ہی یہہ تعریف متواتر کی
کہ فلان و بہمان روایت مثلاً مفتاح النجا و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہی عجائب
غرائب اجتہاد ہی ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ؎ لیکن اس تعریف

نزول اس آیۃ سے افادہ معنی عصمت مقصود ہوتا تو یون فرماتا اِنَّ اللّٰہَ اَذْہَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ
وَطَہَّرَکُمْ تَطْہِیْرًا یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ غبی بہی اوسکو سمجہتا ہی گو از کیا شیعہ نہ سمجہین اور
بصورت مفید ہونے اس کلمہ کے معنی عصمت کو لازم آتا ہی کہ سب صحابہ علی الخصوص حاضرین
بدر قاطبۃ معصوم ہون اسلئے کہ انکے حق مین فرمایا ہی وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَہِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ وقال تعالی وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطَانِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت عنایت
دیگر ہی علاوہ ارادہ تطہیر کے اور ادل ہی عصمت پر اسلئے کہ اتمام نعمت کا بدون حفظ از
معاصی و شر شیطان بعد تطہیر متصور نہین اور جو وجوہ کہ لفظ تطہیر و رجس مین بطریق احتمال
متطرق ہین وہ سب اب ہباءً منثورًا ہو گئی اور موید اسکی ہی روایت طبرسی کی مجمع البیان
مین ابو حمزہ یمانی و محمد بن ابی عمر سے تا زید بن علی و علی بن حسین کہ اونہون نے فرمایا
ہم امیدوار ہین دو اجر کے واسطے محسن اپنے کے اور دو چند عذاب کے واسطے
مسی اپنے کے جیسا وعدہ ہی ساتہہ ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے
امام زین العابدین سے پوچہا کہ تم اہل بیت مغفور ہو خفا ہو کر فرمایا کہ ہم لائق تر ہین
ساتہہ اسبات کے کہ جاری ہو ہم مین وہ چیز جو جاری کی اللہ نے ازواج نبی مین کہ
ہمارے محسن کو دو اجر اور مسی کو دونا عذاب ہو پہر دونو آیت کو تلاوت فرمایا انتہی اس سے
تصریح نکلی عدم عصمت اہل بیت کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام ممدوح ازواج کو داخل
اہلبیت و شریک غالب حکم تطہیر جانتے تہے چنانچہ روایت ترمذی و موطا و ابو داؤد
وغیرہ جسکو آپنے نقل کیا ہی موید اسکی ہی اسلئے کہ اگر آیہ تطہیر مفید عصمت ہوتی بعد
اسکی کیا ضرورت تہی کہ ہر وقت چہ مہینے تک دروازۂ سیدہ پہ کہڑے ہو کر فرماتین
الصلوۃ یا اہل البیت لیس متحقق ہوا کہ یہہ ارادہ بہی تشریعی تہا نہ تکوینی کہ مراد وقوع
اوس سے متخلف نہو قولہ جو مصحف عثمانی مین یہہ آیہ آیات مخاطبہ بعضے ازواج مین درج
ہی اسلئے بعضے آدمیونکو مغالطہ پڑا اور ظاہر ہی کہ ترتیب عثمانی خلاف نزول وحی ہی بالا

ومن عدم الانصاف انک لاتدری ۴ وانک لاتدری بانک لاتدری ۴ اور بفرض تسلیم روایات کاسدہ مودات وغیرہ حسب فہم سامی حاجت تطبیق کی اوسوقت ہوکہ دونو روایت ایک مرتبہ مین ہون شہرت وصحت وافادہ وغیرہ مین حالانکہ یہان خلاف اوسکے اخبار صحیحہ مجمع علیہا وغیرہ موجود ہین جس سے مخاطب بالذات ہونا ازواج کا اور شامل داخل ہونا آل عبا کا بمقتضائے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب بابت بنا بر دعائے نبوی ثابت ہی اور اگر دونو روایت کو ہم مرتبہ ہی رکھین تو بہی حسب ضابطہ مقبولہ مومن جالسی و حسام وغیرہ کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا ترجیح اسی کو ہوگی اسلئے کہ قرآن پاک موید اسیکا ہی اور وہ اکبر ثقلین ہی اور ائمہ ہدی کہ ثقل اصغر ہین مع القرآن ہین اور بقول آپکے مفسر فرقان و ترجمان کتاب رحمن ہین تو سنی باوجودیکہ اپنی کتابون مین بسبیل تواتر حدیث ثقلین کو لکھتے ہین لیکن اوسپر اعتقاد و عمل نہین کرتے جیسا عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ یہہ ایسی بات ہی جیسے ایک بیمار کے پاس کتابین طب کی موجود ہون اور وہ علاج مین رجوع طرف طبیب کے نکرے اور کہے کہ سارے علاج بیماریون کے کتاب مین مفصل لکھے ہین مین اپنے علاج آپ کر لون گا حاجت حکیم کی کیا ہی وہ ضرور نسخہ مین خطا کرے گا اور غالبا اوسکا نسخہ مفید نہو جواب حدیث ثقلین اگرچہ کتب اہل سنت مین مروی ہی لیکن اونکے نزدیک متواتر نہین آپکے دماغ مین بسبب حق حق بق بق دوکانداری کے اختلال ہو گیا ہی ہر چیز متواتر نظر پڑتی ہی خدا خیر کرے عمرؓ نے جو حسبنا کتاب اللہ کہا تو اوسوقت نہین کہا جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین فرمائی کہ اوس سے انکار بتمسک باہل بیت مفہوم ہو معہذا آپکی تقریر سے ثابت ہی کہ سنی قرآن پر تو عمل کرتے ہین لیکن عترت سے متمسک نہین سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ معنی تمسک بہ عترتکے بموجب قرآن کہ باقرار شیعہ اکبر ثقلین ہی مودت و موالات اہل بیت ہی لاغیر چنانچہ القا قرآن کا تا قیام ساعت اسی غرض کے لئے ہی کہ ہمیشہ عقائد و اعمال کو اوسپر عرض کرین

ایک بڑی قباحت وارد ہوتی ہی کہ جمیع روایاتِ احاد بہی اس صورت مین متواتر ہو جاوینگے اور وجود غیر متواتر کا عالم امکان سے مفقود ہوگا اسلیئے کہ اب کثرت تالیفات سے ہزارہا بلکہ لاکہا کتاب مہیا ہی اور غالبا ایک دوسرے سے ماخوذ ہی پس بصورت وجود روایات احاد کے چند کتب مین تواتر اوسکا ثابت ہو جاویگا حالانکہ نزدیک اہل سنت کے سوائے کتاب اللہ اور چند احادیث کے کچہہ متواتر نہین معہذا روایات ترمذی و ابو داؤد و مسلم و موطا وغیرہ کو اگر دلالت ہی تو اسی پر کہ مخاطب بالذات ازواج مطہرات ہین اور آل عبا بطریق تبع بنا بر دعائے نبوی اونمین شامل داخل ہین کما مضی توضیحہ تخصیص نزول پر ساتہہ آل عبا کے حالانکہ لفظ اہل بیت کا ترجمہ یہی ہی کہ گھر کے لوگ نہ اور کچہہ اہل کے معنی لوگ اور بیت کے معنی گھر اور گھر کے لوگ عبارت ہی بی بی سے نہ داماد و بیٹی و نواسون سے آخر یہہ ایسی لغت نہین جسکے ہزار پانسی معنی ہون آج تک عرف مین مراد اہلخانہ سے زوجہ ہوتی ہی نہ اور کوئی اور جس سے پوچہو کہ تمہارے گھر کے لوگ کیسے ہین وہ اس لفظ سے بی بی کو سمجہے گا اور مثل مشہور ہی کہ گھر بی بی سے ہی اور جب ایک بی بی سے گھر ہوتا ہی تو دس یا گیارہ یا نو بی بی سے کیونکر گھر نہوگا حالانکہ خود حق تعالی نے پیغمبر کے گھر کو انکا گھر فرمایا ہی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ پس جس صورت مین کہ خدا انکو اہلبیت پیغمبر مین داخل کرے وہ کون ہی جو انکو گھر سے نکالے یہہ کچہہ خالاجی کا گھر نہین کہ دہینگا مشتی سے جو چاہو ثابت کردو علاوہ اسکے کسی لغت و استعمال مین معنی اہل بیت کے داماد و دختر و احفاد نہین لکھے اور اگر یہہ معنی ہین تو چاہیے کہ جہان کہین لفظ اہل بیت ہو وہان یہہ معنی مراد ہوسکین کہ لا الیصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ اور یہہ معنی اس لفظ کے حقیقی ہین اور معنی ازواج مجازی ہین حالانکہ یہہ معنی محاوراتِ قرآنی مین ہرگز نہ بن سکین گے اس صورت مین تفسیر اہلبیت بداماد و دختر وغیرہ کرنا معنی قرآن کے بگاڑنا ہی علی الخصوص جسوقت کہ کوئی روایتِ مخصص صریح بہی موجود نہوا اوسوقت یہہ تفسیر تفسیر بالرائی ہی **شعر**

معنی لفظ اہل بیت

یا مولانا اخرج یا مولانا زبان شیعہ مومنین سے سنتے ہین اور زنہار ملتفت نہین ہوتے
اور جو ائمہ گذشتہ ہین اونکے عہد مین بہی تمسک بسبب تقیہ و توریہ کے میسر نایا اور
نیز تمسک اوس سے کرتے ہین جو معصوم ہو اور عصمت عترت کی ہنوز محل توقف
مین ہی اور حق تعالی نے قرآنکو شفا فرمایا ہی جب اوس سے بیماری نگئی اور اسکو
طبیب سمجھا تو اب عترت سے کہ خود محتاج قرآن ہین اور اصغر ثقلین کیا بہبودی ہوگی
وحبذا ما قیل **شعر** اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ❁ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ❁
قولہ اسیطرح جو کوئی دعوی عمل کتاب اللہ کا کرے اور رجوع طرف ائمہ اہلبیت کے
نکرے کتاب اسکی ہادی نہین جیسا امیر المومنین نے غزوہ صفین مین فرمایا ہذا قرآن
صامت و انا قرآن ناطق اور اگر کتاب خدا ہادی ہوتی تو آنحضرت عترت اطہار کو قرین
کتاب نفرماتے کہ دونوں سے تمسک کرو اور یہہ نکہتے لا تقدموہما فتہلکوا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ فائدہ بدون تمسک اہل بیت کے کتاب اللہ سے ممکن نہین اور نجات
انہین کی اطاعت و فرمان برداری مین منحصر ہی **جواب** حضرت امیر علیہ السلام نے
جو انا قرآن ناطق فرمایا سو اسلیئے کہ خوارج اوسکی تاویل باطل بمقابلہ امیر برحق کرتے تھے
اسلیئے نہین فرمایا کہ قرآن صامت غیر مفید ہی معہذا ابن ابی الحدید شیعی نے شرح
نہج البلاغۃ مین ناطق فرمانا جناب امیر کا قرآن کو نقل کیا ہی اور عبارت لا تقدموہما الخ
باوجود غلط سلط ہونے کے روایت شیعہ ہی نہ اہل سنت اور حال تمسک اہل سنت کا
ساتھ عترت کے غیر محتاج بیان ہی اسلیئے کہ سارے سلسلے مجتہدین امت اور اولیاء
ملت کے ظاہر و باطن مین منتہی ہین طرف ائمہ ہدی کے اور اگر کہنا ہذا قرآن صامت کا
دلیل ہی عدم ہادی ہونے کتاب اللہ پر بدون عترت کے تو کہنا انا قرآن ناطق کا
دلیل ہی استخفاف کتاب اللہ پر اور اس کلمہ سے اور کلمہ فاروق سے کہ حسبنا کتاب اللہ
ہی فرق زمین و آسمان کا ہی عمر نے اس کہنے مین ہی قرآنکو جسمین ذکر تمسک اہلبیت ہی

جو موافق ہوا وسی قبول اور جو مخالف ہوا وسے ترک کرین اسمین سُنّی اور عترت دونو برابر ہین
پس جس صورت مین کہ عمر فاروق نے اوبّا مع کتاب اللہ کلمہ حسبنا کہا تو اوسمین عترت آگئی
اسلیے کہ قرآن و عترت کا ساتھہ ہی جو قرآن کو مانیگا وہ عترت کو پہلے مانے گا آخر یہہ بہی تو
قرآن ہی مین ہی لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی اور جسنے قرآنکو نہ مانا اور محرف و
بیاض عثمانی جانا وہ عترت کو بہی نہ مانیگا چنانچہ کافر مرتد جاننا روافض کا سوائے
ائمہ اثنا عشریہ کے اکثر عترت کو سابق گذر چکا ہی اور مثال کتاب طب کی اس جگہہ صحیح
نہین بلکہ قیاس مع الفارق ہی خاصۃً بقدمہ فاروق اسلیے کہ عمر رضؓ کا مرتبہ امت مین مثل
حکیم کا ہی نہ درجہ علیل کا اور جسنے حکم تمسک بعترت کا فرمایا ہی اوسی نے یہہ بہی فرمایا اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پس اگر یہہ لوگ بیمار ہوتے تو آنحضرتؐ انکے اقتدا کا کیون
حکم کرتے کہ رای العلیل علیل اسیطرح فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
پس طعن انکی واقع مین معاذ اللہ منجر ہوتی ہی طرف ختم المرسلین کے وکفی بہ ضلالاً مع ذلک
حدیث ثقلین مین یہہ تصریح بہی نہین کہ عقائد و اعمال کو عترت سے سیکھو کہ مساغ
تشنیع ہو بلکہ مقابلہ کتاب و اہلبیت صریح دال ہی اسبات پر کہ قرآن معجزہ مستدام نبوی ہی
اوس سے اخذ احکام و اوامر و نواہی و ادراک حق و باطل کرو اور عترت آل نبی ہی
ان سے دوستی و یاری رکھو اور اگر عترت کافی ہوتی تو پہر بقاء قرآن لغو تہا اور نہ
قرآن ایسا مشکل ہی کہ جز عترت کوئی اوسکو نہ سمجھہ سکے لفظ اَنْزَلْنَا آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ و ہل من
مدکر وغیرہ بہت جگہہ وارد ہی آپ کوئی دلیل حصر فہم قرآن در اہل بیت رضوان اگر آپکے
کیسہ معلومات مین تقیۃً چہپی دہری ہو تو اوسکو نکالو پہر کسدن کام آویگی اور فساد
اس فہم کا ظاہر ہی کہ تمسک ساتہہ قرآن کے ہر زمانے ہر آن مین میسر ہی بخلاف
عترت کے کہ ہر زمانے مین موجود نہین تمسک کس سے کیجیے ایک امام مہدی
ہین کہ صدہا سال سے بخوف اعدا غار مین چہپے بیٹھے ہین اور ہمیشہ فریاد اخرج

مردودِ حضرت ہین کما مر پس تمسکِ مطلوب کہان **شعر** عنقا شکار کس نشود دام باز چین ٭ کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ٭ **قولہ** ظاہر ہی کہ تمام کتب حدیث و تفسیر و فقہ سنیون مین ائمۂ حق سے اثر و خبر نہین اور اگر احیاناً کسی جگہہ شاذ و نادر لکہا ہی تو وہ جگہہ کہ مفید مطلب خود ہو یا مقام ضعیف کہ کرنے نکرنے ہین اوسکے چندان ضرورت نہو اور محل ضروری مین کیا ممکن کہ اقوالِ ائمہ کو زبان پر لاوین **جواب** ظاہر ہی کہ خدا نے آپکو چشمِ بینا و گوش شنوا عطا نہین کیا ورنہ کوئی کتاب سنیون کی دیکہتے تو حال خبر و اثر ائمۂ ہدی سے کچہہ اثر و خبر ہے اب کسی عالم سی مسلم ابن ماجہ ابوداؤد ترمذی و نسائی وغیرہ کتب حدیث کو پڑہوا کر سنو کہ انمین کوئی روایت ائمہ سے ہی یا نہین اور اگر بسبب قلتِ فرصت کے بنابر خرید و فروختِ بازاری اور انصرامِ خدمتِ مختاری یہہ نہین ہو سکتا تو شوکتِ عمریہ کو ملاحظہ فرماؤ کہ اوسمین کیا ثابت کیا ہی مختصر یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہزارون روایتین حضرت امیر و دیگر ائمۂ اطہار سے انکی کتب مین کہ جمعاً و فرادی اسواسطے تالیف ہوئی ہین موجود ہین چنانچہ لالکائی نے محدثین اہل سنت مین سے ایک کتاب فقہ مرتضوی کی کتاب الطہارت سے لیکر تا آخر ابواب فقہ جمع کی ہی اور تفسیر شاہی محض واسطے جمع روایات ائمۂ اہل بیت کے بابت تفسیر تالیف ہوئی ہی اسیطرح اور تفاسیر اہل سنت مثل تفسیر کبیر و در منثور و معالم التنزیل و کتب حدیث و فضائلِ اہل بیت و صحابہ روایات ائمہ اطہار سے مملو ہین انتہی پس دعوی تخلف اہل سنت کا روایات ائمہ سے و تفاوت ضروری و عدم ضروری کا محض واسطے عیب پوشی مقلدان شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور وغیرہم کے ہی ولیکن ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ٭ **قولہ** مجنون سے پوچھا الی قولہ کہا حق لیلی تھا **جواب** وجہ ربط اس حکایت مجنونانہ کی کہ مشعر خبط جو اس مستدل ہی ماقبل و مابعد سے کچہہ واضح نہوئی ورنہ کچہہ گفتگو کیجاتی آرے احادیث السکاری تُطوی ولا تُروی **قولہ** بنی امیہ و بنی عباس سے بارہ نام باختلاف اپنی کتابون مین لکہے ہین از انجملہ ملا علی

کافی سمجھا اور عترت کو اوسمین داخل جانا اور حضرت امیر نے باوجودیکہ قرآن ثقل اکبر ہی اوسکو
عظیم فرمایا اور ثقل اصغر کو کافی ٹہرایا حالانکہ اس شک مین تراترک ادب ہی اب یہی کلمۂ فاروق
اعظم غالب ہا اور کلمہ اسد اللہ غالب مغلوب انصاف سے گذر نا سچا ہیئے کہ تمسک ثقلین کا
کون ہی طرفہ یہہ ہی کہ خود عترت نے تصریح کی ہی ساتہہ کافی ہونے کتاب اللہ کے بدون
عترت کے چنانچہ آپ نے صفحۂ پانزدہم مین بعض روایات موید اس دعوی کے نقل کئے
ہین از انجملہ یہہ ہی کہ ابو جعفر قمی نے اعتقادات مین لکہا ہی کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ
فهو باطل وان وجد فی کتب علمائنا فهو مدلس اور کتاب کافی مین ہے بسند موثق عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ
وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ والیضا عن ایوب
بن الحرث قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کل شئی مردود الی الکتاب والسنۃ
کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فهو زخرف پس یہہ دلائل ناطقہ ہین اسبات پر کہ اصل اصول
تمسک قرآن مجید ہی اور جو حدیث اوسکے خلاف ہی وہ باطل و مدلس و مردود
و زخرف ہی اور اسمین ذکر تمسک عترت کا نہین آیا اور قرآن پاک مین خود قرآن کو بدون
مقارنت عترت کے کافی فرمایا ہی قال تعالی اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ
یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَرَحْمَةً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اسجگہہ بنظر اسکے کہ قرآن تنہا
نزدیک شیعہ کے کافی نہین مرجع ضمیر اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اگر امامیہ کو ٹہرائین تو گویا حق بحقدار
رسید بالجملہ اس سے نکلا کہ تمسک بعترت عقائد و اعمال مین نہین بلکہ مودت و محبت و خدمت
و احترام مین ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف شیعہ کے کہ اونہون نے
قرآن کو تو بیاض عثمان ٹہرا کر مہجور کیا اور عترت کو غائب قرار دیکر مطمئن ہو بیٹھے
اب جب صاحب الامر والزمان نکلین اور قرآن جدید نکالین تب کہین تمسک ثقلین
میسر ہو اور جن مجتہدین واخباریین سے اب تمسک ہی وہ سب مطرود عترت

مسلمان کہتا تہا اور اطلاع خاتمہ پر شخص معین کی متعذر ہی جب تک کہ خاتمہ اوسکا کفر پر قرآن یا متواترات سنت سے ظاہر نہو مستوجب لعن نہین حالانکہ لعن کافر معین پر بہی نار وا ہی چہ جائے اسکے جواب کو مسلمان کہے نہایت یہہ کہ مسلمان فاسق تہا سو فسق سے ایمان زائل نہین ہوتا بلکہ ایمان و فسق جمع ہو سکتا ہی کما قال تعالے خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اور جب تک ایمان باقی ہی اگرچہ ضعیف ہو اطلاق کفر کا اوسپر نکرینگے اسلئے کہ قرآن مین وعدہ جنت کا محض ایمان پر فرمایا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا یہہ آیت سورہ توبہ مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن کرنا فاسق پر اور عذاب چاہنا اوسکے لئے گویا حکم کرنا ہی خدا کو واسطے خلاف وعدگی کی کہ مخالف نص ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ومعہذا کسی شریعت مین بدکہنا بدون کا موجب اجر و ثواب نہین حتی کہ رئیس سارے بدون کا ابلیس ہی اوسکو بہی بدکہنا حسنہ نہین اسی جگہ سے جناب امیر نے سب و دشنام اہل شام سے منع فرمایا اکرہ لکم ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ لیکن امامیہ باوجود دعوی تمسک ثقلین کے قول عترت کے برخلاف گالی گفتے کو عین عبادت سراپا حسنات جانتے ہین حبذا ما قیل شعر دشنام بمذہب شما طاعت باشد؂ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم؂ بالجملہ قول ابن حجر کا استواری مین کمتر صخرۂ صماء سے نہین آپنے اوسکو نقل فرمایا ولیکن ادلہ تردید کو ضبط نکیا فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ **قولہ** وقاتل الحسین لا یکفر بذلک اس عبارت سے شمر وغیرہ پر منع لعن کیا ہی **جواب** بعد وضوح علت منع لعن کے کما سبق اس عبارت کا مدعا سہل ہو گیا اور تعین شمر وغیرہ محض آپکی خوش فہمی ہی اسلئے کہ بعد ثبوت رضا و استبشار ابن زیاد و شمر کے اس فعل شنیع پر بے تعارض ادلہ کے کسیکو اوسکے لعن مین توقف نہین **قولہ** مذہب غزالی کا درباب منع لعن یزید حیوۃ الحیوان مین مرقوم ہی کہانتک کلمات کفریہ کو نقل کیا جاے فقرہ اخیر سے معلوم کر لو انا التزم علیہ فحائز انحجار ... حیوۃ الحیوان مین مذہب غزالی کو اسطرح لکہا ہی کہ نزد جمہور اسلامیہ

قاری نے شرح اکبر مین لکھا ہی کہ بعد چار یار کے معاویہ خلیفۂ پنجم و یزید خلیفہ ششم و عبد الملک
بن مروان ہفتم اور فرزند اوسکے یزید و سلیمان و ہشام و ولید و منہم عمر بن عبد العزیز یہہ بارہ
امیر قریش بموجب حدیث کے ہین **جواب** یہہ سب بنی امیہ ہین انہین کوئی بنی عباس نہین
ان بارہ کو دونو سے قرار دیا غالبا منشا اسکا کمال تبحر علم تاریخ ہی کہ ماورا کمالات دیگر
فن مین بہی آپکو دستگاہِ کامل حاصل ہی حالانکہ ذکر یزید زمرۂ خلفا مین مستلزم اسبات کو نہین
کہ اوسکو مستجمع شرائطِ امامت جانا ہو خصوصًا اوسوقت کہ جب خود انہین علما نے تصریح
کی ہو کہ مراد خلافتِ عام ہی حق ہو یا باطل آور منجملہ اونکے ایک یزید بہی ہی اسی جگہہ سے
بدلالتِ مطابقی معلوم ہوا کہ یزید صلاحیت خلافت کی نہین رکہتا تہا چنانچہ اسی لئے سیوطی
و ملا علی قاری و غیرہما نے باوجودیکہ یزید کو خلفاء مین ذکر کیا ہی لعن و تکفیر اوسکی سے دریغ
نہین کیا غایۃ ما فی الباب ہیکہ اس تعداد مین مسامحت ہوئی سو یہہ محلِ نزاع نہین بلکہ نزاع
حسن سیرت و حقیقت خلافت مین ہی اور وہ باطل ہی معہذا ابن طاؤس ثانی کیکاؤس
و شیعہ دیگر افراخ اوسکے اور بہت سے غرائب شور قائل ہین ساتہہ حسن سیرت مامون رشید
کے حالانکہ نصوصِ قطعیۂ پیغمبر اور ائمۂ ہدی مرۃً بعد اخری وارد ہین اوسکے لعن مین بخصوصًا
اور مشعر اسبات پر کہ وہ قاتل علی بن موسی الرضا علیہ السلام ہی بزہر پلاہل فافتر قا **قولہ** ابن حجر
آخر صواعق مین لکھتا ہی کہ لا یجوز الطعن فی معاویۃ لانہ من کبار الصحابۃ الخ **جواب** صحابی ہونا
معاویہ کا عبارت قاضی شوستری سے ظاہر ہی کہ اوائل مجلس سیوم مجالس المؤمنین مین لکہا
ہی کہ تعریف صحابی بنا بر اظہر اقوال آنست کہ ملاقات نمودہ باشد با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالتیکہ
کہ ایمان باو آوردہ باشد انتہی آور مومن ہونا معاویہ کا صلح امام حسن سے واضح ہی
اسلئے کہ اگر مومن نہوتی تو امام معصوم علیہ السلام ایسے ظلوم و جہول کی دیدہ و دانستہ کیون اختیار
کرتے اور وجہ عدم طعن معاویہ کی آیندہ ذکر معاویہ مین آویگی **قولہ** و لا یجوز لعن یزید
و لا تکفیرہ فانہ من جملۃ المؤمنین الخ **جواب** مومن ہونا یزید کا اس اعتبار سے ہی کہ وہ اگلہ

ف طعن معاویہ

ف تعریف صحابی

ف منع لعن یزید و مومن ہونا او

کہ اخذ مروان اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن و الحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ **قولہ** احمد حنبل نے اپنی مسند مین لکہا ہی کہ لوگون نے بسبب عداوت کے اور بعضون نے بسبب خوف اعداء علی رض کے بہت فضائل علی کو چہپایا اور ظاہر نکیا اور بعضون نے احادیث خلاف اوسکے وضع کیے اوسپر بہی فضائل علی اسقدر ہین کہ صحابہ مین سے کسی کے فضائل برابر پائے نہین جاتے **جواب** مسند احمد مین یہہ روایت کذائی پائی نگئی اور بر تقدیر ثبوت مراد نواصب ہین نہ اہل سنت و الا احادیث مخالف فضائل علی نہین منقول ہوتے اور تکذیب اس دعوی کے لیئہا دستیاب اماسیہ ثابت ہی عبد الرزاق لاہجی شیعی نے گوہر مراد مین لکہا ہی درمیان علماء اہل سنت دور تر از عناد محدثین ایشان را یافتم کہ از فضائل حضرت امیر المومنین علیہ السلام باآنکہ مخالف معتقد ایشان ہست ہیچ پنہان نکردہ اند ہرچہ بایشان رسیدہ روایت کردہ اند و این از برکت ممارست فن شریف علم حدیث ہست انتہی **قولہ** حمیدی کہتا ہی کہ ابن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ بہت جہوٹ باندہتا ہی **جواب** یہہ روایت مفتری ہی اصل کتابوں مین اوسکا ہرگز پتا نہین ان یقولون الا کذبا صحیح ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی کہ قال لابی ہریرہ انت کنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و احفظنا لحدیثہ اور دوسری حدیث سے ثابت ہی کہ آنحضرت نے انکو دعا دی تہی قوت احفظنہ کی اسلیئے جو حدیث آنحضرت سے سنتے اوسکو نبہولتے اور یہہ اصحاب صفہ سے تہے رفیق لیل و نہار نبوی اگر انکو احادیث نبوی یاد نہون تو پہر کسکو یاد رہینگی یہہ جہوٹ تہمت ابوہریرہ پر باندہا ہی نہ ابن عمر نے صاحب کشف نے ابو اسحق سے نقل کیا ہی کہ ثبت عندنا فی الاحکام ثلثۃ آلاف من الاحادیث روی ابوہریرہ منہا الفا و خمسمأۃ و قال البخاری روی عنہ سبعمأۃ نفر من اولاد المہاجرین و الانصار و قد روی جماعۃ من الصحابۃ عنہ فلا وجہ الی رد حدیثہ بالقیاس اور کلام قاضی خان علی ما نقل فی الصوارم بہی اسکی تائید کرتا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** بخاری مسلم مین ہی کہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا ہی کہ رسول خدا نے حکم قتل سگ شکاری و سگ شبان کا نہین دیا اسطرح حکم قتل

ف عدم اخفاء محدثین اہل سنت فضائل مرتضوی

ف کذب ابوہریرہ

وما صح قتله الحسینؓ ولا امره ولا رضاه بذلک ومهما لم یصح ذلک لم یجز ان یظن ذلک به فان

اساءة الظن ایضا بالمسلم حرام انتہی سو اس عبارت کو آپنے خیانةً باتمام نقل کیا بغرض انجاح طعن کے حالانکہ علت عدم طعن ولعن کی اوس سے ظاہر ہی مع ذلک احقاق وغیرہ کتب معتمدہ شیعہ سے تشیع امام غزالی کا ثابت ہی پس اگر تنزلا اونکو سنی کہئے تو حرف انصاف یہہ ہی کہ جسطرح غزالی قاتل حسین کو فاسق کہتے ہین اسیطرح قاتل ذی النورین کو بہی پس اگر اونکو بنابر تشیع عداوت امام حسین سے تہی تو چاہیے کہ بنابر تسنن ذی النورین سے بہی ہوتی حالانکہ کوئی عاقل اسکا قائل نہین **قولہ** بخاری نے بعض خوارج سے اور ایک جماعت مطعون فیہم سے احتجاج کیا اور امام محمد باقر وجعفر صادق علیہما السلام سے نکیا یہہ ظہور ہی اوسکے تعصب کا سنت مین بکذا شان اکابر ہم **جواب** یہہ ظہور ہی آپ کی سرقت کا تشیع مین کیونکہ یہہ ساری عبارت بحر النفائس مین لکہی ہی بعینہا اس خیال پر کہ بیٹے کو باپ کے مال مین تصرف جائز ہی علی الخصوص بمقابلہ اہلسنت وقت حاجت ضروری کے اوسکو بے حوالہ کتاب نقل کیا سو بخاری نے مروان سے روایت کی ہی نکسی اور خارجی سے اور وہ بہی بالانفراد نہین بلکہ ہمراہ اوسکے مسور بن مخرمہ بہی ہی اور وہ ثقہ ہی اور یہہ مقرر ہی کہ جب کوئی منافق مبتدع نقل کرنے بعض اخبار مین شریک الحق ہو تو اوس سے اخذ کرنے مین مضائقہ نہین خصوصًا بخاری مین روایت مروان کی باین صفت دو جگہہ سے زیادہ نہین ایک تو قصہ حدیبیہ مین دوسرے قصہ سبی طائف وہی تعقیب مین سو ان دونو مقام کو کسیطرح کا علاقہ عمل وعقیدہ سے نہین اسیطرح روایت اوسکی بصفت مذکور اور جگہہ بہی ہی اور مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین ہی ہی اور سند بہی اوسکی منتہی ہوتی ہی طرف انکے پس جس صورت مین کہ خود امام مروان سے روایت کرین تو بچارے بخاری کو اوسکی روایت سے بحیثیت ثقہ کیا احتراز لائق ہی سہذا بخاری نے ادب مفرد مین امام جعفر صادق سے روایت کی ہی اور نہج البلاغہ مین

روایت بخاری از خوارج

شرکت منافق با قصد در نقل اخبار

روایت بخاری از جعفر صادق در کتاب ادب مفرد

بلکہ زانہم کانوا یکرون کثیرا من احادیثہ دمروی ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمود الا ان

اکذب الناس او قال اکذب الاحیاء علی رسول اللہ صلعم ابو ہریرۃ الدوسی الی قولہ ابن ابی الحدید بعد

نقل این روایات گفتہ کہ ابن قتیبہ تمام انچہ من ذکر کردم در کتاب معارف در ترجمہ ابو ہریرہ مذکور

ساختہ انتہی بلفظہ مختصرًا پس جب صورت یہ ہی کہ یہہ سب روایات کتب شیعہ سے منقول ہوئی

تو کیا سائغ طعن بابت اسکے اہل سنت پر ہی خصوصًا جبکہ تشیع انکا باقرار اہل التشیع ثابت ہو

سبحان علی خان نے مکتوبات مطبوع مین لکھا ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی تفضیلی ست انتہی اور

تشیع اسکا مجلدات بحار الانوار مجلسی خاصۃً مجلد السماء والعالم سے بقرائن بلکہ بدلائل ثابت ہی

اور تصانیف علمائے ایران بھی اسی کی مقتضی ہی اور صوارم وحسام و ذو الفقار جانگ جا لئنی بھی

گواہ اس مدعا کی ہی کہ عبد الحمید بن ابی الحدید معروف بفاضل مدائنی شیعی ہی اسیطرح تشیع اوسکا با قرار

استرابادی ومازندرانی ثابت ہی اور ابو جعفر نقیب شیخ ابن ابی الحدید ہی اور رکیدت مین شیخ نجد ہی

سے بھی سابق القدم ہی چنانچہ تالیفات وروایات اوسکے دلالت تامہ رکھتے ہین اوسکے

غلو رفض پر اور حال تشیع ابن قتیبہ صاحب معارف کا آئندہ آویگا پس جواب اس بیان کا اسیقدر کفایت ہی

کہ بموجب تصریح پسر صاحب صوارم نقل شیعی سُنی پر حجت نہین کما قال طرفہ اینکہ روایات مذہب

خود مے آرد واتباع از ما میخواہد کاش از کتب شیعیان این روایت را نقل میکرد باز اگر اتباع آن

میخواست چندان مستبعد نبود کذا فی رسالۃ التصغیمیۃ بنا علی ہذا ہم کہتے ہین کہ طرفہ یہہ ہی کہ روایات

اپنے مذہب کے لاتے ہو اور اتباع ہمسے چاہتے ہو کاش ان روایات کو کتب اہل سنت سے

نقل کیا ہوتا اور پھر اتباع چاہا ہوتا کہ چندان دور نہ تھا یہہ حال ہی مولانا شیعہ کا واے

دو ہرون پر حالانکہ ابو ہریرہ وہ شخص ہین کہ صاحب کشف الغمہ نے لکھا ہی کہ امام محمد باقر نے

اونسے سند حدیث کی ہی اور صاحب تحفہ نے نقل فرمایا کہ جب معاویہ نے ابو ہریرہ کو

شام سے طرف مدینہ کے واسطے خواستگاری ام خالد کے ساتھ یزید کے بھیجا تو اوسوقت

عبد اللہ بن زبیر وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن مطیع بن الاسود نے بھی اونکی زبانی پیغام

سگ زرعی کا بہی نہین دیا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی کہتا ہی **جواب** یہہ نقل
تحفۃ الشیعہ سے مسروق ہی اور اوسنے نزہیہ نقابل کشمیری سے اخذ کی ہی لیکن اسمین کوئی جہت
طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ مقصود ابن عمر کا یہہ ہی کہ سگ زرعی نزدیک ابوہریرہ کے ہی
اونہون نے اسکا حکم آنحضرتؐ سے پوچہا ہوگا کیونکہ جو چیز جس شخص کے پاس ہوتی ہی اوسکو فکر
اوسکے مسئلہ کی ہوتی ہی اور جسکے پاس نہین اوسکو چندان طلب اوس مسئلہ کی نہین ہوتی چنانچہ
اسی جہت سے صحیح ترمذی مین بروایت عبد اللہ بن مغفل آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے حکم دیا تہا سوائے کلب صید
وکلب حرث وکلب غنم کا اور یہہ حدیث حسن ہی پس جس صورت مین کہ حکم سگ زرعی کا احادیث دیگر
سے بہی ثابت ہی اوسوقت تمہارا طعن ابوہریرہ پر بیجا ہی تمکو کتّے نے کاٹا ہی اسلئے ناپ شناپ
بکتے ہو وتفصیلہ فی المنتہی **قولہ** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ تہا
سفیان ثوری اعتبار نہین کرتا اخبار ابوہریرہ پر مگر جو متعلق بہشت و دوزخ ہون ابوجعفر نے کہا
کہ قول ابوہریرہ کا ہمارے مشائخ مقبول نہین کرتے اسلئے کہ عمر بن خطاب نے اوسکو درہ
سے مارا اور کہا تو نے بہت حدیثین بنائی ہین یہہ حال ہی انکے راوی کلان کا دائرے دوسرون کا
جواب یہہ سب اقوال مسروق ہین صوارم مجتہد جائسی سے بخیانت نقل اور اوسنے ان سب کو
ابن ابی الحدید سے نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید نے معارف ابن قتیبہ سے اور ابن قتیبہ شیعی ہی
چنانچہ اصل عبارت صوارم یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابوجعفر نقل میکند کہ او گفت ابوہریرہ
نزد شیوخ ما مدخول وغیر مرضی است در باب روایت وعمر او را بدرہ زدہ وجزم بکذب او نمودہ
و فرمودہ قد اکثرت الروایۃ واحر بک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واز سفیان
ثوری مروی است کہ او از منصور بن ابراہیم التیمی روایت نمودہ کہ گفت ما کانوا یاخذون
عن ابی ہریرۃ الا ما کان من ذکر جنۃ او نار و ابو اسامہ از اعمش روایت نمودہ کہ گفت بود ابراہیم
صحیح الحدیث وہرگاہ من از کسی حدیث مے شنیدم بر او عرض میکردم پس یک روز آوردم
پیش او احادیث ابی صالح را کہ او از ابی ہریرہ روایت نمودہ ابراہیم گفت احادیث ابوہریرہ را

جواب طعن ابوہریرہ در باب سگ زرعی

طعن ابوہریرہ

بنایا وہ بہی غلط کہ مضاف الیہ مضموم بحرف لکہا کہ فی شانِ ابو بکرٍ حالانکہ یہہ غلطی مبتدیانِ علم نحو پر
بہی مخفی نہین چہ جائیکہ صاحب قاموس کے ستعمدا اگر نقل سفر السعادۃ نزدیک تمہارے سند ہی
توپہر اس قسم ثانی نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکو سند نہین سمجہتے یعنی درباب فضل علی بن ابیطالب

احادیث بیشمار وضع کردہ اند الخ **قولہ** جامع ترمذی مین لکہا ہی من اراد ان ینظر الی آدم فی
علمہ الی آخر الحدیث فلینظر الی علی بن ابیطالب **جواب** ہمکو یہہ حدیث ترمذی مین نہین ملی ایسے
طوفانون سے بیشبہ اہل سنت لاجواب ہوجاوینگے **شعر** سخن چین را تو انم چارہ کرد
کہ تا خود مین نگویم او چہ چینید * ولے از مفتری نتوان بر آمد * کہ او از خود سخن سے آفرید *

قولہ علی خیر البشر بعدی من ابا فقد کفر فخر رازی نے اسکو ابن مسعود سے روایت کیا ہی
اور ہدایت السعدا مین بروایت حذیفہ مسطور ہی **جواب** یہہ رازی والد طوسی شیعی ہی
اور ہدایت السعدا کتاب مجہول الحال ہی فلا ینتہض بہ الحجۃ علی اہل السنۃ اور کتب صحاح اہل سنت

مین اس حدیث کا اتا پتا نہین **قولہ** ایضا من الموضوعات اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم الی قولہ نقلہ المولوی عبد العلی فی شرح المسلم **جواب** جو جرح اس حدیث کی تم نے
نقل کی ہی وہ خاص ہی ساتہ رواتِ مذکور کے اور روایت اوسکی اور راویون سے
کہ ثقہ ہین بطرق اخری بوجہ صحیح ہی آئی ہی اسلئے موضوع ہونا اوسکا مسلم نہین کذا فی التبصرہ
والازالۃ والسیف اور عمدۃ المحدثین امامیہ حسام الدین محمد صالح بن احمد مازندرانی نے شرح
کافی مین فرمایا ہی کہ الحدیث معتبر وان کان الراوی کذوبا لان الکذوب قد یصدق اور
منتہی الکلام مین واسطے الزام شیعہ کے تصحیح مفصل اس حدیث کی ائمہ معصومین سے بدلالات
روایات معتمدہ کتب امامیہ نقل کی ہی فلیرجع الیہ **قولہ** عینی شرح بخاری وکتاب الترغیب
والترہیب وامثال اوسکی سے کیفیت وضع حدیث کی معلوم ہوتی ہی صاحب شوق
مطالعہ سے لطف اوٹہا سکتا ہی اس مختصر مین گنجایش نہین کہ زیادہ اس سے

لکہون **جواب** وجہ عدم گنجایش کی یہہ ہی کہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام

لئے اپنے خطبہ کا دیا جب ابوہریرہ پہنچے ام خالد نے انسے مشورہ کیا ابوہریرہ نے باواز بلند کہا کہ مین کسی کو برابر سبطِ رسول و قرہ عین بتول کے نہین جانتا چنانچہ ام خالد نے انہین کے کہنے پر اموال و متاع یزید سے دست بردار ہو کر نکاح اپنا ساتھ امام حسین علیہ السلام کے کیا اور مشرف باین شرف ہوئی یہہ حال ہی الفت ابوہریرہ کا ساتھ اہل بیت نبوی کے علاوہ اسکے تہذیب مین امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے ہونا ہریرہ کا اہل بیت مین نقل کیا ہی عجب ہی کہ ہریرہ تو اہل بیت مین ہو اور ابوہریرہ محب اہل بیت بھی نہون لیکن تم کیا کرو تاثیر بغض صحابہ سے دل سیاہ ہو گیا ہی ہر نور برنگ ظلمت نظر پڑتا ہی شعر اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ✤ فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ✤ **قولہ** اس سے ثابت ہی کہ حق مین صحابہ کے واسطے مصلحت کے احادیث وضع ہوئی ہین خصوصاً شان مین تینون نامور کے **جواب** وجہ تخصیص وضع حدیث کی شان مین تینون نامور کے معلوم نہوئی اسلئے کہ وضاعین کذابین نے سب کے حق مین احادیث وضع کی ہین کیا شیخین اور کیا ختنین اور جو ایسی احادیث ہین وہ بقید وضع کتب موضوعات مین مرقوم ہین اور اس سے موضوع ہونا کل احادیث فضائل خلفاء اربعہ کا لازم نہین آتا اور یہہ عین انصاف اہل سنت کا ہی کہ باوجود اعتقاد حسن سیرت و سریرت خلفاء ثلثہ کے ہر حدیث بے سند کو انکے حق مین قبول نہین کرتے جب تک صحت اوسکی ثابت نہو قال تعالی فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ہداہم اللہ واولئک ہم اولوا الالباب **قولہ** قال الفیروزآبادی ما ورد فی شان ابوبکر فہی من المفتریات التی یشہد بداہۃ العقل بکذبہا کذا فی سفر السعادۃ **جواب** عبارت سفر السعادۃ فارسی ہی نہ عربی و لفظہ ہکذا در باب فضائل ابی بکر آنچہ مشہور ترست از موضوعات احادیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ الی قولہ امثال این از مفتریاتیست کہ بطلان آن ببداہت عقل معلوم است انتہی اس سے ثابت ہی کہ علی الاطلاق احادیث فضیلت ابوبکر موضوع نہین بلکہ جو مثل حدیث مذکور کے ہین وہ موضوع ہین جنکے واسطے اظہار مہارت علم و کیدیت کے فائدہ کو مہی

فی ذکر خالد و ایضاً عن ابوہریرہ باہل بیت

فی وضع احادیث در حق خلفاء ثلثہ

فی ذکر فضائل ابوبکر

الائمۃ والرواۃ یرون کلامھم ویتشابھون فی الفاظھم ولذا یقع فی الفاظھم عدم السلاسۃ انتہی اور شرح باب ابطال الرویۃ مین لکھاہی ولما کانت ہذہ الاحادیث من تقریرات الرواۃ فان رایت القصور فی عباراتہا فھو من الرواۃ لانہم کانوا فی الاکثر عامیین رضوان اللہ علیہم والائمۃ علیہم السلام اعلی واجل من ان یکون عباراتہم قاصرۃ فانہم علیہم السلام فی اعلی مراتب الکمال فی عرشہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ انتہی پس جب یہہ اشخاص بسبب بے علمی کے مطلب عبارت ائمہ کو نسمجھے اور اوسکو بے طور تغیر دیا تو انکی روایت واحادیث کا کیا اعتبار یہی دلیل موضوع ہونے اخبار امامیہ کی کافی وشافی ہی اسیطرح مجلسی نے بحار مین اور شیخ الطائفہ نے علل الشرائع مین امام جعفر صادق سے نقل کیاہی لاتکذبوا الحدیث اتاکم بہ مرجی ولاقدری ولاخارجی نسبۃ الینا فانکم لاتدرون لعلہ شیٔ من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشہ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امامیہ کو احادیث اہل سنت مخالف مین جائے قیل وقال نہین بے عذر اوسکو قبول کرنا چاہیے پس مہمد اطعن کرنا تمہارا پروقاحت ہی شعر چشم بکشائی بعیب دگران ؛ چون رسی در عیب خود کوری ازان ؛ **قولہ** کتب سیر مین ہی کہ معاویہ نے ایک جماعت صحابہ وتابعین سے کہاکہ قبیح جناب امیر کو پیغمبر خدا سے روایت کرو منجملہ اونکے ابوہریرہ وعمرو بن العاص مغیرہ صحابہ سے اور عروہ بن زبیر وکعب احبار وغیرہم تابعین سے معروف ہین **جواب** یہہ روایت جسکو تمنے مصدر بلفظ کتب سیر کیاہی ابن ابی الحدید شیعی معتزلی نے لکھی ہی نہ کسی سنی نے اور اوس سے مومن جاسی نے رسالہ ضیغمیہ مین نقل کیاہی اور تمنے ضیغمیہ سے سرقہ کی اصل عبارت یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابو جعفر اسکافی روایت نمودہ کہ معاویہ قومی از صحابہ وتابعین را تعیین کردہ بود کہ اخبار قبیحہ کہ متضمن طعن بر امیر المومنین علی بن ابی طالب باشد وضع نمایند وایضا روایت نمودہ کہ بسی کس از صحابہ از جانب معاویہ سالانہ سے یافتند تا احادیث خاطر خواہ او وضع نمایند انتہی اور پوری عبارت صوارم مین ہی سو یہہ بات اگر صحیح ہوئی تو آخر کل یا بعض روایات مذکور کتب اہلسنت مین مسطور ہوتی حالانکہ ایک حدیث بھی اس قسم کی کسی کتاب ضعیف

ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء ورنہ ظاہر ہی کہ جو احادیث موضوعہ فضائل اصحاب یا مسائل کتاب مین وضاعین کذابین نے بنائی ہین وہ کتب موضوعہ مین بقید وضع مرقوم ہین اونکو کوئی سُنّی صحیح وثابت نہین جانتا کہ طعن وتشنیع مخالف اونپر وارد ہو اور کتب اس فن کی بہت ہین جیسے موضوعات ابن جوزی اور دُر ملتقط صغانی اور موضوعات جوزقانی وقزوینی ومختصر صاحب قاموس ومقاصد سخاوی وتمیز الطیب من الخبیث وذیل موضوعات ابن جوزی للسیوطی وکتاب وجیز للسیوطی ولآلی مصنوعہ للسیوطی وتخریج الاحیاء للعراقی وتذکرہ ابن طاہر فتنی اور یہہ قسم خاص ہی ساتھہ احادیث موضوعہ کے اور جیسے مصنف ابن حبان وعقیلی وازدی فی الضعفاء وافراد دارقطنی وتاریخ خطیب وحاکم وکامل ابن عدی ومیزان ذہبی اور یہہ قسم خاص ہی ساتھہ رجال کذابین وضعفاء کے اور انکے مصنفین نے ترجمہ احوال مین حال ضعف ووضاعت حدیث ورجال کا بیان کر دیا ہی پس جو احادیث سوا انکے ہین اور کتب صحاح مین بقید صحت موجود ہین وہ بے شبہہ حجت ہین اونکو کسی نے موضوع کہہ کے استدلال نہین کیا کہ محل طعن ہو سکیں وشیعہ کے کہ ائمہ برحق نے انکے محدثین کے حق مین فرمایا ہی یفترون علینا اہل البیت ویروون عنا الاکاذیب اور انتحال وتحریف کرنا قدما وخلف امامیہ کا کتب معتمدہ شیعہ مثل کتاب حسن افادات شیخ الطائفہ وتفسیر حسن عسکری واحقاق الحق وافادات وہفوات کنتوری سے ظاہر ہی کہ اصل قصہ کیا ہوتا ہی اور محدثین محدثین انکے اوسکو کہان تک پہنچاتے ہین اور کیا چیز بناتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی ازالۃ العین مین لکھی ہی اسی جہت سے کوئی حدیث احادیث امامیہ سے مطابق قرآن نہین ہوتی جسکو ملاؤ وہ مخالف کتاب اللہ ہی بلکہ انکے راوی جاہل گنوار تھے کلام ائمہ کو مطلق نہ سمجھتے تھے اور احادیث ائمہ کو بسبب بے علمی کے بتغیر الفاظ وعبارت نقل کرتے تھے چنانچہ صاحب شافی شارح کافی کلینی نے شرح باب فی الغیبۃ مین لکھا ہی

اقول الائمۃ علیہم السلام کانوا اکمل ہذہ الامۃ وہم فصحاء وکلامہم دون کلام اللہ ورسولہ وفوق کلام

لعنت کردند و معاویہ را دشنام میدادند منع فرمود آن لعنت کردن و دشنام دادن را

انتہی بلفظہ اور فخر الدین نجفی نے مجمع البحرین مین لکھا ہی کہ السب الشتم والشتم السب بان

تصف الشئی بما ہو ازراء ونقص انتہی بحروفہ اور یہہ عبارت دال ہی عدم تفاوت سب و شتم و لعن پر

وہو المطلوب اور نہج البلاغۃ مین ہی انہ لما سمع اصحابہ یسبون اہل الشام قال انی اکرہ لکم ان تکونوا

سبابین معہذا سنیو نکے دم مارنے کا یہہ حال ہی کہ انکار سعد بن وقاص کا والی شام پر

اور انکار تمامی اہل مدینہ منورہ کا عائشہ اوضاع یزید پر اور انکار شہید زید بن ارقم کا ابن زیاد ملعون پر

بابت بے ادبی کرنے اوسکی کے ساتھہ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے اور انکار معاویہ بن

یزید رحمہ اللہ تعالی کا اپنے جد و پدر پر علی رؤس الاشہاد بر سر منبر وقت خلع خلافت کے اور انکار

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بلکہ برہم کرنا ان رسوم بد کا اور جاری کرنا تعزیر کا بعض مرتکبین

سب وغیرہ پر شہرت و ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہی اور کتب صحاح و کتب تواریخ سنیو نکے

اوس سے مملو اور احتجاج طبرسی مین رد حضرت امام حسن کا والی شام و عمرو بن العاص و امثالہما پر

بنہایت کثرت و شناعت مذکور پس انکار آپکا بطور سلب کلی کہ درحق ابن کسان احدی انہ سمیا ان

نمیز ند انتہی بلفظہم قابل تماشا اہل بازار و دکاکین ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ جو دیکہا کہ قتل عثمان

مین کئی ہزار صحابہ و تابعین و اہل اسلام و ضا دید شام متفق ہین اور معاویہ رض نے جناب امیر سے

لڑائی کر کے حکم دشنام عام دیا اسلئے اپنے عقائد مین لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی اور سب

ختنین فسق جواب شرکت کئی ہزار صحابہ و تابعین کی قتل عثمان مین محتاج بیان سند ہی اور

تفرقہ درمیان سب شیخین و ختنین کے قول قدماء اہل سنت ہے اور متاخرین اب تفرقہ نہین سمجہتے

وجہ قول اول کی یہہ ہی کہ بنیاد احکام شرع کی ظاہر پر ہی نہ باطن پر مثلا جو کوئی سجدہ بت کا کرے

یا قرآن کو معاذ اللہ قاذورات مین ڈالے اوسکو حکم کفر کا دیا جاویگا اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات

متحقق ہی کہ سجدہ بت کا از روی اعتقاد کے یا ڈالنا مصحف کا قاذورات مین بانزدی عناد کے ہے بس طرح

جو کوئی سب شیخین کرتا ہی اوسپر حکم کفر کیا جاتا ہی اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات محال ہی کہ خلاف

وصحیح مین پائی نہین جاتی بلکہ جو احادیث موضوعہ حق مرتضوی مین کتب موضوعہ اہل سنت مین
لکھی ہین وہ بھی بابت فضائل ہین نہ بابت فضائح وقبائح سعہذا اصحاب و تابعین مذکورین مناقب
مرتضوی مین پیش قدم جماعت اصحاب و توابع ہین کما دلت علیہ کتب صحاح اہل السنۃ **قولہ** ابن
ابی الحدید کہتا ہی کہ ایک جماعت اہل سیر سے متفق ہی اسبات پر کہ علی نے فرمایا کہ کعب کذاب ہی
اور وہ منحرف تھا جناب امیر سے **جواب** روایات بیشمار ملا مجلسی کی دلالت کرتے ہین تشیع واخلاص
کعب احبار پر چنانچہ بحار الانوار مین بروایت حسن مجتبی جناب امیر سے مروی ہی کہ مین و کعب احبار
پاس عمر بن خطاب کے بزمانہ خلافت فاروقی بیٹھا تہا عمر نے کعب سے پوچہا کہ اعلم امت بعد حضرت
موسی کے کون تھا کعب نے کہا کہ یوشع بن نون اسیطرح ہر وصی بعد نبی کے اعلم و افضل امت کا
ہوتا ہی عمر نے کہا کہ وصی ہمارے پیغمبر کا ابوبکر ہی کعب نے کہا حاشا کہ ابوبکر وصی ہو بلکہ وصی پیغمبر آخر
الزمان کا علی بن ابیطالب ہی اور اس عوی پر بہت دلائل و براہین اور قصہ ہاے پیشین بیان
کئے ہین کہ بجہت محافظت تطویل کے بلحاظ قدر ضرورت پر اکتفا کیا پس باوجود ایسے روایات کے
منحرف ہونا کعب کا جناب مرتضوی سے بنہایت بعید ہی فافہم **قولہ** علی بن محمد بن یوسف نے کتاب
الاحداث مین لکھا ہی الی قولہ یہہ ہی حال مجمل حریفونکا **جواب** یہہ کتاب مجہول الحال ہی کوئی سنی
نہین پہچانتا اور نقل ایسی کتاب سے جائز نہین خصوصا بمقابلہ خصم کہ جز مسلمات اوسکو نمانے گا
یہہ احداث تمہارا ہی نہ علی بن محمد کا **قولہ** عہد معاویہ سے اوائل عہد عمر بن العزیز تک تریسٹھ سال
بر سر منبر سب ولعن جناب امیر و یاران جناب امیر مثل مالک اشتر وغیرہ جاری ہی یہانتک کہ بقول
ابو الفداء وصاحب استیعاب ۹۹ ہجری و بقول صاحب حبیب السیر سال یکصد ہجری مین عمر بن
عبد العزیز نے ممانعت کی مین کہتا ہون انکے حق مین کوئی سنی دم نہین مارتا **جواب** سابق
گذر چکا کہ باتفاق فریقین روایت کتب تاریخ معتبر نہین علی الخصوص روایت تاریخ شیعی مثل
حبیب السیر علاوہ اسکے جس صورت مین جناب امیر سب ولعن سے منع فرماوین تو سنیونکو
کیا لائق ہی کہ خلاف اوسکے اقدام کرین مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکھا ہی کہ اہل کوفہ شام پر

کہ ہرگز احادیث مناقب علو درجات ہماری کو خاطر مین نہین لاتے یا اوسمین تعمق نہین کرتے
اور بعض آیات قرآنی کے ساتھہ متمسک ہین گویا براہ تعصب بیداری انکار مین افراط کرتے ہین نہ یہہ کہ دانستہ
منکر احکام قرآن و ضروریات دین ہین گو یہہ بات لازم سبب طعن ہوا اسلئے کہ لزوم کفر کفر نہین ہوتا
بلکہ التزام کفر کفر ہی اسلیئے شبہہ کی جگہہ انکی تکفیر سے احتراز فرمایا سبحان اللہ یہہ کیا مرتبہ احتیاط کا
ہی جو جناب عثمان اور حضرت امیر سے وقوع مین آیا لیکن متاخرین اہل سنت نے جب دیکھا کہ اب وہ سب
شبہے زائل ہوگئے اور حق باطل سے ممتاز ہو گیا اور تہمتین اون مبتدعین کی بے اصل محض نکلین
اور تتبع احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ منکرین ختنین کے
معاملہ کفار کا سا کیا جسطرح ترمذی مین ہی کہ جنازہ ایک شخص کا آنحضرت کے سامنے لائے
تاکہ اوسپر نماز پڑہین آپنے نماز نہ پڑہی اور اوروں کو حکم دیا نماز پڑہنے کا اوسپر جب پوچھا تو فرمایا
کہ یہہ عثمان کو دشمن رکھتا تھا اسکا دشمن ہون اسیطرح حق مین منکرین جناب امیر کے فرمایا
چنانچہ صحاح احادیث مین آیا ہی کہ دوستی علی کی نشانی ایمان ہی اور دشمنی علی کی نشانی نفاق
کی اور آیا ہی کہ دوست نہین رکھتا تجھکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا تجھکو مگر منافق اور آیا ہی اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ اسلیئے اب حکم ساتھہ کفر سباب ختنین کے کرتے ہین اور
یہی مذہب منصور و مفتی بہ ہی اور شیخ ابن ہمام بھی یہی چاہتا ہی کہ سب ان سبکی کفر ہو اسلیئے کہ بزرگی
و علو مرتبہ سبکا متواتر و ضروریات دین سے ہی قولہ کہتے ہین کہ محاربہ علی و معاویہ کا باعث
ریاست کے تھا نہ امر دین مین دونو برسر حق تھے معاویہ مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا ہی اور
قاتل و قتیل دونو بہشتی اسجگہہ محدثین اپنی کتب صحاح کی اور آیات محکمات بہول گئے آنحضرت نے
من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ عز وجل ومن سب اللہ عز وجل اکبہ اللہ علی منخرہ
فی النار اخرجہ الکنجی وغیرہ الی قولہ اخرجہ الحافظ النمری واخرجہ الطبرانی وابن عساکر والخطیب وقال
تعالی الذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم بیشک بموجب حکم خدا و رسول دشمنان نفس رسول
مستحق لعنت خدا و الناس و ملائکہ اجمعین ہین اور بموجب خبر لایحب علیا منافق ولا یبغضہ

شیخین کا منکر اونکی خلافت کا نہو اسواسطے کہ وجہ طعن کی شیخین مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سوا ے امر خلافت کے اور کچھہ معلوم و مشہور نہین اور یہہ انکار مفضی ہوتا ہی طرف انکار طبقہ اول
تواتر کے جسپر ثبوت نبوت کا مدار ہی تو سب شیخین بے شبہہ کفر ہی اور وقوع سب کا اہل مصر سے نسبت
حضرت عثمان ذی النورین کے مبنی ہی اوپر حمایت مروان کے اور وقوع سب کا اہل شام سے نسبت
حضرت امیر علیہ السلام کے جسکی حکایت اہل تاریخ کرتے ہین مبنی ہی اوپر عدم قصاص قتلہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ فی الواقع بوجوہ صحیحہ موجہ ہی تو یہہ سب کرنے والا انکا کافر بہی نہین بلکہ
فاسق ہی اور فاسق لائق لعن کے نہین اسلیے کہ کفر منحصر ہی انکار اوہمیت دو رسالت مین اور جو
راجع ہو طرف اوسکے دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت ختنین نے اپنے سابین کو حکم کفر کا نہین فرمایا
چنانچہ مشکوۃ مین ہی کہ جب خوارج نے محاصرہ حضرت عثمان کا کر لیا او مسجد نبوی مین امام اپنی طرف
سے مقرر کیا او رجناب ممدوح پہ سب کی نوبت آگئی لوگون نے اونسے کہا کہ تم امام عام ہو
اور جو بلا تمہر اوپر ہے ہی وہ تم دیکھتے ہو اور امام فتنہ ہمکو نماز پڑہاتا ہی اب کیا کہتے ہو حضرت
عثمان نے کہا کہ بہت اچہی چیز نماز ہی جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین سو جب لوگ اچہا کام کرین تو
اونکے ساتھہ اچہا کام کرو اور جب برا کام کرین تو اونکی بدی سے بچو الغرض اجازت دی کہ نماز
سات ان مبتدعین کے پڑہو اور حکم کفر کا نہین کیا اور اگر حکم کفر کا کرتے تو کیونکر نماز ادا ہوتی
اسیطرح جناب امیر سے دار قطنی وغیرہ مین مروی ہی کہ جب اون سے حال باغیون کا پوچہا کہ اونکے
حق مین کیا اعتقاد کرین فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہنوز مسلمان ہین لیکن بسبب بغاوت کے
مرتکب کبیرہ و بدعت کے ہوئے ہین اسلیے اہل سنت سب ختنین کو فسق و بدعت کہتے ہین لیکن بدعت
و فسق عظیم بخلاف سب شیخین کہ اوسمین اس قسم کے آثار وارد نہین اگر کوئی کہے کہ ختنین نے کسواسطے
حکم کفر کا اپنے سابین پر نکیا حالانکہ قیاس مع ادلہ صحیحہ اوسپر قائم ہین تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرات
ختنین نے شہاب مبتدعین کو نظر باحتیاط تکفیر مسلمان معتبر کہا او رجانا کہ تغیر سیرت شیخین کا
حضرت عثمان سے اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر اسقدر اونکے اذہان مین راسخ ہی کہ

سب ختنین فسق ہی

فرمایا کہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون پس معلوم ہوا کہ اسقدر صحبت باوجود کبائر کے بسبب ایمان کے
لابد ونا گزیر ہی اور مدار عداوت مطلقہ دینی کا کفر پر ہی تو ہر کافر کو دشمن رکھنا چاہیئے کما قال تعالی
لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء اور یہہ بات بالاجماع ثابت ہی کہ صحابہ سے کوئی امر موجب
کفر و حبط اعمال کا صادر نہین ہوا مگر یہی مخالفت یا محاربت حضرت امیر کی بابت خلافت کے
جیسا شیعہ کو وہم ہی سو یہہ دونو امر موافق تحقیق معتبرین شیعہ کے کفر نہین ہین اور جب کفر نہوی
تو مثل ایکا دشمن بہی نہو گا کتاب نہج البلاغہ مین کہ نزدیک شیعہ کے حرف حرف اوسکا متواتر
جناب امیر سے مروی ہی اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج
والشبہۃ والتاویل یہہ صریح ہی اس بات مین کہ محارب حضرت امیر کا مسلمان ہی نہ کافر اور
محاربہ اوسکا بسبب ہی اشتباہ و تاویل پر جسکو بلفظ خطائے اجتہادی تعبیر کیا جاتا ہی اسیطرح
صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل اسلام معاویہ ہی اسلیئے کہ اطاعت کافر کی درست نہین خصوصا
ایسے امام معصوم سے کہ نمبر ثانی ائمہ ہی مین ہو خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقاید مین
لکہا ہی کہ کفر نام ہی عدم ایمان کا خواہ بضد ہو یا بے ضد اور فسق خروج ہی طاعت خدا سے
مع ایمان کے اور نفاق اظہار ایمان ہی باخفاء کفر اور فاسق مومن ہی مطلقا اور عذاب صاحب
کبیرہ کا منقطع ہی اسلیئے کہ مستحق ثواب ہی بنابر ایمان انتہی حاصلہ پس ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ
و صاحب فسق ہنوز مومن ہی علی الاطلاق اور لعن و تبرا اوسپر جائز نہین بلکہ مستحق عفو و مغفرت
ہی و لائق شفاعت و دخول جنت گو بعد العذاب ہو کما جاء شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
اور ظاہر بہی یہی ہی اسلیئے کہ تبرا و لعن اوسوقت روا ہی جب کوئی جہت محبت کی موجود نہو
اور یہہ خاص ہی موت علی الکفر پر کیونکہ بعد کفر کوئی عمل خیر باقی نہین رہتا اور جب تک فسق
و ارتکاب کبیرہ ہی تب تک ایمان و اسلام باقی و برقرار ہی گو فسق و عصیان مکروہ ہی مع ہذا تجرید
طوسی مین لکہا ہی کہ احباط عمل باطل ہی اسلیئے کہ مستلزم ہی ظلم کو کقولہ تعالی من یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ پس جبتک کہ کفر متحقق نہین کوئی عمل حبط نہین ہوتا اور مرنا معاویہ کا کفر پر کسیطرح

ہوین اخرجہ الترمذی مبغضین آپکے داخل حکم اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ہین الخ انتہی
حاصلِ جواب اگرچہ علمای ماوراء النہر و متقشفین فقہا رسارے حرکات و جدال و قتال کو جو معاویہ سے
نسبت جناب امیر کے وقوع مین آئے محمول خطاے اجتہادی پر کرتے ہین لیکن محققین اہل حدیث نے
بعد تتبع روایات صحیحہ کے یون معلوم کیا ہی کہ یہہ حرکات خالی نہین ہی شائبہ نفسانیت و حمیت
اَمویت اور تعصب قرابت سے جو معاویہ کو ساتھہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے حاصل تھی
معہذا غایۃ ما فی الباب اسیقدر ہی کہ ارتکاب کبیرہ و بغی و فسق ہی سو فاسق مستحق لعن نہین پس اگر
مراد سبّ سے اتنی ہی کہ اس فعل کو بد جانین اور بد کہین تو بے شبہہ نزدیک محققین کے یہہ
امر واقع ہی اور اگر مراد لعن و شتم ہی تو معاذ اللہ کوئی مسلمان اوسکا قائل نہین اسلیئے کہ نزدیک
اہل سنت کے صاحب فسق و مرتکب کبیرہ لائق استغفار کے ہی بلکہ استغفار اوسکے حق مین مامور
ہی پس لعن حرام ہوئی خاصۃً جس صورت مین کہ مرد صحابی ہو اور وقت شفاعت رسول و عفو صاحب
حق مثل جناب مرتضی اوسکے حق مین نسبت اور فساق و اہل کبائر کے زیادہ تر متوقع و مامول
ہی اور یہہ بات بہی بالقطع معلوم و متحقق ہی کہ عہد نبوی مین بعضے صحابہ مرتکب کبیرہ کے ہوے جیسے ماعز
سلمی وغیرہ اور ان سے زنا و شرب خمر وغیرہ ہو گیا اور جیسے حسّان بن ثابت کہ شریک قذف
عائشہ صدیقہ ہو گئے تھے ولیکن آنحضرت نے انپر حکم کفر کا جاری نہین فرمایا باوجودیکہ ہنوز قذف عائشہ
قرآن مین بنصوص التحریم بہی نہوا تھا بخلاف اسوقت کے کہ اب قاذف عائشہ بلا شبہہ کافر ہی بسبب
انکار نص قرآن کے اور مدار محبت دینی کا صرف ایمان پر ہی اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی
کہ ولایت او محبت مومنین کی کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ سے زائل نہین ہوتی قال تعالےٰ
اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا مراد دو طائفہ سے بنو سلمہ و بنو حارثہ ہین کہ
جنگ احد مین قبل قتال کے باغوائے عبد اللہ بن اُبَیّ منافق قاصد فرار ہوے تھے کہ بالاجماع
کبیرہ ہی خصوصاً ایسے جہاد سے جسمین پیغمبر بنفس نفیس حاضر ہون اور وہان ہلاک پیغمبر محظور بلکہ مظنون
ہو سو باوصف اسکے حق تعالےٰ نے ولایت اپنی ان دو نو طائفہ کے ہات نہ اوٹھایا بلکہ اونکو مومنین

مین حکم لعن و تبرا کرنے ساتب و محارب حضرت امیر کا ہی کہ مدعا پر منطبق ہوون نہایت یہہ ہی کہ
سب مرتضی حکم سب خدا و رسول مین ہی سو یہہ مضمون نسبت جمیع اصحاب کے عموما وارد ہی عن
عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی
من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اخرجہ الترمذی اور معاویہ بے شبہ صحابی ہین اور انکے
حق مین بعض احادیث بھی وارد ہین اسلئے اہلسنت انکو برا نہین کہتے اور سالق نص کا حکم
ان کو نواصبا مین کذا فی نہج البلاغۃ و عبارت تذکرۃ الائمہ وغیرہ گذر چکی ہی کیا معلوم
نہین کہ کون اپنے نصوص نہج کو بہول گیا تم یا ہم قولہ قطع نظر فضائل صحابہ کے ہیچ
شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ حتی کہ مرزا مظہر جان جانان و مولوی فخر الدین دہلوی وغیرہ
مین زمین و آسمان ایک کیا ہی اور انکی کتب احوال کو بذوق و شوق تمام پڑہتے ہین اور بعض
اوراد و ادعیہ مرویہ فقرا کو باسید ثواب عظیم و نجات از جحیم تلاوت کرتے ہین اور جب
کوئی منقبت جناب مشکل کشا وغیرہ ائمہ ہدی کی بیان کرتا ہی تو دل سے نہین سنتے
اور اگر بجائے فصاحت و بلاغت سنتے ہین تو ہرگز اعتقاد اوسکے صدق پر نہین
کرتے بلکہ از روی استعجاب کے ایک دوسرے کو چشمک مارتے ہین اور قائل کو رافضی
کہتے ہین جواب وجہ فرط اعتقاد اہل سنت کی نسبت حضرات صوفیہ قدس اللہ
اسرارہم کے بطور تحقیق یہی ہی کہ یہہ سب ظاہرا و باطنا مستفیض و مستفید ہین جناب
مشکل کشا و ائمہ ہدی سے اور اونکے وظائف و ملفوظات گویا عین اونکے کلمات
و اوراد ہین بسبب اتحاد فن و وحدت ملت کے بحدے کہ امتیاز و جدائی فیما بین عسیر
بلکہ متعذر ہی شعر این حا ز فیض پیر مغان ابزم وحدت است ٭ در پردہ دار دہیچ
لذت ننائی را ٭ جو کمالات و فضائل کہ حق تعالی نے ائمہ کو بخشے تھے وہ سب
اولیاء امت کو اون سے بالاستحقاق حاصل ہوئے اب اونکی غیبت میں اہل تذکرہ

ثابت نہین نہایت امر فسق یا صدور کبیرہ ہی اور یہہ بموجب نص نہج البلاغۃ و عبارت تجرید موجب
نفی اسلام و لعن و تبرا نہین اور ملا عبد اللہ مشہدی نے کہ معتبرین شیعہ ہی کما نقل عنہ صاحب
التحفۃ قدس اللہ سرہ لکہا ہی کہ محاربہ حضرت امیر کا کافر نہین بلکہ فاسق و صاحب کبیرہ ہی اسلیے
کہ اوسنے تکذیب نص پیغمبر کی نہین کی بلکہ بسبب تاویل باطل یا انکار نص کے محاربہ حضرت امیر کو
روا کہا تو فسق اعتقادی ہوا نہ کفر انتہی اور خواجہ نصیر نے جو کہدیا کہ مخالفوہ فسقۃ و محاربوہ
کفرۃ سو یہہ قول بسبب مخالف نص نہج البلاغۃ اور تصریح ملا مشہدی و صلح امام حسن بلکہ
خود قول خواجہ کے کہ سابق تصریف کفر مین گذرا ساقط از اعتبار و غیر مستند بدلیل بلکہ
تحکم بحت ہی پس امر محقق باتفاق فریقین اسقدر ہی کہ محاربہ جناب امیر کا بغی ہی اور بغی فسق
ہی نہ کفر اور وہ بہی اگر بہی شبہ و تاویل پر ہو تو بہر خطائے اجتہادی ہی اور ہو جانا آزردگی
و ناخوشی کا درمیان بزرگون کے باعتبار امور دنیا کے کثیر الوقوع ہی لیکن جانبین سے
کسو کو بہی مستحق اہانت و تحقیر کا نہین ہوتا جسطرح درمیان یوسف علیہ السلام اور اونکے اخوان
کے اتفاق ہوا اب ہمکو سوائے اسکے کیا چارہ ہی کہ سب کو بتعظیم یاد کرین اسیطرح نزدیک
شیعہ کے درمیان ائمہ زادون کے بابت امامت کے بڑا اختلاف و مناقشہ ہوا ہی لیکن ایک نے
دوسرے کی تحقیر یا اہانت نہین کی بلکہ تعظیم کو ملحوظ رکہا پس جو وجہ اس تعظیم کی نزدیک شیعہ کے
ہو وہی وجہ اہل سنت کی طرف سے حق بین امیر معصوم و معاویہ خاطی کے قبول فرماوین
اور صاحب فسق و کبیرہ کو لعن و تبرے سے معذور رکہین اسلیے کہ وہان بہی سوائے ایک شخص کے
دوسرا معصوم نہوا اور جانب مقابل غیر معصوم ہونگے اور اس تقریر سے جو استدلال کہ آپنے
احادیث و آیات مذکورہ سے کیا تہا بالکل ہباء منثورا ہو گیا معہذا روایت کنجی شیعی و مرہی
وغیرہ کو حدیث صحیح و کتب صحاح اہل سنت سے قرار دینا دلیل جہل و عناد ہی اور حال روات ابن عساکر
و خطیب و طبرانی وغیرہ کا بیشتر معلوم ہو چکا ہی کہ تخریجات انکے مخصوص ہین ساتہہ ضعاف
و موضوعات کے باوجود اسکے انہون نے حکم ساتہہ صحت حدیث کے نہین کیا اور نہ ان احادیث

وکتاب الخصائص فی منقبت علی بن ابیطالب وشواہد النبوۃ واحیاء المیت وسند السعادات جمع کیہ
ابن یونس مجتہد شیعہ نے صراط مستقیم مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے کتاب یوم الغدیر وابن شاہین نے کتاب
المناقب وابن ابی شیبہ نے کتاب الاخبار والفضائل المرتضویہ وابو نصیر اصفہانی نے کتاب منقبۃ
المطہرین وابو محاسن رویانی شافعی نے کتاب جعفریات وموفق مکی نے کتاب الاربعین فی
فضائل امیر المومنین وابن مردویہ نے کتاب رد الشمس فی فضائل علی وشیرازی نے کتاب
نزول القرآن وامام احمد حنبل نے کتاب مناقب اہل البیت ونطیری نے کتاب خصائص علویہ
وابن معازلی شافعی نے کتاب المراتب وبصیری نے کتاب درجات المومنین وخطیب نے کتاب حدائق
تصنیف کی ہی اور مرتضی علم الہدی نے کہا کہ مینے عمرو بن شاہین سے سنا ہی کہ وہ کہتا تھا
کہ مینے ہزار جزو فضائل امیر المومنین مین فراہم کیے ہین کذا فی الترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان لمعین
القزوینی الاثنا عشری اب جائے انصاف ہی کہ اسقدر تصانیف شیعہ کی فضائل اہل بیت مین کبھی
دیکھی یا سنی ہی یا کہین عالم مین مشہور ہی بلکہ استقرار سے معلوم ہوا کہ شیعہ قدیما وحدیثا نقل
فضائل مرتضوی وائمہ ہدی مین خوشہ چین اہل سنت ودریوزہ گر کتب جماعت ہین جہان دیکھو
انہین کی کتابون سے نقل لاتے ہین اگرچہ بدون امتیاز صحیح وسقیم ہو حتی کہ بالفعل بلکہ آج
کل ہین ایک سنی نے ایک رسالہ متوسط بنام احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت تالیف کیا ہی
اوس سے بھی یارون نے بے حوالہ نام چند مطالب کو متغلب بالتصرف وتصحیف وتحریف اور اکثر
فوائد حافظیہ جسپر اسکا رسالہ ختم ہی کر دیا والی اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی شعر کس نیاموخت علم تیر
از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد چنانچہ عبارت مناقب بیہقی وغیرہ اوسی سے مسروق ہی
اور وہ یہہ ہی کہ بیہقی نے مناقب شافعی مین لکھا ہی کہ کہا گیا شافعی سے کہ لوگ صبر نہین کرتے
سماعت منقبت وفضیلت اہل بیت پر اور جب کسی کو دیکھتے ہین کہ اس طرح کی بات کرتا ہی تو کہتے
ہین کہ الگ رہو اس شخص سے کہ یہہ رافضی ہی امام شافعی نے فرمایا کہ بری ہون مین طرف
خدا کے اون لوگون سے جو جب بنی فاطمہ کو رفض جانتے ہین انتہی ملخصا اسیطرح اور بہت اقوال

ہین اور اکثر ایسے ہین جو سر سلسلہ ہین وہ اولاد ائمہ ہدی ہین اور جامع ہین درمیان نسبت دینی
اور اتحاد طینی کے فحبذا الوفاق ونعم الاتفاق جیسے حضرت اعظم کہ حسنی حسینی ہین اور جیسے سید
معین الدین چشتی اور شیخ ابو الحسن شاذلی وغیرہم اور منتہی کل سلاسل ولایت کا نزدیک
اہل سنت کے ائمہ ہدی ہین لاغیر چنانچہ کتب تصوف شاہد اس مدعا کی ہین اور غالباً عبارات اوراد
مشائخ کے الفاظ وکلمات ائمہ ہدی ہین کہ طبقۃً بعد طبقۃٍ منقول ہوتے رہے اسلئے لوگ
اونکے پڑھنے مین توقع برکت وقبول کی رکھتے ہین اور جن خطائف و ادعیہ کو شیعہ لے طرف
ائمہ ہدی کے نسبت کیا ہی وہ فی الواقع عبارت اکابر طائفہ ہین نہ حضرات ائمہ ہدی راوی
اونکے وہ لوگ ہین جنکو ائمہ نے اپنے مجالس سے نکال دیا اور کذاب و مفتری ٹھیرایا معہذا
جب انکو قرآن سے ملاؤ تو بڑا اختلاف پاؤ اس سے ثابت ہوا کہ وہ ائمہ ہدی سے ماثور نہین
ہین ورنہ جبکا قرآن کا ساتھ ہو گیا ممکن ہی کہ اونکی ایسی بات ہو جس صورت مین کہ نزدیک شیعون
کے حضرات صوفیہ صافیہ کہ مقتبس انوار اہل بیت نبوی ہین صرف نظر بانتساب مذکور ایسے باقدر
ہون تو کلام ائمہ ہدی کہ شیخ المشائخ صوفیہ اہل سنت ہین اگر بوجہ صحیح ماثور ہون کیا کچھ
بہکت ہوگی یہ امر معقول ہر احمق وغبی ہی جب جائے کی ولیکن شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؂ اور جواب الزامی یہہ ہی کہ جب صاحب نواقض الروافض نے انکار
صوفیہ کو طرف امامیہ کے نسبت کیا تو قاضی نور اللہ شوستری نے رد تشنیع اوسپر کیا اور صاحب
جامع الاسرار نے حصر تصوف حقیقی کا تشیع مین اور حصر تشیع حقیقی کا تصوف مین نقل کیا چنانچہ
عبارت مصائب قاضی کی شوکت عمریہ مین لکھی ہی اور مفاد اوسکا یہہ ہی کہ صوفی حقیقی نہین
ہوتا مگر شیعی امامی اور شیعی حقیقی نہین ہوتا مگر صوفی اور تفصیل اسکی مجالس المومنین سے معلوم
ہوگی کہ کس قدر صوفیہ اہل سنت کو عداد شیعہ مین گنا ہی بناءً علیہ اب جو درمیان تشیع و تصوف
کے فرق کرے وہ مکابر ہی یا جاہل اور اہل سنت نے احوال وفضائل اہل بیت مین کتب
مجلدہ مستقلہ لکھے ہین جیسے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ وذخائر العقبی فی مودۃ اہل القربی

عقیدۂ صوفیہ در حق اہل بیت

اسامی کتب فضائل اہلبیت

مطابق اپنی مراد کے محذوف و مقدم و موخر کر کے واسطے اثبات خروج متوکل کے نقل کیا ورنہ اصل عبارت اوسکی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے ابتدائی جلوس مین توجہ طرف احیاء سنت وغیرہ کے کی تھی پھر بغض علی مرتضی ہوا اس صورت مین اجتماع سنت و نصب کا لازم نہین آتا کہ موجب طعن ہو چنانچہ عبارت حیوۃ الحیوان کی بے خیانت نقل ساعی یہہ ہی ولما ولی المتوکل

احیی السنۃ وامات البدعۃ وکتب الی الآفاق برفع المحنۃ واظہار السنۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اللہ بہا

واخمد بہ المعتزلۃ وکانوا فی قوۃ ونماء الی ایام المتوکل محمد وا لم یکن فی ہذہ الملۃ الاسلامیۃ اہل

بدعۃ شر منہم نعوذ باللہ من شر مقالہم ونسالہ السلامۃ من الزیغ والزلل وکان المتوکل یبغض

علیا علیہ السلام وینتقصہ فذکر علی یوما عندہ فنتقص منہ فتمعر وجہ ابنہ المنتصر لذلک فشتمہ المتوکل

والتشدد وابہالہ بغضب [illegible] فی امۃ محمد [illegible] وذلک علی قتلہ لما

کان یغلو فی بغض علی وکثیر الوقیعۃ فیہ [illegible] انتہی بلفظہ قولہ مین حیران ہون کہ متوکل نے کیونکر احیائی سنت کیا حالانکہ فاسق فاجر شرابی مبتدع منحرف سنت نبوی سے دشمن علی و آل نبی کا تھا جواب آپ حیران نہ ہون متوکل نے جسطرح احیاء سنت کیا نمونہ اوسکا عبارت حیوۃ الحیوان مین گذرا اور مجمل تقریر یہہ ہی کہ مامون عم متوکل و معتصم پدر متوکل و واثق برادر متوکل اپنے ایام خلافت مین دعوی خلق اللہ کی طرف مذہب اعتزال کے کرتے تھے اور علماء اہل سنت کو بابت انکار اعتزال کے انواع ایذا و اہانت و تکلیف دیتے تھے چنانچہ احمد بن نصر خزاعی کو سولی دے دیا اور احمد بن حنبل وغیرہ اکابر کو کوڑے مارے او حبس کیا اور بانواع ایلام تعذیب دی یہان تک کہ بعض نے حبس مین وفات پائی اور یہہ ہنگامہ آخر ایام مامون سے تا وفات واثق قائم رہا اور جب واثق مر گیا اور اوسکی جگہہ متوکل بیٹھا تو اوسنے علماء اہل سنت کو چھوڑ دیا اور علمائی حدیث کہ روایت سے ممنوع تھے اجازت نشر روایت کی دی اور علمائے معتزلہ کو بے حقیقت محض کر دیا اور نظر سے گرا دیا اور خطط درجات اہل اعتزال مین کوشش بلیغ کی اس جہت سے

شافعی وغیرہ کے کتب اہل سنت مین مرقوم ہین ابن حجر نے دیباچہ فصول مہمہ مین لکھا ہی
کہ سبکی نے طبقات کبری مین نسائی سے نقل کیا ہی کہ جب امام نسائی صاحب صحیح دمشق
مین داخل ہوئے تو لوگون کو دیکھا کہ بغض علی مین غلو تمام رکھتے ہین انھون نے کتاب الخصائص
فضائل علی مرتضی مین بنائی لوگون نے کہا کہ شیخین کے فضائل مین کسلیے تصنیف نکی نسائی
نے کہا کہ مین دمشق مین آیا لوگون کو علی مرتضی سے منحرف پایا اسلیے یہہ فضائل لکھے ہین لوگون نے
امام نسائی کو خوب مارا کوٹا اور مسجد سے نکالدیا اور قلعہ مین قید کیا یہانتک کہ بعد مدت دراز کے
طرف رملہ کے نکالدیا پھر وہ رملہ مین مر گئے رحمہ اللہ تعالی انتہی پس ظاہر ہی کہ شافعی ائمہ اہل سنت
سے ہین اور نسائی محدثین جماعت سے اگر انکو ائمہ ہدی سے بغض ہوتا ایسی تحمل سماعت مناقب
عترت نہو سکتے تو یہہ حال انکا کاہے کو ہوتا آخر دنیا مین کوئی انکو شیعہ نکہیگا اور جن لوگون
نے نسائی کو مارا وہ رافضی خارجی تھے سنی اور اگر سنی تھے تو نسائی نسائی کون تھے
وہ تباہ غریب ماجرا ہی کہ ان حکایت کو آپنے محل طعن اہل سنت مین لکھا ہی حالانکہ یہہ برا قوی اور
دلیل فدویت قدما اہل سنت ہی نسبت اہل بیت کے شعر چشم باز وگوش باز واین ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا قولہ محی الدین عربی نے متوکل عباسی کو قطب وقت لکھا ہی حج
اسکے ساتھ اور لکھنا تھا کہ قاضی شوستری وبہائی عاملی و تقی مجلسی وغیرہ نے شیخ اکبر
زمرہ شیعہ مین معدود کیا ہی اور اونکے کشف و کرامات کے قائل ہوئے ہین اسیطرح شیخ
متوکل عباسی کا کلام باقر مجلسی سے تذکرۃ الائمہ مین اور کلام محمد تقی مجلسی سے کہ والد
باقر ہی لوامع مین سمجھا ہی یہی کہ کتب مفضلہ سے بطور نص صریح یہی ثابت ہی کہ خلفا عباسیہ
باطن مین شیعہ تھے اور عداوت اونکی ساتھہ ائمہ اہل بیت کے بطور تقیہ کے تھی اس صورت مین ناصبیت
متوکل کی جسکو آپ مابعد مین ثابت کیا چاہتے ہین ثابت نہوگی قولہ حیوۃ الحیوان مین لکھا
ہی کہ ان المتوکل کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ وانہ احیا السنۃ واخمد
بنشر الآثار النبویۃ وامات البدعۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعزاہلہا جواب آپنے عبارت حیوۃ الحیوان

کہ باوجود ناصبیت کے نزدیک شیعہ کے ثابت ہی یا بسبب قوت کلام شیخ اکبر کے ماول ہی بعلی ظاہرہ
اور اہل سنت کو تو ناصبی ہونے اوسکی سے ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ علماء اہل سنت ناصبی کو
ایسا مردود جانتے ہین کہ متوکل کو باوجود سلطنت و فرمانروائی کے ہمیشہ ہجو کرتے رہے بلکہ در و دیوار
بغداد پر کہ محل دولت عالیہ تھا کمافی بستان الفقہ الی اللیث قبائح و فضائح اوسکے لکھے اور
داد شہیدی اور نصرت ذریت طاہرہ آنحضرت مین جان سے دریغ نکیا بخلاف شیعہ کے کہ اپنے تحجر
اہل نفاق کے کرمی اور فرقہ مخلص جنکا ظاہر و باطن ایک سا ہو ظاہر نہوا چنانچہ روایات کلینی و شیخ
طوسی و طبرسی سے ظاہر ہی بلکہ اعاظم و اکابر انکے متکلم بکلمات نواصب ہیگا اور داد ناصبیت باطنی و
ظاہری دیتے رہے اور نام تقیہ کا کرکے ہمیشہ عداوت آل نبی کو کام فرماتے رہے شاید عقیدہ شیعہ
مین دشمنی امام حسین کی اور دوستی انکے دشمنون کی ثواب ہوگی جبکہ خلفاء عباسیہ کو کہ جنسے
اہل سنت ہمیشہ ایذا پاتے رہے اور لڑتے رہے شیعہ اور متوکل ناصبی کو قطب و ظل اللہ کہتے ہین
اور تفصیل اس اجمال کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی اس مطلب کو بھی آپنے مومن جاسی کے رسالہ
تشیید سے سرقہ کیا ہی یاد رکھے **قولہ** اسیطرح علی بن جہم شاعر ناصبی دشمن حضرت امیر تھا یہانتک
کہ اپنے باپ پر لعنت کرتا تھا کہ کس لئے اوسکا نام علی رکھا ثقات اہل سنت اوسکی بہت تعریف
کرتے ہین اور معتدین متورع لکھتے ہین ابن خلکان نے کہا کہ وہ معذور تھا بغض علی مین اور
منحرف ہونے مین علی سے اسلئے کہ محبت اونکی جمع نہین ہوتی ساتھ تسنن کے **جواب**
علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی اشرار نواصب سے تھا چنانچہ آپنے بھی اوسکو بلفظ ناصبی لکھا ہی
اور دشمنی اہل سنت کی ساتھ نواصب کے نہایت وضوح سے محتاج بیان کی نہین جس سنی نے اوسکو
معتدین متورع لکھا ہو اوسکا نام لو صاحب تحفہ نے یون لکھا ہی کہ وہ بنا بر مصلحت اظہار تسنن کا
کیا کرتا تھا اور اپنے نصب کو چھپاتا تھا اور مقصود اوسکا منحرف کرنا لوگونکا تھا جناب امیر سے
اور قول ابن خلکان کا بطور طعن ہی اوسپر بطریق تحسین و الا یہہ کیون لکھتا کہ ہمع انحرافہ
عن علی و اظہارہ التسنن کان مطبوعا علی فکر الشعر یہہ کوتاہ فہمی آپکی ہی نہ ابن خلکان کی ع

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

متوکل بدنام ہو گیا شیخ اکبر نے بمجرد اس عمل کے اوسکو نیک سمجھ لیا لیکن شیعہ کو کہ قائل کمال شیخ اکبر اور معتقد تشیع متوکل ہین اس بابت طعن کرنا اہل سنت پر کسیطرح نہین پہنچتا ہہ بات اہل سنت کے کہنی کی تہی کہ خلفاء عباسیہ کہ بعضے انکے ناصبی تھے جیسے متوکل اور بعض بر سر معتزلہ جیسے مامون معتصم واثق شیعہ اونکو ظل اللہ اور شیعہ آل نبی جانتے ہین تو فی الواقع شیعہ ناصبی ہین گو تقیہ سے دعوی تشیع کرتے ہین اور شیعہ اولی لنفس الامر مین سنی ہین کہ دشمن معتزلہ و نواصب تھے حتی کہ اکابر اہل سنت نے کیا کچھ ایذا ہاتھ سے عباسیہ کے اوٹھائی ہی پس اپنے عیب چھپانے کو دوسرون پر تہمت لگانا انصاف کے گلے پر چھری چلانا ہی اور جس صورت مین کہ منحرف ہونا متوکل کا سنت سے نزدیک آپکے ثابت ہی تو اہل سنت پر کیا جائے ملامت ہی کہ یہہ بہی ہر منحرف سنت کو مبتدع جانتے ہین چنانچہ اسی جہت سے متوکل کو نہایت برا کہتے ہین و سنجی بیانہ **قولہ** سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ سنہ تین سو چھتیس مین متوکل نے حکم کیا واسطے ہدم قبر امام حسین علیہ السلام کے اور جو اوسکے گرد ہو گہرون سے اور بہونے زراعت کے اور روکا لوگونکو اونکی زیارت سے شاید عقیدہ سنیون مین دشمنی امام حسینؑ کی ثواب ہو گی اسلیے اس قطب سنیون نے ایسا عمل کیا **جواب** جہان سیوطی نے یہہ کچھ لکہا وہان یہہ بہی لکہا ہی کہ کان المتوکل ناصبا اس جملہ کو آپنے کیون حذف کر دیا اور طعن ناحق سنیون پر جڑ دیا اول سنی ہونا متوکل کا ثابت کرو پہر کچھ کہنا ثبت العرش ثم انقش سنی ہی نہین متوکل کو قطب نہین کہا الا شیخ اکبر نے نظر بظاہر حال کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ یوید ہذا الدین بالرجل الفاجر اور شیخ اکبر بتصریح اکابر شیعہ بڑے شیعہ تھے اور متوکل بہی شیعہ تہا اوسنے جو کچھ ساتھ مرقد مبارک سید الشہدا کے کیا اعمال شیعہ سے نہایت ملائم ہی معہذا فہم کلام شیخ کا بطور شیعہ بغایت عسیر ہی ملا تقی مجلسی نے بعد اثبات تشیع شیخ کے لکہا ہی کہ اگر دانشمندی

را حالت فہمیدن کلام شیخ محی الدین بودہ باشد سیداند کہ فضیلت وجاہ او درجہ مرتبہ سیت الی قولہ بلکہ جمیع محققین و مدققین خوشہ چین خرمن افضال او یند انتہی اسصورت مین قطبیت متوکل

ناصبی ہونا متوکل کا

اور یہہ بات نزدیک اوسکے جو سلیقہ عبارت فہمی رکہتا ہی روشن ہی انتہی اور جنہون نے تالیفات
ابوبکر بن العربی کو دیکہا ہی اور دیار مغرب مین تہے اونکی تقریرات سے یہہ امر بشرح و بسط تمام
ازالۃ الغین مین منقول ہی فعلیک بالمراجعۃ الیہ حتی ینکشف الامر کما ہو فی نفسہ لدیک **قولہ** ترحم
ابو حنیفہ کو دیکہو کہتے ہین ولم یلعن یزید ابعد موتہ سنی ایسے کلمونکو نام ورع وتقوی رکہتے ہین
جواب لعن یزید مین توقف اسلئے ہی کہ دربارۂ شہادتِ امام حسین علیہ السلام روایات متعارضہ
متخالفہ وارد ہین بعض روایات سے رضا و استبشار و اہانت اہل بیت و خاندانِ رسول کی مفہوم
ہوتی ہی سو جن علماء کی نظر مین یہہ روایت مرجح ہوگئی اونہون نے حکم لعن کا کیا جیسے احمد بن حنبل
وکیا ہراسی علمائے شافعیہ سے اور جیسے شارح عقائد نسفی وغیرہ کہ یہہ حاکم بلعن یزید ہین اور بعضے
روایات سے کراہت یزید کی اس امر سے اور عتاب کرنا ابن زیاد و اعوان اوسکے پر اور ندامت
سخت قتل حضرت امام حسین علیہ السلام پر کہ نائبون کے ہات سے واقع ہوا معلوم ہوتی ہی
پس جن علما کے نزدیک یہہ روایات مرجح ہوئے اونہون نے لعن سے منع کیا جیسے
غزالی وغیرہ علماء شافعیہ اور بعض نے توقف کیا جیسے امام ابو حنیفہ وغیرہ و اکثر حنفیہ اور وجہ
توقف کی یہہ ہی کہ انکے نزدیک دونون روایات متعارض ہوئے اور ترجیح احد الجانبین کی علی الآخر
حاصل نہو گئی انہون نے نظر باحتیاط توقف کیا اور علما کو وقت تعارض ادلہ کے یہی لائق ہی تلک
امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون اور کچہہ تقریر متعلق اس
مسئلہ کے سابق مذکور ہو چکی ہی **قولہ** احادیث صحیحہ اہل سنت سے وصی و خلیفہ و جانشین ہونا
حضرت امیر کا ثابت ہی **جواب** لیکن بدون وصایت و اتصال بعد شیخین و ذی النورین
قولہ جب سرور عالم مدینہ سے جاتے جانشین اپنا مقرر کر تے سفر آخرت مین اس امر خطیر کو کیونکر
مہمل چہوڑ جاتے **جواب** مہمل نہین چہوڑا بلکہ ابو بکر کو مقرر کر گئے بخاری و مسلم نے روایت
کی ہی کہ آنحضرت نے مرض الموت مین عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بلا لے اپنے باپ بہائی کو
لکہدون مین ایک کتاب اسلئے کہ مجکو ڈر ہی کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ❊ **قولہ** جوزجانی بھی دشمن نہین تھا دارقطنی نے اوسکو منجملہ ثقات وحفاظ معتبر کے لکھاہی **جواب** جوزجانی نسبت ہی علم نہین اور اس نسبت کے کئی آدمی ہین معلوم نہین آپ کس جوزجانی کو دشمن ٹھیراتے ہین اگر مراد جوزجانی سے ابراہیم بن یعقوب بن اسحق جوزجانی ہی کہ نزیل دمشق تھے اور ترمذی و ابوداود و نسائی نے اون سے روایت کی ہی تو یہہ ہرگز دشمن نہین نہ تھے اگر دارقطنیؒ نے اونکی توثیق کی تو بیان واقعی ہی آپ دشمنی اونکی ثابت کیجیے پھر جواب لیجیے **قولہ** ابن عربی مالکی کو سنی اپنا پیشوا ولی کامل جانتے ہین حالانکہ اوسنے لکھاہی کہ نہین قتل کیا یزید نے حسین بن علی بن ابیطالب کو مگر اونکی جد کی تلوار سے **جواب** آپ بسبب کمال تبحر و مہارت فن تاریخ وغیرہ کے بہت امور واضح نہین ہوا کرتے یا دیدہ و دانستہ بحکم انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون باللہ ارتکاب دروغ کیاجاتاہی ابن عربی جو ولی کامل و پیشوا طریقت تھے اونکا نام محی الدین ہی اور یہہ ابن عربی مالکی فقیہہ جنکا نام ابوبکر ہی اور شخص ہین ابن حجر ہیتمی مکی نے کتاب المنح المکیہ فی شرح العقیدۃ الہمزیہ مین انکے قول کا رد لکھاہی چنانچہ اصل عبارت طویل عربی اوسکی با جوبہ تفصیلیہ تحقیقا و الزاما انتہٰی الغفیر مین لکھی ہی اور صاحب تنبیہ السفیہ نے بجواب جالسی غبی غوی لکھاہی کہ حاصل کلام ابوبکر بن العربی کا یہہ نہین ہی کہ امام حسین علیہ السلام فی الحقیقۃ باغی تھے اور یزید فی الواقع خلیفۂ برحق تہا بلکہ غرض اونکی یہہ ہی کہ یزید نے بسبب شبہہ تمسک اس حدیث کے امام حسین کو شہید کیا پس وہ مخطی فی الفہم تھا اور معذور گو یہہ شبہہ اوسکا باطل ہو اور فہم اوسکا خطا لیکن حبس لسان مین اوس سے یہہ شبہہ کافی ہی کما ان الحدود تندرء بالشبہات اور باقی اہل سنت نے اسقدر کو بھی مسلم نہ کہا اور یزید کو مخطی فی الفہم نسمجھا بلکہ ظالم معاند قرار دیا اور حق بھی یہی ہی اسلئے کہ یزید بسبب کمال غرور و نخوت و بیباکی و سفاکی کے پروا اسبات کی نہ کرتا تھا کہ ہر واقعہ مین تمسک سات کسی حجت کے حجج شرعیہ سے کرے اگرچہ اوسکے فہم مین خاطی ہو دلیل اس مدعا پر یہہ ہی کہ ابوبکر بن العربی نے یہہ نہین کہا کہ قتل الحسین بسیف جدہ بلکہ یون کہا کہ لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ یعنی یزید نے اس شبہہ سے قتل کیا اوس

ف جوزجانی ثقہ تھا

ف ذکر ابن عربی مالکی

ف مقتول ہونا امام حسین کا بسیف جد خود

کہ جماعت جو لقب اہل سنت ہی خاص ملفوظ ابو الائمہ جناب مرتضی علیہ السلام ہی اور جسنے جماعتکو چھوڑا وہی حصۂ شیطان ہی سو اجتماع شیعہ کا ضلالت پر ہمیشہ رہا اور رہیگا حتی کہ طعمۂ تیغ آبدار حضرت صاحب الامر والزمان ہون **قولہ** بیان اول لی عہد کرنمین سرور عالم کے جناب امیر کو غدیر خم مین پہلے اپنی وفات سے دو مہینے کئی دن **جواب** اگر یہہ وصیت دلیل خلافت مرتضوی ہوتی تو دو مہینے کئی دن مین سارے مہاجر و انصار جنکے حق مین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ آیا ہی

اور صحیفۂ کاملہ مین یون لکھا ہی کہ انہم احسنوا الصحبۃ وانہم فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ وانہم کانوا منتصرین علی محبتہ انتہی اور سارے عشائر و اقارب رسول ہرگز زوج بتول سے برگشتہ نہوتے اسلیئے کہ مرتد ہو جانا سب اصحاب کا بے وجہ موجہ اور ظاہر ہونا خطاکے مہاجر و انصار کا بعد صدہا سال کے ملک فارس مین خالی استعجاب و استبعاد سے نہین **قولہ** قصۂ غدیر بسبیل تفصیل واجمال اتنی کتابون مین لکھا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ دلیل کی قوت سند دیکھی جاتی ہی نہ کثرت روایت جو نام کتابونکے آپنے اسجگہہ لکھے ہین حال اکثر کتب کا اونمین سے سابق گذر چکا ہی اور جو نام جدید لکھے ہین اونمین بھی اکثر نامعتبر غیر مستند مجاہیل ہین جیسے نزل السائرین وسیلۃ المتعبدین دستور الحقائق ہدایۃ السعدا سفینۂ کاملہ اعلام الوری حلیۃ الاولیا فرحۃ الاخبار کفایۃ الطالب کتاب النزول واحدی وغیرہ آور یہہ نام چونکہ فہرست سابق مین جنکو آپنے بیرو مشہور قرار دیا تھا غیر مندرج ہین اسلیئے نظر بعد شہرت غیر متلقی بالقبول ہین اور یہی قاعدہ فقہا کا ہی کہ نقل کو کتاب غیر مشہور سے جائز نہین کہتے رد المحتار شرح الدر المختار مین لکھا ہی

لابد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لابد من معرفتہ فی الدرایۃ والروایۃ ودرجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہا لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القائلین المخالفین وفی الترجیح بین القولین المتعارضین انتہی آور تاریخ طبری کے حق مین جسکا نام آپنے بشمول دیگر کتب لکھدیا ہی مولانا عفیف الدین حسینی نے رسالۂ رد متعہ مین لکھا ہی

قد اجمع المحدثون علی ان محمد بن جریر دو الغث والسمین والضعیف والسقیم وکثیر الاقاویل من شیعۃ

کہ مین امتی ہون اور ہمارے خدا و مومنین مگر ابوبکر کو اور فرمایا لائق نہین کسی قوم کو کہ انمین ابوبکر ہو کہ امامت کرے انکی کوئی سوا ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور جب بیمار پڑے فرمایا کہو ابوبکر کہ نماز پڑہاوین لوگونکو متفق علیہ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ دن تک حیات نبوی مین امامت کی یہہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہی راوی اسکے علی بن ابی طالب و ابن عباس و عمر بن خطاب و ابن مسعود ہین اور استدلال کیا جناب امیر خلیفۂ ثانی نے خلافت ابوبکر پر ساتھ اسی استخلاف نماز کے کما ہو مصرح فی مواضعہ اور مقرر کرجانا آنحضرت صلعم کا کسیکو مدینہ مین وقت سفر کے دلیل استخلاف کبری نہین ہوسکتا ورنہ محمد بن سلمہ جنکو آنحضرت نے صوبہ دار مدینہ کیا تھا اور سباع بن عرفطہ جنکو توال مدینہ اور ابن مکتوم جنکو پیش نماز آپنے مسجد کا مقرر فرما گئے تھے مستحق خلافت کبری ہونگے پھر وصایت و ولایت جناب مرتضی کہان رہی اور شریک غیبی پیدا ہوگئے قطع نظر حال غصب خلافت کا قطع نظر کتب امامیہ سے کتب معتبر اکابر سنیون مین مرقوم ہی جو جواب تا آخر کلام

ان کنتم صادقین قولہ یعنی حدیث لن تجتمع امتی کے یہہ معنی ہین کہ امت میری خلاف حق پر جمع نہوگی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ساری امت میری ضلالت پر جمع نہوگی جواب ساری امت بحکم للاکثر حکم الکل حسب قرارداد سامی اہلسنت و جماعت ہین بے شبہہ اجماع انکا بموجب حدیث مسطور کبھی ضلالت پر نہوا اور نہوگا صفحہ چہارم رسالہ مین جہان آپنے گنتی بلاد اسلام کی کہ متعلقہ مذاہب ائمہ اربعہ جماعت ہین لکھی ہی اور صفحہ ششم مین جہان تعداد اہل مذہب تشیع کی لکھی ہی اوس سے واضح ہی کہ سنی اکثر امت ہین اور شیعہ بعض امت اور جناب امیر نے نہج البلاغۃ مین

الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ و ایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان

کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب اور نیز فرمایا الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا و غضب علی من خالفہا کذا فی نہج البلاغۃ اور قرآن پاک مین فرمایا ہی ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء اور فرمایا ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا پس ثقلین سے ثابت ہوا کہ شیعہ فارق جماعت ہین اور پیغمبر خدا اور خدائے پیغمبر کو انسے کام نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا

تحقیق معنی حدیث لن تجتمع امتی علی الضلالۃ

اور یہی معنی مطابق فہم اہل بیت ہین چنانچہ ابو نعیم نے حسن مثنی بن حسن السبط سے روایت کیا ہی
کہ جسینے اون سے پوچھا کہ کیا حدیث من کنت مولاہ نص ہی خلافت علی پر فرمایا اگر آنحضرت ارادہ
خلافت کا اس سے کرتے تو واسطے تفہیم اہل اسلام کے واضح تر فرماتے اسلئے کہ آپ افصح الناس
تھے البتہ یون کہتے کہ ہذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا اور ظاہر ہے
کہ آنحضرت ادنی واجبات بلکہ سنن کو مثل آداب قعود وقیام واکل وشرب واستنجا وغیرہ
اسطرح بیان فرما گئے کہ بے تکلف معانی مذکور الفاظ پر لوز نبوی سے ہر کسی کے سمجھہ مین
حاضر وغائب سے بعد معرفت لغت عرب کے آجاتے ہین پس ایسے مقدمہ عمدہ مین
کیونکر اکتفا ایسے کلام مجمل پر فرماتے کہ موافق قاعدہ عرب کے حصول معنی کا اوس سے
نہو یہہ بات منافی بلاغت رسالت ہی جو ایسا گمان کرے وہ گویا قائل ہی بقصور و
مساہلت نبوی امر تبلیغ مین والعیاذ باللہ قولہ بموجب ارشاد آنحضرت کے طوائف
خلائق نے حضرت امیر کو مبارکباد دی چنانچہ اول عمر بن خطاب آئے اور بیعت
کی اور کہا بخ بخ یا امیر المومنین لقد اصبحت مولای ومولا کل مومن جب سب مبارکباد دی
طوائف خلائق کی اور بیعت عمر بن خطاب کی غیر ثابت ہی ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا
رد بالبرہان البتہ بعض نے تہنیت دی سو یہہ مبارکباد دی بابت حصول نص خلافت
نتھی بلکہ بنا بر موالات مرتضوی تھی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر حدیث مذکور نص خلافت ہوتی
تو چاہیے تھا کہ سارے حاضرین بیعت کرتے جسطرح بقول آپکے عمر نے کی اور جناب
امیر اس تہنیت وبیعت کو وقت انعقاد خلافت کے موقع احتجاج مین لاتے لا اقل وقت
خلافت عمر ضرور کہتے کہ تم وہی ہو کہ ہم سے بیعت کی تھی اب ہم سے کیا بیعت لیتے ہو
حالانکہ باتفاق فریقین یہہ استدلال واقع نہوا معہذا با وجود جناب نبوی بیعت کرنا
عمر بن خطاب کا عبث محض ہی اسلئے کہ نتیجہ بیعت کا امتثال اوامر ونواہی وفرمان خلیفہ
ہی وہ خود حیات مصطفویہ مین ممکن نتھا اور بعد آنحضرت گو یہہ بیعت سابق ہوتی

وانکانت خالیۃ عن المعارض فکیف اذا قاوم ما اشد المنادی والمناقض انتہی آور باقی حال طرق کا
کتب امامیہ سے آیندہ لکھا جاوے گا **قولہ** ان روایات عدیدہ سے گذر کے لب لباب بایجاز تمام
بیان کرتا ہون **جواب** وجہ بیان اس لب لباب کی جس سے لقب لعیب یان مشتق ہوا ہی یہی ہی کہ
بنا بر خلط مبحث وحذف و زیادت روایات امر واقعی ثابت نہو اور ناظر رسالہ دہوکا کہا کے باطل کو
حق سمجھ لے والا **شعر** دو چیز طیرۂ عقل ہست دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

قولہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ وادر الحق حیث کان **جواب** یہہ روایت بالفاظ کذائی کتب اہل سنت مین موجود نہین
بلکہ کتب امامیہ مین ہی متعدد اتقابل لفظ والاہ کا ساتھہ عاداہ کے دلیل صریح ہی اسپر کہ مراد موالات
ہی نہ خلافت اسلئے کہ ضد دشمنی کی دوستی ہی نہ تصرف فی الامور اور جو عدو کو مقابل متصرف سمجھے
وہ جاہل ہی لغت عرب سے آور موید ہی اسکا قول حضرت امیر کا اپنے عہد خلافت مین بمقابلہ
طلحہ وزبیر کہ واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا
پس اگر یہہ حدیث وصیت ہوتی دربارۂ خلافت تو اس عذر کی کیا گنجایش تھی چنانچہ اسی جہت سے
مفاد احادیث غدیر کا ولایت باطنی ہی نہ خلافت ظاہری صاحب شافی شارح کافی کلینی نے
کتاب الحجۃ فی باب النص اللہ عزوجل علی الائمۃ واحدا فواحدا لکھا ہی کہ خلافت ظاہری خلفاء ثلثہ کو
اور خلافت معنوی علی علیہ السلام کو ہی انتہی اور یہی قول اہل سنت وجماعت کا ہی چنانچہ سارے
سلاسل ولایت اولیاء ومشائخ امت واصفیاء وصوفیہ باصفا کیا چشتی وکیا قادری وکیا
سہروردی وغیرہا منتہی ہوتے ہین طرف جناب مولی علی کے بلکہ یہی واسطہ ہین افاضات
وافادات ولایت کے تا قیام قیامت اور اگر مراد خلافت ہوتی تو بے شبہہ ظہور اس کا عہد
نبوی کا ہوتا لا اقل جو خاذل جناب امیر تھے جیسے خلفاء ثلثہ باعتقاد امامیہ معاذ اللہ وہ مخذول
ہوتے حالانکہ عزت وشوکت اونکی اور مدد ومعاون ہونا جناب امیر کا ہمراہ اونکے سبکو معلوم ہی اور
الحق معہ حیث کان کتب امامیہ سے بہی ثابت ہی اور یہی دلیل حقیقت خلافت شیخین وغیرہ کی ہی

فی بیان [illegible]

فی بحث حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ

کہ اوس سے تعرض کیا جاوے حالانکہ حدیث مرتضوی موجود ہی کہ بتاکید تمام فرمایا کہ مجھکو خلیفہ چہارم کہو
اور جو کوئی مجھکو خلیفہ اول کہے گا وہ ایسا اور ایسا ہی تصدیق اس مدعا کی کتب امامیہ سے جیسے
مجمع البحرین وغیرہ بروایت امام رضا از امام کاظم از حضرت صادق از حضرت باقر از شہید کربلا از
جناب علی مرتضی حاصل ہی اسلئے کہ فرمایا مین ہمراہ آنحضرتؐ کے راہ مدینہ مین تھا کہ ایک بزرگ کث اللحیہ
بعید ما بین المنکبین نے آنحضرت پر سلام کیا اور مرحبا کہا پھر میری طرف التفات فرمایا اور کہا سلام ہی
تمپر ای خلیفہ چہارم اور رحمت و برکت خدا کی پھر آنحضرتؐ کی طرف التفات کیا اور کہا کیا یہہ خلیفہ
چہارم نہین ہی حضرتؐ نے فرمایا ہان سچ کہتے ہو پھر چلدیے اور پتا نہ لگا چنانچہ صاحب لوامع نے
بھی یہہ اصل اس حدیث کے اعتراف کیا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا لکل نبی وصی ووارث
وان علیا وصیی ووارثی اخرجہ البغوی الی قولہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اخرجہ الحاکم الخ **جواب** حدیث بغوی باتفاق اہل حدیث موضوع ہی اور حدیث طبرانی جسکو
ابن حبان نے بھی روایت کیا ہی ذہبی وابن جوزی نے اوسکو موضوع کہا واضع اوسکا مطر
بن میمون اسکاف ہی اور حدیث کنجی شیعی ہی اور جو حدیث کہ بزاز نے ابی ذر سے اور عقیلی نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ضعیف متہم ہی اور عباد
رافضی ہی اور داہر بن یحیی رازی غالی رافضی ہی اور بیٹا اوسکا عبد اللہ بن داہر راوی حدیث
مذکور کذاب ہی اور اس حدیث کو حاکم نے بھی بطریق دیگر روایت کیا ہی لیکن کہا غیر صحیح ہی اور
میزان مین اوسکو ترجمہ اسحق بن بشر الاسدی مین کذاب وضاع کہا ہی اور حدیث ابن ابی نجیح
مین جملہ علی ولی کل مومن بعدی زائد ہی اصل روایت پر اور حدیث احمد بن حنبل عین کذب
وافترا ہی اسیطرح حدیث ابن السمان اور حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ جسکو طبرانی نے ابن
مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین یحیی بن عیسی رملی لیس بشی ہی بلکہ اکثر
طرق اسکے مجروح وضعیف مین کسی طریق مین کوئی کذاب ہی کسی مین کوئی وضاع کسی
مین متروک کسی مین متہم لیکن بعد جمع طرق وجرح وتعدیل اتنا معلوم ہوتا ہی

بصورت خلافت مرتضوی بعیت لاحق کرنا پڑتا علاوہ اسکے عبارت مولاہی وہو ولی کل مومن سے
اولی بالتصرف سمجھنا خلاف نقل و عقل ہی اسلیئے کہ مولی بمعنی اولی غیر مستعمل ہی اور اگر ہو تو یہی
بضمیمہ اللہم وال من والاہ دلالت کرتا ہی یعنی موالات پر کہ مقصود نبوی وفا روقی ہی نہ تصرف
والا یہہ تصرف حیات نبوی مین حاصل ہونا چاہیے تھا اسلیئے کہ حدیث من کنت مولاہ مین قید
بعدیت و اتصال و انفصال کی نہین بلکہ مولائیت بالفعل بملاحظہ صیغہ من کنت سمجھی جاتی ہے
جسطرح لوگ تمکو مولانا کہتے ہین لیکن اولی بالتصرف نہین سمجھتے و الا آج ریاست تمکو لائق ہی
نہ اور کسیکو **قولہ** حسان بن ثابت نے اس تہنیت مین ایک قصیدہ لکھکے حضور نبوی مین گذرانا
اور موجود حسنت ہوئے ایک شعر اوسمین کا یہہ ہی **شعر** فقال لہ قم یا علی فانّنی ✤ رضیتک من
بعدی اماما و ہادیا **جواب** قطع نظر اسکے کہ حسان موید بروح القدس تھے اور سرخیل شعرا
اسلام و افصح عرب اور یہہ شعر بغایت مرتبہ فصاحت و بلاغت سے نازل ہی اور سبب سے جو
اس شعر کے مجموعہ اشعار ماثورہ حسان مین جسکو بعض اہل علم نے جمع کیا ہی گذرانا قصیدہ
تہنیت کا اور کہنا اس شعر لچر پوچ کا حضور نبوی مین خلاف عقل سلیم و منافی قیاس مستقیم ہی اسلیئے
کہ قصائد بسیار کہا وی اوسکے حضور مین گذرانتے ہین جسکو کوئی مرتبہ منصب حاصل ہوتا ہی اور
ترقی منزلت کی ہوتی ہی نہ اوسکے حضور مین جو دوسرے کو انعام اکرام خلعت منصب بخشے
مولائیت تو مولی علی کو ملے اور قصیدہ تہنیت خدمت نبوی مین گذرے سبحان اللہ شاید یہہ قصیدہ
اس راہ سے گذرانا ہوگا کہ نبوت آنحضرتؐ طفیل جناب امیر تھی تو در خور تہنیت نبی ٹھیرے نہ وصی **قولہ**
المتن
بیان دوسرا ذکر چند حدیث مین کہ خلافت بلافصل پر دال ہین **جواب** یہہ گیارہ حدیثین واحد
باختلاف بعض کلمات جو اسجگہہ آپنے لکھی ہین کلہم موضوع باطل ہین سوائے ایک حدیث کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ چنانچہ وضعی ہونا انکا کتب اس فن سے
واضح ہی مہذب بعضے روایات انہین کے کتب شیعہ سے ہین جیسے محمد بن یوسف گنجی وغیرہ
با این ہمہ معلوم نہین کہ کونسی لفظ و عبارت سے خلیفہ بلافصل ہونا مولی علی کا آپنے مستنبط کیا ہی کہ

قصیدہ پڑھنا حسان کا تہنیت حضور نبوی مین

یازدہ حدیث جو دال ہین خلافت بلافصل پر

ہی کسیکو دیکھنے کو نہ ملے آج ہر ایک نسخے تحفہ کے بیسا آسکتے ہین اور مین کہین خواہش لفظ بعد کے
واسطے افادہ دعوی خلافت بلا فصل کے بحث مذکور مین مسطور نہین اللہ اکبر جب ایسی کتاب
مشہور پر ایسے افترا ہوتے ہین تو غیر مشہور کا خدا حافظ ہی ولیکن آپنے بہت داد
تسلیم [illegible] کی ہوگی کہ اوسکی جواب ابطال ازالۃ العین [illegible] جو جھوٹ لکھے
ہین مثلاً لکھا ہی کہ صاحب تحفہ نے مسلم بن قتیبہ کو رافضی لکھا ہی حالانکہ تحفہ مین کہین اوسکا
عین و اثر نہین ہی وَمَن یَکسِب خَطِیئَۃً اَو اِثماً ثُمَّ یَرمِ بِہٖ بَرِیئاً فَقَدِ احتَمَلَ بُہتَاناً وَّاِثماً مُّبِیناً معہذلک
شافی علم الہدی سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ بعد محتمل ہی اور عام ہی وفات و حیات و اتصال و
انفصال ہین اور کلام رازی بھی دال ہی اسپر کہ اتصال و انفصال دونو فرد بعدیت ہین اور
ایک کو دوسرے پر رجحان نہین اور استعمال فصحاء و بلغاء بلکہ محاورات قرآنی سے اتصال و
انفصال قریب ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی قال تعالی حکایۃ عن الجن اِنَّا سَمِعنَا کِتَاباً اُنزِلَ مِن بَعدِ مُوسٰی
وقال یَاْتِی مِن بَعدِی اسمُہٗ اَحمَدُ پس اگر لفظ بعد اتصال مین حقیقت اور انفصال مین مجاز ہوگی
تو معنی آیات مذکورہ کے کیا ہونگے پوری بحث اسکی ازالۃ الغین مین ہی اور جن حدیث موضوعہ
سے آپنے لفظ بعد کو نقل کیا حال اونکا سابق مین گذر چکا اور بتقدیر صحت بھی جواب انکا ظاہر ہی
کما مر ولیکن حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَن یُّضلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِن وَّلِیٍّ مِّن بَعدِہٖ **قولہ** در منثور مین
حدیث مواخات لکھی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے
اور وارث میرا ہی **جواب** حدیث مذکور مین یہ لفظ کہ تو وارث میرا ہی اجتہاد و ایجاد سامی ہی
اصل روایت مین موجود نہین معہذا مواخات کو دلیل خلافت بلا فصل ٹھیرانا مخالف عقل و نقل ہی
جس صورت مین کہ اخوت علمی موجب استخلاف نہین ہوتی تو مواخات کس شمار مین ہی معہذا
یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تھی جسوقت کہ سرور علی کو واسطے خبرداری اہل و عیال
و امور خانگی کے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے پس یہہ خلافت برہان استخلاف کبری نہین ہو سکتی
اور جواب تفصیلی اسکا تحفہ مین دو تین طرح پر لکھا ہی فلینظر ثمہ **قولہ** ان گیارہ حدیثون سے خطاب

کہ حدیث مذکور از قسم حسن لغیرہ ہی نہ صحیح ہی نہ موضوع اور حدیث دیلمی مجروح ہی اسیطرح حدیث
یا بنی عبد المطلب الخ اور حدیث حارث منک الخ جسکو آپنے مابعد مین لکہا ہی موضوع ہی پس
باوجود اسکے انکو دلیل خلافت بلافصل ٹہیرانا بناء فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** حاصل وسکا یہہ ہی کہ
آنحضرت صلعم نے جناب امیر کو امیر کسی سریۃ کا کر کے کسی جگہہ بہیجا تہا ۔۔۔ آنایہ غنیمت
مین سے لیکر اپنے تصرف مین لائی جب فوج پہری لوگ آنحضرت صلعم کے سلام کو آئے چار آدمی نے
شکایت جناب امیر کی کی آنحضرت نے اوسوقت غضب مین آکر یہہ حدیث فرمائی اس سے صاف
اولی بالتصرف ہونا جناب امیر خلیفہ برحق و بلافصل کا بعد پیغمبر کے ثابت ہی **جواب** یہہ افادہ خلاف
تصریح مورخین و اہل سیر ہی اسلیئے کہ خطبہ مذکور از اول تا آخر دال ہی اسبات پر کہ منظور افادہ محبت
و دوستی حضرت امیر کا ہی لاغیر اور یہہ الفاظ واسطے ازالہ شکایت تہا ہی جو بجانب مرتضوی کے فرمائے
نہ واسطے اثبات تصرف کے کیونکہ بصورت اولی بالتصرف ہونیکے اجتماع ولایتین کا زمان واحد مین
لازم آتا ہی زیرا کہ تقیید بلفظ بعد نہین بلکہ سوق کلام واسطے تسویہ ولایتین کے ہی جمیع اوقات
مین بجمیع وجوہ اور ظاہر ہی کہ شرکت جناب امیر کی ساتہہ آنحضرت کے تصرف مین بحین حیات
آنحضرت صلعم ممتنع ہی پس معلوم ہوا کہ مفاد اسکا اگرچہ شان ورود حدیث مطابق آپکے بیان کی ہو
اولی بالتصرف ہونا نہین بلکہ ایجاب محبت مرتضوی ہی اور اجتماع محبتین مین کوئی محذور نہین
بلکہ ایک مستلزم دیگر ہی اور اجتماع تصرفین مین بہت محذورات ہین وان قیدناہ بما یدل علی ما
فی المآل دون الحال فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ علیہ السلام اور
قرینہ مابعد کہ اللہم وال من والاہ الخ ہی صریح دال ہی افادہ معنی موالات و محبت پر والا یون
فرماتے اللہم وال من کان فی تصرفہ وعاد من لم یکن کذلک **قولہ** عبد العزیز نے کتاب تحفہ مین
بحث حدیث من کنت مولاہ مین خواہان لفظ بعدی ہو کر کہا ہی کہ اگر در حدیث لفظ بعدی
مے بود البتہ مفید دعوی خلافت بلافصل میشد اسلیئے صحاح کتب سنیون سے احادیث صحیحہ جنمین لفظ
بعدی کی صاف مذکور ہی لکہی گئی **جواب** کتاب تحفہ کچہہ مصحف فاطمہ و صحیفہ علی نہین کہ خواب

فائدہ وجہ تخصیص حضرت امیر

بکہیڑے سے اثبات اوسکا ہی ثابت نہین ہو سکتی نہایت یہہ کہ فی وقت من الاوقات متصرف ہون اور یہہ عین مذہب اہلسنت کا ہی آور باوجود ناصر و محب ہونے مومنین کافرین و ملائکہ کے یکدیگر کو وجہ تخصیص حضرت مرتضی کی یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ انکے زمان امامت مین بغی و فساد ہوگا اور بعضے آدمی انکار امامت کا کرینگے علاوہ اسکے افادہ دوستی ایک شخص کا ضمن عموم مین جسطرح آیہ کریمہ بعض مین ہی اور چیز ہی اور ایجاب دوستی اوس شخص کی بالخصوص امر آخر ہی اگر کوئی سب انبیا و رسل پر ایمان لائے اور بالخصوص نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لے اوسکا اسلام معتبر نہین یہان دوستی ذات حضرت امیر کی بتشخصہ منظور ہوئی اور آیات مین دوستی بوصف ایمان کہ عام ہی حاصل ہوئی اور بر تقدیر اتحاد مضمون آیت و حدیث کیا قباحت ہوئی پیغمبر کا کام ہی کہ تاکید و تذکیر مضامین قرآنی کیا کرے نعوذ باللہ اور عدم کہ کسی طرحکا ومن یتولّ الخ ہستی تکلفین بالعمل سے بنوہ قرآن کے باوجود کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا لیکن تاکید اوسکی چند احادیث مین آئی ہی تا الزام حجت و اتمام نعمت ہوجاے جسنے قرآنکو پڑہا ہی بلکہ دیکہا ہی وہ ایسی لچر پوچ بات کبھی نکہیگا ورنہ لا تاکید و تقریرات پیغمبر بابت نماز روزہ زکوۃ و تلاوت قرآن وغیرہ سب لغو ہون اور نزدیک شیعہ کے نص امامت جناب امیر کو بار بار کہنا اور تاکید فرمانا سب بیہودہ و عبث ہوگا نعوذ باللہ منہ معہذا آپ صورتین کہ معنی ولی کے اولی بالتصرف ٹہیرے تو چاہیئے کہ جہان خود لفظ اولی موجود ہو وہان بہہ معنی بالاولی مراد ہون حالانکہ آیہ کریمہ اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبرٰہِیمَ اور آیۃ اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِہِم مین معنی تصرف کے صحیح نہین اسلیئے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اولی بالتصرف حضرت ممدوح مین نہ تہے اسیطرح آیہ ثانی مین نسبت متبنی کے نفی کی ہی متبنی سے نہ اثبات معنی تصرف تو جب صورتین خود اولی سے معنی اولی بالتصرف نہ نکلے تو ولی سے اولی سمجہنا محض تصرف مولوی تعالی کا ہی قولہ لغت عرب مین اکثر ایک لفظ کے بہت معنی ہوتے ہین اور محل مناسب مین اپنے جدا جدا معنی بخشتے ہین از انجملہ لفظ مولی قاموس مین زیادہ بیس معنی پر آئی ہی منہا المالک والعبد والصاحب والمعتِق والمعتَق والقریب وابن العم والجار والحلیف والابن والعم

فائدہ معنی لفظ مولی از لغت

امیرالمومنین کا خلیفہ و وصی و وارث و موضع سر و قاضی دین و فاروق امت و یعسوب المومنین و صدیق اکبر و صاحب ایمان گران و وزن و سوال کی ثابت ہوا سلیم الذہن جانتا ہی کہ معنی ہر لفظ کو دلالت ہی خلافت بلافصل پر حاجت تاویل و تفسیر کی نہین **جواب** ثبت العرش ثم انقش ساتوین یہہ گیارہ حدیث جن سے خطاب مرتضوی بزور ختنک آپ نکالتے ہین تین تیرہ ہو چکی ہین پہر خطاب کہان اور دلالت کسکی حالانکہ یعسوب کہنا حضرت امیر کا اور صدیق کہنا امام محمد باقر کا خلیفہ اول کو کتب اہلسنت سے گذر چکا ہی پس وہ دلالت یہان بہی موجود ہی بلا ترجیح علاوہ اسکے کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ آنحضرت باوجود اسکے کہ افصح الخلائق تہے اور کلام آپکا نہایت مفصل و مبین ہوتا تہا مضمون خلافت مرتضوی کو بطور پہیلی و چیستان فرماتے اور گیارہ لفظ بولتے اور ایک لفظ صریح غیر مشترک صاف صاف ایسی نہ کہتے جسکو دلالت خلافت بلافصل پر ہوتی خصوصا جس حال مین معلوم ہوا کہ اعدا منازعت بلکہ مغاصبت کرینگے اوسوقت اوجب تہا کہ تبلیغ رسالت باتم وجہ و اوضح کلام کرتے معہذا اگر ان الفاظ کو دلالت مدعا پر ہوتی تو ضرور حضرت امیر وقت انعقاد خلافت اولی کے ساتہہ اونکے احتجاج کرتے حالانکہ باتفاق فریقین نہین کیا معاذ اللہ انکا فہم و اجتہاد ابلغ ہوا فہم و اجتہاد مرتضوی سے **قولہ** لفظ ولی کے عربی مین چند معنی ہین ازانجملہ ناصر و محب و صاحب اختیار و اولی بالتصرف سو دونو معنی اول یہان مراد نہین اسلئے کہ سارے مومنین ایک دوسرے کے ناصر و محب ہین کما قال تعالی وَالْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بلکہ فرشتے بہی ناصر و محب مومنین ہین نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ کفار بہی ناصر و محب مسلمین ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ مراد دونو معنی آخر ہین **جواب** دونو معنی آخر جب ہوتے کہ محاورہ قرآن مساعد ہو حالانکہ قرآن سے جس جگہہ دیکہو معنی ناصر و محب کے نکلتے ہین نہ صاحب اختیار و اولی بالتصرف کے قرآن کو چہوڑکر ہر طرف جانا بے وجہ موجہ کے ثقلین مین جدائی ڈالنا ہی حالانکہ ان معنی اخیر کو اہل لغت نے بہی ضبط نہین کیا اگر کیا ہو تو حوالہ دو باوجودیکہ اگر یہہ معنی بشہادت لغت ثابت بہی ہون تو اوس سے خلافت بلافصل کہ مقصود بالذات اس سارے

بارہوین حدیث مرتضوی

تحقیق معنی لفظ ولی

واضح ہو کہ حافظ اصول دین اپنے کہ احادیث صحیحہ کو کہ شان حضرت امیر میں وارد ہیں مشکوک کہکے سلک ضعیف و شاذ و موضوع میں درج کیا ہی اور راویونکو رافضی یا کذاب ظاہر کیا

جواب اہل سنت کے نزدیک جسطرح تمسک حدیث موضوع سے حرام اور ضعیف سے ضعیف اور شاذ سے شاذ و ممنوع ہی اسیطرح موضوع کہدینا یا متروک و منکر ٹھیرا دینا حدیث ثابت کا حرام بلکہ قریب بکفر ہی اسلیئے کہ انکار نص کا لازم آتا ہی اگر سنیونکو ایسی ہی دشمنی جناب امیر سے ہوتی تو احادیث صحیحہ اونکے فضائل میں اب کتب حدیث اہل سنت میں موجود ہیں اور کتب فضائل شیخین سے کم نہیں انکو کیون نہ سلک وضع و ضعیف و شذوذ میں درج کیا اور امام نسائی نے کتاب خصائص مناقب مرتضوی میں بنا کر دستیونکے ہاتھ سے کیون مار کہا کے انتقال فرمایا اور صاحب گوہر مراد نے کہ شیعی ہی کسلیئے اقرار کیا کہ از روئے انصاف ہمنے محدثین اہلسنت کو پایا کہ مناقب مرتضوی کو اونہون نے نہ چھپایا کما سبق سیف مسلول میں دیکھو کہ ماثر جمیلہ جناب امیر کسقدر کتب اہل سنت سے نقل کئے ہیں آخر تقیہ سنیون کے نزدیک حرام ہی پھر کسکی دوستی یا دشمنی سے اوسکو لکہا ہی شعر و عین الرضا عن کل عیب کلیلۃ ٭ ولکن عین السخط تبدی المساویا قولہ کسی جگہہ مفید اپنے مطلب کا سمجھکر احادیث روات شیعین سے تمسک کیا ہی اور اوسکے عدم صحت میں کچہہ نہیں کہا

جواب یہہ وہی مثل ہی دروغ گویم برروی تو وان الکذوب لاحافظۃ لہ ابہی ابتدا رسالہ میں بصفحہ چہارم حدیث انا من علی وان علیا منی میں گذر چکا کہ اوسکو صاحب تحفہ نے بعلت تشیع ہونے اجلح کندی راوی کے باطل غیر محتج بہ کہا ہی جسپر آپ نے بڑی دوڑ دہوپ کی تہی آب یہان پھر وہی صدا آئی بے معنی کی معہذا جو ایسے مواضع ہون اونکا نشان دو انکلتم صادقین

قولہ حدیث دوم و سوم کو کہ بطریق متعدد کتب سنت و جماعت میں وارد ہین محمد شوکانی قاضی صنعا ین نے کہ دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ کے کرتا تہا فوائد مجموعہ میں اونکے روایات سے لکہا ہی اور بعد تحریر عبارت طویل کے کہتا ہی کہ راوی ضعیف اور ممن یغلوا فی الرفض ہین جواب قاضی ممدوح رحمہ اللہ تعالی نے اجتہادا کسی راوی یا حدیث کو رافضی یا ضعیف نہین کہا

والنزیل والشریک وابن الاخت والولی والرب والناصر والتابع والمنعم والمنعم علیہ والصہر پس
حدیث مین معنی مولا کے مالک درست آتے ہین اور اسپر بڑا مناظرہ فریقین کا ہی جواب
متعدد معانی لفظ واحد کا مسلم ہی لیکن محل مناسب مین معنی جداگانہ بخشنا موقوف ہی قراین پر
حالیہ ومقالیہ ماقبل ومابعد پر نہ علی الاطلاق پس ما نحن فیہ مین جو معنی مولا کے اپنے قرار دیے اسکا
قرینہ کیا ہی حالانکہ صدر وعجز حدیث صحیح قرینہ ہی اسبات پر کہ مراد مولی سے محبوب ہی نہ مالک
عادت شریف نبوی یون واقع ہوئی تھی کہ کلام آپکا غالبا مشابہ وتابع کلام الہی ہوتا تھا چنانچہ
جسطرح قرآن مین فرمایا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ اسیطرح آنحضرت نے غدیر خم مین فرمایا
الستُ اولی بالمومنین من انفسہم اور جسطرح حق تعالی نے ارشاد کیا کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَاءُ
بَعْضٍ اسیطرح آنحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ پس جب تلے ہو
استعمال قرآن کے حاجت تاویل کی نہین اور بدون قرینہ جلیہ کے تعین مولا کا بمعنی مالک صحیح نہین
الغرض یہ بات ٹھیری کہ لفظ ولی واولی ومولی وغیرہ کلام نبوی مین اوس معنی مین مستعمل ہی
جس معنی مین قرآن وارد ہی اور قرآن مین یہہ الفاظ زینہار کسی جگہہ بمعنی مالک یا اولی بالتصرف نہین
تو حدیث مین بھی یہہ معنی مراد نہونگے بے وجہ صرف ظاہر سے ابعاد بخیہ ہی قولہ ابن حجر نے
صواعق مین کہا ہی کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مولی بمعنی اولی ہی تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ جو اولی
ہو وہ لائق ومستحق خلافت جواب اوسکا یہہ ہی کہ اگر اولی لائق خلافت کے نہین تو یہہ کہان سے
ثابت ہوا کہ ادنی لائق خلافت کے ہی جواب قرآن سے ثابت ہوا اسطرحپر کہ طالوت باوجود
مفضول ہونے کے بنص الٰہی عہد حضرت شمویل مین باوجودیکہ طالوت سے اولی وافضل تھے صاحب
ریاست عامہ ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ خلافت ادنی کی باوجود اولی کے جائز ہوتی ہی اگرچہ تقابل
لفظ ادنی کا ساتھہ اعلی کے ہی نہ ساتھ اولی کے لیکن جو آپکو بنا بر لقب مولانا کہ نام مردیست از
مرد مطلق التفات طرف علوم کے خاصۃً لغت وصرف ونحو کے نہین اسلیئے مورد استعمال ادنی
واعلی معلوم نہوا حالانکہ یہہ ادنی جاہل نہین بلکہ اعلم ہی جو بالاولی ثابت ہوا قولہ کیا سنیون نے

خلافت ادنی باوجود اعلی

اہل سنت کا یہی ہی اور اسی پر عمل کرتے ہین دلیل اسکی یہہ ہی کہ سارے عقائد و اعمال و احکام
فقہی اہل سنت کے ماخوذ ہین کتاب اللہ سے جسکو شبہہ ہو وہ کتب عقائد و اصول فقہ کو
قرآن سے ملا دیکہے اور جتنے طریقے سلوک و سیر و احوال و مقامات ارباب باطن ہین وہ سب
مستفاض و مستفاد ہین ائمہ ہدی سے چنانچہ نمونہ اسکا آنے والا ہی فَانْتَظِرُوا اِنِّی مَعَکُم مِنَ الْمُنْتَظِرِین بخلاف
شیعہ کے کہ انہون نے قرآنکو محرف عثمانی ٹہیرا کر ایکطرف چہوڑ دیا اور عترت کو غائب عن الابصار بنا کر
ایکطرف نکالدیا اور جو ائمہ ماضی تہے اونکے اقوال حقہ کو تقیہ و توریہ پر محمول کرکے الگ پہیکدیا اور ثقلین
مین کتاب اور حوض کوثر جدا ہونگے جدائی ڈالی ہی معلوم نہین کل پیغمبر خدا کو کیا مونہہ دکہلائین گے اور
اس گناہ کا کیا عذر بتائینگے **قولہ** واے اون لوگون پر جنہون نے حکم آنحضرت کو طاق نسیان
مین رکہکر طوق تقلید ائمہ مصنوعی امویہ و عباسیہ وغیرہ کا گلے مین ڈالا و یکدست متابعت ائمہ معصومین
سے دست بردار ہوکر کتب فقہ اپنی مین اقوال نعمان و حنبل و مالک و شافعی و ابو یوسف وغیرہ کو لکہکر
ائمہ ہدی سے مونہہ پہیرا اور اعتماد فرمان اہلبیت پر کہ وارث دین نبی و عالم کتاب اللہ ہین نکیا **جواب**
ہنوز بہت مدار اوسکے شیعہ شنیعہ ہین نہ اہل سنت سنیہ و من ادعی فعلیہ البیان اور وجہ عدم اخذ جزئیات
مسائل کی ائمہ ہدی سے اور وجہ اخذ کی ائمہ اربعہ سے یہہ ہی کہ امام نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب شریعت
ہی نہ صاحب مذہب اسلئے کہ مذہب نام اوس راہ کا ہی جو بعض امتیون کو فہم شریعت مین کشادہ ہو
اور اپنی عقل سے چند قاعدہ مقرر کرین کہ موافق اوسکے مسائل شرعیہ کو اوسکے ماخذ سے استنباط
کرین اسلئے اوسمین احتمال خطا و صواب کا ہوتا ہی اور جب امام خطا سے معصوم ہو اور حکم نبی کا کہتا ہو
تو انتساب مذہب کا طرف اوسکے معقول نہین اسی سبب سے نسبت مذہب کی طرف حقتعالے و جبریل وغیرہ
ملائکہ و انبیا کے کرنا ناروائی سخت ہی بلکہ فقہائے صحابہ کو کہ بالیقین ابو حنیفہ و شافعی سے افضل ہین صاحب
مذہب نہین جانتے بلکہ اونکے اقوال و افعال کو ماخذ فقہ کا اور دلائل احکام کا سمجہتے ہین اور وسائط
وصول علم شرعی کا نبی سے جانتے ہین اور نیز اتباع فقہائے مذکور کا عین اتباع ائمہ ہدی ہی
اسلئے کہ اونہون نے فقہ و مذہب و قواعد استنباط کو حضرات ائمہ سے حاصل کیا ہی اور سلسلہ تلمذ کا

بلکہ کلام متقدمین کو بابت جرح و تعدیل کے نقل کیا چنانچہ حدیث دوم و سوم بلکہ بقیہ احادیث بہی
اسی قسم کی ہین اور جسکی جرح کو راجح پایا اوسکو ترجیح دی حالانکہ تقدیم جرح تعدیل پر نزدیک شیعہ کے
بہی ثابت ہی اور یہہ امر عداوۃ نہین ورالا جن احادیث کی تصحیح کی ہی اونکے وضع کہدینے مین
کون مانع تھا اور اجتہاد نام استخراج و استنباط جزئیات مسائل کا ہی کلیات و ادلہ قطعیہ
سے سمجھے نہ اسکا کہ جسراوی کو چاہا کذاب وضاع شیعی رافضی کہدیا یہہ افادہ آپکے اجتہاد سے
ہی نہ قاضی صاحب کے مہذا قاضی صنعا نے دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ نہین کیا تالیفات متعددہ
اونکے موجود ہین جہان یہہ دعوی لکہا ہو یا جہان سے نکل سکتا ہو اوسکا نشان دو قولہ یہہ
مقدمہ بعینہ اسکا ہی کہ تحفہ مین احادیث مدح حضرت امیر کو موضوع و متروک کہا ہی اور علمای
امامیہ نے صحت اوسکی نہایت شرح و بسط سے کتب مشاہیر اہل سنت سے ثابت کردی ہی چنانچہ پہلے
تہوڑا سا لکہا گیا **جواب** شیخ نے اپنی خودی سے اون احادیث کو ایسا نہین کہا بلکہ
جرح و تعدیل اوسکی وہین اقوال سلف محققین سے نقل کردی کما مر اور جن کتب سے امامیہ
مدعی اثبات ہین وہ سب مجاہیل الاحوال غیر معتبر نا مشتہر ہین چنانچہ جواب بجواب سے واضح ہی
کما سبق لیکن بحکم خوئی بد را بہانہ بسیار آپکو ہر طرح اتہام طعن صاحب تحفہ پر مقصود ہی لگے یا نہ
لگے **قولہ** بیان سوم در احادیث ثقلین **جواب** جو تطویل لاطائل آپنے اس جگہہ کتابت
طرق ثابتہ و واہیہ حدیث مذکور مین کی ہی اہل سنت پر حجت نہین اسلئے کہ مبحوث عنہ امر دلالت
حدیث علی المدعا ہی نہ نفی و اثبات حدیث اگر حدیث ثابت ہوئی اور اوسکو مدعا سے مساس
نہوا تو کیا حاصل کوئی سنی منکر حدیث کا نہین لیکن یہہ کہتے ہین کہ غیر متواتر ہی اور مدعا پر
نص نہین حاصل اوسکا حرف مودت اہل بیت و احترام و عظمت عترت ہی و بس چنانکہ مقابلہ قرآن
کہ اکبر ثقلین ہی نیز اسی بات کو چاہتا ہی و قد مر بیانہ فیما مضی **قولہ** عقل و انصاف والے ذرا
تامل کرکے اس حدیث کو پڑہین کہ حضرت نے بابت تمسک قرآن و اہل بیت کے کیا تاکید
شدید فرمائی اور عدم ضلالت کو متعلق ساتہہ اقتدا و تمسک انکی کے کیا الخ **جواب** مذہب

صفحہ [illegible]

موضوع کرنا صاحب تحفہ کا احادیث مدح حضرت مرتضوی کو

وعقل سے ہی اعانت فہم شریعت مین کافی ہی اوسمین حاجت ارشاد کسی امام کی نہین جو چیز کہ محتاج تعلیم
امام ہی وہ دقائق سلوک طریقت ہین کہ کتاب اللہ سے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے اسلیئے ائمہ ہدی
نے اوس سے قطع نظر فرماکر ساری ہمت مصروف سلوک کی اور امر اول کو بطریق اجمال القا کرکے عقل
وعلم مجتہدین پر چھوڑا لہذا باجماع شیعہ وسنی کوئی کتاب کسی امام نے تصنیف نہین کی اور نہ کسی علم کے
اصول وفروع کو مدون کیا کہ بسبب اوس متن وکتاب کے استغنا حاصل ہو بلکہ روایات واحکام اصحاب
ائمہ منتشر تھے اور قواعد استنباط مخفی ومستور تو اب ناگزیر ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اون سب روایات کو
جمع کرے اور قواعد کو تتبع کرکے علیحدہ علیحدہ لکھے اور بنیاد رسم آئین اجتہاد ڈالے بنا برعلی ہذا
ثابت ہی کہ جسطرح نسبت مذہب کی طرف کسی امام کے بے معنی ہی اسیطرح اتباع امام کا بلے واسطہ
غیر مجتہد کو ناممکن لہذا مقلد کو اتباع شریعت مین بے توسط اہل اجتہاد کے چارہ نہین اور شیعہ اگرچہ
اول وہلہ مین دعوی اتباع ائمہ ہدی کا کر بیٹھتے ہین لیکن مسائل غیر منصوص مین متبوع حقیقی اپنا
مجتہدین طائفہ کو مثل ابن عقیل وغضائری ومرتضی وشیخ شہید وغیرہ کو ٹھیراتے ہین اور انکے
اقوال پر فتوی دیتے ہین اگرچہ مخالف روایات صحیحہ اخباریہ ہون اور جب تقلید مجتہد کی باوجود مخالفت
بعض روایات ائمہ کے انکے نزدیک بھی جائز ہی اور مانع اتباع ائمہ سے نہین پس اہل سنت کو اتباع
ابوحنیفہ وشافعی مین کیا گناہ لازم آتا ہی غایۃ ما فی الباب یہہ کہ بعض اقوال انکے بھی مثل اقوال مجتہدین
شیعہ کے مخالف بعض روایات ائمہ ہدی ہون حالانکہ فی الواقع یہہ روایات ومخالفت باوجود اتفاق
واتحاد اصول وعقائد کے ضار نہین اور حیز اتباع سے باہر نہین لاتے جسطرح محمد بن حسن شیبانی
وقاضی ابو یوسف شاگرد ابوحنیفہ ہین اور بعض جگہہ اونکی مخالفت کرتے ہین اسیطرح جمیع مذاہب مین
مخالفت جزئی موجب ضرر نہین ہوتی اور نہ سبب لعن وطعن جب یہہ مقدمہ تحفہ ممہد ہوگیا تو اب یہہ
بات ٹھیری کہ اتباع شافعی وابوحنیفہ وغیرہ عین اتباع ائمہ ہدی ہی اور تمسک ثقلین بھی یہی ہی
جو اہل سنت سے بن پڑا جسنے اسکے خلاف سمجھا قصور فہم سے سمجھا **قولہ** بیان چہارم در
حدیث سفینہ **جواب** اس بیان مین آپنے حدیث مذکور کو روایت حاکم واحمد وسیوطی وابن مغازلی

خاتمہ مقدمہ

ان صاحبون تک پہنچا ہای پس تبہ ائمہ کا نزدیک اہل سنت کے رتبہ پیغمبر و اصحاب کبار کا ہی کہ اتباع انکا
مقصود ہی لیکن انتساب مذہب کا اونکیطرف نہین کرتے شیعہ بہی اگر ذرا انصاف پر آئین تو معلوم کرلین
کہ یہہ بہی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین جو آپکو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین اور دعوی اخذ علم کا
اونسے رکہتے ہین نہ اتباع ائمہ کا بلا واسطہ چنانچہ صفحہ ششم رسالہ سے جہان آپنے فرق اصولی
واخباری لکہا ہی ثابت ہی صرف اتنا فرق ہی کہ متبوع اہل سنت کے اصول عقائد مین مخالف ائمہ ہدی
نہ تھے اور ائمہ نے اونکے حق مین بشارات دئے ہین کذا فی کتب الامامیہ کالاحقاق و نہج الحق و
نہج الکرامۃ بخلاف متبوعان شیعہ کے جیسے ہشامین و احول طاق و ابن اعین وغیرہم کہ اصول
عقائد مین صریح مخالف ائمہ ہدی ہین اور ائمہ نے اونسی بیزاری کی ہی اور اونکے بطلان عقائد پر
گواہی دی اور کذاب اور مفتری لقب بخشا بلکہ محافل سے نکالدیا کما مر موضحہ فیما سبق قولہ
اس حدیث قطعی سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے مقدمات دینی و احکام شرعی مین ہمکو حوالہ ان دونوکو
کیا ہی پس جو کوئی تمسک کرے وہ مہدی و ہادی ہی اور جو کوئی مخالفت ثقلین کرے گمراہ
بے دین ہو جواب حقیقت الامر یہہ ہی کہ منصب امام کا اصلاح کرنا عالم کا اور دور کرنا فساد کا ہی
پس جس فن مین قصور پاوے اوسکی تکمیل کرے اور جو روش صواب پر ہوا اوسکو بحالہ چہوڑ کے
تا تحصیل حاصل و اہمال ضروریات لازم نا وے سو حضرات ائمہ نے اپنے زمانے مین اہم مہمات
مقدمہ سلوک و طریقت کو قرار دیا اور مقدمہ شریعت کو دستہ اصحاب راشدین پر حوالہ کیا اور خود
متوجہ طرف عبادت و ریاضت و تہذیب باطن کے ہوئے اور ہمت کو تعین اذکار و اوراد و تعلیم ادعیہ و صلوات
و تہذیب اخلاق اور القائے فوائد سلوک بر طلبہ و ارشاد طریق اخذ حقائق و معارف از کلام خدا و رسول
وغیرہ مین مصروف کیا اور بسبب عزلت و حب خلوت کے التفات طرف استنباط مسائل اجتہادیہ کے
نفرمایا اسی جہت سے دقائق علم طریقت و غوامض حقیقت و معرفت اون سے بکثرت منقول ہین
اور سارے سلسلے ولایت اہل سنت کے انہین کی ذوات عالیات مین منحصر ہین حدیث ثقلین بہی اسطرف
مشیر ہی اسلئے کہ کتاب اللہ واسطے ظاہر شریعت کے کافی ہی اور علم لغت و اصول جسکا تعلق صحیح

۹ منصب و فرائض امام

واتفاق متغلب متصرف بالشقاق اور ہونا انکا علی سبیل الاتصال لازم نہین بلکہ اتمام اس عدد کا
وقت ظہور خلافت راشدہ سے قرب قیام ساعت تک چاہئیے چنانچہ منجملہ انکے بعضے ظاہر ہوئے جیسے خلفاء
اربعہ وحضرت امام حسن مجتبی وعمر بن عبد العزیز اور باقی ہوونگے اکثر طرق حدیث مؤید اس ارادہ
کے ہین جسطرح صحیح مسلم وفتح الباری وغیرہ سے معلوم وثابت ہوتاہی صاحب ازالۃ الغین نے لکھا ہی
کہ باتفاق روایات فریقین زمانہ ان بارہ خلیفہ کا قیامت تک کھچیگا پس ترتیب وجوہ وبیان اسامی
اونکے ذمہ اہل سنت پر غیر لازم ہی کہ ہنوز قیامت کو مہلت درازہی انتہی اور صدر حدیث
قرینہ جلی ہی اس امر پر کہ مراد خلفاء سے صاحب الامر والاحکام ہین لاغیر چنانچہ لفظ لایزال
ہذا الدین عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش سے ظاہر ہی اور یہی حق ہی اسلیے
کہ دین محمدی عہد خلفاء راشدین مین ہمیشہ عزیز ومنیع رہا بخلاف ائمہ ہدی کے کہ انکے عہد
مین ایسا ضعیف وذلیل ہوا کہ خود ائمہ کو ضرورت تقیہ کی درپیش ہوئی حتی کہ جو امین ملقب بحجت
وقائم وصاحب الامر ہین وہ ہنوز غار سامرا مین مستور ہین اس اثنا مین اگرچہ بسبال ہزار م ہجرے
عہد دولت صفویہ مین غبار تشیع حضیض خاک سے اوج فلک الافلاک تک پہنچا اور سرزمین ایران
کلاب علی وخنازیر ائمہ سے پر ہوگئی لیکن جناب مہدی ہادی نے حال زار اہل رفض پر رحم نفرمایا
اور اہل اسلام سے انتقام نہ لیا اور راضی بخروج نہوئے پس زنہار انکا مصداق ان احادیث کا
نہوا علاوہ اسکے طرق حدیث مذکور مین ہر جگہہ لفظ خلیفہ وامیر ورجل وکلہم من قریش ہی
نہ لفظ امام ومن بنی ہاشم اور ائمہ باتفاق فریقین بلفظ امراء ورجال وخلفاء یاد نہین کیے جاتے
اور کلہم من قریش بہی عام ہی بنی ہاشم وغیرہ سے تو چاہیے کہ مصداق ان حدیثون کے
وہ لوگ ہون جو خلیفہ کہلاتے تھے اور قریش تھے گو بنی ہاشم نہون نہ وہ جو امام کہلاتے
ہین اور اونکے ہاتھہ سے کوئی کام تنفیذ احکام شرع کا وجود مین نہ آیا اور یہہ نہین مگر خلفاء
راشدین یا بعض امراء بنی امیہ وبنی عباس حتی کہ امامیہ بہی اونکو بلفظ خلفاء تعبیر کرتے ہین
چنانچہ آپنے بہی اسی رسالہ مین کئی جگہہ بلفظ خلفاء بنی امیہ وخلفاء عباسیہ تعبیر کیا ہی معہذا

ومسند فردوس و مودات سید علی ہمدانی سے لکھا ہی سو روایت حاکم مین لفظ و مثل باب حطہ یعنی اسمٰعیل اندہی اصل روایت پر اور ابن مغازلی شیعی ہی نہ سنی کذا فی رسالۃ المکاتیب اور روایت فردوس و مودات موضوع مفتری غیر ثابت ہی علماء شافعیہ کے کتب مین کہین اتا پتا کتاب مودات کا نہین اور روایت ابوذر اگر ثابت ہو تو بہی اوسکو مدعاء شیعہ سے مساس نہین اسلئے کہ حاصل اس حدیث کا اسیقدر ہی کہ فلاح و نجات دوستی اہل بیت مین ہی اور ہلاک انسے تخلف مین سو یہہ بات بحمدہ تعالی خاص نصیب اہل سنت ہی کہ یہہ سب اہل بیت کو محبوب و مقتدا جانتے ہین اور لا نفرق بین احد منہم کہتے ہین بخلاف شیعہ کے کہ بحکم نؤمن ببعض و نکفر ببعض سوا ائمہ اثنا عشر کے سبکو کافر و مرتد خارج ایمان سے جانتے ہین کما انتبناہ فیما مضی اور اہل سنت بتقدیر تسلیم کہتے ہین کہ جسطرح آنحضرت صلعم نے یہہ فرمایا ہی اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق اسیطرح یہہ بہی فرمایا ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور یہہ حدیث نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما مر بیانہ فیما سبق اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سفر ظاہر دریا کا بدون ناؤ کے محال ہی اسیطرح پہنچنا مقصد تک بدون مراعات نجوم کے محال ہی اور جسطرح فقط رعایت تارونکی بدون ناؤ کے بے سود ہی اسیطرح ناؤ بے تارونکے معرض تلف مین ہی قال تعالی وعلامات وبالنجم ہم یہتدون پس تشبیہہ دینے آنحضرت مین اہلبیت کو سفینہ سے اور اصحاب کو نجوم سے یہہ اشارت ہی کہ طریقت کو اہل بیت سے حاصل کرو اور شریعت کو صحابہ سے یہہ نکتہ نہایت عمیق اور افادات مولانا محمد یعقوب بنانی رحمہ اللہ تعالی سے ہی اسمین ادنی تامل سے معنی حدیث کے بخوبی منحل ہو جاتے ہین **قولہ** بیان پنجم حدیث دوازدہ خلیفہ **جواب** یہہ حدیث نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ ازانجملہ روایت صحیحین معول علیہ ہی اور روایات سیوطی و ابن عدی ضعیف اور روایات مودات موضوع و مفتری ہین لکن نزدیک اہل سنت کے مراد خلفاء اثنا عشر سے موافق مختار تورپشتی و قاضی عیاض و شیخ عبد الحق دہلوی و امام نووی شارح مسلم وغیرہم قدس اللہ سرہم خلفاء مقسطین و مقیم دین ہین کہ صاحب تسلط عام و منفذ احکام شرع ہوئی روی زمین پر اور والی خلافت نبوت ہون باستحقاق

حدیث دوازدہ خلیفہ

ساتھہ مسلم فریقین ہی خصوصًا اوسوقت کہ اسامہ نے خود بیعت ابوبکر سے کی اور اس بیعت مین امامیہ نے
جبر واکراہ بیان نہین کیا ہی **قولہ** الا سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی اور تا شہادت ملتفت نہوئے

ف بیعت نکرنا سعد کا

جواب صواعق محرقہ و منتہی الکلام مین دیکھہ لو کہ بیعت کرنا سعد کا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ثابت
ہی وقد سبق الکلام فیہ **قولہ** بخاری و مسلم وغیرہ مین ذکر توقف بیعت جناب امیر کا صاف لکھا ہی

ف توقف مرتضوی در بیعت

جواب جہان یہہ لکہا ہی وہان عذر توقف بہی لکھا ہی اوسکو کیون آپنے ذکر نکیا اور لاتقربوا
الصلوۃ پر عمل کیا حالانکہ توقف بیعت اگر ثابت ہو تو بہی قادح صحت خلافت نہین کہ لا اکثر حکم الکل
قولہ روایات امامیہ سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے سوائے آنحضرت کے کسی سے بیعت نہین کی اگر

ف بیعت نکرنا جناب امیر کا

جناب امیر بیعت کرتے تو منازعت نہ ہوتی امر دین مین جناب امیر سے تساہل توقف بے معنی ہی
اور سنی جو کہتے ہین کہ دوسرے دن اکیلے آکر ابوبکر سے بیعت کی محض دروغ ہی **جواب**
اگر یہہ بات ثابت ہو تو شیعہ کو بڑی مشکل پڑیگی اسلئے کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغۃ مین
بذیل فقرہ خطبہ شقشقیہ لکھا ہی کہ اکثر امامیہ اسطرف گئے ہین کہ جناب امیر نے ہرگز خلیفہ اول سے بیعت
نہین کی طوعًا نہ کرہًا پس یہان سے اسبات پر حکم کرسکتے ہین کہ جناب امیر مثل امام حسین کے نہ
معتقد تقیہ کے تہے یا قائل ہون اسبات کے کہ اہل بیت پر اوسوقت کچہہ ظلم وستم واقع نہین ہوا اور نہ مظلوم
حضرت امیر تہا اور یہان سے اکثر مطاعن برہم ہوگئے انتہی حالانکہ تارک تقیہ مثل تارک الصلوۃ ہی بلکہ
بدتر حتی کہ بتصریح بعضے امامیہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے رہے اور قدرت تلاوت صحیفہ
مرتضوی نہ پائی اسصورت مین دیکھئے کہ وجہ دفع اس تعارض کی کیا ہوگی **قولہ** متواتر انکار بیعت سے
اور اظہار تلف حق خود سنیون نے لکھا ہی **جواب** پاسخ اسکا بجز تلاوت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اور کچہہ نہین ہوسکتا اور نیز معلوم نہین ہوتا کہ متواتر آپکے اصطلاح جدید مین کسکو کہتے ہین کہ
ہر جگہہ آپ متواتر لکھتے ہین **قولہ** خطبہ شقشقیہ جناب امیر سے حال ثلثہ و غصب خلافت کا ظاہر ہی

ف ذکر خطبہ شقشقیہ مرتضوی

کہ آیندہ مفصل کہا جاویگا **جواب** اگر یہہ خطبہ کلام مرتضوی سے بطور شیعہ ثابت بہی ہوجاوے
تو کیا اہل سنت پر حجت ہی کہ کچہہ انکے مسلمات سے نہین والزام خصم بدون مسلمات خصم ممکن نہین

اہل سنت وجماعت تعین خلفا و اثنا عشر مین مختلف و متوقف ہین سو یہہ اختلاف مضر مقصود
نہین اسلیئے کہ اختلاف فرق شیعہ کا تعین امام مین بعد جناب مرتضی کے بدتر ہی توقف اہل سنت
سے کہ بعضے پانچ اور بعضے سات اور بعضی آٹھہ اور بعضے بارہ اور بعضے تیرہ کہتے ہین اور جو
بارہ پر قانع ہین وہ بھی اخوان ائمہ سے انکار امامت نقل کرتے ہین جسطرح انکار زید شہید کا
امامت محمد باقر سے اور تنازع کرنا محمد بن حنفیہ کا امام زین العابدین سے بابت امامت کے
یہان تک کہ حجر اسود نے فیصلہ کیا بناءً علی ہذا اہل سنت موقع طعن نہین اور امامت ائمہ
کی خلافت مذکور نہین بلکہ یہہ امامت بمعنی پیشوائی ہی **قولہ** بیان ششم در غصب خلافت **جواب**

غصب خلافت

ثبوت غصب کا موقوف ہی دو امر پر ایک یہہ کہ وصیت و نص نبوی خلیفہ بلا فصل ہونے
مرتضی علی پر کتب صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو و دونہ خرط القتاد دوسرے رغبت کرنا ابوبکر و عمر
وغیرہ کا خلافت مین اور یہ بھی غیر ثابت ہی اسلیئے کہ کتب امامیہ سے بے رغبتی بلکہ کنارہ
جوئی ابوبکر کی تقلد خلافت سے ثابت ہی خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی کہ ابوبکر
نے کہا لست بخیرکم و علی فیکم اسیطرح ملا عبد اللہ مشہدی قائل ہی ساتھہ کمال زہد شیخین
کے زخارف دنیا مین اور جواب امر اول کا سابق گذر چکا ہی **قولہ** یہہ قصہ پر غصہ کتب سیر مین
بشرح و بسط مسطور ہی یہان لب لباب اوسکا مختصر ذکر کیا ہی **جواب** یہہ لب لباب کتب
شیعہ سے منقول ہی اہل سنت پر حجت نہین معہذا اس سے ثابت ہی کہ خلافت ابوبکر کی
باجماع مہاجرین و انصار ہوئی اگرچہ بعد رد و بدل بسیار ہوا اور یہی دلیل عدم غصب کے
ہی ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است **قولہ** شیخین لشکر اسامہ سے جدا ہو کر سقیفہ بنی

ساعدہ مین مجلس آرا ہوئے **جواب** جس صورت مین کہ روایت حق الیقین ملا باقر مجلسی سے
رجوع کرنا خود اسامہ کا شدت مرض نبوی کو سنکر ثابت ہوا تو مراجعت شیخین کی کیونکر
تخلف ٹھہری اسلیئے کسی فرقہ اسلام نے عتاب نبوی کو ابوبکر وغیرہ پر بابت اس
رجوع کے نقل نہین کیا اور نکلنا شیخین کا ہمراہ لشکر اسامہ کے اور رجوع کرنا اونکے

گفتار سامی آج تک کبھی کوئی روایت مطابق منقول عنہ باوجود اسم نویسی کتب بھی نہین ہوئی ہیچ بیچ
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید * **قولہ** حال تلمذ و کیفیت نصب خلافت سالہ
متر من رأیکے مین صاف و مفصل ہمنے لکھی ہی **جواب** یہہ رسالہ ابھی تک دیکھنے مین نہین آیا مثل صاحب
سر من رأی غیبت کبری مین ہی معہذا جو کیفیت اوسمین لکھی ہوگی وہ بھی اسی قبیل سے ہوگی کہ البعرۃ
تدل علی البعیر * قیاس کن زگلستان من بہار مرا * **قولہ** بیان ساتوان بیعت نکرنے مین جناب امیر
علیہ السلام کے اور طلب کرنہین اپنے حق کے واسطے اتمام حجت کے **جواب** جو بیان آپنے اسجگہہ کیا ہی
مجموع تواریخ شیعہ سے منقول ہی اور روایات شیعی سنی پر حجت نہین علی الخصوص جو روایت کہ حدیث
اخبار و قصص مین ہو الا نصوص تو بہر وجہ موضوع ہوتی ہی کما ہو المقرر عند المحدثین اور سابق گذر
چکا کہ اخراجات تواریخ پر فریقین اعتماد نہین کرتے پھر ہر جگہہ تمسک اباطیل سے کر کے الزام اہلسنت
چاہنا نہایت بے شرمی ہی **قولہ** عمار بن یاسر و ابوذر غفاری و سلمان فارسی و مقداد و صہیب
عباس و جابر بن عبد اللہ و ابی بن کعب و حذیفہ و ابو ایوب و سہیل بن حنیف و ابو الہیثم و خزیمہ بن ثابت
و ابو الطفیل و سعد بن عبادہ و ابو سعید خدری و بریدہ اسلمی وغیرہ کہ ہمراہ حضرت امیر کے تھے علانیہ
کہتے تھے کہ ای فلان و فلان کتنے جلدی تم حکم خدا و رسول سے پھر گئے الخ **جواب** یہہ چند
صحابی قریب ہفدہ و سولہ نام کے جو آپنے لکھے ہین اظہار کرنا انکا نص غدیر وغیرہ کو اصل مین
طبرسی نے احتجاج مین ذکر کیا ہی سو روایت تشیعی صالح احتجاج سنی پر باقرار مومن جاحظ وغیرہ
نہین معہذا اس احتجاج مین بطور شیعہ دو خدشے ہین ایک یہہ کہ مومن ہونا اسقدر صحابہ کا بموجب
تصریح اکابر امامیہ غیر صحیح ہی اسلئے کہ مجالس المومنین مین امام محمد باقر سے نقل کیا ہی کہ سب مشاہیر
صحابہ مرتد ہوگئے مگر تین نفر کہ سلمان و ابوذر و مقداد ہین اور عمار بن یاسر سے کچھ انحراف عن
الحق اور تردد ظاہر ہوا تھا لیکن پھر رجوع طرف حق کے کیا انتہی اور کلینی نے روضہ مین ابی جعفر سے
روایت کی ہی کہ مرتد ہوئے لوگ بعد نبی علیہ السلام کے مگر تین آدمی مقداد و ابوذر و سلمان
اور ابن مطہر مجلسی نے خلاصۃ الاقوال مین لکھا ہی کہ ابو جعفر نے کہا الخ اوسپر اونسے پوچھا کہ عمار کیسے ہین

حالانکہ امامیہ کے پاس نفس الامر مین کوئی دلیل واسطے صحت اس خطبہ کے موجود نہین خود شارحین
نہج البلاغۃ نے رُوات خطبہ مذکورہ کو ضعیف کہا ہی اور خطبہ کو احاد مین ٹھیرایا ہی چنانچہ موضوع
ومفتری ہونا اسکا جناب امیر پر بادلہ عقلیہ ونقلیہ کلام قدما شیعہ سے ناظر ازالۃ الغین پر مانند مہر نیم روز کے
روشن ہی معذلک بقیجو اشعر کاش وہ وعدہ تو کرنا سکھے ؏ ای وہ سچا نہین جہوٹا ہی سہی ؏ ہمکو ہنوز
شوق خطبۂ شقشقیہ روزافزون رہا اور یہہ وعدہ بھی مثل اور مواعید عرقوب کے قرین ایفا نہوا اور وجہ
مزید اشتیاق کی یہہ تہی کہ عبارت معجز بلاغت اوسکی سنا ہی کہ بہتر نظم قرآنی سے ہی چنانچہ کتاب لطف
عبد المحمود اثنا عشری سے واضح ہوتا ہی وہی ہذا ومن عجب خصائصہ ان القرآن اختلف الناس فی
فصاحتہ وبلغت فصاحتہ علی بن ابیطالب الی انہا متفق علیہا عند جاحدی فصاحۃ القرآن وغیرہم
من سائر الناس انتہی مقام الضرورۃ **قولہ** بقول ائمہ ۲۸ صفر وفات شریف ہوئی اور اہل تسنن بین
مشتبہ ہی غرہ سے لغایت بارہوین ربیع الاول مختلف کہا ہی **جواب** کلینی نے کافی مین باب مولد
النبی ووفات مین لکہا ہی کہ تولد آنحضرت کا بارہوین ربیع الاول کو ہوا ہی اور وفات بھی بارہوین کو روز
دوشنبہ ہوئی ہی اور صاحب جامع عباسی نے وفات اٹہائیسوین صفر اور بھی اٹھارہوین ربیع
الاول کو لکھی ہی تو یہہ اشتباہ شیعہ مین بھی ہوا نہ تنہا سنیون مین حالانکہ روایت اصح نزدیک اہل سنت
کے واسطے ولادت ووفات کے دوازدہم ربیع الاول یوم الاثنین ہی فقط **قولہ** اول وقت کوچ
کے واسطے ثانی کے ثالث کے ہاتھ سے وصیت نامہ مشعر ولیعہدی کا لکھوایا ثانی نے دم نہ مارا الخ
جواب یہہ تمام روایات موضوع مفتری ہین ہرگز کتب اہلسنت مین اوسکا نشان نہین ومن ادعی
فعلیہ البیان لیکن صرف اسقدر ثابت ہی کہ اول نے ثانی کو واسطے خلافت کے متعین کیا اور اسمین
کوئی وجہ طعن کی ظاہر نہین اگر بیان کرو تو جواب دیا جاوے اور لکھوانا وصیت نامہ کا اور وصیت
کرنا عمر کا وقت انتقال کے ابوطلحہ انصاری کو واسطے قتل جو تخص کے اور کیفیت بیعت عثمان کے
الی غیر ذلک مجموع لیس بشئی ولا اصل لہ ہی لا بارک اللہ فی واضعہا اور اسی وجہ سے آپنے اس جگہہ نام
کتب کے اگرچہ حسب عادت بطریق فرض ہون نلکہے ہرچند بفضلہ تعالے بنا بر صدق معاملہ و راستی

تاریخ ولادت ووفات نبوی

ذکر وصیت نامہ خلافت

مین قومی تھی اور یہہ لوگ بڑے شجاع تھے چاہتے تھے کہ سعد بن عبادہ انمین امیر ہون چنانچہ بیان
ششم مین آپنے لکھا ہی کہ انصار اونکو باوجودیکہ بیمار پڑے تھے سقیفہ مین اوٹھالائے الی قولکم انصار
نے کہا منا امیر و منکم امیر انتہی لیکن جب ابوبکر نے یہہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ و سنی کذافی عماد الاسلام
للمومن الجاسمی وغیرہ من کتب الحدیث الائمة من قریش سنائی سب کے سب چپ ہوگئے اور صدیق سے
بیعت کی پس اگر حضرت امیر بھی مع ہفدہ صحابہ کے مثلاً اظہار نص غدیر کا کرتے اور وصیت
نبوی یاد دلاتے ممکن تہا کہ یہہ لوگ انکار صریح کرتے اور دو مہینے کئی دن مین اوسکو بہول
جاتے اور باوجود تذکیر یاد نکرتے اور دیدہ و دانستہ بیعت مرتضوی سے متقاعد ہوتے خصوصاً اصحاب
سعد بن عبادہ کہ رشتہ دار بنی ہاشم تھے اور کسیطرح کی عداوت حضرت امیر سے نہ رکہتے تھے
بعد ثبوت نص و الزام وہی بنی ہاشم اور رجال پاس کے ملنے ریاست سے ضرور دعوی ابوبکر کو فاسد کرتے حالانکہ
سوا اسلم و ابو عبیدہ کے کوئی اعوان ابوبکر مین نہ تہا کذافی کشف الغمہ وغیرہا عقل سلیم ہرگز اسکو
قبول نکریگی کہ یہہ سب لوگ رفت الہی مخاصمت خلیفہ اور مقدمہ عہد کے ایک مرد ضعیف بے
اعوان کے بات قبول کرلین اور قول بنی ہاشم و اعوان مرتضی کو باوجود یاددہی نص قاطع
جلی و کثرت عدد و عدد ہاشمیہ عدم سبالات حیدریہ کے پذیرا نکرین اور جناب امیر جن سے امر
دین مین بقول آپکے مسامحہ و توقف کچہہ معنی نہین رکھتا انتہی متوقف و متساہل ہون خصوصاً اوس وقت
کہ عثمان و عبد الرحمن وغیرہ کہ مع بنی امیہ و بنی زہرہ کے خلیفہ ہونے ابوبکر کے حصول ریاست سے
ناامید ہوگئے تھے چاہتے تہا کہ اعانت مرتضوی کرتے حالانکہ اونہون نے بہی دم نہ مارا
اس سے ثابت ہوا کہ وجود نص و اظہار نص دونو غیر واقع ہین والا جناب امیر وقت بغی معاویہ کے پہر
اس نص ناطق سے الزام دیتے حالانکہ اوسوقت موقع احتجاج مین صرف یہی لکھا کہ بایعنی الذین
بایعوا ابابکر و عمر الخ کذافی نہج البلاغة اور فرمایا انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا
علی رجل وسموہ اماما کان للہ رضیا الخ کذافی نہج البلاغة اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ
اہل سقیفہ کا حجت ہی جسکو وہ امام بنا دین وہی اللہ کے نزدیک بہی امام ہی جیسے ابوبکر صدیق

فرمایا عدول کیا پھر رجوع کیا پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے ایسے شخص کو جسمین شک نے راہ نہین پائی
اور داخل نہین ہوئی اوسمین کوئی چیز تو وہ مقداد ہی طبرسی نے خود احتجاج مین لکھا ہی کہ مرتد ہوئے
لوگ بعد آنحضرت کے بمنزلہ گوسالہ پرستون کے انتہی اور سبب اس ارتداد کا اخفار نص ہی نہ ترک عمل فقط
پھر ہی کہ بعد التحقیق یہہ دو چار بھی مومن نہین ٹھیرتے چنانکہ ضعیف الایمان ہونا ابوذر غفاری کا
بحار مجلسی و حیات القلوب سے ثابت ہی اور سلمان فارسی ناکث عہد نبوی تھے اور عمار اور بھی
برس تک مرتد رہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ مطابق تحقیق سید مرتضی در تبصرة العوام کہ اوسمین لکھا ہی
کہ چودہ صحابی رافضی تھے اونہون نے ہرگز بطیب خاطر ابوبکر سے بیعت نہین کی جب نوبت ضرب شدید
و شلاق کی پہنچی اور عنف و خشونت حد سے گذری اوسوقت متوجہ طرف ابوبکر کے ہوئے الخ یہہ لوگ
مظہر نص تھے تو انہین لوگون سے کتب اہل سنت مین بھی احادیث و اخبار کثیرہ صحیحہ مروی ہین پھر
جسطرح انکے قول پر اسجگہہ اعتماد ہی اوسیطرح ہر جگہہ چاہیے والا ترجیح بلا مرجح ہوگی لیکن یہہ اعتماد
کیونکر کرین اسلیئے کہ غرض انکی شیعی ٹھیرانے مین صرف اثبات قدامت تشیع مستحدث ہی نہ اور کچھ
ہو گا اثری دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ آپکے بیان سے بلکہ جمیع شیعہ کی تحریر سے واضح ہی کہ ان صحابیون نے
وقت انعقاد خلافت کے استدلال و احتجاج کل و جل صرف نص غدیر سے کیا اور کوئی دلیل بیان نکی کتاب اللہ
سے اور سنت رسول اللہ سے اور اس سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ حجت خلافت بلا فصل مرتضوی کی ہی
قصہ غدیر ہی اور باقی ادلہ ساختہ و پرداختہ مقلدان شیاطین الانس والجن مثل شیطان الطاق و ہشام المکو
ہین چنانچہ اسی جگہہ سے سبحان علی نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہی کہ ہرگاہ در جواب حدیث من کنت مولاہ
کہ در اثنائے اجلائی بدبہیات ست سکوت نکردند بر دیگر روایات کہ ہم مسلک اینہا کجا کی سکوت ست ورزند
انتہی ملخصاً اور حال اس دلیل کا سابق مبرہن ہو کے ازرین ہوچکا ہی کہ یہہ حجت اوہن من بیت العنکبوت
واخف من ورق التوت ہی فتح الدست و حصول المطلوب علاوہ اسکے کلینی و رضی و طبرسی وغیرہ
قائل ہین ساتھ اخفار نص کے بنابر تقیہ کما یجی حالہ اور نیز تکذیب کرنا صحابہ کا نص کو باوجود
اظہار سولہ سترہ آدمی کے مخالف ہدایت عقل ہی اسلیئے کہ انصار کو توقع خلافت کی اپنے گروہ

علی الشیخین واضح کردی اگرچہ زمانہ ان دونوکا واحد نہین یعنی حلیمہ وحجاج کا چنانچہ یہہ دونو باتین باب ہشتم تحفہ اثناعشریہ مین مرقوم ہین اسیطرح یہہ کہانی بہی ہی اگر جواب وسوال مذکور مین کوئی ادنی تامل کرے معلوم کرلے کہ

قرینہ بلا مریہ ہی خصوصا یہہ فقرہ حجت نافرمانی من منیت وان جاہداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما انتہی عجائب استدلالات سے ہی اسلئے کہ شیخین نے محمد وعبد اللہ پر کب بابت اپنے بیعت کے اکراہ وجبر کیا جسپر یہہ حجت نافرمانی پیش کی اسباتکو کتب اہل سنت سے ضرور ثابت کرنا چاہئے اور ترک بیعت مرتضوی اور قبول بیعت شیخین مین کونسا شرک لازم آتا تہا جسپر یہہ دہوم دہام مچائی یعنی شرک کو بوجہنا اور دلیل کو نظم کرنا کام روافض کا ہی وبس ع اندرین باغ چہ طاؤس بکارست مگس ثہ اسیطرح یعنی اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما خوب آپنے بوجہے کہ سعد بیعت کرکے توڑ ہی پہر دوسری بیعت ابوبکر سے جوڑی حالانکہ ہنوز اثبات بیعت سعد مین آپکو بہت درد سر لاحق ہوگا اور مطلب بنائے نہ بنے گا چہ جائے معانی حدیث کے فقد بر کتب امامیہ شاہد ہین کہ خلافت ابوبکر کی بصلاح وتجویز اصحاب ہوی تہی قریش وانصار سقیفہ بنی سعد مین فراہم ہوئے اور تنازع کیا ہر قوم چاہتی تہی کہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعضے خلافت حضرت امیر کی اور بعضے عباس کی اور بعض صدیق اکبر کی تجویز کرتے تہے آخر کار قریش غالب آئی اور خلافت ابوبکر مقرر ہوئی اوسوقت کسی نے نہ آیہ انما ولیکم اللہ کو تلاوت کیا اور نہ نص غدیر یاد دلائی اور نہ خصوصیت جناب امیر کو واسطے خلافت کے بیان کیا پس بفحوائی لا تجتمع امتی علی الضلالۃ تجویز اصحاب منافی شان مرتضوی نہین ہوسکتی لیکن کہ ادبا اطلاع نکی ہو اور صدیق اکبر کو متصف بفضائل پاکر خلیفہ کیا باب چہارم فصل اول منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ بعض اخبار صحابہ نے ابوبکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہی ابوبکر پشیمان ہوئے اور منبر سے اوتر اور تین دن تک باہر نہ نکلے تیسرے دن گہر گہر پہرے اور سابقین سے اقالہ بیعت چاہا انتہی پس اس سے بے خلاف فریقین ثابت ہی کہ ابوبکر واسطے سمجہانے جماعت کے سقیفہ مین گئے تہے نہ واسطے لینے خلافت کے والا بعد حصول مطلوب ندامت واقالہ کیسا بلکہ حاضرین نے

حضور جنازہ نبوی

رضی اللہ عنہ **قولہ** حیف ہی کہ جنازہ خیر البشر پر حاضر نہوئے **جواب** اگرچہ مجموع یہہ روایت باطل موضوع ہی لیکن خاصۃً یہہ جملہ مخالف تصریح اہلسنت ہی اسلیئے کہ حضور صحابہ مہاجرین وانصار کا جنازہ حضرت خاتم المرسلین پر بلا اختلاف بالاتفاق ثابت ہی خاصۃً شیخین کا چنانچہ مطاعن سیف و تبصرہ و منتہی وغیرہ سے بروایت شیعہ ظاہر ہی پس انکار اسکا مکابرہ بحت و عناد صرف ہی **قولہ** واللہ اگر عہد ساتھہ رسول خدا کے نہوتا دیتے کہ ساتھہ اس جمع قلیل کے کیا دکھلاتا **جواب** یہی جملہ مرتضوی باوجود عدم ثبوت عہد دلیل صحت خلافت ابوبکر ہی کیونکہ مشعر اسی کہ وصیت و عہد نبوی مخبر تہا انکی خلافت اور اونکے صبر پر علمائے امامیہ نے لکھا ہی کہ عباس عم نبوی نے مرتضی علی کو ترغیب دی خلافت پر لیکن اونہوں نے رغبت نکی کذا فی علل الشرائع اسیطرح ابو سفیان فوج کشی اپنے ذمہ پر لیتے تھے حضرت امیر نے نمانا اسیطرح جناب امیر بعد شہادت عثمان خلافت کو قبول نکرتے تھے چنانچہ نہج البلاغۃ مین ہی انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا پس اگر دربارہ خلافت کوئی وصیت نبوی ہوتی تو وجہ انکار کی خلافت سے کیا تھی کہ امیری چھوڑکر وزیری چاہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ خلافت ابوبکر حق ہی اور عہد نبوی اور دعوی النص بیجا

قصہ محمد بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر

سیطرح جناب امیر کے ناحق **قولہ** دلائل النبوۃ و خلاصۃ المقال مین لکھا ہی کہ محمد بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر آپسمین دوست تھے الی آخر القصہ **جواب** حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ ان دونو صاحبون نے اپنے اپنے والد ماجد کو نص غدیر وغیرہ یاد دلاکر قائل کیا اور حقیقت مرتضوی ثابت کی اور ابوبکر و عمر نادم لاجواب ہوئے سو یہہ قصہ اگرچہ تجر لطیف عبارت اپنے تحفہ الشیعہ میں نقل کیا ہی لیکن نسبت اوسکی طرف دلائل النبوۃ کے اگر تالیف بیہقی مراد ہی تو صریح افترا ہی ہرگز اوسمین اسکا اتا پتا نہین والبیان علی المدعی اور کتاب خلاصۃ المقال مجہول الحال ہی اور روایت کسیکی ایسی کتاب سے جائز نہین کما مر فیما سبق اور یہہ قصہ بعینہٖ ایساہی جسطرح شیعہ کہتے ہین کہ ایک کالی لونڈی نے ہارون رشید کے سامنے دلیل قطعی سے حقیت تشیع کی ثابت کردی اور کسی کو جواب آیا یا حلیمہ سعدیہ مرضعہ آنحضرت صلعم کے سامنے حجاج بن یوسف کے تفضیل مرتضی

اس حدیث مین الفاظ کاذب وآثم وغادر وخائن لکھے ہین اور بخاری نے مضطرب ہوکر بجاے الفاظ مذکورہ کذا وکذا لکھکر ابہام کیا اپنی دانست مین عیب پوشی کی ہی جواب یہہ روایت آپنے تحفۃ الشیعہ وجال ہدایۃ یعنی سے سرقہ کی ہی لیکن عبارت الٹ پلٹ کرتا شبہ دزدی نہو خود اس حدیث کو صحیحین مین ملاحظہ نہین فرمایا والا متن حدیث غلط سلطانہ لکھتے اب ہم پورا قصہ اسکا موافق کتب صحیحہ اہل سنت کے لکھتے ہین اوس سے اعتراض بھی دفع ہوجاویگا اور تصرف بھی آپکا ثابت وہ یہہ ہی کہ متروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ابوبکر صدیق کے تہا وہ اسمین سے اول حضرت خاتون وازواج مطہرات کو خرچ خوراک پوشاک وحوائج ضروریہ کا دیتے تھے باقی محتاجان بنی ہاشم کو جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو حضرت علی وعباس انکے پاس آئے اور متفق اللفظ ہوکر کہا کہ متروکہ آنحضرت کا ہمارے حوالہ کرو کہ ہم خود موافق عمل آنحضرت کے اور عمل ابوبکر وتمہارے عمل کے عمل کرینگے حضرت عمر نے اس شرط پر اونکو دیا اور کہا کہ اسکو تقسیم نکرنا اور اسمین میراث جاری نکرنا بعد چند روز کے حضرت عباس نے چاہا کہ اوسکو تقسیم کرین حضرت علی نے نمانا اوسپر بڑا جھگڑا ہوا یہان تک کہ حضرت علی نے عباس کو بے دخل کردیا اوسوقت حضرت عباس جناب امیر کو واسطے قطع منازعت کے اور نالش بے دخلی اپنے کی پاس حضرت عمر فاروق کے لاے اور کہا اقض بینی وبین ہذا الآثم الکاذب الغادر الخائن یعنی مجکو ہاتہ سے اسکے چھڑاؤ سو یہی لفظ بعینہ صحیح حدیث مسلم مین وارد ہی اور پہلے ان لفظونکو حضرت عباس نے حق مین جناب امیر کے ارشاد فرمایا اور بے شبہہ گواہی عباس کی حق مین جناب امیر کے مقبول ہی اسلیے کہ عباس بقول آپکے کبار صحابہ سے ہین اور اگر عباس نے یہہ جہوٹ کہا تہا تو علی کو چاہیے تھا کہ عذر کرتے اور جب عذر نکیا اور سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ اس قول عباس کا مسلم رکہا اسلیے کہ عباس مقبولین شیعہ سے ہین حلی نے خلاصۃ الاقوال مین بحق عباس لکھا ہی من سادات الصحابۃ وہو من اصحاب علی علیہ السلام انتہی اس صورت مین یہہ مثل ٹہیک آئی کہ من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ بہرحال جب عمر فاروق نے یہہ نقشا دیکھا تو واسطے حمایت حضرت علی کے حضرت عباس سے کلمہ مذکور کو کہا پس چند ظاہر ہین یہہ خطاب طرف دونو کے ہی لیکن

کہ ہزارہا مہاجر و انصار و اہل بدر تھے ابوبکر کو کہ بہ سابقیت ایمان و حقوق خدمت نبوی و حسن
سیرت محقق تھے اور ہمیشہ حضور آنحضرتؐ مین محترم و معزز رہے چنانچہ اقرار اسکا آپنے بھی
صفحہ ششصتم مین اس عبارت سے کیا ہی کہ ہر سہ در زمان جاہلیت ہم از معارف مکہ بودند و عزت
و حرمت داشتند ہرگاہ اسلام ظاہر کردند و شریک حال حضرت گردیدند در چشم حضرت موقر
گشتند انتہی بلفظہم لائق خلافت پاکر تجویز کیا اور سب کے سب راضی ہوئے اور اہل اسلام سے
منازعت جاتی رہی ابوبکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی امیہ قریش تھے اور الائمۃ من قریش
مجمع علیہ فریقین ہی خصوصا رضائے ازواج مطہرات بھی مد نظر تھی تو یہہ تدبیر بغایت مستحسن واقع
ہوئی اور اسوقت مین قبول کرنا ابوبکر کا خلافت کو عین شفقت تھی مسلمانون پر کہ ارحم امتی
بامتی ابوبکر اسلئے کہ اگر ابوبکر خلافت قبول نکرتے تو مفسدہ عظیم امت مین ہوتا اور آخر وقت
خلافت عمر فاروق کو سپرد کی والا وہی ہوتا جو بعد اسکے ہوا آور شکایت حضرت امیر کی کتب امامیہ مین
اسیقدر ہی کہ آپکو شریک مشورہ نہین کیا نہ یہہ کہ ابوبکر کو لائق خلافت کے نہ جانا کشف الغمہ
مین بعد قتل عثمان لکھا ہی کہ جب لوگ واسطے بیعت کے حجرہ امیر المؤمنین مین جمع ہوئے آپنے فرمایا
کہ جب اہل بدر راضی ہونگے اوسوقت قبول کرونگا کہ جو انکی رضامندی کے ساتھہ ہی وہی خلیفہ ہی
سبحان اللہ شان انصاف مرتضوی کو دیکھو اور اپنے اعتساف و ظلم ناہمواری کو دیکھو کہ فرق
زمین و آسمان ہی باا اینہمہ دعوی غصب خلافت و اظہار بغض عین جہل ہی قولہ بخاری و مسلم مین
لکھا ہی کہ عمر نے عباس و علی سے کہا الی قولہ غور کرو کہ عمر نے سچ کہا یا جھوٹ اگر سچ کہا
تو لازم آتا ہی کہ عباس و علی کو حقمین شیخین کے یہہ اعتقاد تھا کہ یہہ کاذب آثم غادر خائن ہین
اور یہہ دونو بزرگ بالاجماع کبار صحابہ سے تھے جس کسی کے حقمین گواہی دین شک نہین
کہ سچ ہوگی اور حدیث مین ہی کہ حق ساتھہ علی کے ہی اور علی ساتھہ حق کے اور اگر جھوٹ کہا
تو دروغگو لائق خلافت کے کہان ہی اور بالفرض اگر عمر نے جھوٹ کہا تو علی و عباس کو لازم
تھا کہ عذر کرتے حالانکہ کچھہ نہ کہا بس سکوت دونو کا بمقابلہ کلام عمر دلیل تسلیم قول عمر ہی مسلم نے

کاذب آثم غادر و خائن یعنی جھوٹا گنہگار دغاباز خائن

نہ ظالم کاذب خائن غادر سے اور اگر کہے اور فیصلہ ہے تو اوس فیصلہ کو جسمین ایسا ظلم صریح واقع ہوا
کیون منظور رکھا بلکہ اس صورتمین کہنا ان الفاظ کا حق شیخین مین عباس و علی کو چاہیے تہا کہ تم ایسے
نہ راشد تابع حق پس ثابت ہوا کہ یہہ سکوت بمقابلہ تسلیم صادق بار راشد تابع حق ہونے کے تہا نہ ایسا
مین آثم کاذب غادر خائن کے اور اس قسم کے تکلم و سکوت کو دنیا مین کوئی گواہی و شہادت نہین کہتا ورنہ
جو کوئی اپنے حق مین ایسی بات تواضعاً کہے وہ امر مشہود ہو جایا کرے آب اگر کوئی لفافہ خط پر الراقم
الآثم فلان لکہے تو اوسکو بہی آپ گواہی ثبوت اثم قرار دیکر نظر اعتبار سے ساقط کرنا حالانکہ ایسے
کلمات و امثال اوسکے ائمہ ہدی سے بہی نسبت اپنے منقول ہین نہج البلاغت مین حضرت امیر سے مروی
ہی کہ فرمایا اللہم اغفر لی ما تقربت الیک بلسانی ثم خالفہ قلبی حالانکہ مخالف ہونا دل و زبان کا علامت
نفاق ہی اور صحیفۂ کاملہ مین کہ انجیل و زبور اہل بیت ہی زبان امام زین العابدین سے منقول ہی
انا الذی افنت الذنوب عمری معلوم ہوا کہ عاصی تہے نہ معصوم اسیطرح دعا مین یہہ کلمات کہتے
تہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین و انی اشکو اسوء مجاورتہ لی و طاعۃ نفسی
یہہ صریح ہی آثم و عاصی و مطیع شیطان ہونے مین اسیطرح طریق امامیہ مین بہت احادیث ایسی ہین
کہ دال ہی عدم عصمت ائمہ اطہار پر چنانچہ شیخ بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین بذیل
شرح حدیث ثانی و العشرین لکہا ہی یتضمن ہذا الحدیث من قولہ و ابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ
علی قواعد الامامیۃ القائلین بعصمتہ و قد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن ائمتنا علیہم السلام کما
روی عن الامام موسی الکاظم علیہ السلام انہ کان یقول فی سجدۃ الشکر رب عصیتک بلسانی ولو
شئت و عزتک لاخرستنی و عصیتک ببصری ولو شئت و عزتک لاکمہتنی الی آخر الدعاء و فی الصحیفۃ
الکاملۃ المنسوبۃ الی الامام زین العابدین علیہ السلام اشیاء کثیرۃ من ہذا القبیل الی آخر ما قال پس
جبکہ صریح ہین کہ یہہ سب احادیث شیعہ کہ ظاہر الدلالۃ ہین عدم عصمت ائمہ پر باعتراف علمای شیعہ
تاویل پذیر ہین تو حدیث مسلم نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکی تاویل مقبول نہو ورنہ پہر اپنی حدیثونکو
بہی ظاہر پر رکہو اور کہو کہ اگر یہہ سب ائمہ قول مذکور مین سچے ہین تو معاذ اللہ منافق عاصی آثم ہین

مقصود بیان صرف سنوانا حضرت عباس کا ہی کہ اگر حضرت علی مقدمہ منع تقسیم مین کہ موہم اجرائے
میراث ہی ظالم غادر خائن کاذب ہین تو حضرت ابوبکر بھی باعتقاد تمہارے ایسے ہی ہونگے حالانکہ خدا
جانتا ہی کہ وہ صادق نیکوکار رشید تابع حق تھے اسیطرح مین بھی تمہارے اعتقاد مین آثم غادر
کاذب خائن ہونگا اسلیئے کہ ہم سب یعنی مین اور علی اور ابوبکر منع تقسیم و اجرائے میراث مین شریک ہین
اور جس حدیث سے کہ متمسک ہین اوسکو تم بھی جانتے ہو اور وہ حدیث قابل تاویل و تحریف نہین ورنہ
جناب خاتون علیہا السلام کیون اوسکی تاویل نکرتین الغرض یہہ کلام عمر فاروق کا واسطے سنوانے
عباس کے تھا تاکہ جناب امیر نکرین اور جھگڑا نہ اوٹھاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر وہ متروکہ
پاس حضرت علی کے رہا اور حضرت عباس کو اوسمین دخل نہوا یہانتک کہ مروان نے اوسکو اپنے لیئے
الگ کر لیا اور لغت عرب مین اکثر اوقات خطاب مین دو آدمی کو شریک کر لیتے ہین اور مراد ایک
ہی ہوتا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ حالانکہ نوع جنات مین
سے کوئی رسول نہین آیا اسیطرح فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ مروارید و مرجان دریا
شور سے نکلتا ہی نہ دریا شیرین سے اور یہہ محاورہ نزدیک شیعہ کے بھی ثابت ہی چنانچہ طبرسی نے
مجمع البیان مین تفسیر آیہ مذکورہ مین لکھا ہی عن الزجاج قال الکلبی و ہو مثل قولہ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا
وانما ہو فی واحدۃ منہن و قولہ یا معشر الجن الخ والرسل من الانس دون الجن انتہی اور ثعالبی نے
فقہ اللغت مین لکھا ہی تفعل فی الاثنین تنسب الیہما الفعل و ہو لاحدہما و قد نقلت فی بعض الفصول
ما یقارب قال تعالی یخرج منہما الخ فانما یخرجان من الملح لا من العذب انتہی اور مثل اسکے بیضاوی و تفسیر جامع
البیان و معالم التنزیل وغیرہ مین ہی اور صاحب اتقان نے کہا الاثنان قد یراد و یذکر بہا الواحد قال
تعالی و یخرج منہما الخ والمراد احدہما و قال علیہ السلام لمالک بن الحویرث و ابن عمر رضی اللہ عنہما
اذا سافرتما فاذنا واقیما والمراد احدہما انتہی الی غیر ذلک من الشواہد الکثیرۃ الموجودۃ فی الکتب
الشہیرۃ الحاصل اگر معاذ اللہ علی و عباس کو جناب ابوبکر و عمر مین ایسا اعتقاد ہوتا تو وہ پاس
حضرت فاروق کے واسطے فیصلہ مقدمہ مذکور کے کیون آتے کہ انصاف عادل سے چاہتے ہین

طویل نقل کیا ہی آخر اوسکا یہہ ہی فہجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت الخ **جواب** احادیث شیعہ سے کہ
صحاح کتب مین بواسطہ معصومین کے ماثور مین مروی ہی کہ جناب سیدہ زمرۂ اہل بیت مین مندرج
نہین چنانچہ تفصیل اسکی کافی و شرح شافی و تصانیف مرتضی علم الہدی و قزوینی سے بہر سہ طریق
مطابقت و تضمن و التزام ثابت و معلوم ہی اسصورت مین ذکر قصۂ فدک بے سود ہی علی الخصوص جبکہ
ربط اس قصہ کی اس بیان سے کہ موضوع واسطے اثبات عدم بیعت جناب امیر کے ہی ابو بکر صدیق سے
ہنوز واضح نہین معہذا اسکو آپنے صفحہ پنجاہم بیان نہم مین مفصل لکھا ہی چنانچہ جواب اوسکا
وہین ملیگا پھر تکرار کی کیا ضرورت تہی **قوله** کلام اکابر سنیون سے چھ مہینے تک بیعت نکرنا بلا شک
و شبہ عیان ہی اور من بعد بمجبوری و اکراہ مصالحہ معلوم ہوتا ہی قال البخاری الخ **جواب**
جو عبارت بخاری کی آپنے اسجگہہ لکھی ہی اوسمین ذکر چھ مہینے کا اور مصالحہ باکراہ کا نہین معلوم نہین
کہ ایسی جگہہ عقل انصافونکی کہان رہتی ہی جو دلیل ہی مدعا پر غیر منطبق ہی معہذا اگر بیعت مذکور
بعد چھ مہینے کے ہی تو کیا ضرور ہی کہ یہہ توقف اسلیے تہا کہ ابو بکر کو نالائق سمجہکر بیعت نکی لیکن
کہ جناب امیر نے بسبب رنج وفات نبوی اور ملال عدم شرکت خود مشورہ تعیین امام توقف کیا اسمین
ابو بکر پر کیا جائے طعن ہی چنانچہ عبارت بخاری منقولۂ سامی سے بہی یہی سمجہا جاتا ہی کہ انہ لم یحملہ علی
الذی صنع علی ابی بکر ولا انکارا الذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری فی ہذا الامر نصیبا فاستبد علینا
فوجدنا فی انفسنا **قوله** حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت نکی اور ابو بکر نے مصالحہ کو غنیمت جانکر
زیادہ اصرار نکیا **جواب** اگر یہہ دعوی بطور شیعہ ہی تو اہلسنت پر حجت نہین اور اگر بطریق اہل
سنت ہی تو دیکہا چاہیے کہ کون سی کتاب سے سند اوسکی آپ پیش کرینگے معہذا طبرسی نے احتجاج
مین بعد بیان قصۂ بیعت مہاجرین و انصار کے لکہا ہی کہ جب ابو عبیدہ پاس علی مرتضی کے گئے
اور اونکو سمجہایا تو اوسوقت علی نے ہاتہہ ابو بکر کا پکڑا اور بیعت کی انتہی اور نیز احتجاج مین
سلمان سے مروی ہی کہ اونہون نے کہا کہ کیسے امت مین سے بیعت باکراہ نہین کی مگر میںنے
و علی و ابو ذر و مقداد نے اور کلینی مین ہی کتم علی امرہ و بایع مکرہا اور شیخ مخبس حلی نے

اور اگر جھوٹے ہین تو کاذب ہین اور ہر تقدیر پر لائق امامت کے نہین حالانکہ تاویل حدیث مسلم کی
بلکہ احادیث ائمہ کی ظاہر ہی کہ صدور ایسے کلمات کا اکابر دین سے ہضماً للنفس ہوجاتا ہی اوسکو دلالت
وقوع پر نہین ہوتی بلکہ وہ صدور مصداق لَا تُزَکُّوا اَنْفُسَکُمْ ہوتا ہی لیکن اوسکو کوئی کذب وشہادت نہین
کہتا اور نفس الامر پر حمل نہین کرتا اسی جگہہ سے کہا ہی شعر تواضع زگردن فرازان نکوست *
گدا اگر تواضع کند خوی اوست * سہذا قرآن شریف مین بحق آدم ابو البشر آیا ہی عَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی
اور فرمایا فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیْمَآ اٰتٰهُمَا کہ تاویل اس آیت کی خالی صعوبت سے نہین اسیطرح
یوسف صدیق نے فرمایا وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ علی ہذا القیاس حق مین اور انبیا کے
اور آیات دالہ صدور ذنوب پر وارد ہین کافی کلینی مین بحق حضرت یونس ابی یعفور سے اوسنے ابی عبد اللہ
ؑ سے روایت کیا ہی ان یونس بن متی وکلہ اللہ الی نفسہ اقل من طرفۃ عین فاحدث ذلک قلت فبلغ
کفرا اصلحک اللہ فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان ہلاکا پس جس صورت مین ایسے احادیث ناطقہ
قابل تاویل ہون اور کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ واسطے اونکی تاویلات کے تالیف کی گئی ہو تو حدیث مسلم
کیونکر تاویل پذیر نہوگی خصوصاً اوس صورت مین کہ طریق شیعہ مین بہی بعضے احادیث قریب المعنی بحدیث
صحیح مسلم مروی ہون چنانکہ ثقۃ الاسلام طبرسی نے کتاب احتجاج مین ابی رافع سے روایت کی ہی
قال کنا عند ابی بکر فطلع علی وعباس یتدافعان ویختصمان فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
ابو بکر یکفیکم القصیر والطویل یعنی بالقصیر علیا وبالطویل العباس فقال العباس انا عم النبی ووارثہ
وقد حال علی بینی وبین ترکتہ الی آخر الحدیث اس صورت مین شیعہ نے ضرور کوئی فکر تاویل کی حضرت عباس
کے طرف سے واسطے حدیث مرویہ احتجاج وغیرہ کے کی ہوگی تو اہل سنت تاویل حدیث مسلم سے
کیون ممنوع ہونگے لیکن رافضی کی عادت ہی کہ اپنے شہتیر کو نہین دیکھتا اور کی پہلی کو دیکھتا ہی
اور تاویل الفاظ مذکورہ کی از روی لغت وغیرہ کے قول عباس وعمر دونون مین صاحب شوکت
عمریہ نے کرہ صفدریہ مین تفصیل لائق لکہی ہی اگر جی چاہے اوسکو بہی ملاحظہ فرمایئے والا در خانہ
اگر کس است یکحرف بس است قولہ قصہ طلب میراث مین صاحب جامع الاصول نے صحیحین سے کلام

بن ابی سفیان کا نہج البلاغۃ وغیرہ کتب امامیہ سے واضح ہی کما مر جو تھے یہہ حدیث آنحضرت نے
واسطے تسلی مرتضوی کے اوسوقت فرمائی تھی جبکہ جناب امیر کو اپنے اہل وعیال مین واسطے خبر
کے چھوڑ گئے تھے اور اونہون نے اس خلافت کو ناپسند کیا تھا تو چاہیے کہ تہمت انحراف کی اونپر
لگے جنپر خلیفہ تھے نہ اونپر جو بعد سالہا سال کے منحرف ہوے کہ مناسب شان ورود حدیث بھی
کو عبرت عام ہو بعد اسکے یہہ خلافت خانگی بھی اوسوقت تھی تا مدت غیبت جناب نبوی نہ دائمی جسطرح
حضرت ہارون مدت غیبت موسی تک خلیفہ تھے نہ واسطے ہمیشہ کے اسلئے کہ وفات حضرت ہارون
کی قبل از وفات موسی ہوئی ہی اسمین محققین جو معنی آپنے حدیث مذکور کے کیے ہین جو خلاف
شان ورود حدیث ہین محل استدلال مین قبول نہین ہو سکتی یا تیحرین اگر منزلت لین
اور تشبیہ عام لین تو بھی صحیح نہین اسلئے کہ حضرت ہارون بڑے تھے عمر مین موسی سے
اور افصح تھے زبان مین بہ نسبت اونکے اور شریک نبوت تھے اور برادر حقیقی تھے اور یہہ سب
اسباب حضرت امیر مین مفقود ہین پس حدیث مذکور کو مدعا شیعہ سے ادنی مساس نہین **قولہ**
مدارج النبوۃ مین لکہا ہی الخ **جواب** محض استدلال کی جگہہ صرف دو امر مین ایک یہہ کہ علی سے
آنحضرت نے فرمایا کہ قاسطین سے لڑنا تجھپر فرض ہی سو ادا کرنا دوسرے یہہ کہ بعد میرے بلا پیش
آوینگے صبر کرنا اور آخرت کو اختیار کرنا سو امر اول مبنی اسبات پر ہی کہ فرض دوام اعزہ کا اقارب
ادا کیا کرتے ہین خصوصاً جو اوسکے عزیز ہون یہہ دلیل خلافت کی نہین ہو لی اور مراد امر
ثانی سے محاربہ معاویہ ہو سکتا ہی لیکن اسمین صبر مرتضوی اور اختیار کرنا آخرت کا بموجب وصیت
نبوی کے بطور شیعہ ثابت نہین اسلئے کہ جنگ صفین وغیرہ مشہور ہی اور جو حدیث بزار
وابو یعلی وحاکم وغیرہ کی آپنے بعد اسکے لکھی ہی سو قطع نظر ضعیف بلکہ غیر ثابت ہونے کے
سوا اسی قول کے ہی نہ اثبات خلافت کے وکذا الباقی فلا عبرۃ لہا ولا تعویل علیہا **قولہ**
جو پیغمبر پر پہلے ہجرت سے گذرا باوجودیکہ مامور بہ پیغمبری تھی وہی وصی پر بھی گذرا الی
قولہ تین سال تک دعوت نہایت کتمان سے کی اور نہونے انصار سے اعلان نکیا بعدہ

لکھاہی کہ لیس التقیۃ فی تزویج ام کلثوم الخ من التقیۃ فی امر الخلافۃ اور تقیہ امر خلافت مین یہی بیعت کرنا تہا اور صاحب احقاق نے لکہا ہی کہ امیرالمومنین سے بیعت بہ جبر لی اور منہج الفاضلین مین ہی کہ زبیر و سلمان و ابوذر و مقداد سے بجبر بیعت لی بالجملہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت کی اکراہاً بالکراہ ہو کما نطقت بہ کتب الامامیہ اور اگر بیعت کا انکار کروگے تو تقیہ باطل ٹہیریگا اور بطلان تقیہ مین ثبوت خلافت شیخین کا ہی اور نیز ترک بیعت بے وجہ موجب مستبعد عقل ہی اور وجہ ترک اگر استحقاق مرتضوی ہی تو پہر اوسکو نص سے ثابت کیون نکیا اور اظہار نص کا بالاتفاق جناب امیر سے ثابت نہین فاین ہذا من ذاک **قولہ** ہشتم ذکر صبر اسد اللہ غالب بن باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر پیغمبران اولی العزم **جواب** جو صبر آنحضرت نے اور دوسرے انبیاء اولوالعزم نے کیا وہ بابت تبلیغ احکام الٰہی تہا نہ بنابر تقیہ و اخفاء حق اور حضرت امیر نے جو صبر کیا وہ تقیہ بجہت تہا معہذا یہہ صبر بہی وہان ہوگا جہان کسی نے قصد ایذا دہی مرتضوی کیا ہوگا نہ وہان جنہون نے صرف مخالفت بے محاربت کی و فیہ المطلوب اور جواب تفصیلی اشتباہ صبر انبیاء کا ازالۃ الغین مین مرقوم ہی حاجت نقل طویل کی اسجگہہ نہین من شاء فلیرجع الیہ **قولہ** حدیث مین ہی علی منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اس حدیث مین آنحضرت نے تشبیہ علی کی ساتہہ ہارون کے دی یعنی جسطرح کہ ہارون کے تابعین بعد موسیٰ کے پہر گئے اور رجوع طرف سامری کرکے گوسالہ پرستی شروع کی اسیطرح علی مرتضی سے منحرف ہوگئے **جواب** اس استدلال مین چند غلطیان ہین اول یہہ کہ واقعہ پہر جانے بنی اسرائیل کا زندگی حضرت موسیٰ مین ہوا تہا نہ بعد وفات موسیٰ کے اور یہہ پہر جانا گویا فی الواقع حضرت موسیٰ سے پہر جانا تہا نہ ہارون سے اسلئے کہ ہارون بطور وزیر تہے اگرچہ نبوت بہی حاصل تہی اسی جہت سے مؤید شرع موسوی تہے نہ خود صاحب شریعت دوسرے حضرت ہارون خلیفہ مفترض الطاعت تہے اور پہرنا مفترض الطاعت سے کفر ہی بخلاف جناب امیر کے کہ یہہ عہد آنحضرت مین خلیفہ مفترض الطاعت نتہے کہ پہرنا انسے موجب ردت ہو تیسرے بنی اسرائیل ہارون علیہ السلام سے پہر کر گوسالہ پرست ہوگئے تہے یعنی کافر اور باغیان حضرت علی کو کسی نے کافر نہین کہا اسلئے کہ اسلام معاویہ

صبر مرتضی باقتدار انبیا

حدیث منزلت ہارون

حال مرتضوی کا حال آنحضرت پر قبل و بعد ہجرت قیاس مع الفارق ہی ع ببین تفاوت رہ
از کجا ست تا بکجا * کیونکہ وہان ترقی مراتب اظہار مین تہی نہ تقیہ و استتار مین اور کون کہتا ہی
کہ پیغمبر نے تین سال تک دعوت بکتمان کی پیغمبر تو اسی دعوت کی بابت شعب ابی طالب مین تین
برس تک رہے اور کبہی اظہار حق سے باز نہ آئے اور سکوت نہین کیا رہا ترک جہاد سو وجہ اسکی یہہ
ہی کہ اوس وقت تک آیت جہاد نازل نہین ہوئی تہی اوسکا انتظار کرتے تہے حضرت امیر کو
کس بات کا انتظار تہا حالانکہ قرآن مین وجوب جہاد کا احادامت پر ہی چہ جای اولی الامر و اولی
بالتصرف کے کہ قائم مقام پیغمبر ہو اور پیغمبر جب سے مامور بجہاد ہوئے کبہی ترک قتال نہین کیا
جو کوئی سنت انبیا کو بابت ترک جہاد سابق کے لازم پکڑے اوسکے ایمان مین گفتگو ہی
اور ظاہر ہی کہ جناب امیر زمانہ خلفا مین متقی نہ تہے اور قدرت اظہار دین مرضی اپنے کے
رکہتے تہے چنانچہ اسباتکا اقرار آپکو بہی ہی کہ چنانکہ حضرت قدرت انتقام از جانب ملک علام
داشت حضرت علی را نیز حاصل بود لیکن مامور بصبر بودند انتہی پس تقاعد ہوی اگر ثابت ہو تو سبب
عدم نزول امر جہاد کے تہا حضرت امیر مامور بتقاعد نہ تہے اور مامور بصبر ہونیسے بہی حکم
تقاعد نہین نکلتا اسلیے کہ باوجود محاربات معاویہ اب بہی آپ اونکو صابر کہتے ہین اور ظاہر بہی
یہی ہی کہ صبر بعد مصیبت ہوتا ہی نہ قبل بلا اور اگر مراد صبر سے ترک جہاد ہی تو ظاہر ہی
کہ قرآن حکم جہاد پر واسطے عام امت کے شامل ہی اور آنحضرت خلاف حکم قرآن کبہی امر نفرماتے
تہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ حق تعالی تو کہے کہ تم جہاد کرو اور رسول خدا فرماوین تم ہرگز جہاد نکرنا
صبر کرنا ایسا فہم سلیم سوائے ارفضہ کے دوسرے کو میسر نہین اور حاجت صبر کی کیا تہی اسلیے
کہ حضرت امیر کو خوف کسی کا دین دنیا مین نہ تہا دین مین اسلیے کہ ہجرت نہین کی اگر خائف
ہوتے ہجرت واجب ہوتی بدلیل نص اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ الآیۃ اور
دنیا مین اسلیے کہ اونکو کسی سے کسیطرحکا جہگڑا بابت جان و مال کے نہ تہا سب صحابہ
آپکے قدرشناس تہے اور آپ اونکے حفظ مراتب کو ملحوظ رکہتے تہے کما ہو المعلوم من کتب

دس برس بطورِ وعظ و نصیحت دعوت اسلام کی لیکن جدال و قتال نکیا جب ہجرت کی اور ناصرین ملے کمر جہاد پر باندہی اسیطرح حضرت امیر تیس برس تک خلیفہ برحق تھے لیکن بنا بر انصار و جوہ چوبیس برس کئی ماہ تصرف احکام سے ممنوع تھے انتہی حالانکہ جو آپ اصل مین یہ گوز شتر قاضی رطل بوق ذہب اللہ بنورہ کا ہی جسکو آپنے بحسب عادت مستمرہ الٹ پلٹ کر اور طرح پر لکھا ہی معہذا اخدام قاضی جونپور اور بتبعیت اونکے حضور کو غفلت عظیم لفظ ہجرت کے زبان زد ساہی بلکہ جمیع رفضا می ہی واقع ہوئی اسلئے کہ اگر حال جناب امیر کا مماثل حال پیغمبر قبل از ہجرت ہو تو چاہیئے کہ حال انکا مثل حال نبوی بعد از ہجرت بہی ہو بلکہ عین ہجرت مین حالانکہ حضرت امیر سے داعیہ ہجرت کا واقع نہین ہوا اور یہہ بات باجماع فریقین ثابت ہی اور حال آنحضرت کا قبل از ہجرت کیا تہا ابو جہل و امیہ بن خلف سے ہم کاسہ و ہم نوالہ نتہے اور تابع احکام کفار بانہیں ہمیشہ باہم مقابلہ و گفت و شنود سے تہے ہجو و قدح اصنام و عبدہ اوثان و دعوت خلق الی اللہ علی رؤس الاشہاد جاری تہی جسطرح جناب امیر ہم نوالہ و ہم کاسہ شیخین تہے تواریخ طرفین شاہد ہین کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو مال غنائم سے آتا اسمین حضرت امیر کو حصہ ملتا چنانچہ عہد خلافت ابوبکر مین خولہ بنت جعفر بطور غنیمت مین آئی وہ خدمت مرتضوی مین ہی اوس سے محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے پس اگر خلافت صدیق بغصب ہوتی تو جہاد و غنائم اونکے عہد کے کسطرح صحیح و لائق تصرف کے ہوتے اسیطرح ایران عہد عمر مین مفتوح ہوا اور تین دختر یزدجرد ہاتہ آگئین ازانجملہ شہربانو خدمت امام حسین مین رہین و قس علی ہذا اور موید اسکے ہی وہ جو خواجہ نصیر نے تجرید العقائد مین بزعم خود مطاعن عمر مین لکہا ہی کہ عمر نے حکم رجم زن حاملہ و مجنونہ کا دیا علی نے منع کیا اور نہج البلاغہ مین ہی کہ جب عمر سے قصد غزوہ روم کا بذات خود کیا جناب امیر نے

مشورہ دیا کہ تم نجاؤ لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث علیہم رجلا محربا اور جب عمر نے مشورہ جنگ فارس کا کیا علی نے کمال خیر خواہی و دلجوئی سے مطمئن فرمایا پس معلوم ہوا کہ امیر المومنین ہمیشہ مدد معاون و مشیر و وزیر خلفا تہے نہ مخالف و مناقض و مشاق اس صحیح تین قیاس

ہوگئے وغیرہ قصص صحیح وغیر صحیح آپنے اسجگہہ لکھی ہین وہ سب کی سب تقریر یاسین سے
مدفوع ہوگئی تعہد احال وصی کا مطابق اوسکے نہین ہوا جسں کسی نے ایسی کشمکش جناب امیر کے
ساتھہ خلفاء ثلاثہ نے اور اصحاب نے دین میں کی ہو اوسکا نشان دو الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین تلاوت
کرو **قولہ** بخاری وابوداؤد مین ہی کہ جعل یکلم النبی فلما کلمہ اخذ لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
عروہ بن مسعود نے ریش آنحضرت کو پکڑا **جواب** یہہ واقعہ قصہ حدیبیہ کا ہی اسوقت عروہ مشرف باسلام
نہوئے تھے بلکہ اپنی قوم کیطرف سے واسطے بات چیت مناظرہ کے آئے تھے اور آداب نبوت سے
واقف نہ تھے یہہ بیشرمی اونسے حالت اسلام مین نہین ہوئی کہ طعن متوجہ ہوسکے کیونکہ مسلمان
ہونا انکا سنہ تسع مین بعد معاودت آنحضرت کے طائف سے اتفاق ہوا اور باتفاق محدثین مراد
اخذ لحیہ سے چھونا داڑہی کا ہی بطریق ملاطفت وعادت اہل عرب کے کذا فی شرح البخاری نہ بطریق
اساءت ادب کے چنانچہ یہہ خصلت آج تک عرب مین باقی ہی کہ بعضے وقت ملاقات کے داڑہی بات کرنے مین
چھوتے ہین سو یہہ حرکت اگر بیراہ بے ادبی ہوتی تو اوسوقت آنحضرت ایسے دبے ہوئے نہ تھے کہ ان
جفاپر خواہی نخواہی صبر کرتے صبر تمام جبر مین ہوتا ہی نہ محل اختیار مین چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے اسی
خیال سے کہ اصحاب اوسکو کوئی حمل کرتے سبب بے ادبی عروہ اور بیباکی رسول خدا پر عروہ کو تھنال
تلوار سے مارا اور دھمکایا علاوہ اسکے جاسئی نے ذو الفقار مین لکھا ہی کہ علاوہ برین قول حق تعالی
حکایۃ عن ہارون علیہ السلام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اصلا دلالت نمیکند بر اینکہ اخذ محاسن بار ہو
بتقریب عتاب بودہ باشد چہ اخذ محاسن چنانچہ در حالت غضب متعارف ہست در حالت رافت و استفسار
ہم متداول انتہی بحروفہ اور ظاہر ہی کہ اخذ لحیہ عروہ سے حالت استفسار مین واقع ہوا ہی نہ حالت
غضب مین **قولہ** ظاہر ہی کہ سوا ان مخلصین وشیعہ خاص تھوڑے تھے اور مسلمان بہت اگر
دشمنون سے لڑتے تو تزلزل عظیم اسلام مین ظاہر ہوتا اور جان ومال مومنون کا تلف ہوتا اور اکثر آدمی
دین آبائی کیطرف پھر جاتے اور کفار کہتے کہ بنیاد دین محمدی کی واسطے حصول امارت کی تھی کہ
حکومت کے لئے باہم لڑتے ہے **جواب** یہہ دعوی خلاف نص امیر المومنین ہی کہ لولا عہد الی

الفریقین **قولہ** بعد پانچ برس کئی مہینے کے مستحق بہ جہاد ناکثین و قاسطین و مارقین ہوئے
جسطرح آنحضرت بعد بعثت کے چند سال بتصرف واجبی احکام نبوت سے معذور تھے پھر مشغول
باتمام رسالت و نبوت کے ہوئے **جواب** یہہ دعوی خلاصہ ہی قول اول کا اور مخالف ہی تصریح امامیہ کے
اسلئے کہ شیخ چلی نے تذکرہ مین لکہا ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل منعہم
اللہ تعالی وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار والاحتمال منہم علی ما قال تعالی لتبلون فی اموالکم وانفسکم
الی قولہ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ثم لما قویت شوکۃ الاسلام اذن اللہ تعالی
فی قتل من یقاتل فقال وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ثم اباح ابتداء القتال فی غیر
اشہر الحرم ثم امر بہ من غیر شرط فی حق من لا یری حرمۃ الحرم والاشہر الحرم لقولہ تعالی
واقتلوہم حیث وجدتموہم وکان فرض الجہاد بالمدینۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت جو بعد بعثت کے
تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور تھے وجہ اوسکی ممنوع ہونا تہا جہاد سے من جانب اللہ تعالی عمل
نبوی بخودی خود مثل جناب امیر کے چنانچہ اسی جہت سے سوائے جہاد سیفی و سنانی کے کبہی ترک دعوت
اسلام منقول نہین حضرت امیر نے تو دعوت لسانی بہی طرف دین مرضی اپنے کے نکیا آور اگر فرض کیا جاے
کہ صبر مرتضوی مثل صبر نبوی بمقابلہ کفار تہا تو بہی مفید مدعا نہین اسلئے کہ وہان بجہت عدم نزول
آیہ جہاد حجت ہی اور یہان عدم ہجرت محمد بن مرتضے صنا اوفی نے اپنے تفسیر مسمی بالصافی مین لکہا ہی
وفی الآیۃ دلالۃ علی وجوب الہجرۃ من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنۃ وکان رفیق ابراہیم
علیہ السلام ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم وہکذا فی تفاسیر آخر اور ظاہر ہی کہ اگر حال خلفا کا معاذ اللہ مثل
حال کفار کے ہوتا تو جناب امیر ضرور ہجرت کرتے واذ لیس فلیس **قولہ** اب کچہہ ما ہیت خاتم المرسلین
سنو اور مطابق اوسکے حال وصی کا سمجہو الخ **جواب** جو حال گستاخی و بے ادبی عقبہ بن
ابی معیط کا کہ اوسنے اپنی چادر گلوئی مبارک آنحضرت مین ڈالکر کہینچی اور اوجہڑی اونٹ کی شانہ
مبارک پر حالت سجدہ مین رکہدی اور اہل طائف نے یہان تک پتہر مارے کہ پائی مبارک مجروح

جزیرۂ عرب کے اور کچھ انکے تصرف میں نہ تھا اور مثل مسیلمہ کذاب و بنو حنیفہ و سجاح تمیمیہ بنی تمیم
مقابلہ میں تھے اور یہہ سب معاند مفسد سپاہی وضع کارزار دیدہ تھے خصوصاً بنی تمیم کہ کوئی
قبیلہ عرب میں انسے زیادہ نہ تھا اور مانعین زکوۃ الگ شورش و فساد پر تھے اور بنو غسان شام
میں بابت اسامہ بن زید کے الگ پرخاش و عناد پر اور سارے قبائل عرب حوالی مدینہ مرتد ہو گئے تھے
اور سوائے مسکنہ حرمین کوئی ناصر نہ تھا اوسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ادنی مداہنت امر شرعی میں روا
نرکھی اور ایک کی مصلحت نہ سنی اور پکار کر کہا واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ بخلاف جناب اسد اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب کے کہ با اینہمہ تہور و عدد و عدد و
و دلیری و دلاوری سب کچھہ سامنے اپنی آنکھوں کے دیکھا کیے اور دم نہ مارا اور سانس تک نہ لی اور تیوری
پر بل تک نہ ڈالا بلکہ اون کے شریک حال اشرار ہو گئے اور ہم نوالہ و ہم پیالہ اصحاب مرتدین علی الاعقاب
ہو گئے شعر در دین محمدی روا داشت خلل * شیر یزدان با رگش گوئی کہ او وصی حق است
چشمت بہ یال * اسباب تمکین پیارا بیرونی بھی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہہ کیفیت پیغمبر کی کبھی نہیں ہوئی
ورنہ دین مصطفوی روئے زمین پر کبھی پہیلتا ملنا نہ ملنا خلافت کا خدا کے ہاتھہ تھا اور ذلت و قلت شیعہ کی
موقوف مشیت الٰہی پر تھی لیکن اپنی طرف سے تو در گذر نکرنا تہا جسطرح وقت سلطنت معاویہ کے کوتاہی
جنگ و جدال میں نکی اور طعنہ کفار سے نڈر رہے کہ کافر کہیں گے کہ بنیاد دین محمدی واسطے تحصیل امارت
کے تھی کہ حکومت کے لئے باہم لڑے حالانکہ یہان بھی ہدایت جانب امیر کے حق سے تھی نہ طرف معاویہ کے
شعر شکست و فتح نصیبوں سے ہی ولے اے میر * مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا * قولہ ظاہر ہی کہ حضرت
علی خاص لوجہ اللہ کفار سے لڑتے تھے مولوی روم نے مثنوی میں لکھا ہی کہ جب کافر نے
روئے مبارک مرتضوی پر تھوک دیا تو آپنے اوسکو نظر بشائبہ نفسانیت چھوڑ دیا انتہی ملخصاً جواب
مولوی روم نے مثنوی میں یہہ نہیں لکھا ہی کہ جس سے جناب امیر لڑتے وہ کافر ہی ہوتا یا کبھی مسلمانوں سے
نہیں لڑے جب لڑے تب کافر ہی سے لڑے کہ یہہ حکایت دلیل کفر محارب جناب امیر ہو سکے
شعر طربنا بتعریض العذول بذکرکم * فنحن بواد و العذول بواد * حالانکہ جسطرح جنگ جناب امیر کے

جیسی نا انحو یہ بعلت اینّا اضعف ناصرًا و اقلّ عددًا اور مخالف قول سابق سامی ہی کہ قدرت انتقام کی حاصل تھی لیکن ماموربصبر تھے انتہی پس معلوم نہین کہ وجہ اس تخالف کی کیا ہی کہ ایک جگہہ تمنے عدم محاربہ مرتضویکو معلل بصبر کیا اور دوسری جگہہ صبر چھوڑکر قلت انصار و شیعہ پر حمل فرمایا اب یون کہیے اذا تعارضا تساقطا یعنے نہ صبر موجب تقاعد ہوا اور نہ قلت انصار بلکہ ظہور حقیت خلافت خلفا ثلثہ سبب مصالحت ہوئی کیونکہ متابعین جناب امیر اتباع و اولاد بہت سے تھے کچھہ کم نہ تھے بلکہ خود جناب امیر لاکہہ آدمی پر بھاری تھے بقول سامی قاتل دس ہزار صنادید کفار تھے اسی لیئے فرمایا ہی انی واللہ لو لقیتہم واحدا و ہم طلاع الارض کلہا ما بالیت و لا استوحشت یعنی اگرمین اکیلا ہون اور وہ زمین بھرکے ہون تو بہی کچھہ پروا نکرون اور نہ گھبراؤن معہذا تقاعد مذکور مخالف غرض لطف و فائدہ نصب امام ہی انبیا علیہ السلام کو دیکھو کہ اونہون نے باوجود عدم عدد و عُدد کے کیا کچھہ جدوجہد اعلاء کلمۃ اللہ مین نکیا حتی کہ آنحضرت نے تکالیف شدید دست کفار سے اوٹھائی چنانچہ بعض قصص متعلق اس امر کے تمنے بہی اسی جگہہ لکھے ہین کہ موید ہمارے مدعا کے ہین اگر اونکو بہی ایسے مصالح مثل تمہارے نصب العین ہوتے تو دین حق کبھی ظاہر نہوتا اور وجود شرع کا پایا نجاتا اور خوف طعنہ کفار کو ساتھہ محاربہ شیخین فی المومنین کے کیا خصوصیت ہی وقت محاربہ معاویہ کے بہی یہ طعن موجود تھے کیونکہ مقابلہ بابت خلافت ہی نہ دعوت اسلام اور اسوقت بہی بنا بر قول سامی قلت مومنین مخلصین و شیعہ خاص تھے نہ کثرت پس یہ تفرقہ ترجیح بلا مرجح ہی معہذا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حضرت امیر نے مخالفت کرنیمین ساتھہ صحابہ کے تزلزل عظیم سمجھا اور جانا کہ ایسے لڑنیمین بربادی ایمان کی ہی اور یہہ مشعر ہی باسلام صحابہ جسکو تم نفی کیا چاہتے ہو چنانچہ عدم محاربہ سے دین قایم رکہا اور تزلزل عظیم اسلام مین واقع نہوا اور اکثر لوگ طرف دین آبائی کے نہ پھرے اور یہی حق ہی کیونکہ اگر دین خلفا ناحق ہوتا تو امیر برحق کبھی ترک قتال نکرتے خصوصًا باینہمہ تہور و مردانگی و کثرت اولاد و اتباع بلکہ شرکت بنی ہاشم و انصار اور ہرگز روادار بطلان دین محمدی و زوال دولت سرمدی نہوتے نہایت عجب ہی کہ ابوبکر صدیق شیخ ضعیف النحافت تھے جب خلیفہ ہوئے تو سوائے

کہ ہم لوگ اثنا عشری المذہب ہین پیروی ثقلین مین اپنی نجات جانتے ہین ہمارے ائمہ برحق نے اگرچہ
بمقتضاے وقت حکام وقت سے تعرض نکیا لیکن تابع و مقلد بہی کسیکے نتہے جواب یہہ جواب اوسوقت
قابل قبول ہوکہ ائمہ اثنا عشر نے اسکا حکم کیا ہو ورنہ یہہ اقتداء عین ارتداد ہی کیونکہ پیروی اتحاد و صحیح
و اتفاق عمل مین ہوتی ہی نہ مخالفت و شقاق مین ائمہ ہدی نے ساری عمر تقیہ کیا اور حکم تقیہ کا دیا اور فرمایا
لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ و تارک التقیۃ کتارک الصلوۃ اور تمنے پیروی ثقلین نام ترک تقیہ و شقاق صریح کا
رکہا اور قول و فعل دونوین خلاف ثقلین کیا اسلئے کہ اول ثقلین کتاب اللہ او سمین کہین یہہ حکم نہین بلکہ
مخالف اسکے مناقب مہاجرین و انصار وارد ہین اگرچہ بطریق تقیہ ہون اور ثانی ثقلین ائمہ ہدی ہین
انہون نے بہی کبہی کسی مہاجر و ناصر کو کافر مرتد نہین کہا بلکہ ہمیشہ حفظ مراتب کہا خصوصاً جناب امیر نے
وہ تقیہ شدید کیا کہ بقول مرتضی بعد الولایت بہی متقی رہے اور قرآنکو علی ما انزل نہ پڑہ سکے اور خاتم
الائمہ تو ہنوز بغار سامرا مین مخفی ہین اس سے زیادہ اور کیا تقیہ ہوگا پس پیروی اسکا نام ہی کہ جو
اونہون نے کیا وہ تم بہی کرو ورنہ نام پیروی کا ناحق ہلو شعار تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ہذا لعمری فی
القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب لمن یحب مطیع ٭ اور حال شرکت ائمہ ہدی کا
احکام ظاہر شرع مین ساتہہ خلفاء ثلثہ و بنی امیہ و عباسیہ کے ظاہر ہی کہ ہمیشہ ادا ے صلوات و جمعہ
جماعات وغیرہ مین متفق العمل رہے اور اسیکا نام اتباع و تقلید ہی ورنہ تم بتاؤ پہر وہ کیا چیز ہی اور
اگر کوئی دوسرا دین باطن مین برتتے تہے تو وہ بسبب مخالفت ظاہر شرع کے باطل ٹہیرےگا کیونکہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی باطن کا معہذا امر باطنی مین کسیکا اتباع بہی نہین ہو سکتا فافہم قولہ جو تم ہمسے مقابلہ
مجادلہ کرتے ہو ہم تمکو جواب دیتے ہین جواب ابتداء مقابلہ مجادلہ کی تم سے ہی نہ ہم سے سبحان
علیخان نے مکتوب مطبوع مین لکہا ہی بزمان سلف اہل سنت کتب اکثر مسدود نبود و جہد براے از جانب
فرقہ شیعہ بود و انہا عجیب انتہی اور کافی کلینی مین حدیث امام جعفر صادق موجود ہی کہ لا تخاصموا الناس
لدینکم فان المخاصمۃ ممرضۃ للقلب معہذا جو تم جواب دیتے ہو وہ مصداق اسکا ہوتا ہی کہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان قولہ تولا تبرا ہمارا عقیدہ ہی جواب پانچ اس عقیدہ کا تحفہ اثنا عشریہ مین

ساتھہ کفار کے خاص لوجہ اللہ تہی اسیطرح خلفاء ثلثہ و معاویہ رضی اللہ عنہم نے بہی دونون خاص لوجہ اللہ جہاد ساتھہ کفار کے کیا سواس جنگ و جہاد مین کسیکو گفتگو نہین کہ مقابلہ اسلام و کفر کا ہی بابت دعوت دین محمدی کے ہہ بے شبہ لوجہ اللہ ہی بجالاوس جنگ کے جو فیما بین مسلمین ہو جیسے جنگ معاویہ و جناب امیر کی کہ بابت خلافت و ریاست کے تہی نہ واسطے دعوت اسلام کے یہان حکم کفر کا جاری نہین ہو سکتا اسی لئے حدیث مین آیا ہی لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین العظیمتین من المسلمین **قولہ** یہہ امر مسلم ہی کہ ثلثہ بظاہر تابع احکام ظاہر شرع تہے امیر نے واسطے طلب حق اپنی کے حرب انکی اور دعوتکو فردا پر چہوڑا شرع کو حکم ظاہر کا ہی گو باطن مین کوئی اور طرح ہو ظاہر مین تابع شرع داخل حکم اسلام ہی ایسے امور مین انبیاء اوصیاء علم باطن پر کام نہین کرتے **جواب** جس صورت مین انبیاء اوصیاء باطن پر کام نہین کرتے اور شرع کو حکم ظاہر کا ہی اور خلفاء ثلثہ ظاہر مین مسلمان تہے تو للہ اوصیا تم بہی بعد بارہ سو برس کے باطن پر کام نکرو اور رجما بالغیب انکو منافق کافر سمجھو اور لعنت و تبرے کو فردا پر چہوڑو اور موافق ظاہر حال و صحابہ کے انکو مسلمان بنا رہنے دو حالانکہ آخرت عالم جزا ہی نہ عالم دعوت وہان دیکھئے کس بات کی دعوت کرینگے اور کونسا حق طلب فرماوینگے کیونکہ اگر حق مذکور حصول خلافت تہا تو اوپر تم لکہہ چکے ہو کہ مامور بصبر تہے اور محکوم باختیار آخر سپرد نیا اب اسکو طلب کرنا خلاف صبر و طلب نہی عنہ ہی اور اگر دعوت اسلام تہی تو اسلام ادا کسکا ہاتھہ سے خلفاء ثلثہ کے بابلغ وجوہ ہو گیا اب طلب اوسکی تحصیل حاصل تہی اور اگر طلب تصدیق امامت ائمہ اثنا عشر تہی تو محتاج بیان سند ہی و این ذلک اور قید احکام ظاہر شرع سے ثابت ہی کہ آدمی مامور و مکلف ساتھہ اسی ظاہر شرع کے ہی نہ باطن کے سو جب اسی ظاہر مین جناب امیر و خلفاء ثلثہ یکسان ہوئے اور یہہ ظاہر رافع جدال و قاطع نزاع ٹہیرا تو بناء علی الباطل جسکے ساتھہ آدمی مکلف نہین انکو لعن و تبرا کرنا یا کافر منافق سمجہنا خلاف حکم شرع ہی اور دائرہ سنیت سے خارج کیونکہ شعر سر کرا جامۂ پارسا بینی ؛ پارسا دان و نیکمرد انگار **قولہ** یہان اگر کوئی ناصبی کہے کہ حب علی نے تمہارے عقیدہ مین عوض اپنے حق تلفی کا قیامت پر چہوڑا تو تم پہر کسلئے خلاف ثلثہ مین کوشش کرتے ہو جواب اسکا یہہ ہی

اسکا نافل نہین ہے اور اگر غصب نکرتی اور تقسیم ترکۂ نبوی کرتے تو بہی حصہ جناب سیدہ کا کتنا ہوتا اور
ابو بکر نے اگر فاطمہ سے فدک لیلیا تو عایشہ وغیرہ ازواج کو کیون حصہ ندیا سعہذا دعوی فاطمہ کا
فدک مین بطور ہبہ ہرگز ثابت نہین بلکہ بطریق میراث جاتا تہا چنانچہ جواب خلیفہ اول اوسپر دال ہے
معلوم نہین کہ ایسی جگہہ عقل آپکی کہان رہتی ہی یا دعوی کو بطور ہبہ کہو یا بطور میراث پس
جس صورت مین کہ ہبہ قرار دیا جاویگا تو جواب وسکا یہ ہی کہ باتفاق شیعہ وسنی ہبہ بدون قبض
کی ملک موہوب لہ نہین ہوتا اور فدک بالاجماع حیات نبوی مین قبضہ و تصرف مین جناب سیدہ کے
نہ تہا بلکہ آنحضرت اوسمین تصرف مالکانہ کرتے تہے تو ابو بکر سے تکذیب دعوی فاطمہ کے واقع نہین
ہوئی بلکہ اونہون نے مسئلہ شرعی بیان کیا کہ مجرد ہبہ بدون تملیک نزدیک شیعہ کے ملک نہین ہوتا
اسمین ضرورت رد وقبول شہادت کی نہین اور نہ اس جواب سے تکذیب فاطمہ و شہود وغیرہ
لازم آتی ہی اس لیے کہ عدم ثبوت دعوی کا اور چیز ہی اور کذب دعوی اور چیز اگر مدعی اپنا دعوی
ثابت نکر سکے اوسکو کاذب نہین کہتے سبحان اللہ خلیفہ باوجود یا سداری حکم خدا اور رسول کی کہ ہبہ
بصورت ثبوت بہی بدون قبضہ کے نافذ نہین مطعون ہوئے اگر خلاف حکم شرع کرتے تو یقین ہی کہ زبان
خاص وعام سے نجات نہ پاتے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ حضرت امیر نے اپنی زرہ عہد خلافت مین ایک
یہودی کی پاس دیکہی شریح قاضی مدینہ کی طرف رجوع کیا اونہون سے گواہ طلب کیے جناب
امیر امام حسن و قنبر کو لیگئے قاضی نے اونکی گواہی قبول نکی اس لیے کہ ایک پسر دوسرا عبد تہا

اور اسیطرح من لایحضرہ الفقیہ کی کتاب القضا باب مایقبل من الدعاوی بغیر بینۃ مین
لکہا ہی لیکن بعد اسکے سنی کہتے ہین کہ حضرت امیر نے شریح کو دعا دی اور شیعہ کہتے ہین کہ بد دعا
دی بہرکیف اگر رد شہادت معصوم تکذیب و مستلزم کفر ہوتا تو ضرور حضرت امیر قاضی
شریح کو معزول کرتے جس طرح معاویہ کو معزول کیا اسلیئے کہ ظالم کو مامور کرنا اوسکے ظلم کو اپنے
اپنے اعمال مین محسوب کروانا ہے اسی بابت کو قصۂ فدک مین جاری کرو اور
اگر واقع مین ہبہ ہوتا تو جناب امیر ضرور اوسکو اپنے عہد خلافت مین مسترد کر لیتے

مفصل لکھا ہی اوسکو کسی سے پڑہکر سمجھ لو پہر نام اوسکا لینا **جواب** تمہاری بخاری مین مروی ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان **جواب** جب دلیل تبرا تولا ہوسکی کہ کفر اہل بغض کا ثابت ہو بلکہ بعد الکفر بہی مراد بغض سے تبرا نہین ہوسکتا کہ خلاف عرف و لغت و شرع ہی پس یہہ تولا تبرا ہی کذائی بفحوائی لا الحب علی بل البغض معاویہ الحب للنفس الامارة بالسوء والبغض لہا ہی نی فی اللہ و للہ

قولہ بیان نہم ذکر تعدی ثلاثہ مین اہل بیت و محبان آل امجاد پر **جواب** بیان ہشتم مین ذکر صبر متصوفونکا تہا سو یہ مصیبت بعد از صبر اور وہ صبر قبل از بلا عجائب لیل و نہار سے ہی کہ ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگی **قولہ** سب سے زیادہ مشہور غصب کرنا فدک کا ہی جسے آنحضرت نے اپنی حیات مین جناب سیدہ کو بخشا تہا اور سند اوسکے لکھکر اپنی مہر اور بنی ہاشم کی گواہی سے مسجل فرماکر حوالہ کیا تہا ابوبکر نے گواہی علی و عباس و حسنین و ام ایمن وغیرہ کی قبول نکی اور عمر نے اوس سند کو پہاڑ ڈالا اور حدیث بنائی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقة کہ محض خلاف قرآن ہی اور اگر بفرض محال قول شیخین کی تصدیق کیجاوی تو بہی مفید مطلب نہین اس لیے کہ جب رسول خدا کوئی چیز اپنی حیات مین بخشی تو ملک سے خارج ہوگئی **جواب** یہ ساری کہانی ساختہ و پرداختہ شیعہ ہی کتب اہل سنت مین اوسکا اتا پتا نہین ومن ادعی فعلیہ البیان معہذا المتنی اوس مین خلط مبحث کیا ہی کہ ہبہ و وراثت دونوکو بے تمیزانہ ایک عبارت مین لکہا ہی کہ جس سے تصریح دعوی کی نہین ہوتی سو قطع نظر ثابت نہونی اس مدعا کی کتب اہل سنت مین اگرچہ بطریق ضعیف بلکہ وضع ہو بطلان اس ہذیان کا ببداہت عقل ثابت ہی اس لیے کہ عہد نبوی مین یہ دستور نہ تہا کہ ہبہ نامہ و تمسک و پٹہ و فارغخطی و رسید و قبالہ وغیرہ لکہا جاوے یا محکمہ نبوت بطور دیوانی و فوجداری مقرر ہو و سارے کتب تواریخ مکذب اس دعوی کی ہین معہذا فدک ایسا کیا بڑا ملک و محاصل رکہتا تہا کہ اوسکے لیے اتنا اہتمام ہوتا اور شیخین وغیرہ کو ایسی کیا حرص و طمع لاحق تہی کہ ایسی بے حقیقت چیز کو لیکر رسوائی دارین حاصل کی حالانکہ زہد شیخین کا باقرار امامیہ ثابت ہی با این ہمہ ملک عرب و عجم اگر فدک غصب کر لیتے تو جمیع اہل اسلام ضرور اوسکو متواتر نقل کرتے اور مواقع مطاعن مین لاتی حالانکہ سوای روافض کے کوئی

مبحث غصب فدک

اسلیے کہ اونھون نے بلا واسطہ بگوش خود رسول خدا سے اوسکو سنا تھا معہذا لک ایک جماعت
کثیرہ اسکی راوی ہی کہ از انجملہ حذیفہ بن الیمان مقبول روافض و صادق القول ہین اگر یہ احتمال
وضع ہوگا با اینہمہ نزدیک امامیہ کے عورتونکو عموماً زمین مین حصہ نہین چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ
مین لکہا ہی فالارض و العقار فلا میراث لہن فیہما اسیطرح انکے نزدیک عصبہ کا بہی حصہ نہین
بلکہ باقی کو بہی ذوی القربی پر تقسیم کرنا چاہیے اس تقدیر پر تو کہ رسول کریم سے عباس
وغیرہ بنی ہاشم کا کچھ حق نہ ٹہیریگا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است قولہ اسمین
نواصب نے بہت گاؤزوری کی ہی امامیہ اثنا عشریہ نے جوابات مسکت دیے ہین جواب مراد
نواصب سے اگر وہ لوگ ہین جو باتفاق فریقین دشمن نبی و آل نبی ہین تو مانحن فیہ سے خارج
ہی اور اگر سنی ہین تو تمنے خرفشار روافض سے کیون قطع نظر فرماکے گاؤزوری خصم پر
نظر کیا ہمکو بہی نہ شوق مطالعہ جوابات مسکتہ امامیہ اثنا عشریہ موجزن خاطر ہی لیکن میسر آنا اونکا
کہان کہ ہمراہ صاحب سامرا غیبت کبری مین ہین خیر الیاس احد الراحتین قولہ اخرج البزار
و ابو یعلی و ابن ابی حاتم لما نزلت ہذہ الآیۃ وآت ذی القربی حقہ دعا رسول اللہ فاطمۃ
فاعطاہا فدک کذا فی الدر المنثور اسیطرح کتاب صلۃ الاقارب ابن حجر مین ہی جواب یہہ
روایت موضوع ہی الحاقات روافض سے اور ہونا اوسکا در منثور وغیرہ مین دلیل ثبوت نہین
ہو سکتا اسلیے کہ تالیف در منثور واسطے جمع موضوعات وغیرہ کے ہی اگر صاحب در منثور
نے اوسکو صحیح ثابت کہا ہو یا ابن حجر نے تو بیان کرو حالانکہ یہہ آیہ مکی ہی اور مکہ مین
فدک نہ تہا تعجب ہے واضع کو یاد نہ رہا کہ با اینہمہ اسکو دلالت تملیک ہبہ پر نہین چاہیے تہا
کہ بجای اعطاہا فدک لفظ وہبہا لہا وضع کی ہوتی معہذا استدلال ساتہہ اوسکے ناتمام ہی
کہ لفظ ذی القربی عام ہی فاطمہ وغیرہ سے اور مقرر کرنا آنحضرت کا معاش واسطے ذی القربی
کے ثابت نہین عجب نہین کہ تقرر فدک کا واسطے مصارف جمیع عیال کے ہو اور بصورت
عطا کرنے فدک کے خاص فاطمہ کو عمل آیہ پر ناقص ہوتا ہی چاہیے کہ کچہہ اوسمین سے

اسلیے کہ اوسمین حق حسنین تہا عجب بات ہی کہ اپنا حق تو لین اور حسنین کا حق نہ لاوین
لا اقل امام حسن اوسکو اپنی خلافت پنجم زہ مین بدلے لیتے سب یہہ کچہہ ہنوا تو معلوم ہوا کہ یہہ
بہہ صحیح نہین اور اگر کہین کہ شئی مغصوب کو نہ پہیرا تو خلافت بہی مغصوب تہی اوسکو کیون
لے لیا آور پہاڑ توالناعمر کا سند بہہ کو موضوع و باطل ہی آپنے یہہ طعن حق الیقین مجلسی سے
اوڑای ہی کتب اہل سنت مین اسکا کہین نام و نشان نہین آور اگر دعوی فدک کا بطور میراث
قرار دیا جاوے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اسکو شک تہا کہ جناب سیدہ بنت رسول خدا ہین اور
اسوقت حاجت شہادت کی کیا تہی صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہی کہ انبیا سے جو کچہہ باقی
رہ جاوے اگرچہ ترکہ ہی لیکن اوسمین حکم ترکہ کا نہین اور من لا یحضرہ الفقیہ مین اسی مضمونکو
حضرت امیر سے وصیت محمد بن حنیفہ مین نقل کیا ہی اور قرآن مجید مین جسجگہہ ذکر وراثت آیا
ہی مراد اوس سے وراثت علم و عمل ہی نہ ملک و دولت چنانچہ اساس الاصول مجتہد کوفہ ہندو
شرح نہج البلاغۃ ابن میثم بحرانی سے ظاہر ہی کہ آیات کریمہ مین مراد ایت سے علم و
نبوت ہی اور استدلال سیدۃ النساء کا بمقابلہ ابوبکر آیہ یرثنی وغیرہ ناتمام ہی و تفصیلہ
فی ازالۃ الغین آور کلینی صاحب کافی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی
کہ ان الانبیاء لم یورثو درہما ولا دینارا و انما ورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشئی
منہا فقد اخذ حظا وافرا انتہی اور اسیطرح ہی روایت دعوات الراوندی مین آور بحار الانوار
مجلسی مین آور محمد بن حسن عاملی نے فصول مہمہ مین دعوی تواتر اس قسم روایات کا
کیا ہی آور اس حدیثکو صاحب کتاب منیتہ المزید نے بہی روایت کیا ہی پس جس صورت
مین کہ ائمہ ہدی سے اس طور پر ثابت ہو تو نسبت وضع حدیث کی طرف ابوبکر کے بقول اہل
تشیع اور بقول آپکے طرف عمر فاروق کے کما ہو الظاہر باطل محض ہی علی الخصوص
جسوقت ابوبکر متفرد بہی نہون اسلیے کہ اس حدیث کو جناب امیر و عباس و عثمان وغیرہ
عشرہ مبشرہ نے بہی سنا تہا معہذا اگر یہہ اصحاب نہ سنتے تو بہی حق ابوبکر مین نص قطعی تہی

بتغییر عبارت مسروق ہی حق الیقین مجلسی سے اہل سنت اپر اخراج شیعہ حجت نہین کما مرّ مراراً **قولہ** ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین لکہتا ہے الخ **جواب** یہہ ابن قتیبہ شیعی غالی ہی سُنی نہین چنانچہ

رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالب والغرابیب سے کما حقہ واضح ہی بلکہ رسالۂ مذکور گویا واسطے ثبوت اسی بات کے بنا ہی کیونکہ مناظرہ طرفین کا اس باب مین اقصی غایت کو پہنچیگا اور ثبوت سُنیت ابن قتیبہ صاحب کتاب الامامۃ کا اولین و آخرین رفضہ سے نہو سکا وللہ الحمد معہذا التقریر ابوبکر و فاطمہ سے ظاہر ہی کہ ابوبکر عارف علو شان جناب سیدہ تھے نہ ناصب تھے لیکن نہ دینا فدک کا مبنی دلیل پر تہا اور جس حدیث سے فاطمہ نے استدلال کیا اوسکو مدعا سے کچھ مساس نہین اسلیئے کہ غضب کرنا اور ہی اور غضاب اور اور محارم الٰہی غضب کے نیسے کسی کے حلال نہین ہو سکتی اسباب مین بشریت جناب سیدہ عذر خواہ کافی ہی **قولہ** خطبہ طولانی جناب فاطمہ سے منقول ہی ابن اثیر نے نہایہ مین مسعودی نے مروج الذہب مین ابوبکر جوہری نے کتاب سقیفہ و فدک مین ابن ابی الحدید وغیرہ بہت علمای اہلسنت نے متواتر خطبہ مذکور کو اپنی کتب مین باسانید صحیحہ نقل کیا ہی اور اعتراف صحت پس کیونکر رضا و عفو اون سے متوہم ہو **جواب** ایسی بالاخوانی و لن ترانی سے الزام اہل سنت کا ممکن نہین سوا ئے ابن اثیر کے بقیہ اسامی شیعہ ہین وہ خواہ اعتراف صحت کرین یا اقرار غلط اونکی بات ہمپر حجت نہین چنانچہ بیان اونکے حالات کا سابق گذر چکا اور لکہنا اہل لغت کا معنی کسی لفظ کے جو کتب مخالف مین وارد ہو دلیل صحت روایت نہین ہو سکتی اسلیئے کہ موضوع ہر علم کا جدا ہی لغویکو اسسے غرض نہین کہ یہہ لغت جس شعر یا عبارت مین آئی ہی وہ فی نفسہ بہی صحیح ہی یا نہین اوسکو غرض صرف بیان معنی یا محاورہ سے ہی ولیس نقد صحت و سقم وظیفۂ ارباب علم دین ہی چنانچہ اسی جہت سے بعض شروح و حواشی شیعہ کے متون اہل سنت پر بہی ہین و بالعکس اسلیئے کہ وہان بحث دین کی نہین بناءً علی ہذا اگر ابن اثیر نے نہایت مین یا صاحب قاموس نے قاموس مین مثلاً کسی ایسے لغت کو لکہا کہ وہ حدیث یا اخبار امامیہ مین وارد تہی اور حل اوسکے معنی و محاورہ کا کیا تو اسسے صحت حدیث مذکور کی لازم نہین آتی معہذا جواب طولانی اس خطبہ طوفانی کا صاحب ازالۃ الغین نے مفصل مدلل لکہا ہی اور حال رضاء و عفو جناب سیدہ کا سطر چہی کہ یا ض مقصرہ

فائدہ ابن قتیبہ شیعی ہی

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

مساکین و ابن السبیل پر بھی وقف فرماتے کہ تمام آیت پر عمل میسر آوے **قولہ** ملا عصام نے شرح
شمائل میں لکھا ہی فی ہذہ القضیۃ اشکالات للعلماء من قبل فاطمۃ و علی و عباس و ابی بکر و عمر قد
سعوا فی وضعہا و صارت تلک القضیۃ منشاء ضلال المنافقین و خروج الرفضۃ عن طریق الیقین
اور فتح الباری میں شارح بخاری لکہتا ہی و لم یتعرض احد من الشراح لبیان ذلک و فی ذلک اشکال
شدید و ہو عن اصل القضیۃ صریح فی ان العباس و علیا علما بان النبی قال لا نورث فان کانا سمعاہ
من النبی فکیف یطلباہ من ابی بکر و ان کانا انما سمعاہ من ابی بکر فی زمانہ بحیث افاد العلم عندہما لکنہا
فکیف یطلبانہ بعد ذلک من عمر **جواب** آپنے ان دونو عبارت کو بحذف سباق و سیاق نقل کیا ہی
والا شبہ اشکال کا لائق استدلال کے نہ تہا اسلیئے کہ ملا عصام نے بعد اعلام اشکال کے یہ بھی کہہ
دیا ہی کہ قد سعوا فی وضعہا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اشکال مذکور مدفوع ہو چکا ہی باقی نہیں معہذا
وہ اشکال اگر موجب ضلال ہی تو رفضہ منافقین کے لئے ہی نہ اہلسنت کے واسطے کہ انکے نزدیک
ذمہ ابو بکر صدیق کا ہر طرح بری ہی کیونکہ از روی دلائل ثابت ہی کہ ترکہ نبوی میراث نہیں اور رنجش
جناب سیدہ سے محل ہی کما مر اور جو تقریر اشکال کی صاحب فتح الباری نے کی ہی دفع اسکا
خود بتفصیل تمام فتح الباری میں لکھا ہی اوسکو تمنے محض واسطے اتجاہ طعن کے حذف کر دیا مختصر
یہہ ہی کہ طلب کرنا علی و عباس کا بطور ہبہ و میراث نہ تہا کہ خلاف نص ہو بلکہ بر بار بطریق تبرع تہا تاکہ بہو
عمل حاصل ہو حاجت طلب نفقہ کی بر بار نہو اگرے معاذ اللہ اس طلب میں انکار و جہل تہا نص سے اور
نہ طلب تہی بطریق استدلال کے کہ اشکال ظاہر موجب طعن ہو سکے **قولہ** قال البخاری جاءت فاطمۃ عند
ابی بکر تطلب میراثہا من ابیہا فقال ابو بکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فغضبت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ
و لم تکلمہ حتی ماتت الخ **جواب** مدعیا ابو بکر کا فدک کو از روی نص نبوی نہ دینا نہ بہوائے نفسانی کما مر اور
آزردگی جناب سیدہ کی براہ بشریت تہی نہ بطریق حجت فافترقا اور مراد عدم تکلم سے تکلم بمقدمہ فدک
ہی نہ مطلق تکلم اسلیئے کہ رضامندی جناب سیدہ کی ابو بکر سے بروایت کتب امامیہ ثابت ہی اور اصول کا
قاعدہ ہی کہ الاثبات مقدم علی النفی کما سیجئی **قولہ** ابو بکر جو سر ہی اسکے باب میں کہتا ہی **جواب** یہہ روایت

کتب امامیہ سے ثابت ہی اسیطرح بابت التفات کنیز حبشیہ کے کیس جو طعن اس بابت ابوبکر پر وارد ہی مضاعف اضعاف اوسکے جناب امیر پر وارد ہوتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا علاوہ اسکے قرآن شریف سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون پر غضب کیا یہانتک کہ اونکی داڑھی پکڑی باوجودیکہ نبی و برادر عینی کلان تہے اور یقین ہی کہ حضرت ہارون نے قصداً ونکے غصہ کرانیکا نکیا ہوگا اسلیے کہ نبی کا غضب مین لانا کفر ہی لیکن موسیٰ کے غصہ کرنیمین شبہہ نہین پس اگر غضب مع جب کفر ہو تو چاہیے کہ حضرت ہارون اوسوقت متصف بوصف کفر ہوے ہون نعوذ باللہ ولیکن آپ اسکا یہہ جواب دینگے کہ قرآن کتب اہل سنت سے ہی اور روایت سنی شیعی پر حجت نہین کما فی عکسہ معہذا وہان غضب بین المعصومین تہا اور یہان دونو معصوم نہین اور نہ قصد اغضاب ایذا تہا اور جبصورتیکہ فاطمہ زہرا نزدیک شیعہ واخل اہلبیت نہون کما حققناہ فیما مضی تو پہر اغضاب بہی انشاء اللہ تعالیٰ مضر نہوگا کہ الشئی اذا انتفی انتفی ملوازمہ **قولہ** شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوٰۃ مین کہتا ہی الخ **جواب** یہہ وہی اشکال ہی جسکو آپنے ملا عصام وغیرہ سے نقل کیا تہا اور جواب اوسکا گذر چکا اور شیخ نے بعد اسکے کلام طویل لکہکے حل سارے اشکالات کا کیا ہی اوسکو آپنے کیون نہ ذکر کیا اشکال کو لینا اور انحلال کو چہوڑنا کام جہال دغاباز کا ہی معہذا یہہ اشکال اس قسم کا ہی جسطرح تعارض روایات واخبارات واحادیث ہوتا ہی اور اوسکی تطبیق وتاویل کرتے ہین نہ ایسا تناقض کہ موجب کفر واسلام یکدیگر ہو اسکو کوئی اسباب مطاعن ومثالب مین نہین جانتا اور بنیاد عقیدہ وعمل کی نہین کرتا جو ایسا سمجہے وہ جاہل ہی طریقۂ علم وفہم سے **قولہ** در تقریر تحفۂ اثنا عشریہ کا باب فدک مین بتفصیل تمام علماے اثنا عشریہ نے جو بہ تحفہ مین لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ **جواب** وہ وہی ادلہ ہین جنکو آپنے زیب رقم فرمایا یا اور کچہہ بہی ہین تو جواب ونکا ہو چکا اور اگر اور ہین تو اونکو بیان فرمائیے حالانکہ اجوبۂ جواب الجوابات تحفہ جسمین کوئی دقیقہ ردّ وقدح امامیہ کا باقی نرہا اور بطلان تشیع عین الیقین سے مرتبہ حق الیقین پہنچا حاضر ہین ذرا اونکو بہی مطالعہ فرمائیے اور حظ وافی اوٹہائیے نری تقیہ توریہ کی نلیے جائیے اور دم تحفہ کا نام لینا چہوڑا سو نہ بڑی بات ہی **قولہ** بڑی دلیل عبد العزیز کی یہہ ہی کہ اگر ابوبکر

ومدارج النبوۃ وکتاب الوفا بیہقی وشروح مشکوۃ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر بعد اس قصہ کے جناب
سیدہ کے گھر گئے اور عذرخواہی کی وہ خوش ہوگئین اور فصل الخطاب مین ہی کہ ابوبکر دروازہ فاطمہ پر
دہوپ مین کھڑے رہے اور کہا کہ مین نہین پھرونگا یہان تک کہ راضی ہون مجھہ سے بنت رسول خدا
پس آئے علی اور قسم دی فاطمہ کو کہ راضی ہو وہ راضی ہوگئین اور طبرسی نے احتجاج المسالکین مین لکھا
ہی کہ جب ابوبکر عذر کرنیکو آئے خاتون جنت نے فرمایا اقول افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ
یفعل فیہا معہذا افراط ایسی کیا عالیت رکھتا تہا کہ جناب سیدہ بسبب اوسکے کدورت وکینہ سے درگذر
نکرتین اسجگہہ استدلال حسن سیرت جناب سیدہ بنت رحمۃ للعلمین سے کافی ہی یہی روایت حجج کی
تحفہ مین ہی اسیطرح مصالحہ ابوبکر وجناب سیدہ کا علل الشرائع وحق الیقین سے ثابت ہی قولہ
غضب حضرت فاطمہ کا مثل غضب وغصہ اور ونکے براہ نفسانیت نہین متواتر احادیث نبوی اسپر
گواہ ہین آنحضرت نے فرمایا من اغضبہا فقد اغضبنی ویوذینی ما اذاہا وان اللہ یغضب لغضب فاطمہ
انتہی حاصلہ جواب اغضاب ایذا مصادر متعدی ہین لازمی نہین معنی یہہ ہین کہ غصہ مین لانا اور
ایذا دینا چاہیے نہ یہہ کہ غضب مین آوے تا آدمی ہوجاوے اور غضب الٰہی انغضب فاطمہ اوسیجا ہی جہان
اغضاب ہو سو ابوبکر فاطمہ کو غصہ مین نہین لائے اور نہ ایذا دینا چاہا وہ خود براہ بشریت آزردہ
ہوگئین پھر درگذرین اور خوش ہوگئین جو انہو دو مفہوم مین فرق نکرے وہ احمق ہی اور اگر غضبناکی
فرض کرین تو مثل اسکے بلکہ بہی شئی زائد جناب امیر سے بھی نسبت جناب سیدہ کے وقوع مین آیا ہی
علل الشرائع شیخ الطائفہ محمد بن بابویہ قمی مین لکھا ہی کہ جب حضرت امیر نے نسبت اپنی ساتھہ
دختر ابوجہل کے چاہی جناب سیدہ آزردہ ہوکر روتی ہوئی پاس باپ کے گئین اور شکایت کی آنحضرت
نے ابوبکر وعمر وطلحہ کو بلاکر حضرت امیر سے فرمایا یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن
اذاہا فقد اذانی اور اسمقدمہ مین امامیہ نے جو طرف حضرت امیر کے بیان کیا ہی اسیطرح اکیبار
خفا ہوکر خاک مسجد پر جا پڑی جب آنحضرت نے سبب اوسکا پوچھا فاطمہ نے کہا اغضبنی فخرج اسیطرح
آزردگی جناب سیدہ کی اور کنارہ کشی بابت عدم دفاع ہی مقدمہ فدک نسبت جناب امیر کے

حالانکہ عبارت منقول کو دلالت غصب خلافت پر نہین غایۃ ما فی الباب یہہ کہ بعض نے حب ریاست و جاہ سے خلاف کیا سو مصداق اسکے معاویہ ہین نہ خلفاء ثلثہ اور بغاوت معاویہ کی معہ تشابہ نفسانیت وحب ریاست و امارت نزدیک اہل سنت کے بہی ثابت ہی فلم یطبق الدلیل علی الدعوی **قولہ** عبد العزیز نے تحفہ مین واسطے سبقت مناظرہ کے جودت طبع سے کہا ہی کہ رسالہ سر العلمین تصنیف غزالی نہین حالانکہ اس انکار سے کچہہ منفعت نہین ہوتی اور سنیون نے بہی مانند غزالی کے گفتگو کی ہی اوسکا کیا جواب ہی **جواب** اوسکا یہہ جواب ہی کہ ؏ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ✿ عبارت شرح مقاصد جسکو آپ نے جودت طبع سے مانند کلام غزالی سمجہا ہی اوسکو کچہہ مناسبت اوس سے نہین چہ جائیکہ مماثلت کی سہوًا نہایت خیانت و تحریف کے ساتہہ نقل کی ہی چنانچہ نقل صحیح ازالۃ الغین مین لکہی ہی اوسکے مقابلہ سے معلوم ہوگا اور جسکو صحیح تمیز ہی کہ ہونا سر العلمین کا تالیف غزالی انکی عبارت سے بہی حاصل ہی تو یہہ تعریض بجودت طبع بابت اوسکے انکار کی طرف صاحب تحفہ کے معلوم نہین کس وادی سے ہی **قولہ** تفتازانی شرح مقاصد مین لکہتا ہی الی قولہ فہمان دقیقہ رس ہیچ جو کچہہ کہ اس فاضل کے کلام سے پایا جاتا ہی پوشیدہ نہین کہ راہ تقلید سے اپنی عبارتین عمدًا خبط کیا ہی خود معترف ہی کہ بعض اصحاب نے حق سے تجاوز کیا اور حد ظلم وفسق کو پہنچے اور باعث اوسکا حقد و عناد و حسد اور طلب ملک و ریاست تہی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم و بہ خیر موسوم نہین مگر علما نے از راہ حسن ظن کے تاویلات کیے ہین اور اسطرف گئے ہین کہ صحابہ ضلالت سے محفوظ ہین اور یہہ تاویل محض واسطے صیانت عقائد مسلمین کے حق کبار صحابہ مین ہی یہہ کہکر دامن چہنا اور آیۂ لا تزر وازرۃ وزر اخری پر یزید کو ہدف سہام کلام بنایا الخ **جواب** عبارت تفتازانی اگرچہ اسجگہہ بحذف ماقبل و مابعد جس سے ما لہ وما علیہ دریافت نہو سکے منقول ہی اور وہ بہی غلط سراسر بہ تبدیل و تغییر الفاظ سہوًا یا عمدًا درست بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی ہنوز مخالف مذہب اہلسنت نہین اسلئے کہ حاصل اوسکا جو آپنے اسجگہہ لکہا ہی صرف معاویہ بن ابی سفیان پر صادق آتا ہی نہ اور صحابہ پر سو معاویہ کی خطا و بغاوت کا کوئی منکر نہین ولیکن شارع نے صاحب کبیرہ پر اطلاق کفر کا نہین کیا اور جناب امیر نے

فدک کو ضبط کیا تھا تو علی مرتضی نے کسلئے اپنے عہد خلافت مین اوسکو بحال نکر دیا جواب اوسکا یہی
کہ فدک جاگیر جناب فاطمہ مین تھا اور وہ بعد چھہ مہینے کے انتقال فرما گئین پس واپس کسکو کرتے اور ورثہ
جناب موصوفہ نے مطالبہ نکیا **جواب** عبد العزیز نے اس دلیل کو معظم ادلہ سنین کہا ہی محض انکا
افترا ہی معہذا جواب صواب آپکا جسکے لیئے ارتکاب اس فقرہ کا کیا ہی کہ معظم ادلہ اونین است باد ہوا
ہی اسلئے کہ جب فدک جاگیر فاطمہ مین ہوا اور بطور ہبہ یا میراث یا ہر دو اونکو پہنچا تو بعد فاطمہ کے حق
اونکے ورثہ کا ہوا وہ مطالبہ کرین یا نکرین عدم مطالبہ سے استحقاق باطل نہین ہوتا حضرت
امیر نے بہی ایک عمر دراز تک کہ بقول آپکے چوبیس برس کئی مہینے تھے مطالبہ اپنے حق کا نکیا تہا
بلکہ بقول سامی قیامت پر چہوڑ بیٹھے تھے لیکن جسوقت موقع پایا چٹ اپنا حق لے بیٹھے تعجب ہی
کہ اپنا حق تو لین اور حسنین کا حق بعد زلنگ یعنی عدم مطالبہ ندادین اونکو حاجت مطالبہ کی کیا
تھی کہ خلافت گہر مین آ گئی لیکن حضرت امیر کو لائق تہا کہ واسطے اثبات استحقاق و صحت ہبہ جناب
سیدہ کے علی رؤس الاشہاد اوسکو حوالہ ورثۂ فاطمہ کر دیتے کہ دشمن جلتے اور مومنین خوش ہوتے
ولیکن جب نہ پایا اور نلیا تو معلوم ہوا کہ اونکو حقدار نہ سمجھا اور ہبہ کو صحیح نجانا پہر خلفاء امویہ و عباسیہ نے
جب فدک کو حوالہ ائمہ متاخرین کیا تو اونہون نے بے تکلف لے لیا شوستری نے مجالس مین لکہا ہی کہ عمر
بن عبد العزیز نے فدک کو حوالہ امام محمد باقر کیا اونہون نے لے لیا اور اونکے پاس رہا یہانتک کہ خلفاء
عباسیہ نے پہر چہین لیا پہر سال دو صد و بست مین بحکم مامون عباسی قثم بن جعفر نے حوالہ امام علی رضا
کر دیا اسیطرح پہر متوکل نے لے لیا اور معتضد نے پہیر دیا پہر مکتفی نے لے لیا پہر مقتدر نے پہیر دیا
علی ہذا القیاس جناب امیر کو بہی دینا تہا لینے نہ لینے کے وہ مختار تہے حالانکہ گئی چیز کے ملنے کی بڑی
خوشی ہوتی ہی **قولہ** غزالی نے مقالہ رابع کتاب سر العلمین مین لکہا ہی الخ **جواب** یہہ کتاب
غزالی کی نہین ثبت العرش ثم النقش اور امامیہ کو بہی اسکا اعتراف ہی چنانچہ مومن جانسی نے
شہاب ثاقب مین لکہا ہی وقد انکر بعض المحققین کون الرسالۃ منہ ولو ثبت فلعلہ کتبہا فی اول عمرہ ورجع
تفصیل اس تحقیق کی ازالۃ الغین مین لکہی ہی معہذا شوستری مفتری نے مجالس مین غزالی کو شیعہ لکہا ہی

کتاب سر العالمین غزالی کی تصنیف نہین

شعر چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان برد * **قولہ** طلب کرنا آنحضرت کا قلم و
قرطاس کو اور مانع آنا عمر کا اور بیٹھنا تینون کا خلافت پر بزور غلبہ و قہر اور غصب کرنا حق سیدہ کا اور طلب
کرنا بیعت کا بجبر علی مرتضی سے اور لانا عمر کا لکڑیان واسطے جلانے دروازۂ اہلبیت کے کتب معتمدہ مثل ملل
و نحل و تاریخ واقدی و طبری و ابن قتیبہ وغیرہ سے صاف واضح ہی انتہی حاصلہ **جواب** پاسخ ان
سب کا سابق مین مسبوق ہو چکا ہی حاجت تکرار کی نہین صرف جواب ہیزم کشی کا باقی ہی سو معلوم
نہین کہ کتب مذکورہ مین سے اسکو کونسی کتاب سے آپ ثابت کرینگے کہ اوسکا جواب دیا جاوے اسلئے
کہ طبری و ابن قتیبہ شیعی ہین اور ملل و نحل و غیرہ مین یہ طعن موجود نہین ہذا جواب اوسکا تحفہ مین
مفصل لکہا ہی اگر آپ نقل عبارت کرتے تو ہم بھی قدح روایت کرتے اسجگہہ جواب حوالہ بحوالہ بس ہی
قولہ طبری و ابن قتیبہ **جواب** یہ دو دو شخص دو دو شخص ہین ایک ایک سنی ایک ایک رافضی چنانچہ
صاحب تحفہ نے لکہا ہی کہ ابن قتیبہ دو ہین ایک ابراہیم بن قتیبہ کہ رافضی غالی ہی دوسرے
عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کہ سنی ہی کتاب المعارف اصل مین تالیف اسی خیر کی ہی لیکن اوس رافضی نے
بھی اپنی کتاب کا نام معارف رکہا ہی تا اشتباہ حاصل ہو اسیطرح محمد بن جریر طبری دو ہین ایک محمد
بن جریر بن رستم آملی شیعی صاحب کتاب الایضاح للمسترشد در امامت دوسرے محمد بن جریر بن غالب
طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر اہلسنت مین ہی انتہی اور نیز کید پنجاہ و پنجم مین لکہا ہی کہ یہہ
کتاب یعنی تاریخ طبری بہت عزیز الوجود ہی کہ کسی کو اوسکا نسخہ میسر ہوا ہی اور جو نزدیک لوگون کے
مشہور ہی مختصر اوسکا ہی محرفات سمساطی شیعی سے اور کید ہشتادم مین لکہا ہی کہ بعضے روایات کو
موافق مذہب اپنے کے تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سمساطی شیعی سے جسنے تاریخ طبری کو مختصر کیا
اور اوسمین بعضی چیزین بڑہائین اور بسبب سہولت عبارت کے مشہور و رائج ہوئی نقل کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ روایتین تاریخ طبری مین ہین حالانکہ اصل تاریخ مین اون روایات کا نام و نشان بھی پیدا نہین اور
اس مختصر نے جسکا حال مذکور ہوا راہ بہت سے مورخین اہل سنت کی ماری ہی اسلئے کہ جو کچھہ اوسمین
دیکھتے ہین اوسکو منسوب طرف اصل کے کرتے ہین انتہی علاوہ اسکے قاضی نور اللہ نے متمین غلیظ کہا کی

کما معنی فیما مضی اور نہ تفتازانی نے اس عبارتمین آور دلیل اسبات پر کہ مراد جگہہ معاویہ ہین
نہ اور کوئی عبارت مذکور ہی اسلیئے کہ مصدر بابن الفاظ ہی ما وقع بین الصحابۃ من المجادلات والمشاجرات
الخ آور مجادلہ و مشاجرہ سوائے معاویہ کے اور کسی نے ساتھہ جناب امیر کے نہین کیا پہر جو آپنے ما بعد مین اُس
ساری عبارتکو خلفا ثلثہ پر ڈہالکر سطاعن شیخین وغیرہ پر توڑ کیا یہہ خبط کہ تاویل القول بما لا یرضی
القائل ہی کسکا ہی آپکو یہہ منظور تہا کہ تفتازانی باوجود دشمنی ہونیکے نام خلفاء راشدین کا بالخصوص
لیکر مثل معاویہ کے نسبت ظلم و فسق کی کہ خلاف نقل و عقل و واقع و خارج ہی طرف اونکے کر دیتے اوس وقت
آپکے نزدیک انکی عبارتمین عمدًا خبط نہوتا سبحان اللہ جو عبارت غایت سہولیت سے محتاج ترجمہ نہین ہی اوسکا
آپنے ترجمہ ناقص کر کے نکتہ مضمون دقیقہ رس کا شاہد خبط عمد ٹہیرایا اس خبط کا کچہہ ٹہکانا ہی صریح جہوٹ
باندہ کر عوام کو بہکانا ہی علی الخصوص جسوقت کہ آخر عبارت مذکور مین صریح نام یزید کا لیا ہو تو قرینہ جلی موجود ہی
مقصود ہونے معاویہ پر عبارت اول سے قولہ شیطان نے جبتک طاعت حضرت سبحانکی کی مکرم و مقرب بنا
اور جب عدول حکمی کی ملعون ہوا سامری بلعم باعور جبتک مطیع حضرت موسی تہے سرخیل اصحاب کلیم اللہ
تہے جب پہر گئے عمل اونکا حبط ہو گیا اسیطرح جو لوگ ارشاد خیر العباد سے منحرف ہوئے اور حکم نبوی مین تغیر و تبدل
کیا خائب و خاسر ہوئے جواب تحقیق ان مثالونکا منحصر ہی اثبات انحراف و تبدیل حکم نبوی پر نسبت خلفا کے
و اذ لیس فلیس ہرگز کوئی حکم نبوی بابت وصی ہونے مرتضوی کے ثابت نہین جسپر تفریع کفر اہل اسلام
کیجاوے باینہمہ مراد اہل انحراف سے کون لوگ ہین صحابہ کبار یا خاص معاویہ اگر سب مراد ہین عمومًا تو ہم نوالہ و ہم
پیالہ ہونا جناب امیر کا ساتہہ خلفاء ثلثہ کے و لو تقیۃ اجلی البدیہیات سے ہی اسیطرح اقتدا کرنا ساتہہ اونکے
احکام و صلوات و زکوٰۃ وغیرہ مین حالانکہ اطاعت کفار کی امام معصوم پر حرام ہی فاین ہذا من ذاک
آور اگر معاویہ مراد ہین تو جناب امیر نے اونکو برادر مسلمان فرمایا ہی اور لعن و طعن سے منع کیا ہی اونکو یہی
دلیل اسلام کافی ہی حالانکہ مخالفت امام نزدیک اہل اسلام کے جب تک منکر ضروریات دین کا نہو کفر نہین
معاذ اللہ جو حال صحابہ کو حال شیطان و سامری و بلعم باعور پر قیاس کرے وہ ناحق ہی ایسے ہی ناطق نہین ہی
قیاسات سے شیطان ملعون ہوا اور ایسے ہی فریب سے سامری وغیرہ منصوص الضلالت ہوئے

مثال شیطان با صحابہ مرز بحول الشرف و جان

ومتعرض حی علی خیر العمل این کلام چنانکه مے بینی ظاهر ست ورنه ناسخ این احکام همان خلیفه ثانی بود
انتہی بلفظہ معہذا مجتہد جائسی نے بھی اسکو اصل کتاب سے نقل نہین کیا بلکہ باعتماد بیاض اپنی انتساب طرف
کتب مذکورہ کے کردیا چنانچہ اسی جہت سے عین اثر اوسکا شرح طوالع اصفہانی مین نہین اور قوشجی نے جو لکھا ہی
سو بطریق شرح کلام طوسی لکھا ہی نہ اسطرح پر کہ حجت ہونا اوسکا اہلسنت پر لازم آوے اور تفتازانی نے
شرح مقاصد مین جانب قادحین خلافت عمر سے کہ شیعہ ہین نقل کیا ہی پھر اسکا جواب شافی دیا پس نسبت
اس روایت کی طرف علامہ مذکور کے بدون اشعار اس امر کے کہ یہہ نقل اپنے علما سے کی ہی یا مخالفین سے
واسطے جواب ہی کے دلیل وقاحت عناد صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے روایت مذکور بالفاظہا کسی کتاب
حدیث مین موجود نہین اور جواب تفتازانی بما لہا وعلیہا شوکت عمریہ مین منقول ہی اور دلیل ناطق اسکی سرقہ
رسالہ متعہ مجتہد جائسی سے یہہ ہی کہ آپنے نام حاشیہ شرح عضدیہ کا لیکر بلفظہ وغیرہم اشارہ طرف
شرح اصفہانی وکلام قوشجی کی کہ مندرج کلام جائسی ہی کردیا کاتب سہو قدر بعد ملاحظہ شوکت عمریہ
کیا ہوتا غلط گفتم بعد دیکھنے اجوبہ جوابا جوابات اہل سنت کے ہٹ دہری بے شرمی سے ہر جگہہ یہی کیا
ہی کہ کتب امامیہ سے روایت اہلسنت کو لیکر مقابلہ مین لکھا ہی اور جواب اسکے جواب لاجواب ستون سے ہین
اور اسے کچھہ کام نہ کہا اور پھر یہہ قیامت ہی کہ وہ عبارت ماخوذہ بھی پوری نہین لکھی اسمین بھی تصرف
دوکاندار ہی تغلب مختاری کیا چنانچہ اوپر گذرا اور آویگا اذا لم تغلب فاغلب **قولہ** عداوت رکھنا شیعہ اہلبیت
سے جیسے اخراج کرنا عثمان کا ابوذر کو مدینہ سے طرف ربذہ کے بسبب محبت جناب امیر کے اور مارنا عمار یاسر کو
یہانتک کہ اونکو فتق ہو گیا اسیطرح اور محبون اہلبیت کو ذلت دینا اور علوفہ اور روزینہ کا بند کرنا اور مارنا ابن
مسعود کا یہانتک کہ پہلو اونکا ٹوٹ گیا اور حکم بن العاص طرید رسول خدا کو مدینہ مین بلانا اور مروان کو خلافت
مین دخیل نکرنا اور ولید عقبہ کو صاحب اختیار بنانا اظہر من الشمس ہی اسیطرح قصہ قتل مالک بن نویرہ کا
ہاتھہ سے خالد بن الولید کے اور تصرف مین لانا خالد کا زن مالک مذکور کو اور مواخذہ نکرنا ابوبکر کا ان امور
شنیعہ سے دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین خلاف ثلثہ پر الخ **جواب** پانچ ان سب مفتریات وکذبات
وہفوات واباطیل کا تحفہ اثنا عشریہ مین بتفصیل تمام موجود ہی معہذا موجب تعجب یہ امر ہی کہ آپنے

ہین اسباب پر کہ تاریخ طبری شافعی کہ نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی بلاد عجم مین نہین آئی اور ترجمہ اوسکا جو ہی مختصر ہی اوسکو مواضع عدیدہ احقاق مین بے اعتبار قرار دیا ہی از انجملہ مطاعن عمر مین لکھا ہی

انا احلف بالایمان المعظمۃ انہ لم یر التاریخ الطبری الشافعی المعتبر بین علماء اہل السنۃ الذی وصفوہ بانہ

عشرین مجلدا او اعلہ اراد التاریخ الفارسی المتداول المشہور بین الناس بانہ تاریخ الطبری ولا اعتداد بہ اور

مطاعن عثمان مین لکھا ہی ثم احلف بالایمان المغلظۃ انہ لم یر ہذا الکذاب تاریخ الطبری ولم یجی الی عراق

العجم من نسخۃ شیئ وما اشتہر بین الناس من المجلدۃ الفارسیۃ الموسومۃ بتاریخ الطبری غیر ذلک

التاریخ فان ذلک علی ما صرحوا بہ یبلغ عشرین مجلدا انتہی اسیطرح اور جگہ لکھا ہی وہو لم یر اصل التاریخ

ای الطبری لندرتہ فی بلاد العجم خصوصا فی زمانہ انتہی پس جبوقت کہ بیان تحفہ و اعتراف قاضی سے ثابت ہوا کہ تاریخ طبری شافعی جو نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی نسخے اوسکے بلاد عجم مین نہین ہے اور نہایت نادر الوجود ہی اور جو مختصر کہ بتاریخ طبری مشہور ہی غیر معتد بہ ہی پس معلوم نہین کہ آپنے اس طبری شافعی کو کہان دیکھا جس سے مطاعن عمر کو نقل کیے حالانکہ ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ آپنے مختصر فارسی طبری کو بھی آج تک خواب مین نہین دیکھا اگرچہ جامع اوسکا آپکا ہم مذہب ہی چہ جائے اصل طبری کے اور قاضی شوستری نے مدعی رویت کو کذاب کہا ہی کما مر اور آپنے اسطرح اوسکا حوالہ کیا ہی گویا خود اوسکو بچشم سر دیکھا ہی اسصورتمین دیکھیے بقول قاضی صاحب احقاق کون مستحق لقب کذاب ہی **قولہ** حرام کرنا متعۃ الحج و متعۃ النسا کا اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے بقول عمر ثلث کن علی عہد رسول اللہ انا احرمہن وانہی عنہن متعۃ الحج و متعۃ النساء و حی علی خیر العمل تحریر تفتازانی سے حاشیہ شرح عضدیہ وغیرہم مین اور مقرر کرنا نماز تراویح کا ساتھہ جماعت کے رمضان مین الخ **جواب** اس قول عمر کو کتب اہل سنت مین نہین دیکھا اور نہ حاشیہ شرح عضدیہ مین بلکہ رسالہ متعہ مجتہد کو فہ سے بخیانت سرقہ کیا ہی اصل عبارت مومی الیہ یہہ ہی وجہ سوم روایتی است کہ شارح اصبہانی و علامہ قوشجی در شرح تجرید و علامہ تفتازانی در شرح مقاصد در باب مطاعن نوشتہ ان عمر صعد المنبر وقال ایہا الناس

ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن متعۃ النساء

مطاعن عمر فاروق

مابعد مین لکہے ہین دلالت اونکے دعوی پر عجائب غرائب عالم کون و فساد سے ہی وہ اسباب یہہ ہین کہ ازروئے علم تاریخ کے پایا جاتاہی کہ امیر المومنین سے بہت لوگ دلگیر اور باطنین ناراض تھے اور عداوت رکہتے تھے صواعق مین ہی کہ دشمنان علی بہت تھے ہرچند تفتیش کیا کوئی قبیح نہ پایا غنیہ مین لکہا ہی کہ آنحضرت نے بخاطبہ بریدہ صحابی کہ امیر المومنین سے دشمنی رکہتا تہا فرمایا یا بریدہ لا تقع فی رجل اولی الناس بکم بعدی اور مسند احمد بن حنبل مین ہی کہ قال النبی لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی محب طبری نے کہا کہ عائشہ علی سے عداوت رکہتی تہے اور نچاہتی تہی کہ ذکر خیر علی کرے عینی مین ہی کہ ذہبی نے کہا ہی لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر انتہی بالفاظہم وہذا البواقی معلوم نہین کہ وجہ ربط اس سبقین کی ساتہہ بیان کیا ہی اسکا پہر بیان کیجیے سعد از روایات مذکورہ موضوع مفتری باطل ہین اور مجرد موجود ہونا کسی روایت کا کسی کتاب مین دلیل صحت روایت کی نہین ہوسکتی والا قرآن شریف مین آیا ہی لا تقربوا الصلوۃ وان اللہ لا یغفر ولن تنالوا البر وادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا وغیر ذلک من الآیات الکثیرہ یہہ بہی بحذف سابق ولاحق دلیل ترک صلوۃ وعدم مغفرت وعدم نیل بر وعموم دخول جہنم ہی اب اسکا کیا جواب ہوگا شعر از کرامات مجتہد چہ عجب ٭ گربہ شاشید گفت باران ست ٭ انکو واسطے الزام اہل سنت کے بلکہ جمیع اولین وآخرین شیعہ کو یہہ نسخہ خوب ہاتہہ لگ گیا ہی کہ جس روایت موضوع مردود کو چاہا پیش کر دیا اور کہدیا کہ فلانی کتاب مین لکہی ہی اگرچہ بقید وضع اوسی کتاب مین یا اوسکے غیر مین مرقوم ہو نعوذ باللہ من غضب اللہ قولہ اخبار موثقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاتہہ سے سیف اللہ المسلول کے غزوات وسعارکین قریب س ہزار صنادید کفار کے دار البوار مین گئے اور ظاہر ہی کہ وہ اکثر عشائر واقارب صحابہ کے تہے ہرچند لوگون نے کفر وشرک چہوڑ کر دین اسلام قبول کیا تہا مگر بسوقت کہ نظر غام دین پر کرتے تہے خون اونکا جوش مین آتا تہا اس سبب سے برادر رسول سے کین کینہ رکہتے تہے جواب اصل طعن مخترع قاضی صاحب حقاق وابن قیتبہ کی ہی سووہ س ہزار صنادید کفار جنکو جناب امیر نے دار البوار کو بہیجا تہا اگر اقارب وعشائر صحابہ تہے تو وہ بن لوگ تہے جنکو ہزارون صحابہ نے غزوات دسرایائی نبویہ مین داخل جہنم کیا معلوم ہوا کہ بعد نزول

بیان نہم کو واسطے ذکر تعدی خلفاء ثلثہ کے اہل بیت وغیرہ پہ منعقد کیا تہا منجملہ اسباب تعدی مذکورکے آخر بیان مین اسجگہہ حرام کرنا عمر کا متعہ حج ومتعہ نساء کو اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے اور جاری کرنا تراویح بجماعت کا بہی ذکر کیا ہی معلوم نہین کہ منع ان امور مین اگر بالفرض ثبوت کو پہنچین اہلبیت پہ کیا تعدی راہ ہوئی اور کون سا حق اونکا مغصوب ہوا اللہ وللوصی تفصیل اسکی جلد عنایت ہو کہ محبان اہلبیت چشم در گوش بر آواز ہین اسیطرح وجہ اس ترتیب کی کہ پہلے آپنے مطاعن عمر کے لکہے پہر عثمان پہر ابوبکر اب تک ظاہر نہوئی کہ اس ترتیب مین کیا نکتہ دقیق ہی علاوہ اسکے جو آپنے ان مطاعن کو بطور تعداد مطاوی کلام مین ادا کیا اور توجہ طرف ذکر دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ کے جنسے آپ انکا ثبوت کرتے ہین مطلق نفرمائے اسلئے ہمنے بہی ماشاء اللہ کچہہ کام اجوبہ تفصیلی ہر یک طعن سے نرکہا بلکہ حوالہ کتاب پر فرمایا عنایت کی جسکا جی چاہے وہ تالیفات صاحب منتہی الکلام وشوکت عمریہ وغیرہ مین مطالعہ فرمالے اور عجائب قدرت الٰہی مشاہدہ کرے **شعر** گل شدے بلبلم وسرو شدے فاختہ ام ✤ من بہر رنگ کہ انداز ہو ساختہ ام **قولہ** اور مثل عبد العزیز وغیرہ نے کہ اپنے زعم مین جواب ان امور کے لکہے ہین رد ہر باب تقریر اونکی کتابونکی جوابہین علماے اثنا عشریہ نے بوجہ وجیہ لکہے ہین جسکا جی چاہے مطالعہ کرے **جواب** بلفظ مثل عبد العزیز وغیرہ سے باقرار سائل ثابت ہوا کہ اور علماء اہلسنت نے بہی مثل حضرت تحفہ کے جوابات ان امور کے لکہے ہین لیکن آپکو اون جوابون سے کام نہین لینے اعتراضون سے غرض ہی گو ہزار جواب لاجواب اوسکے موجود ہون اور علماے اثنا عشریہ نے جو رد اونکی تقریرون کا لکہا ہی آپنے کچہہ تو اوسمین سے بطور مشتے نمونہ از خروارے اسمقام مین بطور ہبہ یا اعارہ یا اجارہ لطف فرمایا ہوتا کہ اوس سے عجز اہلسنت کا ثابت ہوتا خیر اب عنایت کیجئے کہ اہل نظر منتظر ہین **قولہ** جور وتعدی وخلاف وستم بنی امیہ وبنی عباس کا پایان نہین بعونہ تعالےٰ کچہہ بسبیل حکایت کے مذکور ہوگا **جواب** یہہ وعدہ چہارم بہی ہرگز وفا ہوا اور موعود منتظر ہے **شعر** تیغ ہندی وخنجر رومی ✤ نکند آنچہ انتظار کند ✤ اب انتظار تا کجا کہ یک خطا دو خطا سہ خطا آخر تا در بخطا **قولہ** بیان دہم در ذکر مجمل سبب تعجیل ملعون جم غفیر حکومت دیگران ومائل نشدن بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام **جواب** جو اسباب عدم قبول حکومت مرتضوی کے آپنے

ایک سو بیس بار پیغمبر خدا کو آسمان پر بلا کر بر بار امر خلافت و ولایت امیر المومنین زائد طاہرین میں تاکید
زائد الوصف فرمائی اور آنحضرت نے موافق اصول امامیہ کے کتنا کچھ لیت و لعل اسباب میں نکیا یہانتک کہ حجۃ الوداع
میں جب جبرئیل علیہ السلام کئی بار آئے گئے اور قدغن شدید و تاکید سخت لائے اوسوقت بہی آنحضرت نے
خوف اصحاب بیان کر کے ڈرتے ڈرتے آخر کو بمجبوری تمام خطبہ خم غدیر فرمایا پس اگر مہاجرین وغیرہ
کو جناب امیر سے عداوت ہوتی تو بعد شہادت ذی النورین کے کسلئے ساتھ اونکے موافقت کرتے
اور خود متصدی امر خلافت نہوتے اور جناب امیر کیون اپنی خلافت کو صوابدید پر منحصر کرتے اور فاروق
اعظم بعد نکاح امام حسین کے کیون غاشیہ اسپ سید الشہدا کو بازار مدینہ میں اپنے دوش پر لادے پہرتے
اور عثمان بعد خرید کے زرہ مرتضوی کے اور دینے قیمت کے کسلئے اوسکو پہیر دیتے اور سعد وقاص بعد
سننے خبر قتل ذو الثدیہ کے حسرت عدم بیعت حضرت امیر پر کسلئے نادم ہوتے چنانچہ یہہ قصص نہج البلاغہ
و جلاء العیون و بحار الانوار و کافی بہائی وغیرہ میں مفصل مرقوم ہین اور یہہ سب ایکسو ہی اگر روایت
قتل دس ہزار ضاد دیدیا ثابت ہی تو پہر بیٹھ رہنا ایسے ضرغام و سیف اللہ مسلول کا قتال مہاجرین و
انصار سے معلوم نہین کس حالت تہور و شجاعت پر محمول ہوگا علی الخصوص جسوقت جناب سیدہ فرمائین کہ
مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ نعوذ باللہ ایسے حسن عقیدت سوائے
امامیہ کے اور کسی کو نسبت جناب ضرغام کے نہین ع دوستی بیخرد خود دشمنی است **قولہ** یہہ امر مقتضائے
بشریت ہی جناب رسالت پناہ کہ افضل المرسلین ہین بخاری وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب وحشی قاتل سید
الشہدا حمزہ کا اسلام لایا اور حضرت کو معلوم ہوا کہ یہہ قاتل ہمارے چچا کا ہی حضرت نے فرمایا میرے
سامنے سے چلا جاؤ اور رو برو میرے مت آؤ پس جب حال خیر البشر کا یہہ ہو تو دوسرے کے نفی اس
خصلت کی ممکن نہین **جواب** یہہ تعلیل آپکی بمقتضائے بشریت ہی ورنہ اصول سے اوسکو کچہہ علاقہ
نہین اسلئے کہ قطع نظر اسکے کہ ترجمہ سامی موافق الفاظ بخاری نہین ناخوشی نبوی وحشی سے
بنا بر قتل حمزہ نہتی بلکہ بنا بر عدم مناسبت طبعی تہی اسلئے کہ اگر مجرد یہہ کراہت طبعی قتل حمزہ سے
ناشی ہوتی تو ضرور جانب باریتعالی سے منع وارد ہوتا جسطرح عبس و تولی ان جاءہ الاعمی و

آیۂ جہاد کے سوائے سیف اللہ مسلول کے کسینے قیام ساتہہ اس عبادت عالیمقام کے نہین کیا
وہ ہو خلاف النص و الاجماع بالاجماع آو دیہہ قتل کرنا کفار کا اگر واسطے خدا کے اور اظہار دین کے تہا
تو بعد قبول اسلام کے اب کیا اوسکا سوچ تہا آخر تنہا اقارب صحابہ کے مقتول نہین ہوئے تھے
بلکہ قریش بہی کہ اقارب عشائر مرتضوی تھے اونہین ہلاک ہوئے پہر وجہ بغض علی کی کیا ہو گی
کہ سب کا ایک سا حال تھا علاوہ اسکے جوش خون کا وہ وقت تہا کہ جہان اپنے ہاتہہ سے اقارب کو
قتل کرنا پڑتا نہ وہ وقت کہ دوسرے کے ہاتہہ سے مارے جاتے حالانکہ جسوقت تمین صحابہ نے قصد قتل اقارب کا
اپنے ہاتہہ سے کیا اور یہہ عمل بجا لائے ہون تو اوسوقت قتل علی سے بنیاد عداوت قائم کرنا مستبعد
عقل و نقل ہی حلّی نے فصل سادس تذکرۃ الفقہاء مین لکھاہی لان ابابکر اراد قتل ابیہ یوم بدر
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک و قال دعہ لیلی قتلہ غیرک انتہی بحروفہ اور تفسیر مجمع البیان طبرسی
و منہج الصادقین و تفسیر ابوالمحاسن جرجانی و تفسیر نعمت اللہ خان عالی وغیرہ کتب معتبرہ طائفہ سے
ثابت ہی کہ عمر فاروق نے آنحضرت سے کہا کہ عقیل کو حوالہ علی اور نوفل کو حوالہ عباس کیجئے اور فلانے
کو حوالہ فلان کیجئے کیسر اونکے کاٹین اسیطرح قتل کرنا عمر فاروق کا منافق کو جسنے حکم نبوی سے
عدول کیا تہا اور دوسرا حکم اسنے چاہتا تہا تفاسیر مذکورۂ سنیہ سے ثابت ہی بنا بر علی ہذا صحب قتل کرنا
صحابہ کا عشائر اقارب کو بدست خود بموجب لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ ثابت ہوا اور معلوم ہوا
کہ اونکو امضائے امر الٰہی مین کسیطرح جوش خون کا نہ تہا بلکہ بحکم وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ جوش
محبت الٰہی تہا تو اب قتل کرنے حضرت امیر سے کہ براہ خلوص الٰہی تہا نہ براہ نفسانیت و دنیا
داری کیونکہ بغض و عداوت بے وجہ حاصل کرتے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خواہی نخواہی اسی
بابت دشمنی تہی تو حق ساتہہ اس دشمنی کے رسول خدا تہے نہ جناب امیر اسلئے کہ منشاء جہاد ات
و مقاتلات و تفضیح کفار کی فی الواقع آنحضرت تہے نہ جناب امیر کہ شعر گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد
از کماندار بیند اہل نظر ؂ بلکہ عداوت مذکورہ ساتہہ یار غار کے لائق تہی نہ ساتہہ آنحضرت و جناب
امیر کے اسلئے کہ حسب روایات صاحب صراط المستقیم و مجلسی صاحب بحار وغیرہ یار غار نے

[ثبوت ارادہ اصحاب بقتل اقارب]

اور ہمیشہ انہین دو قسم کے جہاد کو آپنے اختیار کیا تو یہہ دونو قسم فضل ہین قسم ثالث سے اور شیخین نے
اس جہاد مین کبہی مفارقت آنحضرتکی نہین کی پس جہاد اونکا افضل ہی جہاد مرتضوی و جہاد زبیر و حمزہ
و مصعب و ابو طلحہ و سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ و سماک بن خرشہ سے جہاد اکثر سرایا آپکے بسرداری ابوبکر
صدیق سر انجام ہوئے اور عمر بہی اسمین شریک تہے کما دلت علیہ التواریخ پس بشرط ثبوت ہیت اقتل و من از
کفار بہی اس بابت افضلیت ثابت نہوگی والا مفضول ہونا آنحضرت کا لازم آتا ہی ... کہ ایک
فضیلت و کمال ہی و ہو لا یحب المراد آرے شعر در آزمودیار روئین زیاپا جوانان بشمشیر...
برآئے **قولہ** دوسرے برابر کمالات ظاہری باطنی امام کے کمال کسیکا حساب ... در قاعدہ
کلی ہی کہ ہر کوئی اپنا فرض چاہتا ہی اس سبب سے بہی اکثر لوگ آپکو یکسو کہیچتے تہے جو آپ ...
کمالات صوری معنوی کیے دو طریق ہین ایک نص شارع دوسرے تتبع احوال و اعمال سو نص شارع کو
امامیہ مخدوش کہا ہی اسلیئے کہ نصوص متعارض ہین حالانکہ تعارض اوسوقت ہوتا ہی کہ جب ایک ہی
لفظ حق ہین دو شخص کے وارد ہوا اور دونوکی فضلیت پر دلالت کرے اور جبکہ ایسا نہو بلکہ الفاظ
و عبارات جدا گانہ وارد ہوں تو اوسوقت کچہہ تعارض نہین سو لفظ افضل و خیر کی کہ نص ہی مدعا بیہ
حق شیخین مین وارد ہی اور لفظ سیادت و احبیت و شرف کی حق مرتضی و فاطمہ و عائشہ صدیقہ
مین آئی ہی اور معلوم ہی کہ یہہ الفاظ دلالت نہین کرتے فضل جزائے و کمالات ظاہرو باطن
تو حقیقت مین کچہہ تعارض نہین دوسرا طریق کہ تتبع احوال و اعمال ہی منجملہ اوسکے ایک جہاد ہی
جسکا حال گذر چکا دوسرے علم ہی اوسکا حال آویگا تیسرے تقوی ہی اور اتباع شریعت سو معلوم ہی
کہ ابوبکر نے کبہی خلاف مرضی نبوی کوئی کلمہ نکہا اور حرکت نہین کی چنانچہ صلح حدیبیہ و اخذ فداء
اہل بدر شاہد عدل ہی اسیطرح کبہی ارادہ اونکا مخالف ارشاد نبوی نہین ہوا اور نکبہی امتثال امر نبی
مین تہاون و تقاعد روا رکہا بخلاف مرتضی علی کے کہ بمقدمہ عزم نکاح بنت ابوجہل و تقیید نماز
تہجد مور و عتاب نبوی ہوچکے تہے تصدق و انفاق ہی اور اسمین عدم مشارکت مرتضوی بابرہ
ظاہر ہی اگر کوئی بجگہہ کچہہ کہے بہی تو عثمان بن عفان کو کہے کہ وہ البتہ اس امر مین سابق تہے

[illegible]

ولیس لک من الامر شیء مین واقع ہوا ہی کیونکہ حدیث صحیح مین موجود ہی الاسلام یجب ما قبلہ اور فرمایا ہی التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور عار و شنار کرنا اور اظہار نفرت و وحشت کرنا تائب سے بتصور گناہ سابق شان احاد امت نہین چہ جائے حضرت افضل المرسلین رحمۃ للعلمین کہ جنکی ذات مقدس شائبہ نفسانیت وکینہ پروری بلکہ اوصاف ردیہ بشری سے پاک و منزہ ہی لنسبت کرہ طبعی کے طرف اونکے کرنا بغایت نا قدر شناسی و بعید و نازیبا ہی بلکہ وجہ اس کراہت کی یہی ہی کہ وحشی قاتل حمزہ کو ہی مناسبت فطری ساتھہ ذات مقدس آنحضرت کے حاصل نہ تہی چنانچہ اسی جہت سے زمانہ حضرت عمر فاروق مین اوس سے ارتکاب شرب خمر مکرر ہوا اور کئی بار حد ماری گئی اور جب کسیطرح باز نآیا تو اوسکو مدینہ سے نکالدیا معاذ اللہ تعالی اس امر کو حال کے ٹہرانا اور جاننا اس خصلت کا اوروں سے ناممکن بتلانا خلق کو اپنے اوپر ہنسوانا بلکہ رولانا ہی و لنعم ما قیل **شعر** بے لطفی سجال تو دیدیم کہ سوختیم چو وحشی بگو کہ از تو چہ تقصیر آمدہ است **قولہ** ہاتھہ سے سیف اللہ المسلول کے قریب سن ہزار ضادید کفار کے دار البوار کو گئے **جواب** اگرچہ جواب اسکا ہو چکا لیکن چونکہ یہہ فقرہ موہم فضیلت مرتضوی امر جہاد بر شیخین ہی اسلئے بوجہ دیگر تقریر اس مدعا کی کیجاتی ہی وہ یہہ ہی کہ جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد زبانی کہ دعوت اسلام کی ہی اور تفہیم شرائع اور وعظ و نصیحت و ترغیب و ترہیب کرنا دوسرے جہاد وقت لڑائی کے ساتھہ تدابیر درست اور القائے رعب کے قلوب مخالفین پر اور جمع کرنا لوگونکا واسطے قتال کے اور متفرق کرنا جماعت اعدا کا تیسری قسم جہاد کی طعن و ضرب ہی ساتھہ جوارح کے اور آنحضرت بے شبہہ اکثر مشغول تھے ساتھہ دونو قسم اول جہاد کے نہ ساتھہ قسم ثالث کے اور قسم ثالث کمترین مراتب جہاد ہی اور دونو قسم اول مین شیخین پیش قدم جمیع صحابہ ہین اسلئے کہ اوائل اسلام مین دعوت ابوبکر سے عمدہ عمدہ صحابہ مسلمان ہوئے اور ابوبکر ہمیشہ اس دعوت مین مشغول رہے اور بسبب لانے عمر اسلام کے عزت اسلام کی بڑہ گئی اور دین محمدی غالب ہوگیا اور عبادات اسلام علانیۃ و بجہر مکہ معظمہ مین مروج ہو گئی اور ہمیشہ یہہ دونو شریک و مشیر و وزیر نبوی ہر رائے و مشورہ مین رہے حتی کہ کوئی غزوہ بے انکے مشورہ کے واقع نہین ہوا اور پیوستہ حضور نبوی مین مساعی جمیلہ زیادہ سب سے جمع مردم و تفریق اعدا مین بجالایا کئے و بالقطع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تھے

افضلیت شیخین بر جناب امیر در امر جہاد

مثل قدر و منزلت امام کے چشم رسول انام مین کسی کی قدر نہتی اس وجہ سے بہی محسود عامہ صحابہ تہے جواب
اگر وجوہ مزیت قدر و زیادت منزلت معلوم ہون تو اوسمین گفتگو کیجاے و رجما بالغیب نا گفتہ کیا کہا جاے و اگر وہی
اسباب مسبوق الذکر ہین تو جواب و نکا گذر چکا اور قدر شیخین اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ انکے حق مین فرمایا
اما وزیرای من اہل الارض فابوبکر و عمر اخرجہ الترمذی اور فرمایا ہذان سید اکہول اہل الجنۃ من الاولین و
الآخرین الا النبیین و المرسلین و فی روایۃ سیدا کہول الجنۃ و شبابہا اخرجہ الترمذی اس حدیث کو جناب امیر
اور انس و جابر نے روایت کیا ہی اور بحد تواتر پہنچی ہی اور حدیث سعید بن مسیب مین ہی کہ تہے ابوبکر
بجاے وزیر آنحضرت مشورہ دیتے تہے رسول خدا کو سب امور مین اور تہے ثانی پیغمبر اسلام مین اور غار مین
اور دن بدر کے عریش مین اور قبر مین اور مقدم نکرتے تہے آنحضرت کسیکو ابوبکر پر یہانتک کہ جب
وفات شریف قریب پہنچی تو اونکو امام نماز کہ عماد اسلام و افضل اعمال ہی مقرر فرمایا باوجودیکہ
علی مرتضی موجود تہے اور فرمایا لائق نہین کسیکو کہ ہون وہ جنمین ابوبکر کہ امامت کرے اونکی کوئی سواے
ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور حال رفاقت و قدوسیت شیخین کا یہہ ہی کہ حیات و مماتمین جدا نہوے
اور سواے جہاد و حج کے کبہی باہر مدینہ منورہ سے نگئے اور جب انتقال کیا تو پہلوی نبوی مین سوے
اور یہہ ایسی فضیلت و سعادت ہی کہ کوئی اسمین انکا شریک نہین اور یہہ وہ ہی حق ہین کا فہ اہل اسلام کے
چنانچہ نزدیک اونکے دعاے ماثور مین آیا ہی اجعل لی عند قبر نبیک مستقرا و قرارا علی ہذا القیاس صدہا
اخبار صحیحہ شاہد مزید قدر و منزلت شیخین موجود ہین حتی کہ ذہبی نے کہا کہ ہشتاد و چند شخص نے
بالترتیب افضلیت شیخین کو جناب امیر سے روایت کیا ہی انتہی اور فی الواقع تقریر اس مسئلہ کی بہتر
جناب امیر خاتم الخلفا سے کسینے نہین کی اور نہ کوئی کر سکیگا کہ ع انما یعرف ذا الفضل من الناس
ذووہ و اعتماد کلی اہل سنت کا اس مقدمہ مین تصریحات مرتضوی پر ہی و بس ہر چند یہہ روایات
اہلسنت ہین لیکن دلیل قدر و منزلت شیخین ہین معہذا اعداے اہل اس مدعا کے کتب اپنے سے بہی نکل سکتے
ہین شراح نہج البلاغۃ نے لکہا ہی کہ جناب امیر نے معاویہ کو لکہا لعمری ان مکانہما فی
الاسلام عظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا اور

پانچوین وجہ کا جواب

لیکن ہنوز شیخین کو اونپر براہ علم و زہد افضلیت ثابت ہی پانچوین عدم بت پرستی ہی کہتے ہین کہ مرتضی نے
کبھی بت نہین پوجے بخلاف دیگران سونیہ جناب بت کا بنابر صغر سن کچہ فضیلت نہین رکہتا کیونکہ
بالاجماع ثابت ہی کہ عمر مرتضوی تریسٹھہ سال کی تہی سال چہلم ہجری مین وفات پائی اور بعثت نبوی
تیرہ برس قبل از ہجرت تہی اس حساب سے عمر مرتضوی اوسوقت دہ برس کی تہی اور اس عمر مین ہمیشہ
خانہ نبوی مین پرورش پاتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول بت پرستی نہ تہے اور اطفال کا
قاعدہ ہی کہ جو کام اپنے بڑونکو کرتے دیکہتے ہین وہی کام آپ بہی کرتے ہین پس اگر عدم بت پرستی
موجب افضلیت مطلقہ ہو تو لازم ہی کہ جو مولود اسلام مین ہو وہ حضرت حمزہ و جعفر و مقداد و عمار
سے افضل ہو ششم خلافت و حسن سیاست و کفایت حوائج ہی کہ فی الحقیقہ جامع جمیع اعمال خیر
اسلام ہی سو اس امر مین افضلیت شیخین کی نہایت وضوح سے محتاج بیان و برہان نہین اسلئے
کہ اول فتنہ جو بعد وفات نبوی کے ہوا مرتدین یا لغین کوۃ کا تہا اس واقعہ صعب مین کوئی شخص ثابت
قدم زیادہ ابوبکر سے نہتا انہین کے حسن سیاست سے یہہ فتنہ بالکل منتفی ہوا پہر بعد اوسکے جب قیصر و کسری
سے مناقشہ منازعہ ہوا تو وہ بہی بحسن سیاست فاروقی ایسا مٹا کہ ہر طرف سے اسلام غالب آیا اور حدود
فارس و عراق دار الاسلام ہوگئی اور فقرا اسلام اغنیا بنگئے اور اذلہ اونکے اعزہ ہو گئے اور
سب آپس کا نزاع و اختلاف جاتا رہا اور سب لوگ مشغول بقرات قرآن و تفقہ فی الدین ہوئے بخلاف
جناب امیر کہ انکے وقت مین ایک قریہ تک مفتوح نہوا اور سوائے خانہ جنگی و قتال و جدال کے مسلمانون
کو کوئی کام نہ تہا قرات قرآنی اور سارے عبادات نسیا منسیا ہو گئے جتنے طاعات و قربات تہے سب
ہمخوابہ عنقا و کیمیا بنگئے کسیکو سوائے طعن کبرا اسلام کے اور تجسس عیوب و بدگوئی یکدیگر کے کچہ کام نہ تہا
ساتوین ہی بیان اوسکا آنیوالا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شیخین کو فضلیت حاصل ہی جناب امیر پر
اکثر کمالات مین مثل جہاد و تفقہ و صدقہ و زہد و تقوی و علم و اطاعت خدا و رسول و حسن سیاست
و خلافت وغیرہ مین اور انہین امور کو شارع نے موقع فضل و خیریت ٹہیرایا ہی بناء علی ہذا
یہہ دعوی انکا کہ کسی کا کمال برابر کمالات مرتضوی صاحب مین نہ تہا باطل بے اصل ٹہیرا **اقول** تیسرے

ہی کہ آنحضرتؐ نے زبیر کو اپنا حواری و ناصر فرمایا اور کشف الغمہ مین بذکر جنگ جمل لکہا ہی کہ جناب امیرؑ نے
طلحہ کو شیخ المہاجرین اور زبیر کو فارس قریش فرمایا اور حال عدم خواہش فوائد دنیا و زخارف بیہنجی
سرا کا یہہ ہی کہ جناب امیرؑ نے ضیاع و عقار وغیرہ بہت پیدا کیئے اور مزارع و باغات بیحد بنائے
بخلاف ابی بکر کے کہ جب مسلمان ہوئے تو اونکے پاس مال وافر تہا اوسکو خدا اور رسول کی مرضی مین
صرف کر دیا اور ضعفاء مسلمین کو خرید کر کے حسبۃً للہ آزاد فرمایا یہانتک کہ کوڑی کفن کے لیئے بیچہو ڑی
اور کوئی کشت و زمین اپنے لیئے مول نلی اور بیت المال سے اگر بقدر ضرورت لیا تو جب حصہ غنائم سے
ملا اوسی وقت اوسکو داخل بیت المال کر دیا حتی کہ شافی مرتضیٰ و تصنیفات ابو جعفر اسکافی و فاضل
دانی و جیلانی امامیہ سے ظاہر ہی کہ مہاجرین و انصار صحابہ زید مین ابو بکر کو مقدم جانتے ہین سب پہ
اور حال زہد و لی و علو ہمت و سیر چشمی ابو بکر صدیقؓ کا کتاب فتح اسبل جیلانی سے بہی ظاہر ہی اسیطرح
حال عمر فاروق کا تہا حتی کہ جمیع صحابہ نے اسبات پر گواہی دی کہ عمر ازہد الناس ہین بخلاف جناب
امیر کے کہ جب انتقال فرمایا تو چار عورتین چہوڑین اور اونیس لونڈیان اور غلام و خادم بیحد اور اولاد
قریب تیس نفر کے اور اونکے لیئے اسقدر اسباب و زمین چہوڑ گئے کہ بسبب اوسکے غنی تہے قصبہ
ینبع جس سے ہزار وسق تمر آتے تہے سوائے غلہ و زراعت کے وہ بہی ترکہ حضرت امیر تہا بخلاف عمر کے
کہ کچہ خاک نچہوڑا اور نیز زہد حقیقی اسکا نام ہی کہ نہ آپ لذت دنیا کی اوٹہاوے اور نہ اولاد و اقارب
اپنے کو اوس سے منتفع ہونے دے سو حال ابو بکر کا یہی تہا کہ طلحہ بن عبد اللہ سا بہتیجا اور
عبد الرحمن بن ابی بکر سا بیٹا اور عائشہ سی بیٹی تہین سے کسیکو عامل نکیا اسیطرح عمر نے بہی
کسیکو بنی عدی مین سے صاحب عمل نہین بنایا مگر نعمان بن عدی کو سو جلد معزول کر دیا حالانکہ بنی
عدی مین سعید بن زید و ابو جہم بن حذیفہ و خارجہ بن حذیفہ و معمر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن
عمر سے لوگ موجود تہے بخلاف مرتضیٰ علی کے کہ انہون نے عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا
عامل اور عبید اللہ بن عباس کو یمن کا اور قثم و سعید بن عباس کو مدینہ کا اور جعدہ بن ہبیرہ
کہ خواہرزادہ حضرت امیر تہا کوفہ کا اور محمد بن ابی بکر کو کہ آپکا ربیب تہا مصر کا عامل مقرر

فائدہ عمال بنی تیم

فائدہ عمال بنی عدی

آور صاحب احقاق الحق نے لکہا ہی کہ ایک شخص مخالف نے امام جعفر صادق سے پوچہا کہ آپ
شیخین مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما
رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اور یوسف علی استرآبادی نے رسالہ مناظرہ مین اور قاضی شوشتری نے
کہ منقول ہی عیون اخبار الرضا سے لکہا ہی کہ حضرت کے سامنے امام حسین صحابہ کے فرمایا کہ ابوبکر
من سنت و عمر حشیم من و عثمان ل من سنت تہی لیکن شیعہ نے اسکو تقیہ پر حمل کرکے تاویلات با
کئے ہین اور نزدیک اہل سنت کے تقیہ ائمہ ہدیٰ کا ثابت و مقبول نہین حکیم سلامت علی خان
تبصرۃ الایمان مین دلائل فضیلت شیخین و صحت خلافت و اسلام ابوبکر و عمر کو کتب امامیہ سے
کیا ہی **قولہ** جو تہے جناب امیر امر و نہی دین مین بلا رو رعایت سرگرم ستہے تہے یہہ امر بہی
پر گران تہا الی **قولہ** مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا الخ **جواب** یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی
کہ انکے نزدیک حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے تہے اور عمل بسیرت شیخین
سارے ائمہ طاہرین نے ہمیشہ تقیہ کیا یہانتک کہ ایک عالم نے مغالطہ مین گرفتار ہو کر سیرت شیخین کو
پسندیدہ سمجہا اگر جناب امیر سرگرم امر و نہی ہوتے تو نوبت اشاعت کفر و ضلال کی
اس دعوی مین مسئلہ تقیہ باطل ہوا جاتا ہی منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ حضرت امیر اپنے ایام حکو
مین بہی قادر تہے کہ افعال غیر مشروع و افعال و اعمال نامرضیہ شیخین کو تغیر کرین خوف اعدا
تقیہ کرتے تہے اور استطاعت نہ رکہتے تہے کہ تبدیل کرین انتہی اسیطرح سید مرتضی نے کہا ہی
مغیرہ بن شعبہ نے جسوقت صلاح دی تہی اوسوقت جناب امیر خلیفہ ہوئے تہے اور یہہ صلاح نیک
تہی اسکے نماننے مین جو فتنہ ہوا وہ ظاہر ہی اور معلوم ہوا کہ اسوقت تک مغیرہ محب جناب امیر تہے
پہر حب جاہ سے جا ملے اوسوقت ناصبی ہو گئے وفیہ المطلوب **قولہ** پانچوین فوائد دنیا و حصول
زخارف دنیا کے کچہہ خواہش نفسانی امام برحق سے متصور نہ تہی چنانچہ طلحہ و زبیر اسی سبب سے
روش ہو کر پاس عائشہ صدیقہ کے چلے گئے اور لڑائی شروع کی الخ **جواب** جانا طلحہ و زبیر کا
پاس عائشہ کے اس سبب سے نہ تہا کہ رفاقت و اطاعت حضرت امیر مین دنیا نہین ملتی تہی مجمع البیان

نفاق کا کھل جائے گا آنکو قول صواعق کا یاد رہا اور کلام مرتضوی بمقابلہ خوارج کہ نہج البلاغۃ مین لکھا ہی بھول گیا ورنہ تعریض نفاق کی طرف صحابہ کے نکرتے وہ یہہ ہی سیہلک فی صنفان محب مفرط یذہب الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذہب البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حال النمط الاوسط انتہی سو مراد نمط اوسط سے اہلسنت وجماعت ہین اسلیئے کہ خوارج و روافض انکے حاشیتین ہین ایک محب مفرط دوسرے مبغض مفرط ابو جعفر بن بابویہ طوسی نے جامع الاخبار مین یہہ حدیث لکھی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ

قولہ لیلۃ العقبہ مین بارہ یا چودہ صحابی منافق واسطے دھکیلنے آنحضرت کے آئے تھے آنحضرت نے حذیفہ بن الیمان کو دکھلا کر فرمایا کہ انکے نام ظاہر نکرنا روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین ہی کہ حضرت نے فرمایا بارہ صحابی منافق مونہہ بہشت کا نہ دیکھینگے مسلم مین اسی مضمون کی حدیث موجود ہی اسی جہت سے حذیفہ کو صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کہتے تھے حضرت جب کہ منافقین فرماتے ارشاد کرتے علیہم بشان المنافقین حذیفہ **جواب** شیخین وغیرہ کو منجملہ انکے سمجھنا مخالف درایت ہی اسلیئے کہ اگر انکو داعیہ قتل پیغمبر ہوتا تو سرانجام اوسکا بسہولت بوجہ احسن ممکن تہا کہ دونو کی بیٹیان آنحضرت کے گھر مین تہین اور ہمرحرم کا آنا جانا خلوت جلوت مین لگا رہتا تہا ایسے محارم کو کیا حاجت فرصت طلبی کی تنہائی غار کی اور رفاقت عریش بدر کی واسطے امضاء اس داعیہ کے کیا کم تہی معہذا تفاسیر شیعہ مین لکھا ہی کہ نزول آیہ یحلفون باللہ الآیۃ کا حق اصحاب العقبہ مین ہی سو حال اونکا بموجب اس آیت کے دو حال سے خالی نہین یا تو توبہ کرکے عذاب نفاق سے خلاص ہون یا اصرار کرین تو دنیا و آخرت مین معذب ہون پس شیخین نے باجماع شیعہ توبہ نفاق سے نہین کی تو چاہیے تہا کہ دنیا مین بلہ عذاب الیم گرفتار رہتے حالانکہ علی الرغم لسکے تسلط وغلبہ انکا باکثرت انصار واعوان مشہور و اعیان ہی چنانچہ آپنے بہی جابجا لکھا ہی کہ شیعہ خاص کم تہے اور مسلمان بہت پس در صورتیکہ شیخین وغیرہ داخل اصحاب عقبہ ہون تو کذب کلام الٰہی مین اور خلف فی الوعدہ لازم آتا ہی

قولہ پھر جانا صحابہ کا بعد رحلت نبویہ کے احادیث کثیرہ سے ثابت ہی ازانجملہ حدیث بخاری کو

کیا اور امام حسن کو خلیفہ سو ہر چند یہہ سب مستحق تھے لیکن اقارب ابوبکر وعمر کے ان مناصب کے موجود تھے بناء علیہ یہہ شیخین کا اوفر واتم تہا زہد مرتضوی سے کہ محض بہی جا تہا نہ اقارب پر **قولہ** بیان یازدہم در ذکر منافقین صحابہ وخبر دادن آنحضرت کہ بعد من بعض خواہند برگشت **جواب** قید بعض صحابہ سے معلوم ہوا کہ سوائے چند نفر کے باقی سب مومن ع اینہم غنیمت ست کہ عمرت دراز باد ۞ اور مراد آپکی بعض سے اسجگہہ نعوذ باللہ خلفاء ثلثہ ہین اگر صحیح لیجئے اونکا نام نہین لیا سو یہہ بات خلاف ثقلین ہی اسلئے کہ قریب بنصف قرآن کے مہاجرین و انصار مین وارد ہی اور شیخین بے شبہہ اونمین داخل ہین بلکہ افضل اونکے اور آنحضرت نے ایمان ابوبکر وعمر کو جابجا ہمراہ اپنے ایمان کے مقرون کیا ہی اور کلینی کافی مین تصریح کی ہی برجحان ایمان مہاجرین و انصار بر ایمان سائر امت اور نیز نصوص ایمان شیخین کے نہج البلاغۃ وغیرہ مین سے لکہے ہین بلکہ کتب صحیحہ امامیہ مین کوئی قول وحدیث ائمہ کا مخبر بہ نفاق وردت صحابہ ومذمت مہاجرین و انصار پایا نہین جاتا اس صورت مین انعقاد اسپیان کا محض واسطے ثبوت اپنے نفاق کے ہی وبس ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ **قولہ** روبروے سید البشر کے اکثر منافقین صحابہ مستور اور بعضے معروف تہے جیسے ابن ابی سلول کہ خود حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہی **جواب** عبد اللہ بن ابی بن سلول کہ منافق معلوم النفاق تہا اوسکو کوئی سنی اچہا نہین کہتا اور قیاس کرنا احیاء صحابہ کا اوسپر بدون بینہ سند نہین وانی لہم ذلک چنانچہ بابت اسی نفاق کے جناب عمر فاروق نے نماز جنازہ سے آنحضرت کو منع فرمایا اور مطابق اوسکے وحی نازل ہوئی اس سے صحت وقوت ایمان ونفی نفاق فاروق عیان ہی **قولہ** صواعق مین ہی کہ منافقین بغض وحسد علی سے پہچانے جاتے تہے کما فی الحدیث لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق **جواب** بے شبہہ اب بہی منافقین اسیطرح پہچانے جاتے ہین جسکا جی چاہے وہ سیرت وصورت امامیہ کو سیرت وصورت مرتضویہ سے ملا دیکہے اور کتب شیعہ کو مطالعہ فرمائے حال

فطنت غور کرین کہ حذیفہ نے کیا کہا اور عظمت الرشید عمر نے کیون زہر خند کیا پھر حذیفہ نے اسپر
کیا اشارہ کیا جواب ارباب فطنت نے غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اول تو آپنے اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ
نہ لکھا اسلئے کہ معنی اوسکے سمجھہ مین نآئے دوسرے حرف الخ لکھکر جملہ مابعد کو کہ عبارت مختصر تھی مضر دعوی
ومخالف مقصود پاکر ساقط کردیا وہ یہہ ہی لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم ثم تابوا فتاب اللہ علیہم اخرجہ
البخاری انتہی اس سے قبول توبہ اہل نفاق بلا تعیین معلوم ہوتا ہی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
تیسرے صاحب جامع الاصول نے بعد اس حدیث کے خود معنی اوسکے لکھدئے ہین اوسکو آپنے موافق
وہم مذکور سمجھکر بالکل چھوڑدیا حالانکہ لازم یہہ تھا کہ اوسکو لکھکر رد کیا ہوتا وہ معنی یہہ ہین و مقصود
حذیفہ بہذا ان جماعۃ من المنافقین صلحوا واستقاموا وکانوا خیرا من اولئک التابعین الذی خاطبہم
لمکان الصحبۃ والصلاح کیزید وجمع ابنی حارثۃ بن عامر رضی اللہ عنہما فکانہ اشار بالحدیث الی
تقلب القلوب انتہی آپ فرمائیے کہ یہہ نکتہ بے صرفہ اپکا موجب بشاشت ہمہ دکالائی بدبریش خاوندی
یا نہین چوتھی صحت نقل کا یہہ حال ہی کہ بجائی لفظ فسلم لفظ فعلم اور بجائے لفظ وجلس لفظ وحسر
اور بجائے حصاۃ بیاء موحدہ حصار لکھا ہی اس استعداد پر استنباط بمقابلہ اہل سنت ہی قولہ حدیث
حذیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ الخ کتاب الایمان مشکوۃ مین نکالکے ملاحظہ کرو اور چشم
دانش کو منور فرماؤ اور جان لو کہ زمانہ حضرت مین منافقین برابر حکم مسلمین مین تھے جواب
اس حدیث کو مشکوۃ مین نکالکر دیکھا معلوم ہوا کہ حرف الخ جو آپنے لکھا ہی اسواسطے ہی کہ نقل
حدیث کامل مین بنیاد دعوی مستاصل ہوئی جاتی ہی والا مشکوۃ مین اسطرح ہی کہ عن حذیفہ
انما النفاق کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ہو الکفر او الایمان رواہ
البخاری سے وجود نفاق منافقین بلکہ کفر کافرین کا کوئی سنی منکر نہین علی الخصوص جسوقت قرآن
پاک مین آیات عدیدہ حق اہل نفاق وکفر مین نازل ہوئی ہون گفتگو منافق ہونے صحاب
اظہار رسالت مآب مین عموما ہی اوسکو ثابت کرو یا خصوصا حق خلفاء ثلثہ مین کہ مقصود
اہلی ان تشبیہات غیر صحابیہ سے دریعہ الزام دینا دکہا ہی اوسوقت دلیل دعوی منطبق

گجور ش ہوش سنو سیجاو برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری

ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب

علیہم وانت علی کل شیء شہید **جواب** مراد ان رجال سے مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی چنانچہ جملہ

ما بعد حدیث فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم جسکو آپنے منشر مقصود سمجھکر واسطے

خدع عوام کے حذف کردیا ہی نص صریح ہی تخصیص اشخاص و ان اشخاص کے سوا سن جماعتکو کوئی سنی صحابی

نہین کہتا اکثر بنی حنیفہ و بنی تمیم کہ بطریق وفادت واسطے زیارت نبوی کے آئے تھے اس بلا مین مبتلا

ہوئے کلام اہلسنت کا اون صحابہ مین ہی جو دنیا سے باایمان و عمل صالح اوٹھہ گئے اور رہا خدشہ باہم

بحسب اختلاف آراء کے مشاجرات و مناقشات واقع ہوئے لیکن ایکنے دوسرے کی تکفیر و تبدیع نکی بلکہ

شہادت ایمان پر دی اسواسطے کہ ان اشخاص کے حق مین اگر کوئی روایت موجود ہے تو ابتلاؤ قصہ مرتد

مجمع علیہ فریقین ہی کلام کلام قاتلین مرتدین ہی جنہون نے بے شبہہ تمام دین کو ملتبس کیا اور کاسرہ

قیاصرہ فارس و روم کو راہ خدا مین ذلیل بنایا اور لاکھون آدمی کو مسلمان کیا اور اونکے حق مین وعدے

و بشارات عدیدہ کتاب اللہ مین نازل ہوئے ہین یہہ بات حافظ قرآن پر ظاہر ہی اگرچہ اوسنے حدیث

و روایت کو نہ دیکھا ہو **قولہ** وروی عن ابی النضر عن المعلی قال مر النبی لشہداء احد الی قولہ وانا لا تدرون

بعدک **جواب** اگرچہ یہان خطاب حضرت ابوبکر کو ہی لیکن مقصود امت آیندہ ہی یا مرتدین مذکورین کیونکہ

عادت شریف نبوی یہہ تہی کہ خطاب بظاہر صحابہ کو فرماتے اور مقصود تعلیم عامہ امت ہوتی جسطرح سے

قرآن شریف مین جابجا مخاطب آنحضرت ہین اور مقصود امت ہی یہہ بات اوسپر جو اسلوب کلام عربی

واقف اور قاری قرآن ہی ظاہر ہی گو آپکو بسبب کمال تبحر اور ناحق بخوبی علم صرف و نحو کے معلوم نہو

قولہ فی جامع الاصول فی حرف النون عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء حذیفۃ حتی

قام علینا فعلم ثم قال لقد نزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز وجل یقول

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار فتبسم عبد اللہ وجلسہ حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام

عبد اللہ وتفرق اصحابہ رمانی بالحصا فاتیتہ فقال عجبت من ضحکہ وقد عرفت ما قلت الخ نکتہ ارباب

حاشیہ: ما احدثوا بعدک

ذکر مرتدین علی الاعقاب

حدیث انا لا تدرون بعدک

حدیث حذیفہ در حلقہ ابن عمر

علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک کہ قول مخبر صادق ہی شیعہ مین یہہ وصف بھی حاصل ہی خاصۃ
مسئلہ متعہ مین انصاف سے کہو کہ مصداق اخبار مذکور کا کون ہی ہم یا تم **قولہ** اگر سنی اپنی کتابونکو
صحیح جانتے ہین ورنہ اوسکی صحت سے انکار کرین یا مثل عبدالعزیز وغیرہ کے کہین کہ علمائے اثناعشریہ
نے الحاق کیا ہی **جواب** سنی اپنی کتابونکو جو صحیح ہین مثل صحیحین وغیرہ بے شبہہ صحیح جانتے
ہین اور آپکی نقل کو غلط سمجھتے ہین کما مر اور آپکی استدلال کو جہل مرکب سمجھتے ہین کما سبق
اور عبدالعزیز نے جس روایت کو الحاق شیعہ سے کہا ہو اور وہ بقید صحت کتب اہل سنت مین موجود ہو اوسکا
نشان دو اوسوقت صدق و کذب ظاہر ہوجائیگا لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ **قولہ**
ان تستخلفوا علیا وما اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا **جواب** اس حدیث کے چار معنی ہین ایک یہہ
کہ امیر کرنا جناب امیر کا باوجود شیخین کے تم سے نہو سکے گا اسلئے کہ خلافت مفضول کی باوجود
فاضل کے اگرچہ نزدیک بعض کے جائز ہی لیکن وہمین ترک اولی لازم آتا ہی اسلئے تم ایسا نکروگے
پس یہہ حدیث مثل حدیث یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر کی ہی دوسرے معنی یہہ ہین کہ یہہ تینون
بزرگ یعنی ابوبکر و عمر و علی مستحق خلافت ہین سو استخلاف مین اول انتقال ذہنی طرف ابوبکر کے
ہوتا ہی پھر طرف عمر کے پھر طرف علی کے اسمین یہہ اشارہ ہی کہ خلافت شیخین مین کسیکو جگہہ قدم
مارنی نہین ہی اور جب علی خلیفہ ہونگے تو لوگ نزاع کرینگے لیکن حق اوسوقت طرف علی کے ہوگا
پس اگر امیر کرینگے تو ہادی و مہدی پاوینگے تیسرے یہہ کہ تم علی کو خلیفہ نکروگے بسبب صغر سن
و حداثت عمر کے اسلئے کہ ترجیح اکبر کی اصغر پر امامت صغری مین یعنی نماز مین باوجود تساوی
علم قراءت و ہجرت کے تمکو معلوم ہی تو امامت کبری یعنی خلافت کو اوسپر قیاس کروگے
چوتھے یہہ کہ کلمہ لا اراکم فاعلین اشارہ ہی طرف عدم اجتماع امت کے باوجود استحقاق کامل کے
اسلئے کہ اہل شام قاطبۃ طلحہ و زبیر و اصحاب جمل اتباع مرتضوی پر مجتمع نہوئے **قولہ** انکم ستحرصون
علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ **جواب** مخاطب اس حدیث کے امت آیندہ
ہی نہ صحابہ اسلئے کہ باتفاق فریقین شیخین وغیرہ سے حرص خلافت پر ثابت نہین بلکہ

ودوتہ خرط القتاد اگر لاکہون صحابی ہون چند لوگ یا ایک جماعت منافق ہوئے جو اسوقت مستور الحال تہے بسبب مصالح وقت وتوالی نزول آیات کے اور اب متعین الحال ہین اور معلوم النفاق جیسے عبداللہ بن ابی بن سلول وامثالہ تو اسمین کیا اہل سنت کا نقصان ہے ہان اگر وجود منافق بعہد نبوی علی الاطلاق مستلزم نفاق شیخین خصوصا وجمیع اصحاب عموما ہی تو وجہ استلزام بیان فرمائیے عقلا ونقلا حالانکہ یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی شیخ صدوق نے کتاب الخصال مین لکہا ہی امام جعفر صادق سے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ آلاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب رای وکانوا یبکون اللیل والنہار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر انتہی اور ترجمہ فارسی اسکا بلفظہ باقر مجلسی منتہی الکلام مین لکہا ہی اب فرمائیے کہ یہہ شعر جو آپنے لکہا تہا کسکے حق مین صادق ہی بیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ٭ ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست قولہ مشارق مین بخاری ومسلم سے منقول ہی کہ آنحضرت نے بمخاطبہ اصحاب فرمایا عن ابی سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم اور ترمذی مین ہی ابن عمر سے قال رسول اللہ لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک اسی مضمونکی صحاح کتب سنیوں مین کتنی حدیثین موجود ہین کہ نقل سب کی باعث طول ہی جواب قطع نظر اسکے کہ یہہ نقول ہی مطابق منقول عنہا بالفاظ کذائی نہین اور بحکم العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب مراد امت مستقبلہ ہی نہ صحابہ حاضرین یہہ دلیل طرفہ تماشا ہی کہ ساری امت کو اصحاب مین منحصر کر دیا ہی یا ساری امت کو اصحاب ٹہیرا دیا حالانکہ حدیث مین صریح لفظ امت وارد ہی نہ صحابہ گو صحابہ بہی داخل امت ہین اور خاص جمیع منافقین انکے ممتاز ومتعین ہین مصداق اسکے امت مین وہ لوگ ہین جنہون نے عقائد واعمال مین مشابہت پیدا کی ہی ساتہہ کفار کے جیسے امامیہ کہ مشابہ ہین ساتہہ پنج فرقہ ضالہ یہود ونصاری ومجوس وصابئین وہنود کے اور کفار فارس وروم کے چنانچہ تفصیل اسکی کتاب تحفہ مین لکہی ہی حتی کہ بحکم من اتی منہم امہ

پر فضول مین غور کرو کہ سوال کیا تھا اور جواب کیا ہی سبحان اللہ کیا خوب وجوہ قدر و منزلت خلفاء
ثلثہ بیان کی گئی کہ بنا بران اسباب عداوت و نفاق کے آنحضرت انکے توقیر زیادہ کرتے تھے ع
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ۞ یہہ کیون نہین کہتے کہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی کہ افضل کتب
امامیہ ہی کما فی البحار للمجلسی دال ہی اسبات پر کہ اصحاب ثلثہ و اعوان و انصار انکے سب مقرب پیغمبر خدا
تھے اور شیخین کو اسبات مین سابقہ ادنی و مرتبہ قصوی حاصل تھا چنانچہ احادیث جامع الاخبار سے
ظاہر ہی کہ یہہ دونو بزرگ بارگاہ رسالت مین احاطہ تامہ رکھتے تھے اور تحفہ سجات دیلمی و مجلسی بندائے
بلند منادی ہین کہ یہہ دونو اس حد مستولی تھے کہ حضرت پیغمبر نے رتق و فتق بہت امور کا انکی صلاح و دید
پر چھوڑ رکھا تھا اور اصحاب آنحضرت کے میل کلی طرف انکے رکھتے تھے اور انکے احسانات کے شکر گذار تھے
جیلانی صاحب فتح السبل نے تنبیہ ہشتم کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ آنحضرت نے عمر فاروق کو مقدمہ
مشورات مہمات امور کہ متعلق بانتظام ممالک تھے اور سیاست مدن اوس سے تعلق رکھتی تھی
جمیع اصحاب پر تفوق و سرگردگی بخشی تھی اور عمر کو انکار و عدول مین جسارت و جرأت تمام حاصل
ہو گئی تہی اور اوسکی گفتگو کو آنحضرت تقبیح و تشنیع نہین فرماتے تھے بلکہ مہمات بسیار مین رجوع
طرف اوسکے کرتے تھے اور اوسکی صلاح کو بہت مشورہ مین پسند فرماتے تھے اور قرآن بہی موافق
قول اوسکے کے نازل ہوتا تھا از انجملہ منع کرنا اوسکا آنحضرت کو نماز پڑھنے سے جنازہ عبد اللہ بن
ابی منافق پر اور انکار کرنا فدائے اسارائے بدر پر اور انکار کرنا تبرج زنان پیغمبر کا اور انکار قصہ حدیبیہ کا
اور انکار ایمان عباس کا واسطے ابوسفیان کے اور انکار وقعہ ابو حذیفہ بن عتبہ کا اور انکار امر پیغمبر کا بندائے
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور انکار امر آنحضرت کا فسخ نواضح مین اور بہت امور کہ کتب حدیث اوسپر
مشتمل ہین اور واقعہ قرطاس مین بہی جو اوسکی صلاح دید تہی اوسکو عرض کیا بعضون نے کہا کہ قول
قول رسول خدا ہی اور بعض نے کہا قول قول عمر کا ہی جب فریاد بلند ہوئی اور گفتگو و شورش انتہا کو
پہنچی حضرت نے فرمایا قوموا عنی فما ینبغی للنبی ان یکون عندہ ہذا التنازع اسوقت بہی کسی نے عمر پر
طعن و انکار نہین کیا نہ پیغمبر نے اور نہ کسی اور اصحاب نے انتہی موضع الحاجۃ بلفظہ ملخصہ قولہ تنبیہ

خلیفہ ہونا باجماع مہاجرین وانصار کہ افضل افضلین جناب امیر تھے وقوع مین آیا قال قبلولی لست بخیر کم جسکو مطاعن ابوبکر مین لکھتے ہین دلیل صریح ہی کنارہ جوئی پر **قولہ** عن حذیفہ الی قولہ فاقطع سخن پروری چھوڑکر غور کرو کہ یہہ کون لوگ ہین کہ بعد پیغمبر کے خلافت ہوگئی دل انکے شیاطین کے دل ہین **جواب** مراد ائمہ سے اسجگہ ملوکِ جابرہ ہین نہ اصحاب پیغمبر ورنہ حضرت امیر بھی داخل اصحاب ہین فحالہ کحالہم معہذا حدیث مین لفظ ائمہ آیا ہی جمع لفظ امام نہ لفظ صحابہ و خلفاء اور خلفاء ثلثہ خلیفہ کہلاتے تھے نہ امیر و امام جسطرح جناب امیر و ائمہ خلیفہ نہین کہلاتے تھے بلکہ امام یا امیر کہلاتے ہین تصور تمین کیا مساغ طعن ہی اور اہلسنت نے ان احادیث کو کتاب الفتن مین منجملہ اشراطِ ساعت کے لکھا ہی نہ کتاب الامامت مین معہذا جوبہ تفصیلی ان احادیث کے منتہی الکلام و تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین **قولہ** اگر ان سکو تاویل ہی امیہ و بنی عباس کرین تو ٹھیک نہین اسلئے کہ حذیفہ نے ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین انتقال کیا **جواب** وقوع اخبار غیر متعین الازمان کا روبرو راوی اخبار کے نہ عقلاً لازم آتا ہی اور نہ نقلاً اس قسم کے اخبار متعلق باشراط ساعت بہتیرے ہین کہ بعد صدہا سال کے انتقال راوی سے واقع ہوئے ہین و ابدا اگر کوئی دلیل اس لزوم کی آپکے استعدادِ قسمت دوکان مین ہو تو لاؤ **قولہ** بیان بارہوان جواب مین اس سوال کے کہ اگر اصحاب ثلثہ برخلاف تھے تو کسلئے انھون نے اپنی جان و مال کو فدا کیا اور حضرت نے سائر صحابہ سے اونکی قدر و منزلت کیون زیادہ کی **جواب** پاسخ اس سوال کا آپنے یون زیب رقم فرمایا ہی کہ ظاہر ہی کہ ابوبکر بصلاح عمر متقلد قلادہ خلافت ہوا اور بسبب حب ریاست و جاہ کے جسطرح کہ ساتھہ وہ مالکِ سالت کے سلوک کیا مشہور ہی اور جو کچھہ عمر نے کیا وہ بھی چھپا نہین اور گفتگو عمر کی وقت صلح حدیبیہ کے اور پوچھنا اوسکا بار بار نفاق اپنے کو حذیفہ سے اور حرکات و تصرفات اوسکے شرع محمدی مین جسکا نام اہل سنت نے اجتہادِ عمر رکھا ہی معروف ہی اور وقائع دور عثمانی بھی مخفی نہین اور شک نہین کہ حال انسان کا ایک طرہ پر نہین ہوتا شیطان دشمن انسان ہی حال برصیصا و شیخ صنعا وغیرہ کا شہرت تمام رکھتا ہی انتہی بلفظکم ہٰذہ و للرسول اس تقریر گونا

خلاصة المنہج وحق الیقین وغیرہ سے ثابت ہی اور روایات اسکے تبصرہ مین لکہے ہین اسیطرح قرب حرفہ
شیخین بارگاہ عالیجاہ نبی الثقلین دلیل ایمان کامل ہی اور ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دنیا مین اسکا
شریک نہین حتی کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے گواہی دی اونکے ایمان پر کہ کانا علی الحق وماتا
علیہ کذافی احقاق الحق الغرض اگر روایات امامیہ بابت ثبوت ایمان و فضیلت شیخین وموتہا علی
الایمان فراہم کیے جاوین تو بہت ہین اور قرآن شریف کو اگر دیکہو تو کہلی ہوئی شہادت فضیلت خلفاء
راشدین ہے لیکن اسکی دلیل حجت نہو سکے گی اسلیے کہ مجتہد کوفہ ہند نے رسالہ متعہ مین لکہا ہی علاوہ
انکہ چون ناظم نظم قرآنی خلیفہ ثالث آمد احتجاج آن بر شیعیان راست نمیتواند شد انتہی بلفظہ
المشوم لہذا اسجگہہ کتب شیعہ نقل کیا گیا اور طوسی نے تجرید العقائد مین لکہا ہی الاحباط باطل
لاستلزامہ الباطل لقولہ تعالے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وللطوسی برہان عقلی علی ابطال القول
بالاحباط والموازنۃ ذکرہ فی الفصول وغیرہ من کتب الکلامیہ پس جس صورت مین کہ ایمان خلفاء
ثلثہ کا حیات وممات مین ثابت ہی بشہادت امامیہ اور حبط باطل تو اب جو کوئی اونکو تا مرگ کفر پر
کہے وہ مصداق حدیث کافی کلینی کا ہی کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہی انتہی قولہ
جب داخل ہو مصطفوی پہنچے دیکہا کہ تائید غیبی وسبب عروج ترقی مین ہی زیادہ اوسمین ہی
(ی) اور دستور ہی کہ اکثر طرفدار اقبال مند کے ہوتے ہین اور جانب ادبار سے کنارہ کرتے ہین
(یہ) کام کے طفیل چار بالش فرماندہی پر بیٹہے اور جان ہی سے ظاہر مین براہ دین سوائے
(ا)س کے مغازی ہی اور پشت دینی سے وقت سخت کے اور کوئی کام نہین کیا جواب تائید غیبی
(ا)سوقت ہوئی جب عمر فاروق ایمان لائے پہلے دین سست وضعیف تہا اور کوئی ناصر و مددگار
(ن)ہی تہا آخر کو آنحضرت نے دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل ابن ہشام چنانچہ یہہ
(چنا)نچہ جسطرح کتب اہل حق مین مروی ہی اسیطرح کتب اصول معتبرہ امامیہ مین بہی موجود ہی
(بطریق) الاختصار طریق اس حدیث کو رسائل فضل بن شاذان وتصانیف شیخ طبرسی وطوسی
(وع)لم الہدی وشیخ مفید سے تتبع نکرکے بروایت مسعود عیاشی ونقل ملا مجلسی در بحار الانوار

زمانہ جاہلیت مین بہی معارف مکہ سے تہے اور عزت و حرمت و اعتبار رکہتے تہے جب مسلمان ہوئے
اور شریک حال ہوئے تو چشم آنحضرت نہین موثر ہوگئے جواب سبحان علی سئو الحق نے اپنے رسالہ مین
لکہا ہی کہ فاروق اعظم عمر بہین کچہہ عزت نہ رکہتا تہا پس یہہ احادیث سنیون کی اپنی طرف سے بنائی ہین
اور حاشا کہ جناب پیغمبر نے یہہ دعا کہ مخالف عقل و نقل ہی اوسکے حق مین زبان مبارک پر گذرانی ہو انتہی

قولہ لیکن شعر بسا نامہ نیکو کہ پنجاہ سال ٭ بیک نام زشتش شود پایمال ٭ اسلیئے کہ خبر مین ہی کہ الاعمال
بالخواتیم چنانکہ بمجرد کلمہ پڑہنے و اسلام لانیکے کفر و عصیان اول تمام زائل ہوجاتا ہی اسیطرح اگر
مسلم خلاف امر اللہ کام کرے تو عمل نیک بہی اوسکا حبط ہوجاتا ہی قولہ تعالی وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ **جواب** صداقت و رفاقت ایمان ابوبکر کا کتب امامیہ سے
ثابت ہی خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
شب پنجشنبہ کو شہر مکہ مین علی کو اپنے بستر پر سولایا اور خود ابوبکر کے گہر سے اونکی رفاقت مین
اوسی رات باہر نکلے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے گو سفندان ابوبکر کا دو بیٹے تہے اور عبد الرحمن
بن ابی بکر کہلاتے تہے انتہی اور مجمع البیان مین آیہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ اول کسی کا ایمان اور خدیجہ بعد ازان ابوبکر اور یہی مذہب
اہلسنت کا ہی اسیطرح مشیر و دبیر ہونا ابوبکر کا اور مخاطب بکلمہ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اور نزول آیہ طہارت
سنیم کا حسب دعائی ابوبکر اور اختیار کرنا اونکا تقوی زہد مفرط کو خلاصۃ المنہج و منہج الصادقین وغیرہ
سے ظاہر ہی اسیطرح جائز ہونا اکل و شرب و جماع کا رمضان مین بعد عشاء اور حرام ہونا انکا
حسب دعائی عمر تفاسیر مذکورہ سے اور وفور زہد و تقوی عمر کا مجمع البیان سے ثابت ہی اور وجہ تاویلات
مردودہ قاضی جونپور ذہب اللہ بنورہ نے مخالف تصریح مفسرین امامیہ کے کئے ہین بحکم کالامی بدر پیش
خداوند طرد و نقض اوسکا کلام صاحب منتہی الکلام وغیرہ مین موجود ہی اسیطرح ذکر بیعت الرضوان
مین شجاع و دلیر ہونا عثمان کا اور بیعت لینا آنحضرت کا جانب عثمان سے اور قرار دینا اپنے
دست چپ کو دست راست عثمان اور ہونا خواہران خاتون جنت کا زوجیت عثمان مین

عزت ہونا عمر فاروق کی جاہلیت مین

رفاقت ابوبکر کی آنحضرت سے اور ایمان لانا اونکا از کتب شیعہ

کوئی منافق زندہ بھی نرہا چنانچہ حدیث الا ان المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید سے معلوم
ہوتا ہی اور اگر کوئی بطریق ندرت باقی بھی ہوگا تو بھی بسبب شوکت صحابہ کرام و صولت اسلام خائف
و ہراسان ہوگا کیا امکان تھا کہ خلاف دین یا مخالف واقع کچھہ کہے یا کرے اور مثال شیطان انکے
اسجگہہ محض افادات شیطان الطاق بلکہ معلم الملکوت شہرۂ آفاق سے ہی اسلیے کہ رد تحویل
اسکا منصوص ہی اور نفاق و ارتداد مردود و الانص کفر مسلمات اہل سنت سے ہی در پیش
یہہ ہی کہ جو بقول آپکے سامنے آنحضرت کے مغازی سے فرار کرتے رہے اور وقت سخت پر پیٹھہ پھیر
گئے اونہون نے تو بعد مماتِ نبوی وہ کام کیا جو خاص الخاص پیغمبر اولو العزم کا تھا یعنی قتال
مرتدین کہ ابو بکر صدیق نے کیا اور نزع ملک قیاصرہ و اکاسرہ و فتح روم و ایران وغیرہ کہ عمر
نے کیا حتی کہ چار ہزار شہر کلان انکے عہد مین فتح ہوئے اور چار ہزار کنشت و بتخانے شکست ہوئے
اور چار ہزار مساجد بنائے گئے اور شہر بصرہ آباد کیا کذا فی تفسیر تنقیح الشعرا اور اشاعت و اذاعت
کلام ربانی کہ عثمان نے کی جسپر جناب امیر کو رشک ہوا اور فرمایا کہ اگر یہہ کام عثمان نکرتا تو مین
کرتا اور جو قاتل سی ہزار صنادید کفار تھے اور صاحب ذو الفقار و ملقب بحیدر کرار اور سرگرم
امر و نہی اور ولی و وصی نبی اونہون نے وہ کام کیا جو کسی احاد امت سے نہو سکے گا یعنی بعد وفات
نبی ایکبارگی جہاد و ہجرت سے قطع نظر کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ کفار اشرار ہو گئے اور دین محمدی
کو تقیہ و توریہ کر کے ایسا نیست و نابود کر دیا کہ آج تک انظار اہل عالم مین سیرت شیخین محمود ہی
اور خصال مرتضوی کہ جبن و رضا بالکفر ہی مذموم و علی ہذا القیاس اسصورت مین انصاف و دشمنی
سے قطع نظر کر کے فرمایئے کہ تقریر سامی کس پر چسپان ہی شیخین پر یا مرتضی علی پر اور کسکا
حال حیات و وفات نبوی مین ایک سا رہا اگرچہ باطن مین کچھہ اور ہو کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہی

اور کسکا حال ظاہر مین بدل گیا اگرچہ باطن مین کچھہ اور ہو حالانکہ بقول آپکے شرع کو حکم
ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور علم غیب اسرار خدا سے ہی انتہی حالانکہ بیچارے ابو بکر و عمر کو نہ علم ما کان
و ما یکون حاصل تھا اور نہ موت اختیاری تھی اور یہان سب کچھہ تھا ع ببین تفاوت رہ

یعنی مجلد چہاردہم کہ اطول مجلدات ہی اور موسوم بہ کتاب السماء والعالم اکتفا کیجاتی ہی ملا
مذکور کہتا ہی کہ روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام انتہی اس صورت مین اسلام عمر کا بسبب
بسبب دعائے نبوی کے حسن عقیدت وخلوص نیت سے تہا نہ مثل اہل ایران کے کہ بزور شمشیر فاروقی ہوا
اور نہ مثل جناب امیر کے کہ بوا دید اقبال عمری از رو تقیہ کے شریک نیک وبد عمر تھے جسطرح
امامیہ کہتے ہین بالجملہ جسکی بدولت اقبال حاصل ہوا اور ذلت مین مبدل بعزت مسلمین ہوگئی او
طرفدار بمشاہدہ اقبال معدوم الوجود کہنا تقاضی تجاہل یا وقاحت ہی وبس اور دعوی فرار کا
مغازی سے بے سند وحوالہ ماخذ کے عناد ولداد ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فرار روز احد
بنص قرآنی معفو ہی لاتستقیم بہ الحجۃ **قولہ** علم خدا مین تھا کہ شیطان ایکدن مردود ہوگا مگر جبتک
کہ مطیع رہا معلم ملائکہ ومقرب درگاہ الہی تھا جب نافرمانی کی ملعون ہوگیا اسیطرح جو دین محمدی
مین آئے بقدر اپنے قدر ومنزلت کی اونہوں نے احترام حاصل کیا جب طریق صواب سے منہ
پہیرا حسنات اونکے مبدل بسیئات ہوگئے **جواب** یہ سر تقریر قادح اس تقریر کی ہی
اسلئے کہ بصورت پہیر جانے خلفاء ثلثہ کے ہرگز ممکن نہ تہا کہ جناب امیر شریک نیک وبد خلفاء رہتے
اور اونکے پیچہے نماز پڑہتے اور غنائم محاربات اونکے سے حصہ لیتے اور اپنی اولاد کا
نام ابوبکر وعمر وعثمان رکہتے اسیطرح ابوذر وعمار بن یاسر ومقداد وسلمان شیعہ علی
بہی عقب خلفاء ادائے صلوات نکرسکتے بلکہ خود جناب رسالتمآب ابوبکر کو آخر حیات اپنی مین
پیش نماز مقرر نفرماتے اسلئے کہ امام کرنا کافر یا منافق کا باوجود علم کے بالاجماع جائز نہین
اور آپنے بعد اس عبارت کے لکہا ہی کہ حضرت منافقین سے واقف تھے مگر نام ونشان اونکا
بیان نفرمایا انتہی اور قرآن پاک کہ بتصریح صدوق الکواذب ومرتضی براے نام محبت ہی کا
ناطق ہی اسبات پر کہ آخر حیات نبوی مین مومن منافق سے متمیز ہوگئے تھے قال تعالی
وماکان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب بلکہ بعد وفات نبوی

مذکور ان منافقان بعہد آنحضرت

صحبت شریف نبوی و بقاے آن برکات در نفوس ایشان از جہت قرب زمان آن اہل ورع و زہد
و تقوی بودند و مساہلہ و مداہنہ کہ واقع شد در امر خلافت و در حق اہل بیت بود و بس انتہی کلامہ

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ و شیخین کو زیادہ اصل ایمان پر ورع و زہد و تقوی بھی ببرکت صحبت نبویہ
اور بسبب باقی رہنے اون برکات کے انکے نفوس مین حاصل تھا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ صحبت انکی
ساتھہ پیغمبر کے براہ خلوص قلبی تھی نہ براہ نفاق و ظاہرداری ورنہ فیض و برکت صحبت کیونکر
حاصل کرتے اور ظاہر ہی کہ جب ایمان و ورع و تقوی و زہد انکا باعتراف امامیہ ثابت ہی بالیقین
تو دعوی اسکا کہ امر خلافت و حق اہل بیت مین انسے معصیت ظاہر ہوئی دعوی ادعا خلاف
ماثبت بالیقین ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بات بھی صحابہ سے بنا بر تمسک کے ساتھہ کسی دلیل کے یا بسبب فہم
اس امر کے کسی نص سے واقع ہوئی ہوگی نہ بنا بر قصد معصیت اسلئے کہ اگر صحبت پیغمبر نے این
تاثیر کی ہوگی تو اس امر عظیم مین کسطرح ایسی حرکت بے برکت انسے دیدہ و دانستہ بنا بر
طمع دنیا و حب جاہ و مال صادر ہوتی والا زہد و تقوی و اجتناب از محرمات انمین ہرگز موجود نہوتا
اور یہہ جو کہا ہی کہ یہہ سب اسلئے تہا کہ نظر خلائق مین استحقاق خلافت سے دور نگرین رجم بالغیب
و ادعا علم قلوب ہی ہم لوگ مکلف بظاہر حال ہین جسکو ظاہر مین نیک دیکھین گے نیک
کہین گے معہذا باعتراف مشہدی علت انکے حسن حال کی برکت صحبت شریف نبوی تھی پس البتہ
باطن مین بھی برکت صحبت نے اثر کیا ہوگا بالجملہ ایمان صحابہ کا خصوصا شیخین کا با ورع و زہد
و تقوی و پرہیز محرمات بلکہ بعضے مباحات اور اخراج مشرکین کا جزیرہ عرب سے و مقابلہ ساتھہ
کفار روم و فارس و ایران وغیرہ فضائل و خصائص کے ثابت ہی وللہ الحمد اور مثال ابوطالب کہ
معین نبوی بنا بر قرابت و وصیت پرورش عبدالمطلب تہا قیاس مع الفارق بلکہ جنون بحت
و خبط صرف ہی کہ یتخبطہ الشیطان من المس تنبیہ مخفی نرہے کہ یہہ سوال و جواب سوم ہی کہ
مشتمل ہی ابرہ بیان پر ہذیان پر مثل اسولہ و اجوبہ سابقہ محتوی تہا خرافات بے اصل پر
جسکا جواب بجواب ختم ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات **قولہ** اول کہنا شیخ کا کہ عبداللہ

عدم ایمان ابوطالب

از کجاست تا بکجا **قوله** مطابق مذہب سنیونکے بہی یہہ جواب ہی کہ حضرت ابوطالب
سرور عالم تھے اور حال شفقت و محبت و مواسات اونکی کا نسبت آنحضرتؐ کے تمام کتب سیر
مین لکھا ہی اور جمہور سنی باتفاق قائل ہین کہ ابو طالب کافر مری اور اونکی خدمت و جانفشانی
نسبت پیغمبر کے کچہہ فائدہ نکیا اسصورت مین دربارہ بعضے صحابہ فکر کرنا اور اونکی مخالفت کو بعد
صحبت نبوی کے مستبعد جاننا جنون اور ہاہم مالیخولیا سے ہی **جواب** یہہ گزشتہ زمین مین ہم
مین تفسیر ابوالجارود اعمی جسکو کلینی اعور علق نفیس جانتا ہی اوسمین نصوص قطعی عدم ایمان
ابوطالب کے ملاحظہ فرماؤ اور چشم جہل کو منور کرو و منتہی الکلام مین کافر کہنا شیعہ کا ابوطالب کو
کیا ہی لیس جواب با صواب کہ بناء فاسد علی الفاسد ہی مجیب پر مقلوب ہی اور کسی سنی نے رفاقت
نبوی کو بدون مقارنت ایمان موجب غفران و رضوان نہین کہا کہ نقل یا عقل یا کل وارد ہو حالانکہ
ایمان خلفاء ثلثہ کا تفاسیر مسبوق الذکر امامیہ سے ثابت ہی علاوہ اسکے قاضی شوستری نے مجالس
مین لکھا ہی کہ شیخین کو کافر جاننا امامیہ پر افترا ہی اسلئے کہ شیعہ تمہارے حضرت امیر کو کہ
کہتے تھے اور شیخین اوس سے نہین لڑے انتہی اور ملا عبد اللہ مشہدی شیعی مقر ہی ساتہہ ایمان
شیخین کے بلکہ اسبات کے کہ سارے صحابہ مسلمان تھے نہ مرتد چنانچہ تفسیر آیۂ یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک مین رنگ مین لکھا ہی کہ مجرد اقرار بشہادتین و تصدیق اجمالی بما جاء بہ النبی مرتبۂ اسلام
ست و بعد از رحلت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و سلم کل امت اجابت این مرتبہ اسلام داشتند
و بحفظ و صیانت ایزدی کہ وعدہ شدہ بود ازین مرتبہ بدر نرفتند این مقدار ازین عقیدہ اسلام
کافی بود از برای انقیاد و امر حضرت رسالت پناہی کہ در باب اخراج مشرکین از جزیرۂ عرب
و در باب قتال با اہل ردت و با مانعین زکوۃ و با مدعیان کاذب نبوت و در باب جہاد با کفار فارس
و روم و غیر آن واقع شدہ بود و جمعے کہ متصدی خلافت و ریاست شدند درین امور کد
و کوشش بجد نمودند تا در نظر خلائق از استحقاق امر خلافت دور نیفتند و بسیاری ازین مردم
در مالیات و در اجتناب از محرمات ظاہرہ بلکہ در ترک بعض لذائذ مباحہ نیز برکت دریافت

وسوسہ ابن سبا یہودی کے اول چار فرق ہو گئے تھے ایک شیعہ مخلصین کہ ملقب باہل سنت
وجماعت ہین دوسرے تفضیلیہ تیسرے سبیہ چوتھے غلات پھر جب غلات پہلے تو اونمین سے امامیہ
نکلے پھر سال دوصد وپنجاہ ہجری مین امامیہ سے اثنا عشریہ ظاہر ہوئے اس حساب سے داخل ہونا
اثنا عشریہ کا سلسلہ دین ابن سبا یہودی مین طبقہ بعد طبقہ ثابت ہی اور انکار اوسکا مکابرہ و حنذا
ماقیل **شعر** زپیر فاجران مذہب چہ پرسی ؛ سگ و سگ زادہ را کرسی بکرسی ؛ **قولہ** تیسرے شیخ کہتا ہے
کہ مذہب شیعے ہر وقت مین بہ رنگ تازہ جلوہ کیا یہہ بات محض واسطے تنفر وحشت عوام کے
اوسکی تصنیف ہی سنت وجماعت مین دو چند شیعہ سے مذاہب عجیبہ ہین کہ جلوہ ہائے بوقلمون رکھتے ہین
فضائح فرق باطلہ کہ شمار و قطار سنیون مین ہین رد کتب شیخ دہلی وابن حجر و روزبہان وخواجہ
معصوم مجددی وغیرہ مین جواب ترکی بترکی مسطور ہین دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی پس حنفیہ
وغیرہ نے جو جواب کہ واسطے برتیت اپنی کے فرق متنوعہ سنت وجماعت سے تجویز کیا ہو وہی
جواب فرق مختلفہ موسوم بشیعے اثنا عشریہ کیطرف سے تصور کرین جواب باسخ اسکا یہہ ہی کہ جو
فرق امامیہ ہین وہ سب آپکو شیعہ کہتے ہین اگرچہ بعضیہ فصول ان اجناس سے باہم ممتاز ہوں
ولیکن تشیع سے کسیکو انکار نہین بخلاف اون فرق کے جنکو شیعہ بزور وظلم واہل السنت سے
باندہتے ہین کہ اونمین کوئی اپنے آپکو سنی نہین کہتا مثل معتزلہ وغیرہ کہ انہون نے اپنا لقب اہل العدل
والتوحید رکہا ہی نہ سنی وعلی ہذا القیاس اسصورت مین جواب سنیونکا شیعہ کیطرف سے متمشی نہین
ہوسکتا دوسرے تفرق شیعہ کا بالخصوص اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہی کہ اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَکَانُوْا
شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اسطرحکی نص اگر کوئی واسطے تفرق اہل سنت کے قرآن سے موجود ہو لاؤ بتلاؤ
حالانکہ شیعہ ہونا جمیع فرق امامیہ کا اور کثرت تفرق شیعہ کی گو ایک دوسرے کی تکفیر کرین باعتراف
علمائے امامیہ ثابت ہی حسین علی خان برادر بزرگ سبحان علی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ این
مذہب معتقد ہیچ عالمے از امامیہ نیست کہ جمیع فرق شیعہ ناجی باشند چہ اینہا بعضے فرق
شیعہ را کلاب ممطورہ گویند و نصیری و دیگر غلات را کافر دانند باوجودیکہ اطلاق شیعہ بر ہمہ

بن سبا یہودی بانی فرق اہل تشیع ہوا محض سخن سازی ہی عبد اللہ بن سبا کہ یہودیت مین یوشع بن نون وصی حضرت موسی کو خدا جانتا تہا جب مسلمان ہوا حضرت علی کو براہ بیخبردی خدا کہنے لگا الی قولہ تابعان اونبام فرقہ سبائیہ معروف ہین اور یہہ اک فرقہ غُلات سے ہی جواب تمنے محض مبادرہی سے سخن شیخ کو سخن سازی پر محمول کیا اور جو اوسکے جواب مین لکہا اوسکو مدلل نکیا حالانکہ شیخ نے اس قول مین دعوی تفرد کا نہین کیا بلکہ کتب تواریخ شاہد اس مدعا کی ہین خصوصًا رجال کشی وغیرہ سے ظاہر ہی کہ مدار علیہ تشیع محمد تہا کہ قول بخلافت بلافصل مرتضوی ہی ابن سبا ہی اور رسم تبرے کی اسنے بنیاد ڈالی ہی آزالۃ الغین مین ہی کہ ابوبکر عمرو کشی نے اسماء الرجال مین عبد اللہ بن سبا یہودی کو بانی تشیع کہا ہی ویکذا ذکر صاحب مجمع البحرین فی تحقیق لفظ زندیق اور مترجم تاریخ سمساطی عدوی شیعی کہ اوسنے تاریخ طبری کو بطور خود بنایا ہی اور مجمع البحرین و مطلع النیرین فخر الدین نجفی و رجال کشی اور فہرست شیخ ابو جعفر طوسی سے ظاہر ہی کہ ابن سبا محدث تشیع خاص ہی آور اتباع اوسکے شیعہ تہے اور ان مذہب مین غلو تمام رکہتے تہے اور یہی شخص بانی مبانی فتنہ قتل عثمان تہا الی آخر ما قال بالجملہ ابتداء مین فرقہ اوسکا ملقب بغلات تہا پھر جسقدر زمانہ گذرتا گیا اور تلامیذ مختلف العقائد متفرق ہوتے گئے اوسیقدر تفرق تشیع ہوتا گیا یہانتک کہ غلات چوبیس فرقہ ہوگئے پھر ایسے اور لوگ نکلے مثل امامیہ اثنا عشریہ وغیرہ کے وہلم جرّا جسطرح ملت موسوی مین بانی تشیع بنی اسرائیل فرعون تہا قال تعالیٰ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَہْلَہَا شِیَعًا اسیطرح اس ملت مین ابن سبا پیدا ہوا فرق اتنا ہی کہ وہ باسامان تہا یہہ بیسامان آپکے پاس اگر کوئی دلیل صحت دعوی کی مخالف تصریح علماء امامیہ کے موجود ہو پیش کرو **قولہ** دوسرے یہہ کہ شیخ نے بشد و مد تمام کہ ذکر فرق ہوسوم بشیعہ کا لکہا ہی سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین اثنا عشریہ کو اوسنے کچھ واسطہ نہین پس انکو شامل مخالفین کے لکہنا اور ایک اونہین سے گننا راہ تعصب سے جہوٹ بولنا سوا عداوت قلبی کے کوئی امر مقصود نہو . ہوتا جواب شکر ہے حضرت اسکے سب رد و قبول

ہین کہ تعلقات قدرت وارادہ صفت مذکور کے حادث ہوا کرتے ہین سو جسطرح تعلقات جمیع صفات کے حادث ہین اوسیطرح اس صفت کے بھی حادث ہین پس کلام ماتریدیہ کو کہ قائل بقدم صفت تکوین ہین حمل کرتے ہین قدم مبدء صفت مذکور پر کہ قدرت وارادہ ہی اور تضلیل وتکفیر اونکی نہین کرتے اسیطرح حال اوس اختلاف کا ہی جو مابین ان تینون فرقون کے واقع ہی مثلاً اشاعرہ وماتریدیہ کہتے ہین کہ کلام خدا غیر مخلوق ہی اور مراد اوس سے کلام نفسی رکھتے ہین نہ الفاظ اسلیئے کہ حدوث الفاظ کا کہ کیفیات اصوات غیر قارہ ہین بدیہی ہی اور بدیہی کا انکار نہین ہوسکتا اور حنابلہ کہتے ہین کہ ہر چند الفاظ کیفیات مذکورہ ہین لیکن عدم قرار اونکا وجود تلفظی مین ہی اور یہان الفاظ کو ایک وجود دوسرا ہی متخیلہ سامعین مین کہ بطریق تجدد امثال کے قرار دراز رکھتا ہی مثلاً گلستان شیخ سعدی کو اوسی وجود کے ساتھ کہین کہ پونے ششصد سال قبل اسکے موجود تھی یعنی یہی الفاظ کہ منت مر خدای را عز وجل تا آخرہ اول متخیلہ شیخ سعدی مین موجود ہوئے پھر متخیلہ سامعین مین علیٰ ہذا جبراً آج کے دن تک پس کلام لفظی کو علم الٰہی مین مانند کلام نفسی قدیم کے کہتے ہین اسمین کچھ انکار بدیہی کا لازم نہین آتا عموم نص کلام اللہ غیر مخلوق کو ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا بعید از فہم ہی اشعریہ ماتریدیہ سے بجا اگر سخن حنابلہ کا بدیہی ہی انکی تکفیر وتضلیل کرنا چاہیئے اسیطرح اشعریہ کہتے ہین کہ حسن وقبح افعال مین بمعنی ایجاب ثواب وعقاب ذاتی افعال کا نہین ہو الا شرعیین نسخ نہوتا اسلیئے کہ جو چیز بالذات ہی وہ مختلف ومتخلف نہین ہوتی ماتریدیہ کہتے ہین کہ واسطے ال کے پہلے وجود شرع سے کچھ حکم نہین نہ وجوب کا نہ حرمت کا جسطرح معتزلہ کہتے ہین لیکن نفس فعل کچھ ہی جو اقتضائے وجوب کرتا ہی جیسے نماز کہ مشتمل ہی مناجات پر اور شارع حکیم ہی حکم او ہ نہین لیس جو قابل وجوب ہی اوسکو واجب کیا ہی اور جو لائق حرمت ہی اوسکو حرام کیا ہی حسن وقبح بعض افعال کا ہمارے عقول ناقصہ سے مدرک نہین ہوتا اس جہت سے اشعریہ نے انکار حسن و قبح ذاتی افعال کا کیا ہی کہ عوام اپنے عقول ناقصہ سے اس میدان پر خطر مین جولان نکرین که ایمان سے باہر نجاوین چنانچہ اشارہ مرتضوی اسی طرف ہی کہ لو کان الدین بالرای لکان

فائدہ حسن و قبح افعال

می نمایند انتہی بلکہ آپکو بھی اقرار کثرت تفرق تشیع کا ہی گو اوسکو بمعارضۂ ناقص آپ دفع کیا چاہتے
ہین پس ثابت ہوا کہ رد کتب مذکورہ مین جس کسی رافضی نے معتزلہ و خوارج وغیرہ کو سنی ٹھہرا کر الزام
صاحب تحفہ قصد کیا ہی مخالف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ اگر یہہ فرق سنی ہوتے تو کتب اہل سنت
مین رد انکے مذاہب کا کیون لکھا جاتا آپنے تو کتب کلامیہ اہلسنت کو نہین دیکھا اور دیکھتے تو کیا ہوتا
لیکن کسی سنی سے دریافت کر لیا ہوتا اور اگر سنی کی بات قابل وثوق نہ تھی تو کسی عالم شیعہ سے معلوم
کر لیا ہوتا کہ کتب اہل سنت مملو مشحون ہین رد خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و سوفسطائیہ
و شیعہ وغیرہ سے کوئی دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنے دین کا رد اپنی کتاب مین آپ لکھے ہان مقلد ائمہ
اربعہ اہلسنت سنی ہین اور مذہب اہلسنت انہین مین منحصر ہی چنانچہ آپنے بھی اقرار اسکا صفحہ چہارم
مین کیا ہی و بلفظہ ہکذا الحاصل کلام سنت و جماعت مراد از پیروان این چہار کس است انتہی اسصورت مین
تشنیع تمہاری محض بے اصل ہی اسلیئے کہ انکا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقاید مین کما مر
مرارًا اور انمین کسی نے جلوہ بوقلمون مثل شیعہ گوناگون نہین کیئے اور نہ تضلیل و تکفیر ایکدوسرے
کی چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکھا ہی کہ باوجود اختلاف چہار اصل فقہ بیکدیگر نسبت تصدیق
یکدیگر میکنند انتہی اور اگر مقصود اختلاف اصول مذہب ہی چنانچہ بلفظ اشعری کہ ہر جگہہ بلفظ تکلیف
کلام زبان عداوت ترجمان پر جاری ہوتی ہی مفہوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ علماء اہل سنت
کو اصول دین مین اختلاف نہین الا بعض متفرعات مین شبہۂ اختلاف لفظی وہ بھی منجر تکفیر یکدیگر نہین
جسطرح اثنا عشریہ سب شیعہ کو کافر کہتے ہین اور سب شیعہ انکو مرتد جانتے ہین سو بنا بر اس اختلاف کے
تین فرقہ ہو گئے ہین اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ اور اصل اوسکی یہہ ہی کہ حق تعالی نے علماء اہل سنت کو
دو چیزین عنایت کی ہین ایک ذہن رسا جسکے سبب سے غور سخن کو سمجھتے ہین اور صرف الفاظ پر منجمد
نہین ہوتے دوسرے انصاف و قلت حسد جسکے سبب کلام ہر قائل کو محمل نیک پر حمل کرتے ہین اور تا
امکان تکفیر و تضلیل سے بچتے ہین مثلاً ماتریدیہ قائل ہین بصفت ہشتم باریتعالے جسکو تکوین کہتے
ہین اور اس صفت کو قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری جانتے ہین اور سمجھتے

اور بشدت نفی کرے اور مانند قول بحجیت قیاس کہ بحمد اللہ اثنا عشری اوسکا قائل ہی اور باقی منکر چنانچہ اسی جہت سے اونکو ثلث عشری کہتے ہین معہذا ایک دوسرے کی تکفیر و تضلیل نہین کرتے اسلئے کہ ابن بابویہ قمی کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسکو ملقب بصدوق کیا ہی گو بہت امور مین کذوب ہی پس جو اسکا جواب شیعہ دین وہی ہمارا جواب ہی اور ان امثال تقاریر سے کہ بطور مشتے نمونہ از خروارے ہین بخوبی ثابت ہو گیا کہ اہلسنت مین تفرق کثیر نہین اور تشعب مذاہب جس سے تکفیر و تضلیل یکدیگر لازم آوے غیر موجود ہی بخلاف شیعہ کے کہ ہر زمانے مین اصولاً و فروعاً و کثرۃً و قلۃً جلوہ تازہ بوقلمون کرتے ہین اور نیرنگ پردازی و شعبدہ سازی ہمیشہ دہوکا دیا کیے اب عیب پوشی اپنی کو تہمت تفرق و اختلاف فرق و مذاہب اہلسنت و جماعت پر باندہتے ہین قاتلہم اللہ انی یوفکون

قولہ چوتہے شیخ نے باب اول مین لکہا ہی کہ یہہ گروہ بارہ اماموں کو خلیفہ جانتے ہین اور امام مہدی کو زندہ و پنہان سمجہتے ہین الی قولہ طرفہ روباہ بازی و ابلہ فریبی کی ہی الحمد للہ کہ علماے اثنا عشریہ نے جواب معقول لکہے ہین کوئی بات نہین چہوڑی کہ ہم لوگونکو فکر جواب ہو اس زمانہ مین بسبب شیوع صنعت چہاپے بہت کتابین میسر ہین **جواب** ہمکو آرزو رہی کہ کسی جگہہ تو تمہے سواے جرب زبانی و تحکم بحت کے کوئی حرف باب تحقیق سے لکہا ہوتا یہہ نیا طریقہ رد کا اس زمانے مین نکل گیا ہی کہ قول خصم کو نقل کیا اور کہدیا کہ یہہ محض سخن سازی ابلہ فریبی روباہ بازی ہی اور رد مقدمات دلیل خصم سے قطع نظر کی اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین **قولہ** پانچوین برعکس نہند نام زنگی کافور آپکو شیعہ اولی کہکے اور ایک خلق کو جاہل سمجہکر عالم کو گمراہ کیا شیعہ اولی تابعان ثقلین ہین کہ ظاہر و باطن تولا ساتہہ اہلبیت کے رکہتے ہین اور اونکے دشمنوں سے تبرا کرتے ہین بارہ امام ایک کو بعد دوسرے کے جانشین خیر الانام جانتے ہین بقاء دنیا کا بقول سید محمد رد جہان انکی بقا تک ہی حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہبت اتاہا ما یوعدون

واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہب اتاہا ما یوعدون وایضا اخرجہ ابن ابی شیبہ و مسدد فی مسندیہما والترمذی فی نوادر الاصول و ابو یعلی والطبرانی وجماعۃ اخری **جواب** یہہ طعن تشنیع بہی

باطن اپنے او لی بالمسیح من ظاہرہ پس اشعریہ قائل تکفیر وتضلیل نہین اسیطرح سارے متکلمین صفات
باریتعالی کو زائد بر ذات سجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اثبات قدمار مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا
کفر ہی اور اثبات قدم اونکی ذات کا اور تبعیت او سکے قدم صفات او سکا ہرگز کفر نہین اور علمار ماورار
النہر نے اثبات قدمار متعددہ و توصیفات متعددہ سے احتراز کرکے صفات باریتعالی کو لا عین ولا غیر
سمجہا ہے اسلئے کہ اگر عین کہین تو نفی اونکی لازم آوے اور مذہب معتزلہ و فلاسفہ ہوجاوے اور اگر زائد کہین
یعنی غیر تو طعن وتشنیع مخالفین کے بابت اثبات قدمار متعددہ کے متوجہ ہووے اسلئے عینیت وغیریت
دونو کی نفی کی اور جمہور متکلمین سمجھے کہ مراد انکی نفی غیریت سے نفی غیریت مستقلہ ہی جسطرح جیسے کہ
ہم کہتے ہین نہ انکار صفات مذکورہ کا و لہذا نفی عینیت حقیقیہ و نفی غیریت حقیقیہ ایک چیز کی
ایک چیز سے صحیح سفسطہ ہی اسیطرح علمار ماتریدیہ کہتے ہین کہ السعید قد یشقی والشقی قد یسعد
اشعریہ کہتے ہین السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ سو ایک نے دوسرے کی
غرض سمجہی اسلئے تکفیر وتضلیل نہین کی کیونکہ ایک فریق نے نظر انجام پر کی دوسرے نے
اعتبار وسط بہی کیا اور تبدیل سعادت بشقاوت و شقاوت بسعادت کو جائز رکہا اسیطرح حال
اختلاف ایمان کا ہی کہ الایمان ہو التصدیق فقط والاقرار کاشف عن التصدیق او ہو التصدیق
والاقرار والعمل یعنی ان العمل من مکملاتہ جمہور متکلمین شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل ہین ساتہہ قول اخیر کے
اور حنفیہ قائل ہین ساتہہ قول اول کے فلہذا یہہ جزم نہین کرتے ساتہہ اپنے ایمان کے اور کہتے ہین
انا مومن انشاء اللہ تعالی اور حنفیہ کہتے ہین انا مومن حقا اسلئے کہ کمال ایمان مین کہ عمل ہی شبہ
ہی کہ ہی یا نہین اور نفس ایمان مین کہ تصدیق ہی کچہہ شبہ نہین و علی ہذا القیاس پس ادعار اثنا عشریہ
کا بابت بوقلمونی مذاہب اہلسنت و تفرق اصول غیر صحیح ہی اپنے اصول مین قطع نظر فروع
کے دیکہین کیا کچہہ اختلاف موجود ہی جیسے قول بالبدار والرجعہ کہ بعض نے اوسکا انکار کیا اور
جیسے قول بحذف آیات بسیار کلام الہی سے کہ جمہور اثنا عشریہ اوسکے قائل ہین او بعضے نے
بہی اوسکو سابق ثابت کیا ہی اور کتاب اعتقادات صدوق الکواذب قمی مین بڑا انکار اوسپر کیا ہی

صفات باریتعالی لا عین ولا غیر ذات

مسئلہ سعادت وشقاوت

اختلاف در ایمان

جیسے کیسانیہ و مختاریہ و ہشامیہ و زیدیہ و شیطانیہ و زراریہ و اسماعیلیہ و مبارکیہ و اثنا عشریہ و مہدیہ
وغیرہ اور جو حدیث مستدرک وغیرہ سے لکھی ہی اگرچہ مستدرک ہی احیاء المیت سے لیکن مُضر اہل سنت
نہین کیونکہ اوسمین تخصیص ائمہ اثنا عشریہ کی اور ذکر تبرے تولے کا نہین اور لفظ بنجوم کہ یادگار
حدیث اصحابی کالنجوم ہی موجود ہی اگرچہ ضعیف ہو اور نہ اوسمین خبر کہ غیبت امام مہدی کا ہی فلیعلم **قولہ**
مین کہتا ہون کہ گیارہ امام جوار رحمت الٰہی مین آسودہ ہوئے امام بارہوین کہ فرزند امام یازدہم حسن عسکری
ہین طفلی مین امام مفترض الطاعت ہوگئے اور سرداب سرمن رائے مین غائب ہوگئے مثل حضرت عیسیٰ و
حضرت خضر و الیاس کے زندہ ہین اور یہہ بات قدرت خدا سے کچھ عجیب نہین زندہ ہونا بدترین خلائق دجال
ملعون کا قصہ تمیم انصاری وغیرہ سے اخبار سے ثابت ہی پس ضد بدیک ہوتا ہی زندہ ہونیمین قائم
آل محمدؐ کے کہ بہترین خلائق ہی کیا جگہہ استعجاب کی ہی یہہ بات یقینی ہی کیونکہ ہمارے ائمہ برحق نے ہمکو
خبر دی ہی نواصب ناحق پیچ و تاب کہاتے ہین اور قبیل ممتنعات سے گنتے ہین **جواب** یہہ عقیدہ
مخالف نص صریح و عقل صحیح ہی اور ہمپر حجت نہین اسلئے کہ خصم پر اوسکے مسلمات سے احتجاج کرتے
ہین نہ اپنے عقائد سے کما مر مرارًا اور وجہ خلاف یہہ ہی کہ احادیث صحیحہ اہل سنت ناطق ہین اسبات
کہ عمر مہدی موعود کی وقت ظہور کے چالیس سال یا کچھہ کم زیادہ علی اختلاف الروایات ہوگی نہ صدہا
سال کی اور دعوی امامت کا عمر چہل سالہ مین کرینگے نہ طفولیت و شیخوخیت مین اور مخرج اونکا حرم
شریف کعبہ معظمہ ہوگا نہ غار سامرا اور وہ بیٹے عبد اللہ نام سید کے ہونگے نہ فرزند بلا واسطہ حسن
عسکری کے اور ظاہر ہونگے نہ مخفی اسواسطے کہ اختفا صدہا سال مین قباحات شرعی و عقلی بہت
ہین کیونکہ نصب کرنا امام کا نزدیک شیعہ کے لطف ہی اور ذمہ خدا پر واجب پھر جب امام مخفی ہوئے
تو اوسمین کیا لطف ہی لطف جب تہا کہ امام ہون اور اونسے کام امامت کا کہ تائید دین اور سر کوبی
مخالفین شرع مبین و اظہار اسلام و تذلیل معاندین ہی علی رؤس الاشہاد سر انجام ہو والا
غرض نصب امام فوت ہی اور وجود اونکا عبث اسلئے کہ سارا کارخانہ دین کا جسکے لئے امام
ہین بسبب غیبت کبری کے درہم برہم ہوا جاتا ہی ولنعم ما قیل رباعی یا رب ز خرد روزگار بود م محم...

غیبت امام مہدی

جمع و خرج زبانی ہی نہ بربانی حالانکہ شیعہ اولی ہونا اہلسنت کا کتب امامیہ سے ثابت ہی اسطرحپر
کہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کہ متفق علیہ فریقین ہی اوسمین منجملہ امور مصالحہ کے یہہ بہی تہا کہ شیعہ
امیر المومنین اور اونکی نساء و اولاد و اموال مامون رہین اور معاویہ اونپر ظلم نکرے چنانچہ اس
مضمونکو آپنے بہی صفحہ ہشتادم مین بعین اداکیاہی کہ اول معاویہ از اہل عراق و تابعان و شیعہ علی
کہ کینہ و بغض در دل سیدارد انتقام نکشد تمام اسود و احمر از وی در امان باشند مجلس مواخذہ نکند انتہی کلامکم
پس فرماؤ کہ مراد شیعہ سے اسجگہہ کون ہین مہاجرین و انصار و تابعین اخیار یا وہ لوگ جنہونے داد عداوت
دی اور مسلک فرقہ سبئیہ تہے جو ثانی باطل ہی اول متعین ہوا وہو المطلوب اور وجہ بطلانکی یہہ ہی
کہ جناب امیر نے اپنے عہد خلافت مین قدرت اظہار عداوت اصحاب کبار نہ رکہتے تہے بلکہ باعتراف امامیہ و ش
اہلسنت تقیہ پر بسر کرتے تہے چنانچہ اسی جہت سے حسن مجتبی کتاب مختوم و سر مکتوم مین مامور بمدارا
و تقیہ ہوئے بنا؏ علیہ کیونکر تصور ہو سکتاہی کہ حسن مجتبی اہل تبرا کے لئے ایسی سرپرستی علی رؤس
الاشہاد کرین اور معاویہ کو حکم فرماوین کہ تم سبئیہ پر ظلم نکرنا معہذا معاویہ کب اسکو قبول کرتے اور مہاجرین
و انصار و تابعین باحسان کہ معتقدین خلفاء راشدین تہے کیونکر اوس وثیقہ پر مہر اپنی کرتے اور گواہ
ہوتے پس متعین ہوا کہ مراد شیعہ اولی سے مقتدایان اہل سنت ہین حتی کہ ابن بابویہ قمی و شیخ مفید
و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی بہی اتنی بات پر ساتہہ اہل حق کے متفق ہین و للہ الحجۃ البالغہ
اور ظاہر ہی کہ انکے وقت مین خبر دوازدہ امام کی مطلق نہ تہی اور نہ اس عقیدہ کا مذکور تہا اور نہ یہہ
تبرا کرتے تہے اور حدیث ثقلین مین کہ ہر جگہہ زبان زد سامی ہی ذکر تبرے و ائمہ اثنا عشر کا ہی اور
کیونکر ہو کہ ابتداء لقب شیعہ سنہ سی و ہفت ہجری سے ہی اور اثنا عشریہ تبرائیہ سنہ دو صد ہجری مین
حادث ہوئے اور بعد دو تین سال کے شیعہ اولی سے شیعہ تفضیلیہ پیدا ہوگئے کہ از انجملہ ابو الاسود
دئلی واضع علم نحو ہی اور ابو سعید یحیی بن یعمر عدوانی اور سالم بن حفص اور عبد الرزاق صاحب
مصنف محدث مشہور اہل سنت اور ابن السکیت صاحب اصلاح المنطق انکے بعد شیعہ سبئیہ کہ
اعاظم اصحاب و امہات المومنین کو طعن کرتے تہے اصل تبرا انسے نکلاہی پہر فرق کثیرہ متفرق ہوئے

کرتے بلکہ راہ حق مین باتلاف نفس و مال راضی ہوتے جسطرح حضرت یحیی و زکریا و امام حسین
و زید شہید وغیرہ نے کیا قال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل
اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین باانکہ انکی موت انکے اختیار مین نہ تھی
اور نہ عالم ماکان ومایکون تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم طویل العمر ہین لیکن اختفار و استتار
نکیا اور جفاء اہل جفا پر تحمل کرکے جان عزیز کو راہ حق مین دیدیا آرے شعر گر نثار قدم یار
گرامی نکنم * گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید * اور مثال طول عمر کی بلکہ اختفار طویل کے ساتھ
عیسی والیاس و دجال کے عجائب استدلال ہی اسلیے کہ اول تو بقاء عیسی ثابت بالنص ہی
اور مقدمہ صاحب الزمان مین کوئی نص وارد نہین فاین ہذا من ذاک دوسرے عیسی کسی زمانہ مین
ظاہر تھے اور تیسرے تبلیغ رسالت مین مصروف بخلاف مہدی کے کہ ظہور انکا بمقرر امامت عموم
خلق پر ہوا چوتھے آنا عیسی کا واسطے قتل دجال کے ہوگا نہ واسطے تبلیغ رسالت کے و الا
باوجود امامت صاحب الزمان کے کیا حاجت رسالت ہی پانچوین عیسی آسمان پر مرفوع
ہین نہ مثل مہدی زمین مین مخفی بطور تقیہ کے چھٹے عالم بالا کا حکم دوسرے جہان کا ہی
تو گویا فی الواقع وہ دنیا مین زندہ باقی نہین بلکہ حکم ملائکہ مین ہین اور عالم آخرت مین
ساتوین خضر اگرچہ مخفی ہین لیکن جو کام اونکو جانب خدا سے سپرد ہی اوسکو سرانجام دیتے
ہین اور حکم رجال الغیب مین ہین کبھی ظاہر ہونگے بیہودہ بطور تقیہ معطل و بیکار کسی خندق
و غار مین محتجب نہین بلکہ یفعلون ما یومرون اونکا یہہ اختفا حکم ظہور مین ہی بخلاف مہدی
کے کہ خلاف اصلح و لطف سرداب مین وجود معطل بخوف اعداء بنے بیٹھے ہین کجا خضر و
کجا مہدی خانہ خدا گور خدا آٹھوین دجال لعین اگرچہ باقی ہی لیکن اختفار اوسکا بطور
تقیہ و جبن نہین معہذا منصوص الوجود ہی نہ موہوم موجود اور اوسکے ظہور مین قہر الہی
ہی بلکہ اوسکا اختفاء عین اصلح و لطف ہی جسطرح عدم ظہور مہدی عین قہر و غضب ہی
علاوہ اسکے آپنے نیک کو ضد بد قرار دیا ہی سو یہہ قاعدہ مقتضی اسکا ہی کہ دجال و مہدی

از بخت امیدوار بودم همه عمر بی مایه بفکر سود ماندم همه جا بی وعده در انتظار بودم همه عمر
اور نیز ضرورت اختفاء کی کیا ہی اسلیئے کہ بطور شیعہ امام اپنے اختیار سے مرتے ہین پس ڈر ہونیکا
بہی نہین اگر اندیشہ ایذائے خلق ہی تو وہ بہی ممکن نہین کہ ہنوز عالم مین شیعہ بہت ہین کہان تک
نصرت نکرینگے سہنذا اعتراض امام حسین پر عائد ہوتا ہی کہ اونہون نے کیون فرار عبادت مجاہدہ و
اجر جزیل صبر و مشقت سے اختیار نکیا بخلاف صاحب الزمان کے کہ اونکو بالقطع معلوم ہی کہ مین نزول
عیسی تک زندہ ہون اور مالک شرق و غرب ہونگا اب چاہیے کہ دعوت برملا کرین خصوصا اوس
حال مین کہ شیعہ مخلصین اونکے منتظر قدوم غیبت لزوم ہون اور بلاد عراق و خراسان و
ہند و سند خاصۃً بلاد پورب و بنگالہ و لکہنو و دکن علی الخصوص بعض محلات لودیانہ و کلکتہ و حیدرآباد و
بہوپال و غیرہ مین لیل و نہار نگرانی ہو اور ہزار طرح کی یادگاری و مرثیہ خوانی تجسس محض اس توہم سے
کہ مبادا کوئی تورانی یا اسلام لولی یا وہابی دہوکا دیکر مثل مرزا مظہر مرحوم کے قصد قتل کرے
گو موت اپنے اختیاری ہی خروج نکرنا بقول ابن مطہر مخبس حلی الجبان لایستحق الامامۃ بنا ہی اور
منصب امامت مین جسکی بنیاد شجاعت و دلاوری پر ہی بٹا لگاتا ہی حالانکہ نہ خوف جانکا ہی نہ ڈر کسی
انسانکا اور نہ کسی سنی بادشاہ نے ڈرایا ہی اور نہ اشتہار گرفتاری جاری فرمایا ہی معلوم نہین کہ
بوجہ موجہ عقلی و نقلی کیون اسقدر غیبت ٹہانی ہی اور شیعہ اثنا عشریہ کو لطف و اصلح سے محروم
رکہا ہی حالانکہ صدہا سال سے لاسیما عہد صفویہ سے آج تک سب چہوٹے بڑے دل و جان سے
مشتاق دیدار شریف ہین اور مال و جانکو نثار مقدم ہمایون کیا چاہتے ہین اور ہمیشہ بار سامرا پر
کہڑے ہوکر چیخنے چلاتے ہین کہ یا حضرت ہماری فریاد کو پہونچو اور سنیون کے ہاتہ سے چہڑاو چہوڑو
دیکہو سب مرا اپنی چہری بند بہائی کا رگیرا اودہ بلکہ روس بہی بپاس بعض قرابت تمہاری مدد کو
ہین اب کیا جائے توقف و محل تخلف و موقع اختفاء و مقام احتجاب مثل خدا ہی لیکن یہہ فریاد اصلاً
مسموع نہین ہوتی بلکہ بعضوں کے فریاد و شغال و بال شغال ست انکے حلق بیٹہتے ہین این امامت نشد
قیامت شد سنت انبیاء و اوصیاء کی یہہ تہی کہ مخالفین کے ہاتہ سے ایذا اوٹہاتے اور صبر

بحث اس حدیث مین فکر کرکے عاجز ہوکے کہا کہ بعد ائمہ امویہ وعباسیہ کے امر مشکل ہی الخ جواب
تاویلات مذکور بعد تسلیم ثبوت حدیث صحیح ہین صرف بالاغوانی وو شنام بازی سے انکار تاویل کرنا
اور بیان دلیل سے بچنا کام حیلہ سازون بہانہ بازون کا ہی حالانکہ ثبوت حدیث مذکور مین محدثین
اہلسنت کو کلام ہی اور بعد تسلیم بہی مفید اہل رفض نہین اسلئے کہ اتنی معرفت سے کہ کوئی امام مہدی
ہین اور صورت انکی نامعلوم اور نفع امامت معدوم کام نہین چلتا یون تو سنی بہی کہتے ہین
کہ امام ہونگے اور خلق وخُلق مین مشابہ احوال نبوی ہونگے اور اولاد امام حسین مین ہونگے
وغیر ذلک من الامارات التی وردت بہا الاخبار بنا بر علی ہذا انکو بہی مثل شیعہ کے انکی معرفت حاصل
ہی اور عدم نفع مین دونو شامل اور قید زمان ووقت بعض اخبار مین موجود نہین فلا عبرۃ بہ
اور جواب تفصیلی اسکا بشارۃ العین مین لکہا ہی علاوہ اسکے نزدیک شیعہ کے جسطرح آیات مین متشابہات
ہوتے ہین اسیطرح احادیث مین بہی ہوتے ہین صاحب شافی نے شرح کافی مین شرح باب
ابطال الرویۃ مین لکہا ہی کہ المتشابہات کما یکون فی الآیات کذلک یکون فی الاحادیث انتہی
اس صورت مین اگر عمر نسفی نے اوسکو متشابہات مین رکہکر مشکل کہا تو کیا جاے اشکال ہی بدون نص
صریح کے مہدی کو مصداق اوسکا ٹہیرانا قیاس صرف ہی اور قیاس نزدیک شیعہ کے صالح حجت
نہین اور تاویلات اہلسنت باوجود بالغ ورافع جدال خود ہین قولہ محی الدین عربی فتوحات مکیہ
مین لکہتے ہین ہو من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ وجدہ الحسین بن علی
بن ابیطالب ووالدہ الحسن العسکری الخ جواب اس عبارت سے فرزند عینی ہونا مہدی کا اور
والد حقیقی ہونا حسن عسکری کا خلاف دلالت ہی اسلئے کہ مقصود شیخ کا یہہ ہی کہ سلسلہ نسب صاحب
الزمان جانب اعلیٰ مین منتہی ہوتا ہی طرف حسین و فاطمہ کے اور جانب اسفل مین طرف عسکری کے
پس او نکے ولد ہین اور وہ او نکے والد اگرچہ درمیان مین وسائط حائل ہون کیونکہ اطلاق
والد کا جد وجد الجد وہلم جرا پر بہی شائع ہی قرآن شریف مین ہی وکان ابوہما صالحا مفسرین کہتے
ہین کہ صالح پشت ہفتم مین تہا ان دونو کی جسکو بلفظ اب تعبیر فرمایا اسی جہت سے ائمہ ہدی

ضد کامل ہوں اسلیے کہ ایک خیر محبت و لطف صرف ہی اور دوسرا قہر محض عین فتنہ تو چاہیے
کہ جسطرح دجال مخفی ہی مہدی ظاہر ہوں جسطرح وہ طویل العمر ہی یہہ قصیر العمر ہوں یہ
وہ پیدا ہو چکا ہی یہہ اب پیدا ہوں نہ یہہ کہ جو اوسکا حال ہو وہ انکا حال ہو کیونکہ اتفاق ہی
نہ تضاد بالجملہ مماثلت مہدی دین کی عیسی و خضر و الیاس و دجال لعین سے بنا بر فقدان وجوہ مماثلت
صغری و کبری خلاف عقل خالص از شوائب وہم و مخالف نقل صریح صحیح اہل فہم کے ہی کہان
عیسی کہان مہدی فرق زمین و آسمان کا ہی کہان دجال شیطان کہان صاحب الزمان
تشبیہ مہدی کی دجال سے دینا کام دجالونکا ہی نہ الشان صاحب ایمانکا اگر کہین کہ
مقصود اسجگہہ صرف تشبیہ طول عمر ہی نہ اور امور تو بہی گو استبعاد عقلی قیاسی نہو لیکن مسائل
اعتقادیہ مین حجت شرعی سمعی و نص جلی مقبول ہوتی ہی نہ قیاسات شیطانی دجالی شیعہ
ساری عمر انہین اوہام مین مبتلا رہے پر نہ جانا کہ ظہور صاحب الزمان نہ انتہا آمان
للسراب ان یہدی الذی سمیتموہ بجہلکم مولانا ❊ فعلی عقولکم العفا فانکم ❊ ثلثتم العنقار
والغولانا ❊ طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جسطرح اثنا عشریہ حسن عسکری کو مہدی جانتے ہین اسطرح
کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن جعفر کو اور بعضے محمد بن باقر کو اور بعضے جعفر
صادق کو اور بعضے موسی کاظم کو اور بعضے محمد بن حسن مثنی کو اور بعضے محمد بن عبد اللہ بن
حسین کو اور بعضے یحیی بن عمر کو مہدی کہتے ہین غرضکہ اس باب مین بہت شیعہ کے
مختلف ہین اور بعضے سنکر کہ عسکری کے کوئی فرزند نہین ہوا اور اونکی میراث اونکے بہائی
نے لے لی اور امامت بہی طرف اونکے منتقل ہوگئی اور بعضوں نے کہا کہ لڑکا ہوا تھا لیکن مر گیا
بہر حال شیعہ مین ہنوز بابت تعین امام مہدی گفتگو درپیش ہی کہ کون ہی اور کہان ہی

قولہ حدیث من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ وغیرہ سے وجود امام کا ہر زمانے مین لازم
ہی ستیون نے اس حدیث مین تاویلات کیے ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد بادشاہ اسلام
ہی یا مرشد شیخ وقت یا قاضی یا قرآن اور یہہ سب توجیہات ٹھیک نہین عقائد نسفی مین

وکتاب الخصائص وغیرہ لکھا ہی غیر موقوف ہی اور یہ کتب مجہول الحال ہین نقل ایسے رسائل سے نزدیک
فقہا کے ممنوع ہی میر آزاد بلگرامی نے جہان تقمیر و تطمیر احوال سید عبد الجلیل کو ضبط کیا ہی اور اونکے
تالیفات کو گنا ہی وہان نام اس رسالہ کا نہین لکھا اگر اونکی تصنیف ہوتا تو ضرور لکھتے قولہ امام
سنیون کے جو عصمت سے بہرہ نہ رکھتے تھے اکثر علما انکے صرف واسطے تستر حال اونکے سوا
پیغمبر اور کسیکو معصوم نہین جانتے اور ساتھ عصمت ائمہ اہلبیت کے قائل نہین ہین جواب
شیعہ کی عادت ہی کہ واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے اعلی درجات ہر چیز کو اپنا مذہب قرار
دیکر مسائل کثیرہ مین غلو کرتے ہین سو اونکا مذہب موہوم غیر واقع ہی بخلاف اہل سنت کے
کہ بے دیکھے بھالے قدم نہین رکھتے اور نہ واقع و نفس الامر مکذب اونکا ہوتا ہی چنانچہ اسی قبیل
سے مسئلہ عصمت ائمہ ہی کہ روایات بیشمار ائمہ سے عدم عصمت اونکی بلکہ انبیاء کرام کی ثابت
ہی اور یہ اوسکے اثبات مین سر مارتے ہین حیران ہین لیکن تطبیق جو موہوم بانفس الامر معلوم نہین ہوتی
سئل الحسین بن علی فقیل لہ کیف اصبحت یا ابن رسول اللہ قال اصبحت ولی رب فوقی والنار امامی
والموت یطلبنی والحساب محدق وانا مرتہن بعملی لا اجد ما احب ولا ادفع ما اکرہ والامور بید غیری فان
شاء عذبنی وان شاء عفا عنی فلای فقیر افقر منی اس روایت کو شیخ صدوق نے امالی مین
لکھا ہی اور مجلد عاشر بحار مین ہی قال علی علیہ السلام یا لیت امی لم تلدنی ولیت اُمی
لم تلدنی ولم یذکر النار ثم وضع یدہ علی راسہ وجعل یبکی ویقول وابعد سفراہ واقلۃ زاداہ انتہی
صحیفہ کاملہ مین ہی قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی لاشکو
سوء مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ واستعصمک من ملکتہ اور بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین
لکھا ہی وما تضمن ہذا الحدیث من قولہ واکب علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ علی قواعد الامامیۃ
القائلین بالعصمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن ائمتنا الخ اور کلینی مین ہی باسناد
عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان یونس تداخی ذنبا کان الموت علیہ بلا کا
در باب التوبہ کافی مین ہی عن زید الشحام عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان رسول اللہ یتوب

عترۂ رسول و ابن الرسول کہلاتے ہین حالانکہ انسے تا آنحضرت اصلاب و ارحام متعددہ درمیان
مین ہین پس اگر مہدی کو فرزند عسکری کہا تو یہ لازم نہین آتا کہ خاص الخاص انہین کا بیٹا ہو مطلب یہ ہے
کہ اونکی اولاد مین ہونگے **قولہ** یواقیت و جواہر مین شیخ عبدالوہاب شطروی نے لکھا ہی ہو اولاد
الامام حسن العسکری و مولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس و خمسین و مائتین
و ہو باق الی ان یجتمع بعیسی فیکون عمرہ الی وقتنا ہذا و ہو سنۃ ثمان و خمسین و تسع مائۃ سبعمائۃ
و ثلاثۃ سنین الی قولہ عبدالجلیل بلگرامی نے سر مکتوم مین لکھا ہی الی قولہ بہت اہل باطن قائل ہین
بوجود امام مہدی انتہی حاصلہ **جواب** یواقیت مین روایت مذکور کو بطور عقیدہ اہل اسلام
ذکر نہین کیا کہ ما نحن فیہ مین حجت ہو بلکہ بعد نقل کے تضعیف و تردید و تطبیق اوسکی ساتھ
اخبار صحیحہ کے کی ہی فہو لنا لا علینا قطع نظر اسکے آپنے جا بجا اس رسالہ مین لکھا ہی کہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چنانچہ اسی بنیاد پر انکار تصوف سے فرمایا ہی
کہ جو باطن مخالف ظاہر ہو وہ زندقہ ہی اور علماء دین نے لکھا ہی کہ کشف اولیاء حجت شرعی
نہین کہ اوسمین احتمال خطا و غلط کا غالب ہی خاصۃً وقت تقابل ادلہ صحیحہ متضادہ کے کہ اوسوقت
خطا متعین ہی بلا تاویل اسیطرح روایات شاذہ نادرہ غریبہ صالح احتجاج نہین ہوتی پس اگر
عبدالجلیل نے چند اہل باطن سے خلاف ظاہر الروایۃ قول بوجود مہدی فی الحال نقل کیا تو وہ
مطابق تصریح سامی و تحقیق علماء گرامی اہل سنت در خور الزام نہین اگر کسی عالم سنی نے ایسی
بات لکھی ہو یا کشف اہل باطن کو حجت قطعی کیا ہو یا رد اقوال مذکورہ کا نکیا ہو تو بسم اللہ بتاؤ
اور قاضی شوستری نے تصوف کو حصر کیا ہی تشیع مین و بالعکس پس اس بنیاد پر یہ قول
اہل تشیع کا ٹھیرا نہ اہلسنت کا چنانچہ اسی جہت سے عبارت یواقیت کو محققین نے الحاقات
رفضہ و اہل الحاد سے کہا ہی کذا فی رسالہ اقتراب الساعۃ معہذا لفظ شطروی کہ قرین لفظ
عبدالوہاب آپنے لکھی ہی معلوم نہین کہ کیا نسبت ہی حالانکہ نسبت شیخ مذکور شعرانی یا شعراوی کہتے ہین نہ شطروی اور رسالہ عبدالجلیل جسمین حوالہ کتاب البیان و اربعین و

عقیدۂ امام مہدی از کتب یواقیت ثابت نہین ہو سکتا

وفاطمہ زہرا مراد ہین نساری دنیا کے سید اور بارہ امام تعہد اعصمت اسجگہہ بمعنی حفاظت ہی
اور استعمال الفاظ مترادف المعنی کا ایکجا یکدیگر معروف ہی لیس قول شیخ قول باریتعالی ہی کہ ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان اور یہہ بات بعید نہین اسلئے کہ صدہا اولیا محفوظ اس امت مین ہوے ہین
چہ جائیکہ ائمہ کہ سرخیل اولیا ہین اور دلیل اسکی روایت شیعہ یہہ ہی کہ صاحب من لا یحضرہ الفقیہ
کتاب الحج باب فضائل الحج مین لکہا ہی دخول الکعبۃ دخول فی رحمۃ اللہ والخروج منہا خروج
من الذنوب معصوم فیما بقی من عمرہ مغفور لہ ما سلف من ذنبہ انتہی اسجگہہ بسبب عموم اس بشارت
کے عصمت مصطلح امامیہ مقصود نہین بلکہ حفاظت مراد ہی کما ہو الظاہر والا سارے جہان کے حاجی
معصوم ہوا کرین بالخصوص نفست ان کہ کسی بجا عصمت انبیا کے تو قائل ہین بخلاف
شیعہ کے انکار منصوص صحیح یا کرتے ہین قولہ مجملہ دلائل امامت وخلافت کے علم ہی کہ بدون
اسکے امام نہین ہوتا اور اس نعمت جلیلہ سے سوا ائمہ کے کوئی بعد پیغمبر بہرہ ور نہین جواب
باتفاق اہل علم زیادتی علم دو طرح سے دریافت ہوتے ہی ایک روایت فتاوی و شرعے
استعمال کرنے آنحضرت کے کسی شخص کو ایسے کام پر کہ تعلق علم سے رکہتا ہو اسلئے کہ آنحضرت
کسیکو عامل نکرتے تہے کسی کام پر مگر اوسی کو جو اعلم واکمل ہوتا اوسمین نسبت دوسرون کے
سو بالقطع معلوم ہی کہ آنحضرت نے ابوبکر کو نماز وحج وجہاد مین امیر کیا اور عمر فاروق کو صدقات
واخذ زکوۃ پر عامل کیا اور یہہ بہی معلوم ہی کہ اکثر روایات صدقات کے ابوبکر صدیق سے ماثور ہین
اور مسائل زکوۃ کو ابوبکر نے ہی خوب شرح کیا اور جو حدیث زکوۃ کہ مرتضی علی سے مروی ہی
وہ درجہ صحت کو نہین پہنچی اور اوسمین وہم واقع ہوا ہی حتی کہ کسینے علماء اسلام اوسپر عمل نہین کیا
اور وہ یہہ ہی کہ پچیس اونٹ مین پانچ بکریان ہین اور یہہ بہی معلوم ہی کہ شیخین ہمیشہ مصاحبت
ومشاورت ومدارات نبوی مین رہتے تہے اور آنحضرت بغیر علم تام کے کسیکو اپنا وزیر
ومشیر نہین کرتے تہے توجسقدر صحبت پیغمبر کی زیادہ ہوگی اوسیقدر اطلاع احکام وفتاوی تام
واوفر ہوگی سوا ابوبکر تو بعد پیغمبر کے تہوڑا سا زندہ رہے اور لوگ بسبب عہد نبوی کے

الی اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ قلت ان رسول اللہ کان یتوب لا یعود ونحن نتوب ونعود آو
علم اللہ نے صدور گناہ کا انبیاء سے قبل بلوغ تجویز کیا ہی اور معاملہ اخوان یوسف
صغر سن پر حمل کیا ہی حالانکہ ظاہر ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ اطفال صغیر السن سے ممکن نہیں
سبق الکلام فی ہذا آپ فرماتے کہ عصمت ائمہ کی بطور امامیہ کیونکر مستقیم ہی کہ اہلسنت
عدم عصمت کے تہمت لستر حال کیجاتی ہی حالانکہ کچھ ضرور نہیں کہ جو معصوم نہو وہ ہمیشہ معصیت
رہا کرے اور لستر حال وہ جگہہ ہوتا ہی جہان تہمت عصمت لگائیں کہ اس حیلے سے او
جسطرح رفضہ ادلہ قاطعہ مذکور کو بتاویلات رکیکہ متوجہ عصمت کرتے ہین وہان جہان عدم عصمت
قائل ہون کہ وہان تو صریح ہتک ستر ہی سبحان اللہ اس خوش فہمی پر کار جاء
اپنے روایات ناطقہ کو بھولکر غیر پر تہمت بے صرفہ لگانا اپنے عیب کو چھپانا ہی قولہ مقر
کہ سارے گناہ حرص و حسد و غضب و شہوت سے صادر ہوتے ہین یہہ چارون چیز
ہمارے ائمہ علیہ السلام میں اصلا نتھی لیس انکی عصمت میں شک کرنا صریح عناد ہی
ہی قال النبی انا و علی والحسن والحسین مطہرون معصومون یہہ حدیث موضوعات
جواب نفی خصال اربعہ کی بطور سلب کلی ائمہ سے دلیل جہل مرکب قائل ہی خلاف جمہور
کیونکہ یہہ خصال انبیاء میں بھی بنا بر بشریت موجود ہوتے ہین چہ جائے ائمہ لیکن مغلوب
نہ معدوم مطلق یہہ معنی عصمت کے کہ افعال و طبائع بشری سے بالکل منخلع ہون آج تک
سننے میں نہ آئے کہ آپکے ائمہ ملائکہ تھے نہ آدمی اور حدیث موضوعات موضوع مفتری ہی اور
واسطے جمع موضوعات کے بنائی گئی ہی اور بعد ثبوت عدم عصمت ائمہ کے اقوال
اونکی عدم عصمت میں شک کرنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہی قولہ یہہ قدرت خدا کی ہی زبان
بعضے اکابر سنیون سے گواہی عصمت دلوائی شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہی بحکم عصمت
لوا معرفت و ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صوری بدیگران گذاشتند جواب
شیخ نے ذیل لغت معصومین بحوالہ لکھی ہی اور اس سے صرف امام حسن و امام حسین و علی مرتضی

اور علم انکا وہبی لدنی ہی رب العلمین نے علوم اولین و آخرین ختم المرسلین کو بخشے تھے
اور علم نبی بوحی اسیطرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا صاحب الامر تک منتہی ہوا جواب یہہ ادعا مفتقر
حوالہ النص ہی دونہ خرط القتاد معہذا کیا جائی فخر ہی کہ حکماء اشراقیین و براہمہ وغیرہ اہل باطل مین
بہی ایسے علوم وہبی لدنی تھے کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتے ہے طبقہ بعد طبقہ حالانکہ اگر یہہ انتقال
ذہنی تسلیم بہی کیا جاوے تو اوسکی کیا دلیل ہی کہ اور مصاحبین نبوی اس علم سے محروم رہے اور خاص
ائمہ فیضیاب ہوے جو رات دن کے رفیق مشیر و وزیر ہون وہ جاہل ہون اور جو شریک مشورہ کمتر
ہون وہ اعلم ہون حالانکہ علم وہبی لدنی مین کہ معبر بعلم مکاشفہ والہام ہی اکثر اولیاء امت و
اہل اللہ شریک ائمہ ہین اور شیخین کو یہہ علم بروجہ اکمل و اتم حاصل تھا چنانچہ اسی جہت سے بعض سلاسل
طریقت منتہی ہوتے ہین طرف ابو بکر صدیقؓ کے اور مرتبہ صدیقیت تلو مرتبہ نبوت ہی کما نطق بہ
کتاب اللہ اور عمر فاروقؓ کو آنحضرتؐ نے محدث و ملہم اس امت کا فرمایا ہی اور کہا کہ حق انکی زبان پر ناطق
ہی قولہ تلمذ کسبی خلائق کا یہہ ہی کہ ایک نے دوسرے سے درس لیا اور محنت شاقہ کرکے علوم متداول
مین استعداد پیدا کی اور علم موروثی ائمہ کا سن جناب اللہ ہی کوئی نشان نہین دیتا کہ ائمہ ہدیٰ شاگرد
فلانے عالم کے تھے یا فلانے سے استفادہ کیا جواب تلمذ و شاگردی امور منقصت مین داخل
نہین کہ عدم تلمذ موجب افتخار ہو آنحضرت نے بہت باتین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حاصل
کی ہین اور موسیٰ نے خضر سے تعلیم پائی اور آدم ابو البشر نے جناب باری سے اور صحابہ کرام نے جناب
سرور سے اور ائمہ ہدیٰ نے اپنے آباء کرام سے جب علم گھر مین ہو تو دوسری جگہہ کیون جاوے ائمہ ہدی
بلا شبہہ تلامیذ و مرید آباء خود تھے کتب شیعہ اسپر گواہ ہین اور اگر عدم تلمذ کو اسباب مفاخرت
شمار کرین تو بہی مفید شیعہ نہین اسلیئے کہ جسطرح ائمہ بقول آپکے کسی عالم کے شاگرد نہ تھے
اسیطرح صحابہ بہی عموماً اور خلفاء ثلثہ خصوصاً کسیکے شاگرد نہ تھے اور ایک دن بہی کتاب
ہاتہ مین دابکر کسی مکتب و دبستان مین نہین گیے اور نہ کسی سے استفادہ کیا اسیطرح
اکثر صحابہ کا حال ہی اور جسطرح بقیہ سادات سواے ائمہ ہدیٰ کے شاگرد و مرید علماء دین کے ہین

محتاج روایت کشی کے ابوبکر سے نہوے اور ابوبکر مدینہ سے باہر بہی نہین گئے مگر واسطے
حج وعمرہ کے کہ لوگ اونسے روایت کرتے لیکن باینہمہ یکصد وچہل و پنج حدیث صحیح ابوبکر سے
مروی ہین کہ اجلہ اصحاب نے اونسے روایت کی ہین منجملہ اونکے علی ابن ابیطالب وعمر بن خطاب
وعثمان بن عفان ہین اور حضرت مرتضی باوجود طول عہد کے کہ قریب تیس برس کے بعد پیغمبر کے
زندہ رہے اور بلاد دور ونزدیک مین چلتے پہرتے رہے اور لوگ بسبب اختلاف اہوا وتنازع
آرا کے محتاج طرف روایت کشی وکثرت تقریبات روایت کے تہے کل مرویات اونکے پانصد و
ہشتاد وشش حدیث ہین پس اگر انکی مدت حیات کو ساتھہ مدت حیات اور مرویات اونکے اور موانع روایات
ابوبکر کو ساتھہ موانع دوسرون کے قیاس کرین تو معلوم ہوتا ہی کہ پاس ابوبکر کے دو چند علم تھا
نسبت دوسرونکے اسی پر فتاوی کا قیاس کرنا چاہیے اسیطرح حال عمر بن خطاب کا ہی اسلیے کہ
مسندات عمری پانصد وسی وسہ حدیث ہین اور فتاوی حد سے زیادہ بلکہ عمر نے ہر مسئلہ
فقہی مین تکلم کیا اور تحقیق حقیق فرمائی اور مسائل عقائد وسلوک وتفسیر کو بیان مستوفی کیا اگر
مجموع احکام عمری کو ایکجگہہ لکہین تو ایک کتاب مستقل تینون علم مین مولف ہو چنانچہ صاحب
ازالۃ الخفا نے اس باب مین سعی کی اور کل روایات وفتاوی عمری کو ایک کتاب مین جمع کیا
اور معلوم ہی کہ مدت حیات مرتضوی قریب سترہ سال کے مدت حیات عمر سے زیادہ ہی اس
مدت دراز مین مسانید علی مرتضی مین کوئی مسئلہ مختلف فیہ منقح نہین ہوا اور نہ فتاوی انکا
قاطع نزاع ٹہیرا اس سے معلوم ہوا کہ علم عمر کا اضعاف مضاعف علم مرتضوی تہا اور جب احادیث
عمر کو ساتھہ احادیث علی مرتضی کے اور فتاوی عمر کو ساتھہ فتاوی علی کے نسبت کرین
اسوقت کوئی اس بات کا منکر نہو سکے گا جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے پس ثابت ہوا کہ یہہ دعوی کہ نعمت
علم سے بعد پیغمبر کے سوائے ائمہ کے کوئی بہرہ ور نہین کذب صریح وبدیہی البطلان خلاف
نقل مستفیض ہی ایسے دعوی مہمل سے سکوت بمراتب محمود ہی **شعر** در بساط نکتہ دانان
خودفروشی شرط نیست ؛ یا سخن دانستہ گو ای مرد عاقل یا خموش **قولہ** علم عالم کسبی او

کلام الٰہی کو سیار کلام عترت ہی مردود و باطل ہین اور اگر وہ روایات ہین جنکو شیعہ نے عداوت اہلبیت سے محمول تقیہ پر کیا ہی جیسے مذاہب فقہاء اربعہ اہلسنت تو اوسکے حق ہونیمین کچھ شبہہ نہین ادعیہ صحیفہ کاملہ کو دیکھو کہ اونا طقہ ہین عدم عصمت ائمہ ہدی پر آئمہ اربعہ اہلسنت کو دیکھو کہ تلامیذ راشدین ہین ائمہ عترت کے اور وارث علوم سید المرسلین **قولہ** ابوحنیفہ کو جب کوئی مسئلہ مشکل ہوتا محمد بن مسلم وغیرہ شاگردون ائمہ سے پوچھتا **جواب** جنکو شیعہ نے تلامیذ ائمہ قرار دیا ہی جیسے نامبردہ اور ہشام احول و شیطان الطاق وغیرہ انکے حق مین احادیث صحیحہ ائمہ ہدی کتاب کافی کلینی اعور مین بابت تشنیع و تفضیل تبدیع وارد ہین اونسے استفادہ کرنا ابوحنیفہ کا بغایت بعید ہی اور بصورت صحت اس حکایت کے چاہیے کہ ابوحنیفہ بھی شیعہ ہون اسلئے کہ استفادہ بدون اتحاد ملت کے مستبعد ہی حالانکہ ملازم ہونا ان شیاطین الانس کا ابوحنیفہ سے بشہادت کتب تواریخ ثابت ہی **قولہ** اکثر سنی محمد بن نعمان سے کہ طاق قصر کوفہ مین دکان رکھتا تھا مناظرہ کرکے ملزم ہوئے انتہی حاصلہ **جواب** حدیث کشی وغیرہ سے مائل ہونا نامبردہ کا مسئلہ امامت کاظمی مین کبھی بجانب خوارج و نواصب اور کبھی بجانب معتزلہ و قدریہ اور کبھی بطرف مرجیہ و مرجیہ ثابت ہی کہ بقول انتمیا مرۃ و قیسیا اخری ہی و لیکن باہر اس دائرہ سے نجاتا تھا اور تجارت چھوڑکر اور ردی کی دکانمین بیٹھکر باہم باتے رہتا تھا باینحال تمامی اصحاب کبار امام صادق کا مایۂ افتخار قوم ہمیشہ رہتا اور تفصیل اس حدیث کی رسالہ الداہیۃ الحاطمہ مین کما ینبغی عمل مین آئی ہی سید ابن طاؤس نے کشف المحجۃ مین لکھا ہی کہ ابن سنان نے کہا مینے چاہا کہ خدمت امام صادق مین حاضر ہون مومن الطاق نے مجھسے کہا میرے لئے بھی اجازت حاصل کرنا کہا بہتر پس جب حاضر ہوا تو مینے اعلام اوسکے مرتبہ کا کیا کرا ایسا اور ایسا ہی فرمایا ہرگز اوسکے لئے اذن ملاقات مت چاہ مینے کہا قربان ہون وہ تو آپکیطرف انقطاع کلی رکھتا اور موالیان اہلبیت سے ہی اور تمہاری سرپرستی مین اہل خلاف سے جدل کیا کرتا ہی کوئی خلق خدا سے اوسپر غالب نہین ہوتا فرمایا غلط ہی بلکہ ایک طفل اوسکو مفحم کرسکتا ہی

فـ شیطان الطاق

فـ استفادہ ابوحنیفہ از معصوم

اسیطرح فقہا از متاخرین ایک دوسرے کے تلمیذ ہین اور جسطرح ائمہ ہدی کو علم وہبی لدنی غیر کسبی تھا اسیطرح اکثر اولیاء امت کو بھی یہہ علم تھا شیخ آدم دیوری و شاہ عبد الرزاق بانسوی وغیرہما معروف ہین کہ امی محض تھے معہذا انکے اجوبہ مسکتہ اور مناظرات مفحمہ بمقابلہ فضلاء عصر مشہور ہین غرضکہ اس حال مین ساری امت شریک ائمہ ہی اور کوئی وجہ امتیاز ائمہ کی اس بابت معقول نہین اور اگر علم لدنی شرائط امامت سے ہی تو اوسکی دلیل کیا ہی حالانکہ حکم شرع کا حسب اعتراف سامی ظاہر پر ہی نہ باطن پر اور اگر مدار ظاہر کا علم باطن پر ہوتا تو باقی رکھنا قرآن کا محض واسطے اثبات احکام ظاہر کی ہی فضول تھا قولہ علم امام اول کا غایت شہرت سے مستغنی از بیان ہی معاویہ کہ دشمن و ہم عصر تھا اوسنے بیساختہ کہا ما ہ خیر البریۃ بعد احمد حیدر ؂ الناس ارض و الوصی سما ؂ جواب یہہ حکایت بیساختہ آپکی ساختہ و پرداختہ ہی بے اصل محض معہذا مفید اثبات علم مرتضوی نہین نہین کہان ذکر علم امام اول ہی کہ حکایت موافق محکی عنہ ہو نہایت یہہ ہی کہ امام اول خیر البریہ بعد نبی ہین سو کسی سنی اسکے قائل نہین کیونکہ بہترین مردم ہونا اونکا عہد معاویہ مین متیقن ہی اور خیر شخص کو اعلم ہونا ضرور نہین والا ہر خیر اضافی اعلم ہوا کرے حالانکہ حدیث مین آیا ہی خیرکم خیرکم لاہلہ اب فرماوین کہ خیر البریہ کہنے معاویہ سے علم امام اول کا کہان سے ثابت ہوتا ہی قولہ مثل حیدر کے علم و فضل حسنین کا بھی عیان ہی اور علم زین العابدین کا بسبب غلبہ امویہ و تقیہ شدید اوس زمان کے اور شغل عبادت کے مشہور نہین لیکن ادعیہ صحیفہ کاملہ شاہد علم امام چہارم موجود ہی کہ کلام نبی و علی سے اوسمین سر مو تجاوز نہین اور عصر امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام موسی کاظم علیہم السلام مین آخر روز بنی امیہ و اوائل دولت عباسیہ تھا ان تینون امام سے غرائب علوم دین و تفسیر کلام الہی مشہور عالم ہی جواب عیان ہونے علوم ائمہ ہدی جسکا انکار کوئی سنی نہین کرتا جہل ما ورای ائمہ کا لازم نہین آتا کہ مفید مطلب سامی ہو معہذا اگر وہ علوم بھی مذاہب امامیہ ہین تو بالیقین بنا بر مخالفت

علم امام اول

علم حسنین و زین العابدین

آپنے نام شرح کافی کا نلیا کہ بعد مطابقت اصل کے صدق و کذب ظاہر ہوتا حالانکہ رجوع
اوسکا قول مذکور و امثالہ سے ثابت نہین اسلئے کہ ہمنو ظاہر ہی اوسکو مخالفین مذہب سے بلکہ
رد تشنیع امام کا اوسپر نقل کرتا ہی چنانچہ احتجاج سے ظاہر ہی اور بداہت عقل بھی مخالف
اسکے ہی اسلئے کہ اگر بعد ادراک صحبت امام کفر سے رجوع کرتا تو روایات امام بابت تکفیر و تضلیل اوسکی
کے کیون منقول ہوتے حالانکہ تشنیع راجع و تائب کی خلاف عقل و نقل ہی معلوم ہوا
کہ مقصود آنکا صرف فریب دہی عوام اور عیب پوشی ہشام ہی وہو الآن کما کان **قولہ** عقیدہ حنبلیکا
ملل و نحل و شرح مواقف وغیرہ مین دیکھو کہ حنبل قائل ہی ساتھ جسمیت خدا تعالی کے اور جلوس
علی العرش کے اور نزول خدا کے ہر شب بام مسجد پر بشکل امرد **جواب** یہہ عقیدہ اون حنابلہ کا
ہی جو واقع مین شیعہ تھے اور ظاہر مین حنبلی چنانچہ کتاب منہج الکرامۃ فی بحث الامامہ کے
فصل دوم آخر وجہ چہارم مین لکھا ہی قد رایت بعض الائمۃ الحنابلۃ یقول انی علی مذہب الامامیہ
فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابل فقال لیس فی مذہبکم الغلات والمشاہرات انتہی ہر چند اس
روایت مین یہہ عقیدہ حنبلی مذکور نہین لیکن اس کلیہ سے ثابت ہی کہ امامیہ بشکل حنابلہ بھی
واسطے حصول دنیا کے ظاہر ہوا کرتے ہین صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ سابق جب اہلسنت شیعہ کو
بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تھے تو ایک جماعت نے انکے علما مین سے تدبیر دفع طعن مذکور کی یہہ
نکالی کہ اون مسائل کو اپنی کتب سے محو کر دیا اور پرانی قدیم کتابونکو چھپا ڈالا اور اون مسائل کو
طرف اہلسنت کے نسبت کر دیا چنانچہ اس جنس کے مسائل افترای مرتضی غیر مرضی و ابن مطہر
حلی و ابن طاوس وغیرہ بہت لکھتے ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ اپنا حال مخفی رہے اور
ہی فکر دفع مطاعن مذکورہ مین چھپا شیعہ کا چھوڑ دین جسطرح سے یہی مسئلہ جسم الہی و
بشکل مصور امرد اور نسبت لواطت مملوک بطرف مالک اور مسئلہ لف حریر ما در و خواہر
طرف ابو حنیفہ ہی بالجملہ عقیدہ حنابلہ اہلسنت کا عدم تاویلات متشابہات قرآنی ہی جیسے ید
وجہ و استوا علی العرش جسمیت و تشبیہ اسجگہہ خطا اطلاق لفظ جسم مین ہی با وجود

ابن سنان کہتا ہی کہ مینے پھر اوسکی تعریف کی اور کہا کہ سب اہل ادیان سے اوسنے مخاصمہ کیا
کیا اور سب پر غالب آیا سو ایک طفل کیونکر اوسکو ملزم کر سکتا ہی فرمایا وہ طفل پوچھے گا کہ پہلے
تو بتاؤ کہ امام زمانی تمکو حکم اس مخاصمت کا دیا ہی وہ کہے گا نہین دیا طفل کہے گا کہ جب امام نے
تمکو اجازت نہین دی تو پھر کسلیے جھگڑتے ہو اور عصیانِ امام مین مبتلا ہوتے ہو اوس وقت
وہ ساکت ہو جاویگا اور جواب نہ دے سکیگا ای ابن سنان تو مومن الطاق کے لئے پروانگی
مت بانگ کہ کلام و جدل نیت کو فاسد کرتا ہی اور دین کو محو انتہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ
ائمہ بانیان مبانی رفض کو باوجود اس خلق عظیم کے اپنی مجالس سے نکالتے تھے اور سفارش اجلہ
اصحابکی اونکے حق مین پذیرا نفرماتے تھے لیکن یہ ملاحدہ و زنادقہ بنابر تلبیس و فریب دہی عوام
اس توسل کو نچھوڑتے تھے کما قیل **شعر** گمرہ اندرز دور برود باز آید نہ ناگزیر ست مگس در گہ
حلوائی را **قولہ** سنی اوسکو کمال عداوت و تعصب سے شیطان الطاق کہتے ہین اور شیعہ آل
محمد مومن الطاق **جواب** والد ملا محمد باقر مجلسی نے روضۃ المتقین مین اور نجاشی صاحب
تنقید الرجال نے تعداد تالیفات ہشام مین لکھا ہی کہ قدمار امامیہ اوسکو اسی لقب مبارک سے
یاد کرتے تھے اور شرک و ستون ہونا اونکا السنۂ قدما امامیہ پر روایات کلینی سے ثابت
ہی تمکو شیطانی دغدغہ کیا ہی کہ ان قدمار شیعہ قائلین لقب شیطان الطاق کو اہلسنت قرار
دیتے ہو روایات صحت اس لقب کے منتہی الکلام وغیرہ مین مفصل لکھے ہین **قولہ** خلفاء عباسیہ
کہ انکو مثل ابوبکر و عمر جانتے تھے **جواب** قاضی شوستری نے احقاق مین جابجا کلمات بے ادبی
ناموں وغیرہ سے نسبت عمر فاروق کے نقل کیے ہین اس صورتمین کیونکر انکو مثل شیخین
سمجھے جائینگے علی الخصوص جسوقت کہ مجالس المومنین سے تشیع خلفاء عباسیہ کا بڑی
دھوم دہام سے اور الزام دلوانا ائمہ اہلسنت کو تلامیذ ائمہ ہدی ہونے بر سر پرستی اہلبیت
ثابت ہو **قولہ** شارح کافی نے لکھا ہی کہ یہہ قول ہشام کا انہ تعالی جسم لا کالاجسام
قبل ادراک صحبت امام تھا جبل کفر سابق ایمان لاحق پر منافی عدالت نہین **جواب**

ابطال لقب شیطان الطاق

اہلسنت مرتبہ ائمہ ہدی کا اس سے کہین زیادہ سمجھتے ہین جو آپنے لکھا آخر یہہ لاکھون مسائل
کہ ائمہ اربعہ سے منقول و ماثور ہین بسبب نسبت تلمذ کے ساتھہ ائمہ ہدی کے گویا اونہین کے مسائل اشتاد ہین
قولہ کوئی بجز محاسن و محامد و مناقب ائمہ کے کوئی عیب و قصور طرف اونکے منسوب نہین کرتا حالانکہ
خلفا جابرین عداوت قلبی رکہتے تھے **جواب** مراد کوئی سے اگر اہلسنت ہین تو یہہ کیون عیب
جوئی و قصور بینی ائمہ کرنے لگے کہ دوست سوائے ہنر کے عیب نہین دیکھتے کما قال **شعر**
در ہنرے داری و ہفتاد عیب ؛؛ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر ؛؛ اور اگر مراد روافض و خوارج
ہین تو ان دونون نے عیب جوئی و رسوائی ائمہ مین کوئی کسر نہین چہوڑی مختصر بیان
اوسکا یہہ ہی کہ شیعہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے کہ یا معشر الشیعۃ خدیۃ حجراً نیا
لنا و فروجہن الکم اسیطرح کہتے ہین کہ حق کلثوم مین فرمایا اول فرج غصب منا تیسر
تجویز جماع مطلقہ کی نسبت جناب ائمہ کے کرتے ہین اور یہہ فی الحقیقت تجویز زنا ہی
چوتہے کہیلنا ذکر و خصیتین سے عین نماز مین ائمہ سے روایت کرتے ہین حالانکہ
نماز اعظم ارکان دین ہی نہ محل بازی خصوصاً اس بازی مین کیا لطافت ہی پانچوین تجویز بوس
لینا زن عین نماز مین چہٹے منع لوگونکا تعلیم واجبات دین سے روی شیخ الطائفۃ
ان ادیم بن حر قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المراۃ تری فیما یری النائم علیہا
غسل قال نعم لاتحدثوہن فیتخذنہ علۃ اسیطرح حبل المتین عاملی مین ہی اور یہہ مفید ہی اسکو
ائمہ راضی تہے ساتہہ نماز کے حالت جنابت مین کہ بالاتفاق کفر ہی اسیطرح رضا
بکفر بہی بالاتفاق کفر ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛؛ ساتوین کہانا
زرد مردار کا نسبت ائمہ کے آٹہوین نسبت کرنا عدم وجوب زکوۃ کا زر و سیم غیر مسکوک
طرف ائمہ کے نوین نسبت کرنا تخصیص قصاص کا ساتہہ غیر اعمی کے بقول شخصے اندہے
دلفریاد اندہا مار بیٹہے گا حالانکہ خلاف نص قرآن ہی دسوین حکم باسترقاق ولد
جسنے مسلمانکو قتل کیا ہو نسبت ائمہ کے روایت کرنا اور یہہ بہی خلاف حکم قرآن ہی

فائدہ [illegible]

اعتقاد تنزہ باریتعالی کے لوازم جسمیت سے جیسے وجہ و ید و عین بولتے ہین بدون اعتقاد
اعضا و تجزی و تبعض و جوارح کے سو مراد جسم سے موجود مستقل ہی نہ جرم ذو ابعاد ثلثہ
معتقد ہشام ناکام ہی اسلئے کہ جسمیت باریتعالی باتفاق اہلسنت مردود و باطل ہی اور تشکل
بصورت امرد وغیرہ افترائی بحت ہی وہی امامیہ کہ تقیہ حنابلہ بنگئے اسکے قائل ہین نہ اہلسنت
اور اونکی ہمپر کچہ حجت نہین اور تشبیہ و تجسیم کتب معتبرہ امامیہ مین واقع ہی کلینی نے کافی مین
روایت کیا ہی عن ابی عمار قال سمعت امیر المومنین یقول انا ید اللہ انا جنب اللہ و عن اسود بن
سعید عن ابی جعفر علیہ السلام نحن لسان اللہ و نحن وجہ اللہ و نحن عین اللہ اور طوسی نے
کتاب الزیارات تہذیب مین لکھا ہی عن زید الشحام قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
ما لمن زار رسول اللہ قال کمن زار اللہ فوق عرشہ اور شیخ مذکور خود بہی قائل دلالت اس
حدیث کا تشبیہ پر ہوا ہی کما یظہر علی اللبیب من رجوعہ الی التہذیب **قولہ** امام رضا نشر علوم
مین ایسے تہے کہ کلام معجز نظام اونکے سے کتب ضخیمہ جمع ہوئے ہین **جواب** درست ہی بعض
کذابین و وضاعین نے کتابین بناکر واسطے تضلیل خلائق کے منسوب طرف ائمہ ہدی کے کر دی
ہین حالانکہ ذمہ اونکا اس ہفوات سے پاک ہی جیسے نہج البلاغہ کہ منسوب طرف جناب امیر کے ہی
اور مولف اوسکا رضی یا مرتضی ہی اور جیسے صحیفہ کاملہ اور تفسیر امام حسن عسکری وغیرہ
و الا تواریخ سے بالقطع معلوم ہی کہ کسی امام نے کوئی کتاب تالیف و تصنیف نہین کی
اور شکوہ امامت بہی اسیکو چاہتا ہی کیونکہ بحکم من صنف فقد استہدف جو کوئی تصنیف کرتا
ہی وہ ہدف سہام لم و لا نسلم دانشمندان روزگار ہوتا ہی **قولہ** امام محمد تقی سن نہ سالگی
مین امام ہوئے اور اوسی سال حج کو گئے تین دن منا مین تیس ہزار مسائل مشکلہ کو
بتقریر شافی حل کیا **جواب** اگرچہ روایت شیعی سنی پر حجت نہین لیکن بیان اسقدر مسائل کا
کچہہ کمال نہین امام فخر الدین رازی نے ایک سورۂ فاتحہ سے دس ہزار مسئلہ نکالے ہین
اسی پر بقیہ سور قرآنکو قیاس کرو حالانکہ استخراج مسائل و بیان مسائل مین بڑا فرق ہی

ف تالیفات ائمہ کی

ف علم امام محمد تقی

سفف جانتے ہین کہ پیشوا اسکے اہلسنت مقابلۂ علم ائمہ مین جاہل مطلق تہے حال انکی بے علمی
وکم فہمی کا خود سنیون نے اپنی کتابونمین لکہا ہی اتقان مین ہی کہ ابوبکر سے معنی قولہ تعالی فاکہۃ
وابّا پوچہے گیے کہا کونسا آسمان مجہپر سایہ کریگا اور کونسی زمین میرا بوجہہ اوٹہاویگی اگر کہون مین کتاب
اللہ مین جو نہین جانتا اسیطرح عمر سے پوچہا کہ ابّا کے کیا معنی ہین کہا ہذا التکلف **جواب**
حال علم شیخین کا اور کثرت سوالات وفتاوی کا سابق گذر چکا ہی یہہ روایات ضعیفہ اوسکے مقاومت
نہین معہذا لک انسے اسیقدر ثابت ہی کہ ابوبکر نے جرات بیان معنی پر نکی اور بصورت لاعلمی کے
خواہی نخواہی دخل ندیا اور عمر نے خوضکو اوسمین تکلف سمجہا سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اکابر
دین واہل عقل کلیہی طریقہ ہی کہ بے سمجہے کسی باتمین دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے
اور یہہ خود ایک علم ہی اسکو دلیل جہل ٹہیراکر موقع طعن مین لانا جہل مرکب ہی یہہ قاعدہ
تو جاہلونکا ہی کہ واسطے اظہار قابلیت وعلم کے ہر جگہہ بن جانے بوجہے دخل در معقولات
دینے کو طیار ہوتے ہین حکمانے کہا ہے لا ادری نصف العلم ابوذر جمہر سے کسینے
کوئی بات پوچہی اونکو معلوم نہتی کہا مجہے معلوم نہین سائل نے کہا تمکو اتنی بات تک
تو معلوم نہین بادشاہ تمکو اسقدر زر خطیر کس بات پر دیتے ہین ابوذر جمہر نے کہا بادشاہ
جو کچہہ مجہکو دیتے ہین جتنا مجہے معلوم ہی اوسکے عوض دیتے ہین اگر اوسکے عوض
ہی مجہکو دین جو مجہکو معلوم نہین تو سارا خزانہ سلطنت کا وفا نکرے حق تعالی نے قرآن مین
فرمایا ہی مَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اور زبان ملائکہ معصومین سے نقل کیا ہی لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور فرمایا وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ اور ابن جریر وابن عبد البر نے محمد بن کعب
سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے ایک مسئلہ جناب امیر سے پوچہا اونہون نے
جیسا معلوم تہا ویسا بیان کیا مستفسر نے کہا یہہ مسئلہ یون نہین بلکہ یون ہی
حضرت امیر نے فرمایا اصبت واخطأنا یعنی تو نے ٹہیک کہا ہم چوکے بالجملہ اقرار
عالم کا بعض امور مین بلاعلمی خود اور توقف کرنا بیان معنی مین خاصۃً معنی قرآن مین

کہ النفس بالنفس گیارہوین نقل کرنا ائمہ سے اسبات کا کہ روز قتل عمر فاروق کہ بگمان رفضہ
مین نہم ربیع الاول ہی تین دن تک کوئی گناہ صغیرہ و کبیرہ کسی پر لکہا نہین جاتا حالانکہ
اسمین صریح اباحت کفر و جمیع معاصی ہی تین دن تک بارہوین استعمال کرنا آب استنجا کا شرب
وغیرہ حوائج و طہارات مین نسبت ائمہ کے غرضکہ اسیطرح صدہا مسائل ہین کہان تک
کوئی شمار کرے اور حال خوارج و نواصب کا یہہ ہی کہ اونہون نے دفتر کے دفتر تبرّے جناب ائمہ
وغیرہ ائمہ مین سیاہ کئے ہین اگرچہ ایراد اوس خرافات کا اساوت ادب ہی لیکن بنا بر ضرورت
ملجیہ بمقام الزام کہ نقل کفر کفر نباشد ایک دو روایت کتاب عبد الحمید مغربی ناصبی سے
لکہی جاتی ہین از انجملہ یہہ ہی کہ حضرت امیر نے حق امہات الاولاد مین مذاہب مختلفہ اختیار
کئے اور ایکبات پر قرار نہ پکڑا پہلے قائل تہے ساتہہ صحت بیع کے پہر عہد عمر فاروق مین
جب اجماع عدم بیع پر ہوا داخل اجماع ہوئی پہر عہد قاضی شریح مین قائل بصحت بیع ہوئے
اسیطرح مسئلہ توریث جد مین احکام مختلفہ صادر فرمائے حالانکہ خود ہی فرمایا ہی جسکو
دوزخ مین گہسنا ہو وہ مقدمہ جد مین دخل دے اسیطرح زنادقہ کو آگ مین جلا دیا پہر نادم ہوئے
حالانکہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ و سنی ہی کہ لا تعذبوا بالنار اسیطرح حد خمر مین اُسّی کوڑے
مارے پہر جب وہ مرگیا تو اوسکی دیت دی اسیطرح ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارکر اور حد کو
ناتمام چہوڑا کہ صریح مداہنت فی الدین ہی اسیطرح ایک شخص سے باوجود اقرار کے قصاص
معاف کر دیا اسیطرح مقدمہ مکاتب مین مذہب تہا کہ بقدر ادا حر ہی اور بقدر باقی عبد کما
ہو مذہب الشیعۃ اوسپر زید بن ثابت نے صریح الزام دیا کہ ہو عبد ما بقی علیہ درہم علی ہذا القیاس
صدہا اعتراضات اس قسم کے ہین جنکا جواب اہلسنت نے نواصب کو دیا ہی اور شیعہ جواب سے
عاجز ہین بنا بر علی ہذا یہہ دعوی کہ نسبت ائمہ کے کوئی قدح نہین کرتا سب مدح کرتے ہین
بے شرمی محض ہی اس عبارت کو یون لکہنا تہا کہ سوائے اہلسنت کے سب فرق ضالہ قدح ائمہ
کرتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ لیکن نہین کرتے تو اہلسنت نہین کرتے قولہ ان

کرتے تھے اور ہمیشہ استخراج علوم و معارف ہوتا گیا اور سپہر ہنوز فیض اس اوسیطرح جاری وساری
ہی اور نکات جدیدہ لطف تازہ نکلتے آتے ہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست ۞ خم وخمخانہ با مہر
ونشان ست ۞ اور جو کوئی اس سے یہہ سمجھتا ہی کہ عمر کو قدرت زبان عرب پر حاصل تھی اور قرآن
کسیطرح اونسے پڑھا نجاتا تھا حتی کہ بارہ برس مین ایک سورہ بمشکل سیکھی تو ایسا شخص البنان نہین جہوان
ہی حالانکہ مشتمل ہونا قرآنکا علوم قراوانپر آپکے قول سے بہی نکل سکتا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ و هفتم مین
آپنے لکھا ہی کہ جناب لایت مآب مقتضائے علم آرائے کہ عین صواب و لائق حقائق ام الکتاب تہی
سرگرم امر و نہی سے ہوتے انتہی اور ظاہر ہی کہ ام الکتاب لقب سورہ فاتحہ ہی پس جب ایسی سورہ قصیر
حاوی حقائق کثیر ہو تو سورہ بقرہ کہ اطول سورہی اور شامل ہی علوم وافر پر کما یلوح من تفسیر
فتح العزیز اگر اوسکو سیکھنے مدت درازمین باذعان و اتقان و ادراک ظہر و بطن و حد و مطلع وغیرہ
حاصل کیا تو کیا محل عجب ہی شعر درہ بیان نعاش کہ مضمون نماندہ است ۞ صد سال میتوان
سخن از زلف یار گفت قولہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین ہی کہ سال عمر عن ابی اوفی ماکان یقرء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العید وسال عن واقد اللیثی ماکان یقرء رسول اللہ فی الاضحی والفطر
جواب نماز عید سال بھر مین ایکبار ہوتی ہی اور بسبب کثرت اشتغال سال تمام کے ہر کسیکو یاد نہین
رہتا کہ ہمنے کون سورت صلوۃ العیدین مین پڑہی تہی یا عیدگاہ کو کس راہ سے گئے تھے اور کس راہ
سے پھرے اور آنحضرت نماز جمعہ و عیدین مین سور مختلفہ پڑہا کرتے تھے الا ماشاء اللہ پس اگر
عمر نے بشوق اتباع سنت کسی سے ایکبار پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون
ورت پڑہی تو اس سے جہل احکام عیدین کے لازم نہین آتا اور نہ یہہ کہ عمر نے کبھی نماز عیدین نہین
ہی حالانکہ اطلاع جزئیات قول و فعل نبوی پر نسبت ہر کسی کے بسبب حج و مرج و مرض و قرب
بعد و قلت صحبت و کثرت غیابت عسیر ہی والا سارے سنن نبوی مرتبہ متواتر مین ہوتے آدمی کو
پنجگانہ کی سورتین یاد نہین رہتین کہ ہمنے کون سورت کسوقت کس نماز مین پڑہی تہی چہ جا
نماز کی جو سال بھر مین ایکبار پڑہی جاتی ہو ہر شخصکو اپنے نفس سے یہہ تجربہ حاصل ہوتا ہی کہ

داخل منقصت نہین اور عدم علم جزئی مستلزم جہل کلی ہی نہین معہذا یہہ کیا ضروری کہ اگر معنی لفظات کے جسکو کسی مسئلۂ شرعی سے علاقہ نہین وقت سوال سائل کے معلوم نہین تو ساری عمر معلوم نہوئے ہون **قولہ** ابراہیم یتمی نے کہا کہ ایک آدمی نے نزدیک عمر فاروق کے کہا اللهم اجعلني من القليل عمر نے کہا یہہ کیسی دعا ہی جو تونے کی اوسنے کہا کہ مین نے خدا کو سنا فرماتا ہی وقليل من عبادي الشكور سو مین خدا سے چاہتا ہون کہ مجھکو ان قلیل مین کرے عمر نے کہا سب آدمی عمر سے زیادہ جانتے ہین **جواب** یہہ دعا بطور پہیلی ہی اگر عمر نہ سمجھے تو اوس سے جہل کلی لازم نہین آتا بالفرض اگر اسکو کوئی جناب امیر سے پوچھتا تو وہ بہی غالباً نہ سمجھتے اب ہم تم سے پوچھتے ہین کہ اللهم لا تجعلني من القليل کے کیا معنی ہین حالانکہ اس دعا کو کسی مسئلۂ شرعی سے بہی علاقہ نہین کہ جہل اوس سے قادح امامت ہو بلکہ اگر علاقہ ہوتا تو بہی قادح نہ تہا اسلئے کہ حضرت داؤد نص الہی خلیفہ تہے یا داؤد انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالحق مگر حکم غنم مین متاخر ہوگئے سلیمان سے کہ نہ اوسوقت نبی تہے اور نہ امام اور سلیمان باوصف حداثت سن کے سبقت لیگئے حضرت داؤد پر اور حکم خدا کو بوجہ گئے روی ابن بابویہ في الفقيه عن احمد بن عمر الحلبي قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالى وداؤد وسليمان اذ يحكمان في الحرث قال حكم داؤد برقاب الغنم وفهم الله سليمان ان الحكم لصاحب الحرث في اللبن والصوف پس اگر شیخین فہم اک جملہ دعائیہ مین متاخر ہوگئے ہون علی سے تو اسمین کیا نقصان امامت ہی جبکہ نبوت داؤد مین اس بات سے کچھہ خلل نہ آیا حالانکہ وہ حکم شرعی تہا اور یہہ دعا کے صرف ہی تو امامت مین کہ نیابت نبوت ہی کیا خرابی ہوگی **قولہ** عن ابن عمر تعلم عمر البقرة في اثني عشر سنة فلما ختمها نحر جزورا **جواب** یہہ تعلم باعتبار ادراک حقائق و دقائق و علوم معارف قرآن تہا نہ بطور تہجی حروف و کلمات دلیل اسکے یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کا ظہر و بطن ہی اور ہر حرف کا حد و مطلع ہی اور مطلع کے حدود ہین سو اسیے تعلم قرآن کا اگر صدہا سال مین ہو تو بہی بہت کم ہی چہ جائیکہ بارہ سال کی چنانچہ اسی جہت سے آج تک زمانہ نزول قرآن سے ہر قرن مین علمائے اسلام قیام ساتھہ عبادت تفسیر فرقان کے

طعن نہم بر عمر فاروق

طعن دہم کہ عمر نے سورۂ بقرہ بارہ برس میں سیکھی

فی تشیع ابن تغلب

قدح کی جانب اہلسنت نہین ولیکن قلم درکف دشمن ست **قولہ** ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال
مین بحق ابن تغلب لکھا ہی انہ شیعی صلب لکنہ صدوق فصدقتہ لنا وبدعتہ لہ الخ وقال احمد
بن حنبل و ابن معین و ابو حاتم انہ ثقۃ وذکرہ ابن عدی قال انہ کان غالیا فی التشیع ثم قال ان
قیل کیف یحکم بثقۃ المبتدع مع ان العدالۃ منافیۃ للبدعۃ ماخوذ فی تعریف الثقۃ الخ **جواب** یہہ روایت
مسروق ہی رسالہ سہم صائب علی حسن شیعی سے اور جواب اسکا ابتدا رسالہ مین گذر چکا ہی معہذالک
مراد تشیع تابعین و تبع تابعین سے اسجگہہ تفصیل مرتضوی بلا تنقیص شیخین ہی اور وجہ اوسکی یہہ
ہی کہ یہہ سب لوگ مہاجرین و انصار تھے کہ ہمراہ جناب امیر جنگ صفین مین لڑے سب قریب آٹھہ
سو آدمی کے تھے ازانجملہ قریب تین سو آدمی کے شہید ہوگئے اوسوقت بعضی لشکری شام وغیرہ
کے نسبت جناب امیر کے بے ادبی کرتے تھے جنکو اہلسنت بھی برا جانتے ہین لہذا یہہ لوگ
اور اونکے تابع اور تابع تابعین مشغول مدح خاتم الخلفا رہتے اور لقب انکا اوسوقت بمقابلہ اون
لوگونکے شیعہ مخلصین و شیعہ اولی مقرر تھا چنانچہ حدوث اس قسم خاص تشیع کا کہ مطابق مذہب اہلسنت
ہی سال سی و ہفت ہجریہ مین اتفاق ہوا پس مراد شیعہ سے نسبت اوس زمانیکے یہی لوگ ہوتے ہین
نہ وہ لوگ جو بالفعل متشیع بنے ہین یعنی رافضی اسیواسطے تاریخ واقدی و استیعاب وغیرہ مین لکھا ہی
کہ فلان من الشیعۃ او من شیعۃ علیؓ حالانکہ وہ سنی تھا طرفہ یہہ ہی کہ خود عبارت میزان مین دفع
اس وہم کا موجود ہی لیکن حق تعالے نے آنکو چشم بینا و گوش شنوا نہین بخشا یعنی **قولہ** قلنا الغلو
فی التشیع والتشیع بلا غلو کان کثیرا فی التابعین و تبع التابعین مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین
والصدق والورع فلو رد حدیث ہؤلاء مع کثرتہم لضاع کثیر من آثار النبوۃ وہذہ مفسدہ
انتہی ہان اگر تشیع اونکا باعتقاد کذائی اہل رفض حال ہو تو اوسکو بدلیل ثابت کرو اور جواب
طعن لوسوت نہ کیا اس کولی سے لٹھم لٹھا **قولہ** بعضے سنی کہتے ہین کہ گروہ شیعہ کے جنکا ذکر ہمارے
کتابون مین ہے باقی نہ رہے اب جو موجود ہین رافضے ہین اور اکثر تقلید معتزلہ کرتے ہین جواب اسکا یہہ ہی
کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ ہر زمانہ مین صدہا شیعہ تھے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ شیعہ تابعان ثقلین یا

کہ بعض اوقات میں بدیہیات سے غفلت ہو جاتی ہی اور اگر بالفرض عمر نے بسبب تردداتِ اعالی امور جہاد و غزوات و تدابیر قوتِ اسلام وغیرہ کارخانجات ضروری شریعت کے یاد نرکہا کہ عیدین میں کون سورت آنحضرت پڑہتے تہے تو بہی کوئی جہت طعن کی معلوم نہیں ہوتی اسلیئے کہ نماز پڑہنا فرض ہی اور یاد رکہنا سور مقروانکا کہ کون کون نماز میں کس کس وقت کون کون مہینے کس کس سال میں کیا کیا سورتیں پڑہی تہیں کچہہ فرض و واجب نہیں البتہ بغض و عناد کے علاج نہیں **قولہ** حال علم و فضل عثمان کا بہی عیان ہی کہ مرد بے علم تہا سُنی فخر کرتے ہین کہ اونے قرآنکو جمع و ترتیب دیا ہی حالانکہ اوروں نے اوسکے حکم سے جمع و ترتیب کیا ہی جسطرح اتقان سے اول رسالہ مین مفصل نقل ہوا **جواب** بعد تسلیم اس روایت کے جو مطاعن بابت جمع قرآن تحریف فرقان و زیادت و نقصان و حرق و خرق وغیرہ عثمان پر اہل رفض نے وارد کئے ہین وہ سب مرفوع مدفوع ہو گئے اور یہہ طعن جمیع مہاجرین و انصار پر جاتی رہی اور افضل اونمین جناب امیر ہین و الا دلیل علم عثمان جمع فرقان کافی ہی اور ثبوت اس جمع کا قول مرتضوی اور جمیع اکابر شیعہ سے ثابت کما سبق گو آپکو خبر نہو کہ از سبب جہل عثمان مثل ابوجہل ہی جبکہ علم

قولہ ملل نحل مین ہی کہ الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا علی الخصوص وقالوا بامامتہ الی قولہ شارح مواقف کہتا ہی الامامیۃ کانوا فی الاول علی مذہب ائمتہم ثم اختلفوا اور نہایہ جزری مین ہی کہ اول مروج مذہب امامیہ امام رضا ہین اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو رواج دیا اور ابن اثیر نے کہا کہ مجدد مذہب امامیہ کے صدی دوم مین علی بن موسی رضا ہین انتہی حاصلہ **جواب** مراد صاحب ملل و نحل وغیرہ کی یہہ ہی کہ امامیہ اپنے مذہب کو ان تک پہنچاتے ہین اور اونکو ماخذ اپنے مذہب کا جانتے ہین جسطرح علقمہ تابعین ہین اور عبداللہ بن مسعود صحابی ہین بانی مبانی مذہب حنفی ہین یا کہتے ہین کہ نافع و زہری قرن تابعین مین اور عبداللہ بن عمر قرن صحابہ مین بانی مبانی مذہب مالک تہے سو لکہنا ان صاحبونکا بطور اعتقاد امامیہ کے ہی کہ یہہ انکو مجدد و مروج اپنے مذہب کا جانتے ہین نہ یہہ کہ فی الواقع یہہ ایسے تہے حاشا ہم عن ذلک کیونکہ مجدد ہر مذہب کو موافق اعتقاد و زعم تابعین اوس مذہب کے صاحب اوس مذہب کا کہتے ہین اسمین کوئی جہت

حال علم عثمان

[illegible]

فریق ثانی انکو شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تہے معاویہ نے جناب امیر سے محاربہ کرکے اپنے گروہ کا لقب سنت و جماعت رکہا مراد سنت سے سنت لعن مرتضوی جماعت سے جماعت بنی امیہ ہی جب دولت عباسیہ ہوئی سنیون نے اس لقب کے اور معنی کہے کہ مراد سنت سے سنت نبی اور جماعت سے جماعت اصحاب ہی سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہی کہ جب سنہ ۴۱ مین معاویہ و امام حسن سے صلح ہوئی معاویہ نے نام اوس سال کا جماعت کہا اور صواعق مین ہی کہ سنہ ۶۱ ہجری مین جب امام حسین شہید ہوئے یزید نے نام اوس سال کا سنت کہا تو نفس الامر مین ترکیب ہیولائی اس لقب کی یہان سے نکلی ہی انتہی حاصلہ

جواب بارہا سنی ملقب ہونے تابعان علی کا بشیعہ گذر چکا اور لفظ قرآن ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء لیکن جب آپنے قرآنکو بیاض عثمانی سمجہکر ناظرہ بہی نہین پڑہا اسلئے نہ صحت لفظ ہی اور نہ بقیہ آیات جنمین ذم شیعہ ہی یاد ہین ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء قال تعالی

الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا و قال تعالی ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا

آیت اول سے حال دنیا کا معلوم ہوا اور آیۂ ثانی سے حال آخرت شیعہ کا فافہم سبحان اللہ حرف مطلب آپ اوڑائین اور تہمت سنیون پر ہو اور زیادت ضمیر قرآن مین آپ کرین اور طوفان سجا سے عثمان پر لگائین شاید حرف انہ قرآن مرتضوی مین کہ موافق نزول وحی ہی ہوگا اگرچہ بقاعدہ عرب غیر مستقیم ہو جسطرح حدیث طبرانی باتفاق محدثین باطل موضوع ہی والا وجہ ثبوت بیان کرو اور عمل امامیہ کا قرآن پر لفظا و معنی جسطرح ہی روشن تر از روشن بیان ہی اور شیعہ ابوبکر و عمر کو معلوم نہین کونسی تاریخ اہلسنت سے آپ ثابت کرینگے اسلئے کہ وجود اس لقب کا زمانہ شیخین مین تو محض مستحیل و غیر واقع ہی کہ صریح دال تہا انشقاق مرتضوی پر اور مخالف تقیہ ہی اور زمانہ جناب امیر مین اوسکی حاجت تہی کہ سب بقیہ مہاجرین و انصار ہم کاب مرتضوی تہے ملقب بشیعہ علی اور جو مخالف تہے وہ آپکے نزدیک گروہ معاویہ تہے او نکو شیعہ معاویہ لقب دینا مناسب تہا نہ شیعہ ابوبکر و عمر اور جو وجہ تسمیہ اہلسنت و جماعت آپنے بیان کی قطع نظر اسکے کہ تواریخ اوسکی مکذب ہین اور تاریخ الخلفاء و صواعق وغیرہ سے بہی وجہ مذکور اس تلقب مشہور کے پیدا ہونے کی

منقرض ہوگئے رافضی قول یہ شہید کا ہی الی قولہ معتزلہ اکثر مسائل مین تابع شیعہ ہین کیونکہ معتزلہ
شاگرد ابی ہاشم بن محمد حنفیہ ہین اور اکثر کلام ابی ہاشم کا حدیث امیر المومنین سے مطابق عقائد
شیعہ ہی جسکو سنیون نے برعکس سمجھا ہی جواب کتب اہلسنت موجود ہین خصوصا جنکے نام آپنے
فہرست مین بطور خود لکھے ہین مشہور ہین اونہین جہان کہین یہہ قول بعضی سنیونکا لکھا
بتلاؤ ورنہ جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہی سنی یہہ بات کیونکر کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اولی منقرض
ہوگئے اسلیے کہ جبتک وجود اہلسنت کا عالم مین باقی ہی اوسوقت تک شیعہ اولی کہ خاص یہی لوگ
ہین موجود ہین گواپ انہون نے اس لقب کو بسبب ابتجال روافض کے ترک کردیا ہی اور شیعیان
امامیہ کا لقب مبارک روافض سے بے وجہ ہی اسلیئے کہ علماء متبحرین انکی نے تصریح کی ہی چنانچہ
کلام شیخ اسبابعین منتہی الکلام مین موجود ہی اور مختصر سند بالفعل یہی کافی ہی کہ شیعیان
اثنا عشریہ امامیہ نے بجواب صاحب نواقض لکھا ہی شعر انا قدرانیا صاحب النواقض حین کونہ فی دیار
الروافض لخوانین قزلباش ساجدا ولادی عجل عابدا اور تیسیر شوستری مفتری نے ترجمہ مصائب
پدر اپنی مین یہہ عبارت لکھی ہی بانکہ دیدہ ام صاحب نواقض را در دیار روافض کہ خوانین قزلباش
راساجد بود وادنی عجل را عابد انتہی بلفظہ اور صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین نے لکھا ہی فی
الحدیث ذکر الرافضۃ والرافضی وہم فرقۃ من الشیعۃ رفضوا زید بن علی علیہما السلام حین نہاہم
عن الطعن فی الصحابۃ فلما عرفوا مقالتہ وانہ لایتبری عن الشیخین رفضوہ ثم استعملوا ہذا اللقب فی
کل من غلا فی ہذا المذہب واجل الطعن فی الصحابۃ انتہی اور حلال جاننا اثنا عشریہ کا لعن و
طعن صحابہ کو ظاہر ہی لیس یہی لقب بے شبہہ انکا ہی اور جب آپکو اقرار ہی کہ معتزلہ تلامیذ ابی ہاشم
ہین اور کلام ابی ہاشم مطابق مذہب شیعہ ہی تو معتزلہ بالضرور موافق شیعہ کے ٹھیرے اب خواہ یہہ
ان سے مستفید ہون یا وہ انسے لنجو نے سگ زرد برادر شغال دونو ایکہی چیز ہین **قولہ**
تابعان علی معروف بشیعہ تھے اور سنی شیعہ کے گروہ ہین اور یہہ لفظ قرآن و حدیث مین کئی جگہہ
ہی قولہ تعالی وان من شیعتہ لابراہیم اور حدیث طرفی مین ہی وشیعتنا یمیننا وشیما الناس طبع

نکی اور یہہ ایک قسم خوارج سے ہین اگرچہ ظاہر مین اعانت معاویہ کی نکی لیکن باطن مین معاون ہے الخ **جواب** پاسخ اسکا گذر چکا کہ جناب امیر نے انکو معذور رکھا اور فرمایا قعدوا عن الباطل **قولہ** ابو حنیفہ دشمنون اہلبیت کا دوست تہا **جواب** پاسخ اسکا اوپر گیا سہہ دار رسالہ انواریہ مین یہ کتب طائفہ سے ہی لکھا ہی کہ ابو حنیفہ ربیب امام جعفر صادق علیہ السلام تہے اور نسبت و ... ساتہہ اونکے رکہتے تہے یہانتک کہ خضر بن محمد بن علی خازن مشہد مقدس نے تلمیذ و ربیب ہونا ابو حنیفہ کا اخبار مستفیضہ مشہورہ مین شمار کیا ہی پس باوجود ان خصوصیات کے دوستی ابو حنیفہ کی ساتہہ دشمنان اہلبیت کے بغایت بعید ہی **قولہ** اول خدمت امام جعفر صادق مین دو سال تک تحصیل کی مرد ذہین تہا احادیث و مسائل شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دیکر تاویل و تسویل کرتا تہا **جواب** تلمذ ابو حنیفہ کا ائمہ اہلبیت سے باقرار محدثین شیعہ مثل محمد تقی در لوامع و باقر مجلسی در تذکرہ وغیرہ فی غیرہ اور حاصل ہونا اجازت اجتہاد و فتوی کا واسطے اونکے پیشگاہ ائمہ ہدی سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ ابو حنیفہ کہا کرتے تہے لولا السنتان لہلک النعمان اور جواب تسویل کا اوپر گیا **قولہ** امام نے فرمایا کہ تو ہمارے جد کے احادیث مین تاویل کر کے معنی اونکے اور طرح پر بدلو گونکے بیان کرتا ہی نعمان نے انکار کیا امام نے فرمایا کہ اگر تو پہر اسطرح کریگا تو ہم تجہکو عقوبت کرینگے **جواب** یہہ حکایت محمد بن نعمان ملقب بہ شیطان الطاق کی ہی نہ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کے کیونکہ یہہ لوگ بسبب عامی ہی عبارات ائمہ کو نہ سمجہتے تہے پس ترتیب کرنا قیاس صحیح شرعی کا انسے ممکن نہ تہا اسلیے ائمہ نے انکو قیاس سے منع فرمایا اور ابو حنیفہ وغیرہ کو بملاحظہ کثرت علم و قوت اجتہاد اجازت قیاس کی ہی چنانچہ کتب حنفیہ اور رسائل فضائل اہلبیت مین اجازت صادق علیہ السلام کی ابو حنیفہ کو واسطے قیاس کے مصرح ہی چنانچہ اسی جگہہ سے مجتہد کوفہ ہند نے کہا ہی کہ حنفیہ اعلم اند بمذہب ابو حنیفہ انتہی روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی البختری قال دخل ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا لکل ملہوف وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا

فا: ابو حنیفہ کے ربیب امام جعفر صادق ہونے کا بیان

فا: امام کے شاگرد ہونے اور اجازت کا بیان

فا: اجازت قیاس کی ابو حنیفہ کو ائمہ سے

نہین محض انکا اجتہاد بنا بر اتفاق تسمیہ سیال باسم سنت یا جماعت ہی حالانکہ یہہ لقب خاص عنایتی جناب
امیر علیہ السلام کا ہی ابو جعفر طوسی نے جامع الاخبار مین لکہا ہی کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ حیف ہی کہ انکو عداوت اہلبیت مین قول یزید و مدد
یزید یاد رہا اور حدیث نبوی مروی طوسی یاد نہی اسیطرح نہج البلاغۃ مین ہی قول حضرت امیر
بمقابلہ معاویہ کہ الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہما و غضب من خالفہما اور نیز فرمایا الزموا السواد الاعظم
فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب
اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک ملقب ہونا اہلسنت و جماعت کا باین لقب بزبان نبوی و مرتضوی سے
دوسرے باطل ہونا مذہب شیعہ کا کہ الامر بالشئی نہی عن ضدہ جبکہ ہر جگہہ جناب امیر تاکید بلیغ اتباع
جماعت کرین اور شاذ و فارق جماعت کو حصہ شیطان فرماوین تو بے شبہ اہل رفض شیعہ شیطان ٹہہرے
حتی کہ یہہ لفظ مبارک زبان مرتضوی پر بہی گذری ہی بمقابلہ اتباع ابن سبا یہودی کہ وبحکم یا شیعۃ
الشیطان یہہ کرامت حضرت امیر ہی کہ منتہائے مذہب شیعہ طرف شیطان الطاق کے ہی اور مبدا
اوسکی معلم الملکوت شیطان شہرہ آفاق سے ہی کہ استاد خاص ابن سبا تہا غرضکہ بدایت نہایت دونو
مین شیطانیت فوت نہین ہوئی وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا سے یہہ پایا کہ اگر اہل سنت
شیعہ علی ہین تو پہر انہون نے اس لقب کو کیون چہوڑا اسکی وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ جب یہہ لقب بسبب
انتحال منتحلین و دخول مبطلین مخصوص باہل رفض و اباحت و زندقہ ہو گیا اور اسکے اسما غالبہ فرق خبیثہ سے
ٹہیر گیا جسطرح لفظ مومن ساتہہ جولاہے کے اور لفظ مصلی ساتہہ تصدق خوار کے اور لفظ سیدی ساتہہ
حبشی کے اور لفظ حلال خور ساتہہ نجاست کش کے بنا برین علیہ یہہ لقب اہل سنت و جماعت سے متروک
ہو گیا اب اگر سنی اس لقب سے احتراز کرین تو کچہہ ڈر نہین کیونکہ موہم خباست و نجاست ہی اور لقب
اہلسنت و جماعت کا واسطے امتیاز حق کے باطل سے مقرر ہوا کیونکہ غلات و روافض و زیدیہ و اسمعیلیہ
وغیرہ تابعان ابن سبا یہودی کما اقرہ حسین علیخان انکو شیعہ کہتے ہین اور مصدر رسوء اعتقاد
و عمل ہوتے ہین بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قولہ تیسرے وہ لوگ جنہون نے کسی کی طرفداری

ترک اہلسنت لقب شیعہ

[illegible]

اونمین اہانت بنی فاطمہ کی لکھی اور روایات صحیحہ وفتاوی ائمہ کو بالعکس کیا اور تعریف عباسیونکی اور معاویہ کی اور ممانعت لعن یزید کی اور امثال ان اقوال کے درج کیے م خلفاء عباسیہ نے مفید اپنا جانکر تمام قلمرو مین اوسکو مشہور کیا **جواب** تالیف کرنا ابو حنیفہ کا کتب کو مخالف کتب و اخبار مستفیضہ ہی اسلیے کہ اول سب سے اسلام مین تصنیف امام مالک کی ہی کہ مؤطا شریف ہی اور یہہ متاخر ہین ابو حنیفہ سے اسی جہت سے انتساب فقہ اکبر کو بہی طرف اونکے اکثر محققین صحیح نہین جانتے معہذا اوسمین اہانت بنی فاطمہ و مدح بنی امیہ وغیرہ کی مرقوم نہین پس یہہ دعوی جس کتاب سے منقول ہوا وسکا نشان دو حالانکہ بصورت شہرت دینے عباسیہ کے اون کتب کو اپنی قلمرو مین چاہیے تہا کہ بسبب کثرت شہرت کے آج صدہا نسخے اونکے میسر آتے حالانکہ بعض لنسخ بہی مسموع نہین چہ جائیکہ تیسر کی خصوصا جس صورتمین کہ شیعہ سے دشمن در پی رسوائی ابو حنیفہ ہون معدوم ہونا کتب مذکور کا بغایت مستبعد ہی قاضی شوستری نے اپنی مصائب مین لکہا ہی قال صاحب الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی لاینال عہدی الظالمین ان اباحنیفۃ کان یفتی سرا بوجوب نصرۃ زید بن علی بن الحسین وحمل المال الیہ والخروج معہ علی اللص المتغلب المتسمی بالامام والخلیفۃ کالدوانقی واشباہہ حتی قالت لہ امراۃ اشرت الی ابنی بالخروج مع ابراہیم وقد قتل فقال یالیتنی کنت مکان ابنک انتہی کہو اسیکا نام اہانت بنی فاطمہ و مدح عباسیہ ہی یا اور کسی چیز کا نام **قولہ** کہتے ہین جس زمانہ مین کہ نعمان کتابین مسائل کی بناتا تہا ایکدن ہارون نے لکہا کہ مینے موافق تمہارے ایمار کے مسائل ائمہ کو سکو سن کیا لیکن معلوم نہین کہ امام سجدہ مین انکہہ بند رکہتے ہین یا کہلی اسبات کو دریافت کر لینا **جواب** تہے اگرچہ نام نعمان کا مکرر اسجگہہ بطور تشنیع لکہا ہی لیکن بہرحال محبین نعمانکو اسی تقریب سے حیلہ ذکر بات لگ گئی اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو المسک ماکررتہ یتضوع ؛ اس لفظ سے کہ کہتے ہین معلوم ہوا کہ یہہ نقل کسی کتاب سے منقول نہین افواہی بازاری خبر ہی سو ایسے استدلال محل الزام مین حجت نہین ہوا کرتے معہذا جب ابو حنیفہ کو خلافت ائمہ ہدی مین اسقدر مبالغہ ہی کہ ادنی ادنی خرچیات

[illegible]

تحریر یافاک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق انتہی اور شرح تجرید حلی مین
کہ ایکبار ابو حنیفہ مسجد الحرام مین بیٹھے تے اور بہت لوگ اونکو گھیرے ہوے مسائل پوچھتے
وہ اونکا جواب دیتے تہے اتنے مین جعفر صادق علیہ السلام آگے ابو حنیفہ کو معلوم ہوا کہ امام کھڑے
ہین بہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا یا ابن رسول اللہ اگر مین پہلے سے جانتا تو نہ بیٹھا رہتا
مجکو حضرت نے دیکھا بیٹھا ہوا امام کھڑے ہو فرمایا بیٹھو ای حنیفہ اور جواب دو لوگونکو کہ اسیطرح
اپنے باپ داداؤن کو **قولہ** نعمان پاس منصور دوانقی یا ہارون رشید کے گیا اور موافق ہو گیا
کہ دشمن آل نبی سے تہے اور نہ چاہتے تہے کہ لوگ طرف اونکے رجوع کرین اور اونکی مجلس مین جمع ہون
ابو حنیفہ کی تابعی کی اور ایسا کیا کہ خلاف طریقہ ائمہ کے احکام شرع جاری کرو کہ موجب ہمارے
قوت کا ہو **جواب** موافق ہونا ابو حنیفہ کا ساتھہ عباسیہ کے غلط ہی اسلیے کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ
لکہا ہی کہ ابو حنیفہ مقدمہ منصور مین اور امثال منصور مین خلفاء بنی امیہ و عباسیہ کے کہتے تہے
اگر یہہ لوگ مسجد بناوین اور مجکو حکم کرین کہ اوسکے اجر کو گنون البتہ مین نمانون کیونکہ یہہ فاسق
ہین اور فاسق اہلیت امارت کے نہین رکھتا یہانتک کہ منصور نے انکو بسبب ان باتون کے نظر سے گرا کے
قید کیا الی آخر القصہ اور یہہ مجلسی نے بہی اقرار کیا ہی کہ ابو حنیفہ عہد خلفاء عباسیہ مین معاملہ
بر ملا بیان کیا کرتے تہے یہانتک کہ انکو قید کیا اور جتنی سرپرستی اہلبیت کی اہلسنت نے ظاہر
عشر عشیر اوسکی شیعہ سے عمل مین نہین آئی انتہی اور دشمنی عباسیہ کی ساتہہ آل نبی کے غیر مسلم
کیونکہ قاضی نے مجالس مین لکہا ہی کہ منصور دوانقی در تشیع ساکت بود و از خوف زوال ملک

بخود اظہار تشیع قولاً و فعلاً نمی نمود انتہی اور ذکر ہارون مین لکہا ہی کہ از افاضل آل عباس
و در عقیدہ تشیع راسخ و از نصرت آن مذہب مسرور می بود انتہی اور حال مامون مین لکہا ہی کہ
بعد رسیدن مامون باصحاب خود گفت میدانید کہ مذہب شیعہ از کہ آموختہ ام گفتند نہ گفت از پدر
ہارون رشید انتہی موضع الحاجۃ پس شیعہ یہہ بات کب ممکن ہی کہ سرپرستی اہلسنت
کرین اور کتب رد و قدح مذہب تشیع تالیف کروادین **قولہ** نعمان نے کتنی کتابین بنائین

شعر چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ حالانکہ اول تصنیف علم حدیث مین امام مالک نے کی ہی یعنی موطا شریف مشہور ہی متاخرین ابوحنیفہ سے ان ابوحنیفہ کو علم ما کان و مایکون حاصل تہا ورنہ ضرور ان احادیث کو منظور فرماتے جسطرح متاخرین حنفیہ نے منظور فرمایا ہی معہذا یہہ احادیث متواتر نہین آپ ہر جگہہ ہر بات کو متواتر لکہدیتے ہین بلند اکیبار تعریف متواتر کی برائے دہی تہا سپہجیے کہ آپکی اصطلاح مین کس قماش کا نام ہی علاوہ اسکے رفع الیدین مین احادیث رفع وعدم رفع دونو وارد ہین جسکے نزدیک جو حدیث ثابت ہوئی اوسنے مطابق اوسکے عمل کیا چنانچہ امام کو عدم رفع معلوم ہوا وہ قائل اسکے ہوگئے شافعی کے نزدیک رفع ثبوت کو پہنچا وہ قائل رفع ہوئے متاخرین کو رفع وعدم رفع دونو پہنچا اونہون نے تطبیق دی کہ کبہی رفع کرے اور کبہی نکرے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ وشرح مسلم ملک العلماء وشرح سفر السعادت سے ظاہر ہی **قولہ** مدح ائمہ سے زبان بند کرکے فتوی دیا کہ جب نام علی کا لین علیہ السلام نکہین رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ کہا کرین **جواب** یہہ فتوی جس کتاب مین لکہا ہو نشان دو کتب شیعہ تاریخ اہلسنت کہ متاخرین ابوحنیفہ سے مملو ہین لفظ سلام اللہ علیہ وعلیہم السلام سے حق اہلبیت مین آپ نہی اگر کوئی جناب امیر بلکہ ساری ائمہ ہدی کو اس لفظ سے یاد کرے کوئی حنفی مانع نہین چنانچہ اسی جہت سے زبان صاحب تحفہ وشوکت عمریہ وصاحب منتہی الکلام وغیرہم پر یہہ لفظ بحق ائمہ برحق بے تکلف جاری ہی خاصۃً زبان اس تخلص نیاز ہند سامی پر باوجودیکہ حنفی مذہب ہی لیکن متاخرین واسطے امتیاز انبیاء کے دوسرون کے نہ بنابر عداوت اہلبیت یہہ لکہا ہی کہ صلوۃ وسلام خاص ہی ساتھہ انبیاء علیہم السلام کے اور غیر انبیاء پر بالاستقلال کہنا نچاہیے اور اسمین کوئی وجہ تخصیص ابوحنیفہ کی ساتھہ اس فتوی کے اور موجب طعن کا اس بات معلوم نہین ہوتا اسلیے کہ سارے مقلدین ائمہ اربعہ اسپر متفق ہین معہذا اگر بتبعیت وشمول کہین تو عند الجمہور جائز ہی بلا خلاف کقولنا اللہم صل علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اور وجہ یاد کرنے صحابہ کی ساتھہ رضوانکے یہہ ہی کہ

قولہ خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو مسائل مختلف کیے ہین گنتی اونکی کئی سو تک پہنچتی ہی جواب
ثم بثد وللوصی منجملہ ان چند صد مسائل کے پچاس ساٹھہ ہی مسئلے مختلف مخالف ائمہ ہی کتب حنفیہ سے
نشان دو آخر باوجود اس شہرت تمام کے کہ صحابہ نے اون کتب کو تمام قلمرو اپنی مین کہ عرب و عجم ہی
پھیلایا غایب ہو جانا اونکا محالات عقلیہ سے ہی تا تواتر کا حکم اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْن قولہ کتاب الجلیل نصر بن
شمیل مین ہی کہ امام شافعی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے تین سو تیس مسئلے ایسے قیاس فاسد سے لکھے ہین کہ سبب
کفر ہین اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی کہ ابو حنیفہ نے چار سو حدیث کو اپنے قیاس سے رد
کرکے خلاف حکم خدا فتوی دیا جواب یہہ دونو روایت جس طرح ہین رسالہ تحفۃ الشیعہ سے سو
روایت زمخشری معتزلی اہلسنت پر حجت نہین اور کتاب الجلیل غیر مشہور اور مجہول الاحوال ہی
علاوہ ان دونو روایت مین صرف ابو حنیفہ لکھا ہی نہ نعمان بن ثابت اور اس کنیت کے کئی شخص گذرے
ہین اونمین ایک یہہ تھا جسپر یہہ طعن وارد ہی اور شافعی اور محمد بن حسن تلمیذ ابو حنیفہ ہین
اونسے صدور ایسے کلام بد فرجام کا محال ہی بلکہ قول مشتہر تشنیع اونکا حق امام مین یہہ ہی
کہ الناس کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اور جعفر بن علی مشہدی شیعی توضیح الانور فی الحجج الوارد
لدفع شبہ الاعور مین مدح ابو حنیفہ کا اقرار اظہار کیا ہی اور اگر فرض کرین کہ یہہ ابو حنیفہ وہی ہین
جنکا نام نعمان ہی تو وہ صدہا مسائل کفر خلاف حکم اللہ اختیار کیا ہوے تم صدہا مین سے دس
بیس ہی سند نعمان کی مخالف حدیث و قرآن کتب حنفیہ سے نکالدو ہم سب کو مان لینگے قولہ
مین کہتا ہون کہ مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مین چند حدیث متواتر صحیح بخاری مین لکھی ہین لیکن
ابو حنیفہ نے اونکو منظور نہ رکھکر بالعکس اسکے فتوی دیا تا خلاف ائمہ ہو جواب آپکو تو اور کمالات
و دیگر علم تاریخ مین بڑا دخل ہی ابو حنیفہ سن ہشتاد ہجریہ مین پیدا ہوے اور سال یکصد پنجاہ مین
انتقال کیا چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکھا ہی اور جب چوبیس سال اونکی وفات پر گذرے
اوسوقت امام بخاری ہی سال یکصد و نود و چہار مین پیدا ہوے اور سال دو صد و پنجاہ ہجریہ مین وفات
پائی اونکے وقتمین صحیح بخاری کہان تھی جو اونہون نے احادیث رفع الیدین بخاری کو منظور نفرمایا

ذکر فرق سن و وفات ابو حنیفہ و بخاری

اوسنے ایک سنی آخر ترک ملاقات کردی بعد چند روز کے ایکدن اوسکے پاس گئے اور کہا کہ ایک
شخص نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی واسطے پیغام نسبت دختر تیرے کے اوسنے حال پوچہا انہون نے کہا
دولت حشمت مال منال اخلاق و خصال حسب نسب سب درست ہی لیکن ایک عیب ہی کہ یہودی ہی
شخص نہایت خفا ہوا اور کہا تم عجب مرد آدمی ہو کہ مرد مسلمانکو تکلیف نسبت کرنے دختر کی ساتھ
یہودی کے دیتے ہو اتنا نہین سمجہتے کہ لڑکی مسلمانکی یہودیکو نہین پہنچتی ابو حنیفہ نے آہستہ کہا کہ خواجہ صاحب
اتنا خفا ست ہوتے ہو امیر المومنین علی مرتضی کو کافر کہا اس سے مین سمجہا کہ جب دختر پیغمبر کافر کو
بہی تو اگر دختر حضور یہودیکو پہچی کیا ڈر ہی حضرتی سخت پشیمان ہوا اور اپنے مذہب سے
توبہ کی اسیطرح مناظرات انکے ساتھ قدمای شیعہ کے مثل ہشام بن الحکم و محمد بن نعمان و محمد بن مسلم
وغیرہ کے تواریخ میں مضبوط ہین یہانتک کہ شیعہ نے اہلسنت پر طعن کی کہ ائمہ اہلسنت قصد الزام
دہی الحمد کہتے اوسکا صاحب تحفہ نے باب مکائد مین جواب لکہا ہی کہ
اپنے سابق مین واسطے الزام ناحق اہلسنت کے بالعکس کیا ہی کہ شیطان الطاق وغیرہ انکو
الزام دیتے تھے حالانکہ آنکو بہی مثل جمہور شیعہ کے اقرار ہی کہ ابو حنیفہ فن کی ذہین تھے اور
مین غالب ہوتا ہی مناظرہ مین نہ الزام خوردہ حلیۃ المتقین مین ہی کہ جعفر صادق نے ابو حنیفہ
فرمایا کہ بیٹ بہر کے نکہایا کرو چنانچہ پہر اونہون نے نکہایا یہانتک کہ انتقال ہوا الغرض جیسا
ل محبت ابو حنیفہ کا ساتھ اہلبیت کے تہا اسیطرح حال انکے شاگردونکا بہی تہا یہانتک کہ جب
م موسی کاظم کو خلیفہ عہد نے محبوس کیا تو اوسوقت بہی قاضی ابو یوسف و محمد بن شیبانی اصحاب
کے پاس جایا کرتے اور زیارت و استفادہ سے مشرف ہوتے بخلاف رواۃ شیعہ کے کہ جو
سے انہون نے جانا آنا ترک کردیا تہا اور اپنے طرف سے مسائل بنا بنا کے اور ائمہ پر باندہ باندہ کے
خلق کو گمراہ کیا کرتے تھے جیسے ہشامین و شیطان الطاق وغیرہ بالجملہ جنکی مودت والفت
شیعہ سے اسطرح ثابت ہو اونکو تہمت بغض آل پاک لگانا بدنامی کا ٹوکرا اسپر اوٹہانا ہی
اہلسنت محبت اہل بیت کو کل ایمان کہتے ہین **قولہ** ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین لکہا ہی

یہی ہی کہ جسطرح بموجب نص صلوا علیہ وسلموا تسلیما انبیا کو بصلوۃ و سلام یاد کرتے ہین انکو
یاد کرین اور حضرت امیر بیشبہہ داخل صحابہ ہین اور باوجود ابوتراب ہونیکے کریم الوجہ ہین اگر اونکو
بلفظ رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کہ مشعر رضا و کرامت ہی یاد کیا تو اسمین کیا عیب ہوا نعوذ با
من سوء الفہم اسیطرح علما کو بلفظ رحمت و مشائخ کو بلفظ تقدیس اور احاد مومنین کو بلفظ غفران
یاد کرتے ہین بنظر مناسبت حال و اعمال و مال و اللہ اعلم بالصواب **قولہ** اور یہی فتوی دیا کہ علی و
حسنین و فاطمہ زہرا معصوم نہین صرف ایکجگہہ کہا ہی کہ محبت اہلبیت کی جزو ایمان ہی اور یہہ
اسلیئے کہا کہ عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواجکو اہل بیت مین گنا ہی **جواب** اس تقریر سے ظاہر ہی
کہ یہہ فتوی ابو حنیفہ نے دیا ہی نہ شافعی و مالک و احمد نے سوا اسکے معصوم ہونا انکا اقوال الہ
ثنا عشریہ سے ثابت ہی پھر ابو حنیفہ پر طعن حالانکہ جمہور اہلسنت کا یہی عقیدہ ہی کہ اہلبیت معصوم
نہین اور ازواج بھی داخل اہلبیت ہین کما مر اور یہہ عقیدہ صحیحہ کا ملہ زین العابدین سے
بقول آپکے ہم کلام ہی و وصی ہی وغیرہ کتب امامیہ سے ماخوذ ہی رہی محبت ابو حنیفہ ساتھ اہلبیت کے
سو بیان اوسکا بطریق متواتر کے یہہ ہی کہ باجماع مورخین طرفین ثابت ہی کہ جب زید بن علی نے
مروانیون پر خروج کیا ابو حنیفہ نے بارہ ہزار دینار خرچ سے اونکی مدد کی اور کوفہ مین مناقب
و مدائح اہلبیت بیان کرنا شروع کیا کہ اسمین باعث نصرت زید بن علی کی جب نصرت دین اسلام
ہی چنانچہ ابو حنیفہ اسی بابت عہد منصور دوانقی عباسی مین قید ہوے بلکہ منصور نے انکو زہر سے
شہید کیا اسی بات پر کہ اہلبیت کے کمال رسوخ رکہتے تہے جب ہیرے اول لوان خراسان و
سیستان مین منصور پر خروج کیا اونہون نے لوگونکو ترغیب دی کی اتباع مبایعت زید پر اور
ہارون رشید انکو قاضی کرتا تہا انہون نے قبول نکیا یہانتک کہ اوسے کوڑے مارے اور وجہ
عدم قبول کی یہہ تہی کہ سادات اوس ضلع مین بہت تہے انہون نے کہا کہ مین عجمی ہوکر اہلبیت رسول
عربی پر حکمرانی نہین کرونگا کہ سوء ادب ہی اسیطرح انکے ہمسائگی مین ایک شخص حروری مذہب
رہتا تہا نہایت غالی ناصبی اور حضرت امیر کو کافر جانتا تہا ابو حنیفہ نے ہر چند اوسکو سمجہایا نصیحت کی

عمر اونپر یہہ ہو نگا اور کتب امامیہ بہین نہ اہلسنت اسلیئے اونہہ تقریران دونو مین بعینہ موجود ہین
موضع کو متعین کرو جواب تو اور سارے اگلے پچھلون نے کہا ہی کہ جو چیز نشہ لاوے وہ خمر ہی انگور کا رس
ہو یا اور کوئی چیز اور قلیل کثیر اوسکا مثل شراب کے حرام ہی اور اس مقدمہ مین بہت احادیث وارد
ہین اور اباحت ماسوا خمر کے جیسے اور مشروبات جب نشہ دا نہون نزدیک حنفیہ کے اوس وقت
ہی کہ مقصود اوسکے استعمال سے حصول قوت عبادت ہو نہ قصد لہو و لعب و سنہ حرام ہی بالاجماع
سو ہندا یہہ قول ، ہی غیر مفتی بہ ہی اور رجوع ابو حنیفہ کا اوس سے ثابت ہی اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ اگر فسق و فجور و لہو کے لیئے پیے تو کم و بیش اوسکا سب حرام ہی اور وہان بیٹھنا حرام ہی
اور اوسکی طرف جانا حرام ہی بالجملہ باوجود اس سب کے طعن حضرت پر اس طرف شیخین و حنفیہ کے کرنا دلیل
کمال عقل ہی شعر وان سلم الانسان من سوء نفسہ ۞ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم ۞ طرفہ یہہ
ہی کہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی و جعفی و ابن عقیل نے علمائے شیعہ سے انکی ہی طہارت
خمر پر حالانکہ نجاست خمر بکریمہ انما الخمر والمیسر ثابت ہی کیونکہ خمر کو رجس فرمایا ہی اور رجس اشد
نجاست کو کہتے ہین چنانچہ خوک کے حق مین فرمایا ہی انہ رجس بلکہ خود ابو جعفر طوسی نے اسی
کریمہ سے استدلال کیا ہی نجاست خمر پر اسیطرح مثلث شراب نزدیک امامیہ کے حلال ہی
کذا فی جامع العباسی قولہ حدیث کل مسکر حرام کو نا معتبر و ضعیف جانتے ہین حتی کہ ابو حنیفہ نے
وضو نبیذ سے جائز کہا ہی اور ہدایہ و فتاوی ... مین لکھا ہی کہ نبیذ ایک قسم شراب کی ہی
کہ عمر بن خطاب اوسکو مرتے دم تک پیتا تہا کما فی جامع الاصول الخ جواب یہہ حدیث مسلم
جمہور اہلسنت ہی اور انکے یہان یہانتک احتیاط ہی کہ جس چیز مین نشہ ملجاوے وہ بہی حکم حرام مین
ہی جیسے نان پاؤ اگر خمیر اوسکا تاڑی وغیرہ مسکرات سے یا معجون و ماء اللحم منشی و سبزی
وغیرہ بہنگ بوزہ اگر عقل انکی کہانے پینے سے جاوے تو حد بہی ماری جاوے اور جو نشہ لاوے
تو حد جاری ہو نزدیک امام محمد کے اور نزدیک شیخین کے تعزیر کیجاوے بس آپکی تحقیق مین
بس کیسے نص حدیث کو نا معتبر ضعیف کہا ہو اوسکا نام عنایت ہو غالبا بعجب ہے شعر

ان جمعا اتفقوا علی طعن ابی حنیفۃ **جواب** نام کتاب کا الدر المنتظم ہی نہ کتاب المنتظم اور اوسمین یہہ روایت
موجود نہین دجال بدایونی نے تحفۃ الشیعہ مین صرف اوسکو طرف ابن جوزی کے نسبت کیا ہی
سو روایت شیعی دلیل نہین طرفہ یہہ ہی کہ عبارت غلط اور وجہ طعن مخفی **قولہ** رسالہ غزالی طعن ابو
حنیفہ مین مشہور ہی **جواب** یہہ شہرت امامیہ مین ہوگی نہ اہلسنت مین اسلیئے کہ احیاء العلوم
غزالی موجود ہی اوسمین مناقب ابوحنیفہ کو بکمال بسط و شرح لکھا ہی پہر وجہ تالیف رسالہ طعن کی
کیا ہی لیکن یہہ سچ ہے کہ غزالی مذکور دوسرا شخص معتزلی ہی اور یہہ ابوحنیفہ عاصری ہی نہ کوفی
قولہ قال ابو حامد الغزالی فی آخر کتاب المنحول الخ **جواب** یہہ کتاب محمود غزالی معتزلی کی ہی
امام ابو حامد حجۃ الاسلام غزالی کی چنانچہ خود غزالی نے اوسکے تالیف سے انکار کیا ہی معہذا
یہہ طاعن غزالی معتزلی ہی حق مین ابوحنیفہ کوفی کے نہین بلکہ ابوحنیفہ ہی عاصری بصری کے
حق مین ہی فقیر ملا حماد و جیہ نے شرح کلینی مین لکھا ہی کہ یہہ ابوحنیفہ اندلسی تھا جو
عاصر مین کہ بعض وقت بصرہ مین رہا کرتا تہا اور فقہ کو اچھی طرح سمجہتا تہا لیکن اجتہاد کرتا تہا
انتہی سو مجموع تشنیعات غزالی و جیلانی و قاضی عضد اوسکے حق مین ہین نہ ابوحنیفہ کوفی کے
باب مین و من ادعی خلافہ فعلیہ البیان و علینا ردہ بالبرہان **قولہ** مالک کہتا ہی کہ ضرر ابوحنیفہ
کا است محمد مین زیادہ شیطان سے ہی ابن مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین کمتر فتنہ دجال
سے رائے ابوحنیفہ سے نہین مشہور ہی **جواب** مالک و ابن مہدی دونو حال شیعہ مین ہین اور
روایت شیعی سے حجۃ الزام اہلسنت قصد کرنا بیحیائی سے نہایت ہی معہذا صاحب قاموس
نے لکھا ہی ابوحنیفہ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم امام الفقہاء نعمان انتہی فرمائیے اوسکی
کیا دلیل ہی کہ یہہ ابوحنیفہ امام اہلسنت ہین لا غیر اشتراک اسماء و کنی سے ابتک دھوکا دینا
شیعہ کا نگیا **قولہ** ہدایہ مین لکھا ہی کہ شراب جوش دی ہوئی طبیخ طاہر حلال ہی بلکہ کافی حاشیہ
ہدایہ مین تصریح کی ہی کہ مذہب شیخین کا یہی ہی کہ خمر عبارت ہی خام سے اور سوائے آب انگور
آتش نا دیدہ ہر مسکر حلال ہی اگرچہ مثل خمر کے اشتداد و غلیان و کف لاوے **جواب** شاید

سقط ولا بسقط الحد بالعقد مع العلم بفساده ولا باستیجار ها للوطی مطاوله ومتوهم المحل انتهی اور جواب
تحقیق یہ ہی کہ نزدیک ابو حنیفہ کے وطی کنیز برادر وعم بشبہہ حد لازم آتی ہی چہ جائے وطی محارم بعقد لیکن
امام یہہ کہتے ہین کہ جو تزوج محارم لاعلمی سے کرے اوسپر حد نہین لیکن تعزیر شدید واجب ہی اور
صریح لفظ ام عبارت امام نہین امام رازی کی عبارت اسجگہہ قاصر واقع ہوئی معہذا یہہ صورت بطریق فرض
ہی اور فرض کا وقوع لازم نہین آخر شیعہ تو اوس سے زیادہ کچھہ کہتے ہین کہ وقف کرنا فرج جاریہ کا
بالاجماع درست ہی وہ خرچی جاوے اور متعہ کرائے اور کمائی اوسکی واقف کھاوے کہ حلال طیب ہی
اسیطرح ام ولد کو کسی کا نوکر کراوے خدمت پر یا اصیل گری پر اور فرج اوسکی دوسرے شخص کو
حلال کردی تو خدمت واسطے اول کے اور فرج واسطے دوسرے کے ہو جاویگی اسیطرح متعہ
دوریہ درست ہی ہر چند اثنا عشریہ زمانہ حال منکر اس مسئلہ کے ہین لیکن محققین امامیہ قائل ہین
سن بتایکے کہ بے شبہہ یہہ مسئلہ کتب شیعہ مین موجود ہی گویا یہہ مثل ہندی اسی جگہہ سے نکلی ہی کہ
ایک جورو سارے کنبے کو بس ہی بالجملہ عاریت دینا فرج اما کا اور حلال کرنا فروج حرم کا ضیف
احباب کے لئے اعتقادیات و مجدد عبادات ہی حتی کہ ابن بابویہ قمی صاحب المقنع نے ایک رقعہ
امام زمان صاحب الزمان سے نقل کیا ہی جسکے پڑہنے سے بال بدن پر کھڑے ہوتے ہین
نعوذ باللہ یہہ دین ہنود آئین راجہ اندر بوندی ہوا **قولہ** وہ جو سنی کہتے ہین کہ ابو حنیفہ شاگرد رشید
امام جعفر صادق علیہ السلام تھا اور امام نے اوسکے اجتہاد کو پسند فرمایا محض بے اصل و سخن
سازی ہی شاید حسن ظن یا نہین تصور اجتہاد کا اوسکے دل مین تھا حلقۂ درس امام مین حاضر ہوتا تھا
جواب سخن سازی سنیونکی اس باب مین جب مسلم ہو کہ خلاف اس دعوی کے انکی کتابون سے
ثابت کرو والا یہہ آپکی سخن سازی ٹہیریگی علی الخصوص جب یہہ دعوی باقرار اکابر علمائے
امامیہ ثابت ہو تو اوسوقت دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی ابن مطہر حلی نے نہج الکرامہ
مین اعتراف کیا ہی اسبات کا کہ ابو حنیفہ و مالک نے اخذ علم حضرت صادق سے کیا ہی اور
شافعی شاگرد مالک ہین اور احمد بن حنبل شاگرد شافعی ہین اور نیز ابو حنیفہ کو حضرت باقر

بھنگ جیت اگر نیست این بس کہ تراشد دے زوسوسہ عقل بیخبر دارد آپنے کوئی اثر مسکر یا بھنگ وغیرہ کے کہالیا ہی کہ دنیا اولٹی نظر پڑتی ہی عرب کا دستور تہا کہ چہوہارے کو چیر کر پانی مین بہگو رکہتے اوسکا شیرہ پیتے اسکا نام نبیذ ہی سو ابوحنیفہ نے وضو کو اوس سے اسلئے جائز کہا کہ من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی لاباس بالتوضی بالنبیذ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توضاء بہ اور ترمذی و احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمہاری چہاگل مین کیا ہی ابن مسعود نے کہا نبیذ ہی فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی پہر وضو آنحضرت نے نبیذ سے کیا ابوحنیفہ یہہ شرط کرتے ہین کہ جب وضو کرے کہ آب خالص میسر نہو اور خارج مصر و قریہ ہو حتی کہ قاضی خان نے رجوع ابوحنیفہ کا اس سے نقل کیا ہی بلکہ اس مسئلہ کو عقائد مین لکہا ہی لانحرم نبیذ التمر الی قولہ فعدم تحریمہ من قواعد اہل السنۃ خلافا للروافض انتہی پس اگر نبیذ کو حکم شراب ہوتا یا اوسمین سکر ہوتا تو آنحضرت اوس سے کیون وضو کرتے اور کیون اوسکو پیتے خصوصا عمر بن خطاب کہ بانی مبانی حرمت خمر تہے حالانکہ احادیث کثیرہ سے پینا آنحضرت کا نبیذ کو بلکہ حکم کرنا بہ شرب نبیذ ثابت ہی عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربہ زبیبا فردا و تمرا فردا او بسرا فردا اخرجہ مسلم اس سے معلوم ہوا کہ دو چیز کو نہ ملاوے کہ اوسمین نشہ جلد پیدا ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک ملا دینا بہی اور نزدیک امام اعظم کے حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام بنا بر علی ہذا اعتراض شیعہ نبیذ پیغمبر پر لائق تہا اور نبیذ کو اسما شراب سے کہنا مخالف لغت ہی **قولہ** تفسیر کبیر مین لکہا ہی قال ابوحنیفۃ اذا تزوج الرجل بامہ و دخل بہا لا یلزمہ الحد وقال الشافعی یلزمہ **جواب** پاسخ الزامی یہہ ہی کہ مذہب امامیہ کا بہی اس مسئلہ مین یہی ہی مگر وہ حد مین توہم واطی کو واسطے صحت عقد کے محرمات موبدہ پر شرط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ توہم واطی دافع تشنیع امام رازی نہین ہو سکتا پس جو جواب کہ شیعہ اسکا دیوین وہی ابوحنیفہ کیطرف سے سمجہین اب شاہد اس دعوی کا جو حلی نے ارشاد الاذہان کے اوائل کتاب الحدود مین لکہا ہی فلو توہم العقد علی المحرمات الموبدۃ صحیحا

بات بہی در خوریذیرائی نہین شرح نہج الحق مین دیکہو کہ حلّی نے ادسمین کیا افادہ فرمایا ہی اما
الفقہاء فکلہم یرجعون الیہ اما الامامیۃ فظاہر واما الحنفیۃ فان اصحاب ابی حنیفۃ اخذوا عن ابی حنیفۃ
وہو تلمیذ الصادق علیہ السلام واما الشافعیۃ فاخذوا عن محمد بن ادریس الشافعی وہو قرء علی محمد
بن الحسن تلمیذ ابی حنیفۃ وعلی مالک فرجع فقہہ الیہما واما احمد بن حنبل فقرء علی الشافعی فرجع
فقہہ الیہ واما مالک فقرء علی اثنین احدہما ربیعۃ الرای وہو تلمیذ عکرمۃ وہو تلمیذ ابن عباس وہو
تلمیذ علی علیہ السلام والثانی مولانا جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام انتہی اور فضل بن
روزبہان نے اسکے جواب مین فرمایا ہی اقول یفہم من ہذا ان کل من قرء علی احد یرجع فقہہ
الیہ فرجع فقہ جمیع الائمۃ علی ہذا التقدیر الی الصادق علیہ السلام وفقہ الصادق عندہ
لاشک انہ حق وصدق فلم یبق لہ بعد ہذا الکلام اعتراض علی الائمۃ انتہی اور عجائب امور سے یہہ ہی
کہ قاضی شوستری نے باوجود اس تعصب تمام کے رجوع فقہ فقہاء اربعہ کو طرف حضرت امیر کے
تسلیم کیا ہی اور مجالس مین کوفی ہونیکو دلیل تشیع ٹہرایا ہی اگرچہ ابوحنیفہ کوفی ہون **قولہ**
اگر بقول اشاعرہ طریقۂ امام پر ہوتا یعنی ابوحنیفہ تو خود دعوی اجتہاد و امامت کا کرکے
خلاف امام کبہی مسائل جاری نہ کرتا بلکہ ہمہ تن ترویج وترقی مذہب امام مین کوشش کرتا اور مسائل
مطابق حکم امام کہتا **جواب** مجالس المومنین سے ظاہر ہی کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر کے تہے
اور اونکے سامنے مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہے اور اونکے حضور مین اجتہاد کیا کرتے تہے اور
بعض مسائل مین خلاف جناب امیر تجویز واجتہاد کرتے تہے اور نیز ہشام احول وابن سالم وہشیمی
زرارہ باوجودیکہ اصول عقاید مین مثل تجسیم وصورت وحدوث علم باریتعالی وغیرہ صریح مخالف
لہ تہے اور سرزنش ونفرین انکی کلینی وغیرہ مین بروایات ثقات ثابت ہی معہذا انکی شاگردی
نسبت مین طرف حضرات ائمہ کے اور قبول کرتے ہین انکی روایت کے کوئی شیعہ سالس نہین لیتا تو
حنیفہ ومالک کو کہ اختلاف انکا محض فروع مین ہی نہ اصول مین کیون اعتبار سے گرایا جاوے
لانکہ مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کے ضرور ہی **قولہ** نام امام کا اپنے لیئے گوارا نکرتا شعر ہمچون امام

فائدہ خلاف ابوحنیفہ از امام ہوئی

زید شہید سے تلمذ حاصل ہی پس جبکہ امامیہ حق مجتہدین شیعہ مین زمانہ غیبت امام مین جامع شرائط
اجتہاد ہوتے ہین اعتقاد وجوب اطاعت کا رکہتے ہین تو وہ مجتہد جسنے حضور ائمہ مین شروط اجتہاد
حاصل کئے ہون اور اونسے اجازت فتوی و اجتہاد لی ہو مذہب اوسکا کیونکر اولی باتباع نہ
ابوحنیفہ کو باعتراف شیخ حلی باقر وزید شہید و حضرت صادقؑ اجازت فتوی کی دی ہی پس جامعہ
ابوحنیفہ کا شروط اجتہاد کو بنص امام ثابت ہوا جو اونکو واجب الاطاعت سمجہنے وہ رد شہادت معصوم
کرتا ہی اور یہہ کفر ہی خصوصاً وقت غیبت امام کے البتہ مذہب اونکا اولی باخذ ہی مذہب ابن جنید
وابن عقیل وابن معلم سے بشد الانصاف کرو کہ اگر روایات اہلسنت کا اس باب مین اعتبار نکرین تو روا
امامیہ البتہ مقبول ہین جمہور امامیہ راوی ہین کہ جب ابوحنیفہ پاس منصور خلیفہ کے گئے وہان
عیسی ابن موسی موجود تہا اوسنے خلیفہ سی کہا کہ یہہ شخص آج اعلم الدنیا ہی منصور نے پوچہا عمن
اخذت العلم یا نعمان ابوحنیفہ نے کہا من اصحاب علی عن علی و من اصحاب ابن عباس عن ابن
عباس منصور نے کہا مضبوط ہوا تو ای جوان اپنے جی سے یہہ روایت شرح تجرید حلی نے
لکہی ہی علاوہ اسکے کتب فقہ حنفیہ مین دیکہو مثل ہدایہ و شرح وقایہ و اشباہ ہہا کہ جا بجا کہتے
ہین مذہبنا ماثور عن علی اور نیز کتب فضائل ابی حنیفہ مین دیکہو کہ اکثر ائمہ و امام زادے
سلسلہ اساتذہ عظام امام اعظم مین داخل ہین اور اونکو شرف تلمذ اونکا حاصل محمد بن یوسف
دمشقی صالحی شافعی نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر
صادقؑ و حضرت زید شہید و حضرت عبداللہ بن حسن ابن علی ابن ابیطالب و عبداللہ بن علی ابن
الحسین بن علی ابن ابیطالب و حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب و حسن بن زید بن الحسن بن علی
ابن ابیطالب و حسن بن محمد بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کو شیوخ امام اعظم سے شمار
کیا ہی اگر تمکو یا تمہارے بڑونکو بہی شرف تلمذ اسقدر ائمہ و امام زادونکا حاصل ہوا فادہ فرماو
کیونکہ اسجگہ کو عاشیعہ سے کام نہین چلتا اثبات واقعیت تلمذ چاہئے اگر قدرت ہو تو قوت سے
فعل مین لاؤ و الا زبان قلم و قلم زبانکو اظہار و بیان ایسے ہذیان سے باز رکہو اور اگر یہہ

ایام حکومت عباسیہ مین مفسوخ کیا ہی اور رد و قدح کی **جواب** دونو شاگرد سامنے استاد کے رتبہ اجتہاد کا رکہتے تہے اور مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کی لابدی ہی البتہ مسائل منصوصہ مین دیدہ و دانستہ خلاف کرنا حرام ہی اور جب مسئلہ منصوص نہو تو اوسمین اجتہاد روا ہی گو احتمال خطا ہو سو مجتہد خاطی معاقب نہین بلکہ ماجور بیک اجر ہی کما یلوح من معالم الاصول للشیعۃ بنا برآ علی ہذا خطا محتمل مجتہد بمثل صواب متیقن ہی اصلا اوسمین خوف و خطرہ نہین نہ اوسکے حق مین اور نہ اوسکے مقلد کے صرف اتنا چاہیے کہ اجتہاد محل اجتہاد مین ہو مقابلہ مین قرآن صریح و خبر متواتر مشہور و اجماع امت کے نہو مقداد و شیخ الشیعہ نے کنز العرفان مین زیر کریمہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم لکہا ہی وثانیہا لولا ما کتب انکم لا تواخذون فی الخطاء فی الاجتہاد لعذبکم والخطاب لمن اخذ الفداء لانہ علیہ السلام بعصمتہ عن الخطاء انتہی بلفظہ سو ایسے خلافکو نسخ نہین کہتے آپ معنی منسوخ کی تمام سے سکہہ لیجیے پہر استعمال اس لفظ کا کرنا کیونکہ استعمال و محاورہ الفاظ مین اجتہاد سامی شرط نہین بلکہ قول اہل لغت و اہل عرف مستند ہی **قولہ** ظاہرا جو ابوحنیفہ اپنے مسائل سے رجوع کرتا ور اپنے قول سے پہرنا دشوار جانتا تہا اسلیے عہدۂ قضا اختیار نکیا **جواب** عقل بڑی ہی پس اگر عدم رجوع منظور ہوتا تو عہدۂ قضا کو لیتے کہ وجاہت حکومت سے کسیکو مجال خلاف و نزاع نہوتا غیر حاکم سے ہر کسیکو جرأت رد و بدل ہوتی ہی پس عدم قبول قضا کو سبب وقت رجوع ٹہیرانا دلیل کمال عقل ہی معہذا رجوع ابوحنیفہ کا مسائل کثیرہ مین وقت ظہور حجت قوی کتب حنفیہ وغیرہ مین مرقوم ہی یہہ رجوع حسب فہم سامی معلوم نہین کس وادی سے ہوگا کہ ابن قاضی رجوع کرنا قاضی ہوکر رجوع نکرنے سے بہی زیادہ مشکل نظر پڑتا ہی **قولہ** آمدم بر سر مطلب **جواب** اقول **شعر** گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب ؛ حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا **قولہ** اول صاحب تفسیر کبیر نے لکہا ہی قال ابوحنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال الشافعی انہا المیت بنتا فوجب ان لا یحرم **جواب** یہہ نقل اور نقل سابق یعنی اذا تزوج الرجل الخ دونو مسروق ہین رسالہ متعہ مجتہد حی کو فہ ہند سے جسکا جواب شوکت عمریہ ہی سو تشنیع

سبحہ شمارم ز چوب و سنگ ❊ بعد از علی و آل نبی گر بود امام **جواب** اطلاق لفظ امامت کا نزدیک اہلسنت کے بمعنی پیشوائے ہوتا ہی اور بمعنی بادشاہی و بمعنی خلافت سو اسیجگہہ امام سے مراد پیشوا ہوتا ہی نہ خلیفہ و بادشاہ اسی جہت سے پیش نماز کو بھی امام کہتے ہین اور یہہ اطلاق ماخوذ ہی قرآن پاک سے کہ پیشوایان دین کو اگرچہ ظاہر مین تصرف نہ رکہتے تھے ائمہ فرمایا ہی وجعلنا ائمۃ یہدون بامرنا اور ہر کسی کو یہہ دعا تلقین کی ہی واجعلنا للمتقین اماما اور جہان خلافت مراد لی ہی وہان خلیفۃ فی الارض فرمایا ہی لیستخلفنہم فی الارض و یجعلکم خلفاء الارض الی غیر ذلک اسیطرح جو شخص جس علم کا ماہر کامل ہوتا ہی اوسکو اس فن کا امام کہتے ہین جیسے امام اعظم و امام شافعی کہ علم فقہ مین پیشوا تھے اور امام غزالی و امام رازی کہ علم عقاید و کلام مین پیشوا تھے اور نافع و عاصم کہ علم قرأت مین مقتدی تھے اسیطرح ائمہ اطہار ان سب فنون مین پیشوا تھے خصوصاً ہدایت باطن و ارشاد طریقت مین اسلیے اہلسنت انکو علی الاطلاق امام کہتے ہین یہہ امامت مرادف خلافت کے نہین اسلیے کہ خلافت انکے نزدیک تصرف زمین مین باوصف استحقاق و غلبۂ شوکت و نفاذ حکم کے ضرور ہی اور یہہ منحصر ہی پانچ شخص مین اور اسیطرح صاحب تفسیر منہج الصادقین با قتدای اکابر علماء شیعہ او مجتہد قانی نے حسام جو بین مین معنی امام و امامت کے لکھے ہین کہ مطابق اصول شیعہ ائمہ اہلبیت پر منطبق نہین ہو اور ہوتے ہین تو بطریق مجاز موافق تعریف اہلسنت کے بمعنی پیشوا چنانچہ روایات اسکے ازالہ وغیرہ مین لکھے ہین اسی جگہہ سے شیعہ شیخ حلی و طوسی کو بلفظ امام اعظم تعبیر کرتے ہین چنانچہ ناظر آغاز منتہی المطلب و اسحام الفتن و ارشاد القلوب پر مخفی نہین اور عبارت انکی دیباچہ ازالہ مین لکھی ہی اور عبارات عربی و فارسی مجلسی سے اطلاق لفظ امام و ظل اللہ کا ملوک پر ثابت ہی اسصورت مین سنگ و چوب ہونا ائمہ شیعہ کا باقرار شیعہ نقش کالحجر ہی **شعر** تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی ❊ بگذار خدائی کہ صد رنگ تراشی ❊ **قولہ** جو ہندوستان مین حنفی بہت ہین اور ہمیشہ اثنا عشریہ سے مقابل ہوکر ہزیمت کہاتے ہین اسلیے ایک شمہ اونکے حال کا لکھدیا **جواب** عاقلان خود میدانند ع بیحیا باش ہر چہ خواہی گو **قولہ** اکثر مسائل ابو حنیفہ کو اوسکے دو فرزند شاگرد نے

صاحب حق کے اخرجہ احمد والدارقطنی وقد صحح حدیث جابر ابوعوانہ وابن خزیمہ اور ابوداود و ابن
وترمذی سنے حدیث ابوہریرہ سے اخراج کیا ہی کہ حکم کیا رسول خدا نے ساتھ یمین و شاہد کے احمد و رجال
اسنادہ ثقات و صححہ ابوحاتم وابوزرعہ واخرجہ ابن ماجہ واحمد من حدیث سُرّق و رجالہ رجال الصحیح الا
الراوی لہ عن سُرّق فانہ مجہول اور ابن جوزی نے تعداد رواۃ حدیث مذکور کو زیادہ بیس صحابی سے
تحقیق مین ذکر کیا ہی اور اسیطرف گئے ہین جمہور من بعدہم پس جب ثبوت اسکا قول شارع علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے بالغ وجہ ہوگیا تو اب مخالفت قرآن باقی نہی کہ جارنا بہ من جارنا بالقرآن۔
پیغمبر سے زیادہ اور کون معنی قرآن کے سمجھیگا اور آپنے بہی جابجا لکھا ہی کہ قرآنکے معنی اہلبیت خوب
بوجھتے ہین سو یہ مسئلہ بروایت اہلبیت سے ثابت ہوا ہی کما مر شافعی نے محض اپنے اجتہاد سے نہین کہا
اور مجتہد کو تقلید معاویہ غیرہ لازم نہی اور نام شرح مشکوۃ کا جسمین جملہ موضوعہ مذکورہ لکہا ہی عنایت کیجے
کہ اوس سے مطابقت کیجاوے اور حدیث مسلم مسلم ہی لیکن اوسکو اس سے کچھ علاقہ نہین معہذا اپنے
گہرکی بابت دو کانکی تو خبر لیجیے کہ تسمیہ شہادت طفل نابالغ دہ سالہ کو بمقدمہ قصاص قبول کرتے ہین
حالانکہ طفل نابالغ المیت شہادت کی کسی مقدمہ مین نہاین رکہتا بموجب اسی کریمہ کے جو آگے لکہی ہی
لکہی ہی یعنی واستشہدوا شہیدین من رجالکم لاسیما مقدمہ قصاص مین کہ تلف جان ہی شہادت
اونکی اسیطرح قبول نہین اسیطرح مسائل بہت ہین جنہین خلاف صریح قرآن کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین کہ جمعہ غیبت امام مین متروک ہی حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی اذا نودی للصلوٰۃ من
یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور اسمین قید حضور امام کی نہین چنانچہ اسی جہت سے باوجود
ہمسائگی ہونی مسجد اور صاحب الطاق ہونیکے تمکو کبہی اتفاق حضور جمعہ و جماعات کا مسجد مین
نہین ہوتا اسیطرح زکوۃ کو زر و سیم غیر مسکوک مین واجب نہین جانتے حالانکہ کریمہ الذین یکنزون
الذہب والفضۃ عام ہی خاص نہین اسیطرح ستر عورت کو حج مین فرض نہین جانتے حالانکہ خذوا زینتکم عند
کل مسجد وارد ہی اسیطرح طواف کو ننگے بدن درست کہتے ہین اور زنا کو احرام حج مین
موجب نقصان نہین سمجہتے حالانکہ فرمایا ہی لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج اسیطرح

مسئلہ پر کسی مذہب کے بدون سند دلیل اوسکی کے یا اقامت استدلال کے اوسکے بطلان پر یا بدون قدح کے مقدمات دلیل پر دلیل کمال انصاف و درستی ادراک ہی حالانکہ کتب امامیہ مین لکھا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پھر اوسکو مع مادر و دختر اپنے نکاح مین لایا تو ہو سکتا ہی استبصار مین کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ ہی ہاشم سے نقل کیا ہی قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام جالسًا فدخل علیہ رجل فسالہ من یاتی المراۃ حرامًا ایتزوجہا قال نعم وامہا وبنتہا اور حلی نے ارشاد الاذہان مین لکھا ہی کہ لا تحرم الزانیۃ علی اب الزانی وابنہ مطلقا علی راے اولا تحرم المزنی بہا ولا بنتہا انتہی اور صاحب شرائع نے کہا النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبہۃ ولا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائہ ولد علی التحریم لم ینسب الیہ شرعا وہل یحرم علی الزانی والزانیۃ الوجہ انہ یحرم لانہ مخلوق من مائہ وہو یسمی ولد الغۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نسب زنا سے ثابت نہین ہوتا اور بنت زانیہ شرعا بنت نہین گو لغۃ ہو تو اسصورت مین شافعی پر کیا ہے تشنیع ہی

شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون رسی بر عیب خود کوری ازان ؛ شافعی بھی یہی کہتے ہین کہ مازانی کی فرع مین کچھ حرمت نہین اور متولدہ من الزنا داخل آیہ نسا محرمات نہین بلکہ کریمہ احل لکم ما ورآء ذلکم اوسکو شامل ہی چنانچہ جواب تفصیلی اسکا شوکت عمریہ مین لکھا ہی اور روایات امامیہ کو زیادہ تر ضبط کیا ہی **قولہ** دوسرے شافعی ایک گواہ ایک قسم پر حکم کرتا ہی بلکہ قسم مدعی کو کافی لکھا ہی اور یہہ خلاف قرآن ہی قولہ تعالی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الخ وشرح مشکوۃ مین ہی کہ اول یہہ عمل معاویہ نے کیا ہی جسکو شافعی نے اختیار کیا حالانکہ مشکوۃ و مسلم مین ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تصدیق کسی قول کی اوسکے قول پر کیجاوے تو ہر قوم دوسرے کی خونریزی و اخذ مال کرے

جواب دلیل قول شافعی کی یہہ ہی کہ مسلم وغیرہ مین بحدیث ابن عباس آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتھ ایک قسم و ایک شاہد کے اور احمد و ابن ماجہ و ترمذی و بیہقی نے جابر سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے حکم فرمایا ساتھ یمین مع الشاہد کے وہو من حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر اور مروی ہی جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابیطالب سے کہ آنحضرت نے حکم دیا بشہادت شاہد واحد اور ایک قسم

جواز وطی دختر زانیہ بر زانی

حکم کرنا شافعی کا ایک گواہ اور ایک قسم پر

التعوذ سنۃ عند العامۃ وقال بعضہم لیس بسنۃ و الصحیح قول العامۃ انتہی لیکن عینی نے اتنا لکھا ہی
کہ قال مالک لا یتعوذ ولا یسمی انتہی سو اس سے بدعت و مکروہ ہونا تعوذ و تسمیہ کا نزدیک مالک کے
لازم نہین آتا اور حیوان فی ثنا و فی مخلب کو آپ معین کرین اوس وقت گفتگو کیجیے کیونکہ بجو بھیڑیا تیندوا بچھو چیتا چوہا خانگی سانپ شیر کتا ہاتھی وغیرہ مالک کے نزدیک مکروہ ہین
درست نہین جس طرح گدہا ابابیل وغیرہ نزدیک امامیہ کے مکروہ ہین **قولہ** فتاوی شیخ تاج محمد
مین ہی کہ مالک لواطت کو درست جانتا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ فتاوی مجہول الحال ہی
مالک مذکور ایک روات شیعہ سے ہی اوسنے متعہ و ادخال الذکر فی الدبر کو روایت کیا ہی اور یہہ باعث
اتہام کا امام مالک اہلسنت پر ہوا کذا فی التبصرۃ و الا مالک سختی حق لوطی مین اشد الناس ہین چنانچہ
حد لوطی کی انکے نزدیک قتل ہی بکر ہو یا ثیب اگرچہ کیفیت قتل مین اختلاف کیا ہی اغاثۃ اللہفان
فی مکائد الشیطان مین لکھا ہی وصنف بعضہم کتابا فی ہذا الباب وقال فی اثنائہ باب فی المذہب
المالکی وذکر فیہ جماع الذکور وقد علم ان مالکا من اشد الناس انکارا علی فاعل ذلک فانہ یجعل حد
الوطی القتل سواء کان بکرا او ثیبا کما دلت علیہ النصوص واتفق علیہ اصحاب الرسول وان اختلفوا
فی کیفیۃ قتلہ انتہی بحذف و اور نزدیک امامیہ کے وطی حبل سے غسل لازم نہین آتا بلکہ صوم کو بہی
انکے نزدیک غیر فاسد کہتے ہین اس سے جواز لواطت ثابت ہی بلکہ علت ابنہ کو علت الروافض اسی سبب سے
کہتے ہین کہ ہدایت اوسکی امامیہ سے ہی **قولہ** تفسیر در منثور مین ہی سئل مالک بن انس عن وطی الحلائل
فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ الی قولہ والعباس انہ حلال **جواب** مشتمل ہونا
در منثور کا احادیث موضوعہ پر سابق گذر چکا معہذا آپنے یہہ روایات مفتری اپنے باپ کا مال
سمجھکر بحر النفائس سے سرقہ کیے ہین خیر کچھ مضائقہ نہین ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند
صاحب اغاثۃ اللہفان نے اسمقام مین لکھا ہی کہ سبب ذلک انہ قد نقل عن مالک القول بجواز وطی
الرجل زوجتہ فی دبرہا وہو ایضا کذب علی مالک و اصحابہ وکتبہم مصرحۃ بتحریمہ انتہی اب سنیے کہ
امامیہ نے وطی در دبر منکوحہ و مملوکہ و جاریہ عاریت و وقف و امانت و رہن متعہ کو تجویز کیا ہی چنانچہ

ف مجوز لواطت از امام مالک

ف وطی فی الدبر مذہب مالک

حدود مین حکم قاضی کو غیر نافذ کہتے ہین اور ہوسے امام معصوم کو شرط کرتے ہین حالانکہ اس صورت مین سارے حدود معطل ہو کے جاتے ہین کیونکہ جو امام ہین وہ غایب ہین اور اگر ہین تو سرمن رای یا کربلا معلی یا نجف اشرف مین ہونگے نہ فیض آباد و لکھنؤ و دیانہ و بھوپال مین یہان کون ہی جو اقامت حدود کرے پس اگر امام نایب باجازت امام نفاذ حدود کر سکتا ہی تو حکم بواسطہ خدا کے کیا تقصیر کی ہی کہ اوسکو نافذ نہین کرتے کاش خدا کو نایب امام ہی سمجھکر اقامت حدود کرین قال تعالی فاجلدوہم ثمانین جلدۃ و فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ و فاقطعوا ایدیہما **قولہ** تیسرے شطرنج نزدیک شافعی کے حلال ہی کہ صاف قمار ہی آیا یہ شرح وقایہ مین دیکھو قرآن مین ہی انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من عمل الشیطان **جواب** شافعی کے دو قول ہین قول اول مین مکروہ ہی بچند شرط از انجملہ یہ ہی کہ قمار نہو اور آلات اوسکے مصور بصور حیوانات نہون و الا حرام ہی پس شطرنج کو علی الاطلاق قمار قرار دینا جہل ہی تعریف قمار سے اور اوسپر آیہ کریمہ کو لانا بناء فاسد علی الفاسد ہی ہان شطرنج لعب مباح ہی مثل تادیب اسپ تیر اندازی و نیزہ بازی کہ اوسکو تیزی ذہن اور قابو جنگ و سمجھنے مین مکاید خصم سے دخل تمام ہی سو ایسی لعب مذموم نہین امامیہ تو بحالت نماز مین لعب ذکر و خصیتین تجویز کرتے ہین کذا فی التہذیب دوسرا قول موافق جمہور کے ہی یعنی حرام ہی وبہ قال ابو حنیفۃ والمالک والحنابلۃ و قد صح عن الشافعی انہ رجع عنہ نص علیہ ابو حامد الغزالی ہماری ایسا اختلاف اجتہاد امامیہ کے مین بھی واقع ہی چنانچہ شرایع مین تحریم بول ماکول اللحم کو اشبہ سمجھا ہی اور مختصر نافع مین اسی بحث مین اوسکی تحلیل کو اشبہ لکھا ہی اور احادیث مختلفہ مستعمل مین موجود ہین شعر تاکی ملامت مزہ اشکبار من ۞ یکبار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش **قولہ** بحال مالک کا جامع مہمات مالکیہ مین دیکھو پڑہنا اعوذ باللہ کا نماز مین بدعت اور بسم اللہ مکروہ ہی اور گوشت بہت جانورون درندہ مخلب کا درست جانتا ہی **جواب** بحر الرائق وغیرہ کتب معتبرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ تعوذ باجماع سلف سنت ہی اور مالک بے شبہہ سلف مین داخل ہین کما قال فی البحر السلف اجمعوا علی سنیۃ التعوذ کما نقلہ النسفی فی الکافی اور مستخلص شرح کنز الدقائق مین ہی

قمار ہونا شطرنج کا

امام مالک کے نزدیک تعوذ و بسم اللہ کا مکروہ ہونا

بعلت نجاست حیض حرام فرمایا تو دبر بعلت نجاست براز کیونکر حرام نہو گی حالانکہ پیغمبر خدا فرماتے ہین ملعون من اتی امرأۃ فی دبرہا اور نیز فرمایا ہی اتقوا محاش النساء ای ادبارہن و ہو خبر صحیح متفق علیہ بنص علیہ المقداد فتدبر **قولہ** ملا حسین نے خاتم جم مین اور جامی نے بہارستان مین لکہا ہی یعنی جواز لواطت کو طرف مالک کے منسوب کیا ہی **جواب** یہہ دو نو کتابین نہ علم فقہ کی ہین نہ حدیث کی کہ ما نحن فیہ مین حجت اور شعرا کی بے باکیان مشہور ہین یا نص سے ثابت ہی کہ انہم فی کل واد یہیمون معہذا اسپر کیا دلیل ہی کہ مردوالک سے امام مالک ہین مالک نامی شیعہ علاوہ اسکے مجتہدین کوفہ ہند نے رسالہ متعہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مذہب حنفی را مالکی را خوب بشناسند دیگر انتہی بمعناہ سو یہہ دونو شاعر مالکی المذہب بہی نہین کہ انکا کلام ہمین معتبر ہو اور اگر کلام شعرا کیطرف کان دہرنا قبول ہی تو بسبہ اشد بعض شعرا امامیہ نے جناب امیر کو باوصاف خدا کے وصف کیا ہی اور کہا کہ جناب ممدوح کو بشر کہنا چاہیے منہا قولہ شعر یجل عن الاعراض والاین والمتی ؎ ویکبر عن تشبیہ بالعناصر ؎ اور دوسرے شاعر نے کہا ہی بل الہی عجز واعنہ وصف حیدرۃ ؎ والعاشقون بمعنی حسنہ تاہوا ؎ ان ادعہ بشرا فالعقل یمنعنی ؎ واختشی اللہ فی قولی ہو اللہ ؎ اور یہہ قریب مذہب غلاۃ اور کفر و زندقہ صرف ہی اور بعضون نے یہہ اشعار جناب کے درشان شافعی پر افترا کیا ہی یکفی فی فضل مولانا علی ؎ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ؎ ومات الشافعی و لیس یدری ؎ علی ربہ ام ربہ اللہ ؎ اور بعض نے کہا غلط الامین فجازہا عن حیدرہ ؎ اور یہہ شعر فارسی بہت مشہور ہی **شعر** جبرئیل کہ آمد ز بر خالق بیچون ؎ در پیش محمد شد و مقصود علی بود **قولہ** فتح القدیر و حواشی ہدایہ سے حال مالک کا ظاہر ہی کہ بنگ نوشی کو واسطے سرور طبیعت کے مباح جان لکہا ہی **جواب** کذب صریح و افترائی محض کا جواب یہی ہی کہ سچ کہتے ہو ع دروغگو را حافظہ نباشد ؎ بنگ نوشی باتفاق فقہاء مذاہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم حرام ہی چنانچہ کتاب زواجر فی تعداد الکبائر ابن حجر ہیثمی مکی مین مفصل لکہا ہی چہ جائیکہ بقصد سرور طبیعت نوشیدن اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکہا ہی البنج حرام صرح بہ المتاخرون وانما لم یتکلم فیہ المتقدمون

استبصار مین کہ اصول اربعہ شیعہ سے ہے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین لکہا ہی
سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا فقال لا باس اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ایک
شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ مجامعت دبر زن مین جائز ہی یا نہین فرمایا جائز ہی
سائل نے کہا کہ آپنے بہی یہہ کام کیا ہی فرمایا مین نہین کرتا سو مصنف نے اس انکار امام کو محمول
تقیہ یا کراہت پر کیا ہی اسیطرح مفسرین امامیہ نے کریمہ انی شئتم سے استدلال کیا ہی جواز وطی
فی الدبر پر حالانکہ لفظ حرث اور کریمہ فاعتزلوا النساء فی المحیض قرینہ جلی ہی عدم جواز پر کیونکہ
مراد مکان ہی یا ہیئت نہ یہہ کہ جس عضو مین چاہے ادخال کرے وہان ہو یا مقعد لیکن بعض امامیہ
متاخرین نے اس شناعت پر مطلع ہو کر وجہ اوسکا تقیہ پر مناسب سمجہکر مکروہ کہا ہی سو
بقول عوام یہہ مکروہ طبعی ہوا نہ مکروہ شرعی کیونکہ قیاس بقابلہ نص ہی تو جواز متعین
اور جب ثبوت اوسکا مالک پر متعذر ہوا تو صاحب استبصار نے یہہ بات بنائی کہ اصحاب مالکیہ
اسمین اختلاف ہی سو یہہ حقیقت مین اپنی عیب پوشی ہی کہ ملک نکاح و ملک یمین وغیرہ مین بہی
وطی فی الدبر کو جائز جانتے ہین ولیکن ع کیا بے بات جہان بات بنائے نہ بنے شیخ علی نجفی نے
ارشاد الاذہان مین جلد الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
انتہی بجروفہ لکہکر سارا پردہ فاحش کر دیا اے شعر عشق ازرہ حیا پردہ تقوی بر داشت
طبل نہان چہ زنم طشت من از بام افتادہ حاصل معنی یہہ ہی کہ وطی فی الدبر سارے حکمون مین
برابر وطی فی القبل کے ہی یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ماشاء اللہ فہم و ادراک ایسا ہو
کہ مقعد کو موضع ولادت کہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین سچ ہی بحکم عقل
المحانک فی الدبر یہہ مذہب اسی قابل ہی کہ نسبت اوسکی دبر تک پہنچی ہنود نے واسطے
ولادت بعض اوتار کے ناف و موہنہ کو نظر بعدم نجاست موضع تجویز کیا تہا انہون نے
مقعد کو براز و منبع نجاسات غلیظہ کو پسند فرمایا ہے موضع تعلق نسب و محل اطافت ولد
حالانکہ ناپاکی اسجگہہ کی ہر وقت اثناء مقعد مین موجود رہتی ہی جبکہ خدا پاک نے فرج کو

اہلسنت ممنوع بلکہ مردود ہی معترضکو لائق یہ تہا کہ اول تلفیق رخص مذاہب مختلفہ کو ثابت کرتا پہر
اعتراض لاتا ایسے حرکات بیجا مصداق کریمہ ہین اَلَّذِینَ اتَّخَذُوا دِینَہُم لَہوًا وَلَعِباً قال علی القاری
فی رد رسالہ مغیث الخلق لا یجوز للقاضی ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما
مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان
ینتقل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی
اذا اقتضی تحریم الشئی ومذہب ابی حنیفۃ اباحۃ ذلک الشئی بعینہ او علی عکس ذلک فہو انشاء مال الی
الحل والانشاء الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرام وفی ذلک انعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستصحاب
قاعدتہ وذلک باطل انتہی بالجملہ ثابت ہوا کہ یہ حکایت ساختہ وبافتہ اتباع ابن سبا ہی اور صورت
حاصلہ اسکی دیکہا اہلسنت سے پاک ہی اور اسکی نقل روایت مین شرع شریف سے استہزا ہی
معہذا وجہ طعن بہی اسمین نہین ہو گی کہ امور مذکورہ حنفیہ روا ہین سو جواب ہر ایکا جدا جدا
قولہ قولکر کے لکہا جاتا ہی اوسکا بہی جواب جدا ہی **قولہ** لبس جلد کلب مدبوغا **جواب** حدیث متفق
علیہ فریقین مین ایا ہی دباغ الجلد طہورہ وایما اہاب دبغ فقد طہر سو مذہب حنیفہ کا بہی یعنی
طہارت پوست مدبوغ جب ہی کہ رطوبات اوسکے مصالح ادویہ سے بالکل زائل ہو گئے ہون
پہر وجہ خصوص طعن کی حنفیہ پر غیر ظاہر ہی حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ اصول اربعہ
امامیہ سے ہی لکہا ہی سئل الصادق علیہ السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس انتہی مطلع
گو وہ خشک الشان پر کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہو سکتا اگر کسی جگہ
مفروش ہو تو اوسپر نماز پڑہنا درست ہی جسطرح حلی نے ارشاد مین اور ابو القاسم نے
شرائع مین لکہا ہی اور ابو جعفر طوسی نے اوسکی تصریح کی ہی بلکہ اجماع نقل کیا ہی
بلا خلاف آب ذرا پوست مدبوغ کلب اور گوشت مین مقایسہ کر دو اور سمجہو کہ کسکو لوگون کو
نجاست زیادہ ہی سبحان اللہ آپکو سبب اور کو آنخ تہوا اور جواب تفصیلی اسکا کید صد

لانہ لم تکن فی زمانہم شہرۃ فلما ظہر وجودہ واشتہر فسادہ اتفقوا علی حرمتہ انتہی اور اسیطرح شیخ احمد رومی نے
بحر النفائس مین نقل کیا ہی اور صاحب در مختار و بحر رائق و فتح القدیر وغیرہ لکھتے ہین من
قال بحل البنج والحشیش فہو زندیق مبتدع انتہی معہذا حدوث بنگ کا بعد زمانہ مالک کے ہوا ہی
اور باتفاق علما امام مالک سے اس باب مین کوئی روایت منقول نہین بلکہ حدوث اوسکا تاخری ائمہ
اربعہ خدا جانے آنکو نشہ بنگ کا ہی یا شراب قہر الٰہی کا کہ باوجود ادعاے تاریخ دانی اور ترجمہ کرنے تواریخ
رومی و یونانی کے ایسی کہوٹی بات کہہ بیٹھے ہو کہ نام دو کا انکا بدنام ہوتا ہی **قولہ** عقیدہ مالک کا
دربارۂ خداوند عالم ملل و نحل سے پیدا ہی **جواب** نیاز مند سا سیکو علم ما کان و ما یکون نہین کہ بے ذکر
عقیدہ و تعین موضع صرف نام کتاب سے حقیقت غیر واقع پر مطلع ہو جاوے آپ نقل فرماوین او جواب
لین کہ اس باتہہ دے اور ہاتہہ لے **قولہ** انشاء اللہ رسالہ جدا گانہ حالات ہر چہار مین بتفصیل لکہکر
کوائف عجیبہ سے مطلع کرونگا **جواب** خدا جانے یہ رسالہ آپنے لکہکر کوائف عجیبہ سے مطلع کیا یا نہین
ہمکو تو ابتک اطلاع نہین ہوئی ورنہ بیشبہہ گلگشت کوائف عجیبہ کرتے کیونکہ کیفیت کی جمع کیفیات
آتی ہی کوائف پس جسصورت مین کہ آپنے بزور اجتہاد لفظ کو بگاڑا تو سمجنی کو بالضرور ستیاناس کیا
ہوگا اس صورت مین وہ رسالہ بالیقین کوائف عجیبہ ہی غالبًا یہہ کیف آنکو بیان مسئلہ بنگ اور وطی فی
الدبر سے جسمین دیر سے مبتلا ہو حاصل ہوا ہی **قولہ** صلی القفال المروزی رکعتین علی مذہب
الشافعی ثم صلی رکعتین علی مقتضی مذہب ابی حنیفۃ فلبس جلد کلب مدبوغا و لطخ ربعہ بالنجاسۃ و توضا
بنبیذ التمر و کبر بالفارسیۃ ثم قرا بالفارسیۃ آیۃ و نقر نقرتین من غیر فصل و ضرط فی آخر تشہد من غیر
نیۃ السلام یعنی بجاے مدہا متان کے دو ہرگا سبز پتا **جواب** صاحب تبصرہ نے فرمایا ہی
کہ علماے متاخرین اما میہ نے واسطے الزام حنفیہ کے ایک حکایت جوڑی ہی کہ ایک شخص نے واسطے تضحیک
مذہب ابی حنیفہ کے نبیذ سے وضو کیا الی آخرہ چنانچہ منہج الفاضلین ملا محمد باقر مجلسی کے باب الحیل مین
مذکور ہی انتہی حاصلہ و لہذا ملا علی قاری نے انکار شدید کیا ہی قصہ قفال نقال کا امام الحرمین پر
کیونکہ صورت مذکورہ تلفیق فی المذہب ہی اور تلفیق مذاہب تتبع رخص ہر ایک مذہب مین باتفاق

قولہ عقیدہ مالک در بارۂ حقیقت

قولہ وعدہ رسالہ

قولہ صلوٰۃ القفال

شرایع مین تو کہانا پینا حالت نماز مین درست لکھا ہی **قولہ** نقر نقرتین من غیر فصل **جواب**
نزدیک ابو حنیفہ کے تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی اور نزدیک ابو یوسف وغیرہ کے فرض
مین ہی بے اسکے نماز فاسد ہی کذا فی فتح القدیر پس نزدیک ابو حنیفہ کے تارک تعدیل اعادہ

واجب ہی اسصورتمین طعن نقر بیجا ہی **قولہ** وضرطی فی آخر تشہد ہ من غیر نیۃ السلام **جواب**
اگر ابو حنیفہ نے سلام کو جزو نماز نہجانا تو کیا ڈر ہی کہ علما ر امامیہ بہی سلام کو جزو نماز نہین
جانتے چنانچہ باب دوم مطلب سوم جامع عباسی مین لکھا ہی علاوہ اسکے ابو جعفر طوسی فرماتے
ہین کہ اگر مصلی عین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹے اور نعوظ پیدا ہو اور سر ذکر محاذی سوراخ
عورت رکہے اور بسبب اسکے مذی نکلے تو نماز اوسکی صحیح ہی اور یہہ مسئلہ بہت مشہور ہی کہ اگر کوئی
بفرورت برہنہ ہوکر ذکر و خصیتین پر مٹی لگا کے نماز پڑہے تو روا ہی بلکہ استبصار مین لکھا ہی
کہ عین نماز مین خصیون کے کہینچنا حرام نہین اب ذرا اس نماز کو اوس نماز سے موازنہ کرو کہ کون کیسی
ہی **شعر** یک دریغ کہ ہردم ہزار بار دریغ ❊ ہزار بار فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ❊ **قولہ** حال
ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ کہ قاضی بغداد تہا مفصل تاریخ الخلفا سیوطی مین مسطور ہی کہ خوشامد
سے کیا کیا الخ **جواب** یہہ حکایت جسکا خلاصہ معتبر ہونا کلام کنیز و غلام کا شرعین ہی
بے اصل محض ہی اسلیئے کہ علی الاطلاق عدم اعتبار اونکے اقوال کا محتاج بیان دلیل ہی اور مخالف
قواعد شرع اصل قصہ صحیح اگر معلوم ہو اور وجہ طعن ظاہر تو کچہہ کہا جاوے **ع** مثل الذباب
یراعی موضع العلل ❊ کوئی کام سوائے عیب جوئی کرام نہین ذرہم فی طغیانہم یعمہون **قولہ** ناصر
خسرو کہتا ہی **اشعار** شافعی گفت کہ شطرنج مباح ست مدام ❊ کج مبازید کہ جبر است نفرمود
کلام ❊ بو حنیفہ ز جز این گفت در احوال شراب ❊ کہ بجوشید بخورتا نبود بر تو حرام ❊ حنبلی گفت
بجو در بطہ عم و ربانی ❊ اندکے بنگ بخور سوئے احبا بخرام ❊ گر کنی پیروی مفتی چارم مالک ❊
اہم از بحر تو تجویز کند وطی غلام ❊ بنگ می نوش کن و کون ده و مغبون باز قمار ❊ کہ مسلمانی
درین چار امام ست تمام ❊ **جواب** تبصرہ مین لکھا ہی کہ فرقہ امامیہ نے واسطے الزام اہلسنت کے

دسنوم تحفہ مین لکہا ہی **قولہ** ولطخ ربعہ بالنجاسۃ **جواب** مراد اس نجاست سے نجاست خفیفہ ہی
نہ غلیظہ اور وہ بہی اوس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر نہو من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی کہ
جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین حرج نہین اور تہذیب مین ہی کہ اگر مصلی
بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکہے یا منی یا خون سے آلودہ پاوے
تو نماز مین خلل نہین وہکذا فی الحبل المتین فی احکام الدین للبہار العاملی اسصورتمین نجاست
خفیفہ پر کیا ملامت ہی آخر نجاست خفیفہ ربع جامہ کی بہ نسبت ان نجاسات غلیظہ مذکورہ سے کمتر ہی **قولہ**
وتوضاء بنبیذ التمر **جواب** بعد ثبوت وضو بنبیذ کے باتفاق فریقین کما سبق یہہ طعن نقض فارجع
البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر طرفہ یہہ ہی کہ امامیہ
نبیذ کو گو شیرہ کہجور ہی حرام مثل خمر کہتے ہین اور اوس پانی کو جس سے استنجا کیا ہوا ہو ہنوز محل استنجا
پاک نہوا ہو اور اجزاء نجاست پانی مین مل جل گئے ہون حتی کہ وزن پانیکا زیادہ ہو گیا ہو اوسکو
پاک کہتے ہین کذا فی منتہی ابن مطہر الحلی اسیطرح اگر پیشاب کرین اور اتنی توجہہ نہ کرین کہ بدن پر
کچہہ قطرات بول یا مذی اور گر پڑ جاوے تو حاجت دہونیکی نہین نماز درست ہی اسیطرح اگر چہ بیچ مین
گوہ غلیظ بہرا ہو غوطہ لگاوے اور جرم نجاست کا بدن پر ہو تو بہی نماز جائز ہی کذا فی التحفۃ اب ذرا ان
وضو نماز کو دیکہو اور نماز بوضوء نبیذ کو دیکہو معلوم نہین کہ آب استنجا مین بسبب زیادت مقعد کے کہ معدن
نجاسات غلیظہ ہی کیا خوبی و پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہی کہ طہارت اوسکی کسیطرح نہین جاتی سعدی برسر
داخل نگردد ولا ویس ۛ این طہارت ہست گوہ وقبیس اسیطرح گوہ انسان کو حکم گوہ گاؤ مین رکہا ہی
نزدیک ہندونکی یا بے غنیمت ہی کہ آدم سے گاؤ تک بہت فرق ہی الاسلام یعلو ولا یعلی اور
اب کہجور مین کہ الطف فواکہ و آعذب میاہ ہی کیا نجاست و خباثت پیدا ہو گئی کہ حکم خمر مین
ٹہر گیا اس سے **شعر** اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ ۛ واعظم ما یجبنی علیہ اجتہادہ **قولہ** وکبر بالفارسیۃ
ثم قرء بالفارسیۃ آیۃ **جواب** رجوع امام کا اس حکم سے باتفاق حنفیہ ثابت ہی اور الزام دینا
بعد رجوع عنہ کام اہل جہل و عناد کا ہی علاوہ اسکے بہہ تو بہلا پہر قرآنکا پڑہنا تہا اگرچہ فارسی ہو

الصلوۃ خیر من النوم پس مقرر کیا گیا یہہ کلمہ تاذین نماز صبح مین پس ثابت ہوا حکم نبوی سا تہہ اوسکے
انتہی بنا ر علی ہذا اسکو بدعت نبوی کہنا لائق تہا نہ بدعت عمری اسیطرح حدیث ابی محذورہ سے
نسائی شریف مین آیا ہی کہ ہم کہا کرتے تہے حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم اذان صبح مین اور
کسی روایت مین نسبت اوسکی طرف عمر فاروق کے آئی ہی اور سکے معنی یہہ ہین کان فی زمنہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترک ثم عمر رضی اللہ عنہ امر بذلک پس بعد ثبوت حکم نبوی کے انتساب اوسکا طرف عمر کے
بعنوان بدعت بدعت سیئہ ہی اور شوکانی اس قول مین متفرد نہین بلکہ امام نووی نے شرح مہذب مین لکہا
ہی کہ کہنا حی علی خیر العمل کا اذان مین مکروہ ہی اسلیے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہوا اور زیادت فی الاذان
مکروہ ہی اور بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اس کلمہ کو ہمنے بعض بلدان مین زیدیہ سے سنا ہی انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ سلف مین کوئی اس سے واقف نہ تہا جب شیعہ ہوئے تب اونہون نے ہمراہ
اور بدعات کے اسکو بہی نکالا **قولہ** وحی علی خیر العمل لابد فی الاذان لانہ من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز
ترکہ للمومن فی حالۃ الاختیار روی فی کتب الحدیث من طرق الائمہ الابرار علیہم السلام ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا محذورۃ ان یقول فی الاذان حی علی خیر العمل وان عمر نہی الناس عنہا بعد موت
النبی فلکفوا عنہا وامر بالتثویب **جواب** یہہ تمہ مسروق اوسی عبارت مسبوق کا ہی اور یہہ روایت
ائمہ سے بطریق شیعہ مروی ہی اہلسنت پر حجت نہین انکے لیے انکی کتاب سے سند بیان کرو حالانکہ
کہنا الصلوۃ خیر من النوم کا انہین ائمہ کرام سے بروایت امامیہ ثابت ہی پس اگر قول ائمہ معتبر
ہی تو ہر جگہہ ہو ورنہ سب سے قطع نظر ابن جنید وجعفی نے امامیہ مین سے فتوی دیا ہی کہنے الصلوۃ
خیر من النوم کا اذان نماز صبح مین کذا فی معتصم الشیعہ فی احکام الشریعۃ اور منجملہ احادیث کتاب
مذکور کے یہہ حدیث ہی عبد اللہ بن سنان سے کہ راوی ہی جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اذان
صبح مین بعد حی علی خیر العمل کے الصلوۃ خیر من النوم کہا کرو انتہی پس اگر اسکو حمل تقیہ پر کرین
تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ امام جعفر صادق اپنے صحیفہ مین تقیہ سے ممنوع تہے اور جوابات باقی
ازالہ مین لکہے ہین چنانچہ اسی جہت سے جب صاحب استبصار نے حمل اوسکا تقیہ پر کیا تو صاحب

حیلہ سازی کرکے اجازت اغلام کی طرف امام مالک کے اور حلت بنگ نوشی کی طرف امام احمد بن حنبل کے اور تجویز شطرنج بازی کی طرف ابوحنیفہ کے اور اباحت قماربازی کی طرف امام شافعی کے منسوب کرکے چند شعر بنائے ہین چنانچہ منہج الفاضلین مین مذکور ہین انتہی مہدنا ناصر خسرو اصفہانی مذہب تناسخ رکہتا تہا معاصر و مصاحب بوعلی سینا تہا سنہ چارصد و چہل مین اوسنے وفات پائی کذا فی مفتاح التواریخ سو جواب ان اشعار کا لفظ بلفظ سابق گذر چکا فلیرجع الیہ اور علاوہ اسکے اتباع شعراء کا مرغاویہ کا ہی قال تعالی والشعراء یتبعہم الغاوون طرفہ یہہ ہی کہ آپنے بنگ نوشی کو مذہب امام مالک قرار دیا تہا اور ناصر خسرو نے اوسی مذہب امام احمد بن حنبل ٹہیرایا فرمائیے ناظم صادق ہین یا ناشر خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین **قولہ** کسی شخص نے قاضی محمد بن علی شوکانی سے پوچہا اذا قال المؤذن حی علی خیر العمل ینبغی اجابتہ بشئی ام لا فاجاب لا اجابۃ لذلک مکروہۃ لانہ بدعۃ من شعار الروافض وقد کرہ الائمۃ اظہار شعائرہم مین رد جواب مین اسکا یہی کہتا ہون الصلوۃ خیر من النوم بدعۃ عمریۃ لا اصل لہا انظر فی الموطا عن مالک بلغہ ان المؤذن جاء الی عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح انتہی کلامہ **جواب** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست ؛ گل ست سعدی و در چشم مردمان خار ست ؛ تمکو اگر معنی روایت موطا کے نہ آئے تہے تو اور کسی سے پوچہا ہوتا پہر اگر کوئی گوشہ طعن پایا جاتا تو در جواب انا صبی لکہا ہوتا حالانکہ قول انا صبی جو انا صبی ثوبا فقہ شیخ احمد عرب ہین تمنے بنظر جواز تصرف پسر در مال پدر اوسکو واسطے اظہار مہارت کے زبان عربی مین باوجود ناحقی ہونے صرف و نحو وغیرہ کے اپنے نام پر نقل کیا خیر ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ؛ معنی روایت مذکور کے یہہ ہین کہ موذن نے خارج اذان یہہ کلمہ کہا تہا عمر نے فرمایا اسکو اوسکے محل یعنی اذان مین کہا کر اور نائم کے جگانے کے واسطے نکہہ چنانچہ یہہ واقعہ بعینہ ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا ابن ماجہ مین ہی کہ آئے بلال پاس آنحضرت کے واسطے خبر دینے نماز صبح کے کسینے کہا کہ آنحضرت سوتے ہین بلال نے پکارا الصلوۃ خیر من النوم

ہو حکیم نے کہا یہ غلط نہیں کہتا بہت احادیث ثواب و مدح حقنہ میں مروی ہیں اور شخص
نے کہا کہ بیشک کسی ماہر نے وضع کی ہونگی نواب نے ہنسکر کہا کہ ایکبار میں سخت بیمار ہوا تہا کہ توقع
زندگی کی نہ تہی سارے اطبا نے بالاجماع تجویز عمل کی کی میں نے کہا مرنا قبول ہی ہر چند ثواب ہو لیکن
غیرت قبول نہیں کرتی فتدبر **قولہ** وفی سنن الکبری للبیہقی فی باب ما روی فی حی علی خیر العمل
الی قولہ نقل عن ابن عمر و عن علی بن الحسین انہما یقولان فی آذانہما بعد حی علی الصلوة حی علی خیر العمل
جواب یہہ روایات مسروقہ بحر النفائس مخالف احادیث صحیحہ ہیں اور ان میں تحریف واقع ہوئی
ہی یعنی بجائی الصلوة خیر من النوم کے حی علی خیر العمل کو لکہا ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اور احادیث
مین خود ابن عمر سے ثابت ہی کہ وہ الصلوة خیر من النوم کہا کرتے تہے یہہ کلمہ علاوہ اسکے
روایات بیہقی سے اسقدر ثابت ہی کہ یہہ ابن عمر کا احیانا تہا نہ دائما فعل نبوی نہیں فعل اسکا
قابلہ فعل عمر فاروق کہ باپ ابن عمر کے ہیں اور خلیفہ رسول اللہ کب معتبر ہوگا خصوصا
بسوقت کہ مرفوع تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور فعل عمر فاروق بنص علیکم بسنتی و
سنة الخلفاء الراشدین عین سنت ہی علی الخصوص جسوقت کہ امر دینی بہی ساتہہ اسکے
مرفوع و ثابت ہو قطع نظر اسکے حال جمع و تالیف بیہقی کا سابق گذرا کہ یہہ نا معتبر بین اہل حدیث
بن ہین فتذکر **قولہ** مظاہر حق ترجمہ مشکوة مین بعد بیان تثویب کے بعبارت طویل لکہا
ہی کہ حضرت علی سے انکار تثویب منقول ہی فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد **جواب** یہہ تثویب
علاوہ ہی اور وہ تثویب جسکو سنی مسنون کہتے ہین اور ہی تفصیل اسکے یہہ ہی کہ ترمذی
نے بلال سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تثویب کہو کسی نماز مین مگر فجر مین فی الباب
عن ابی محذورہ مراد تثویب سے اسجگہہ الصلوة خیر من النوم ہی وہو قول ابن مبارک و احمد و
ہی اختارہ اہل العلم ورووہ اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تہے نماز صبح
مین الصلوة خیر من النوم اور اسحق نے کہا کہ ایک تثویب وہ ہی جو لوگون نے بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے نکالی ہی یعنی جب بعد اذان دیتے موذن کے لوگ آنے مسجد مین دیر کرتے

معتبر نے اوسکو غیر معتبر سمجھکر تصریح بندائے الصلوۃ خیر من النوم کو بدون تقیہ کے ائمہ ہدیٰ سے ماثور جانا اور مرزا کاظم علی از ہد امامیہ نے مجموعہ مسائل فقیہ مین لکھا ہی کہ ندائے الصلوۃ خیر من النوم نزدیک ایک جماعت محققین امامیہ کے داخل استحباب ہی اور بعضی قائل ہین ساتھ جمع کے یعنی حی علی خیر العمل کو بھی ساتھ اوسکے ملاوے اور تھوڑی طرف انضمام کے گئے ہین بلکہ ہنوز بعض بلاد ایران و ہند وستان مین ایسے علماء امامیہ موجود ہی کہ ابتک جمع کرتے ہین پس باوجود ثبوت سنیت اس بدعت عمر کے ائمہ ہدیٰ سے وجہ مزید شغف خیر العمل کے مفہوم نہین ہوتی اللہم مگر مُراد عمل سے اسجگہہ عمل حقنہ ہی کیونکہ فضائل حقنہ ائمہ سے مروی ہین فی الفصول المہمۃ للعاملی عن زرارۃ عن ابی جعفر قال طب العرب فی ثلثۃ شرطۃ الحجام والحقنۃ والسعوط وعن باقر علیہ السلام خیر ما تداویتم بہ الحقنۃ والسعوط والحجامۃ انتہی بلفظہ اور روایت اخیر سے ثابت ہی کہ حقنہ منجملہ اون معالجات کے ہی کہ زبان ائمہ ہدیٰ پر بروایت زرارہ ممدوح و محمود ہی اور حال کفر و الحاد زرارہ کا کتاب کشی سے واضح ہی لطائف مقام سے یہہ ہی کہ ایکدن ایک سُنی نے حضور مین طبیب حاذق شہر لکھنو کے کہ کوفہ ہند ہی حاضر تہا اوسوقت مطب مین صدہا اغنیاء و مساکین شہر بیٹھے تھے حکیم صاحب نے نبض و قارورہ ایک بیمار کا ملاحظہ فرماکر تلامذہ کو اشارہ فرمایا کہ نسخہ عمل جلد تر لکھد و اوس شخص نے کہا حکیم صاحب عجب ماجرا ہی کہ ہم طفولیت مین کبھی نام عمل کا نہ سنتے تھے جب سے کثرت شیعو نکی ہوئی ہر مطب مین یہی نام سُنائی دیتا ہی اور جو شیعہ ہی وہ بضرورت داعیہ اسی عمل کا کرتا ہی ایک بات تو بتاو کہ مُرادشیعہ کی کہ دلدادۂ عمل ہین بلفظ خیر العمل یہی عمل ہی یا اور کچھہ کہ ہر وقت موذن انکے دعوت اس عمل خیر کی کیا کرتے ہین اہل مجلس ہنسے اور اہل عمل رنجیدہ ہوئے اتمام مقام پر ایک اور حکایت لطیف یاد آئی کہ ایک شخص فضلاء امامیہ سے متوطن کشمیر مصاحب معتمد الدولہ تھے ایکدن نواب حکیم الملوک سے کہا کہ کچھہ علاج مولوی صاحب کے لئے کرو کہ بار بار بیت الخلاء کو نجاوین حکیم نے فرمایا حقنہ بہترین عمل ہی وہ بزرگ خفا ہوئے حکیم نے فرمایا تم نہین جانتے کہ سنت ہی ایک سُنی نے کہا آپ کیا فرماتے ہو

ہین ہوا اور بہا شیعہ حق عید غدیر و تعظیم نوروز وادار نماز شکر روز قتل عمر رضی اللہ عنہ اور تحلیل فرج
جواری اور محرم کرنے بعض اولاد کے ترک سے کیا کہین گے کہ یہہ چیزین زمانۂ آنحضرت مین عینا ولا اثرا نہ تہا
بلکہ ائمہ نے بعد آنحضرت کے احداث و اختراع کی ہین مطابق زعم شیعہ شنیعہ کے پس جو خلفاء راشدین نزدیک اہلسنت کے
مثل ائمہ کا سمجھتے ہین کما جاء علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین اسلئے احداث عمر کو مطابق احداث ائمہ دیگر
بدعت نہین جانتے اور اگر جانین تو بدعت لغوی ہی نہ شرعی **قولہ** مین کہتا ہون کہ شفقت آنحضرت کی امت پر
زیادہ پدر مہربان سے تہی معراج مین پنجاہ بار حکم نماز کا درگاہ بے نیاز سے ہوا حضرت نے بار بار واسطے
تخفیف کے عرض کیا تا آنکہ پانچ مرتبہ باقی ہی اور خدا نے فرمایا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **جواب** اس ثبوت
ہونیکا موقوف ہی ثبوت تحقق تکلیف ما لا یطاق پر ادا نماز تراویح مین اور وہ غیر واقع ہی ورنہ نفس نماز
کا بہی یہی حال ہوگا بل انفاق پر شاق ہی اور تکلیف ما لا یطاق قال اللہ تعالی وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین
یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون تو تراویح کا کیا ذکر ہی اور شفقت آنحضرت کی مسلم ہی لیکن
اس شفقت کو آنحضرت نے باوجود ملاحظہ تکلیف صحابہ کے تراویح مین مراعات نفرمایا تو اب امت کو
اسکی رعایت کیا ضرور ہی غنیمت کہنا چاہیئے بلکہ آنحضرت نے شوق و راحت صحابہ کو ملاحظ فرمایا اور شفقت کو
اسکا نہج پیدا ہو گیا کہ اندیشہ فرضیت سے صرف مواظبت نکی چنانچہ نظر اسی راحت کے اس نوافل کا نام تراویح ہوا
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور معراج مین پچاس بار حکم نماز کا ہونا جس کتاب اہلسنت سے ثابت ہو بیشد
اسکا نام بتلاؤ البتہ پچاس نماز کا حکم ہوا تہا نہ پچاس مرتبہ بطریق تاکید کے یہہ بہی وہ بات ہوئی
جو امامیہ نے لکہا ہی کہ انیس بیس بار خدا نے پیغمبر کو آسمان پر بلا کر تاکید تبلیغ مسئلہ امامت مرتضوی
کی کما مر بطلانہا فیما سبق **قولہ** ظاہر ہی کہ رمضان مین کسقدر کوفت روزہ کی ہوتی ہی بعد افطار کے
طبیعت مائل بضعف ہو جاتی ہی اس صورت مین اپنی جان پر تکلیف گوارا کرنا ظلم صریح ہی **جواب** اس تشنیع
کا نام شرع کے بہی کوفت و سوخت کسی چیز پر نہین بلکہ جو عبادت کثیر المشقت ہی اوسکا اجر زیادہ
کما جاء فی الحدیث افضل العبادات اشقہا و احمزہا اسی جہت سے عباد کو مکلف اور شرع کو تکلیف
کہتے ہین پس اگر ایسی تکلیف سے گریز ہی تو مرفوع القلم ہو جانا چاہیئے کما قیل **رباعی** نہ سنی ام

تو مؤذن درمیان اقامت و اذان کے کہتا قد قامت الصلوٰۃ و حی علی الفلاح اسکو اہل علم مکروہ
کہتے ہین بسبب حادث ہونیکے بعد آنحضرت کے چنانچہ مجاہد سے مروی ہی کہ داخل ہوا مین ہمراہ عبد اللہ
بن عمر کے مسجد مین حالانکہ آذان ہوگئی تہی اوسمین اور ہم چاہتے تہے کہ نماز پڑہین پس تثویب کہی
مؤذن نے سو نکلے ابن عمر مسجد سے اور کہا نکلو ہمارے ساتہہ پاس سے اس مبتدع کے اسلئے کہ یہہ
تثویب ہی کہ بعد آنحضرت کے لوگون نے نکالی ہی کذا فی الترمذی اس سے ثابت ہوا کہ انکار مرتضی علی کا تثویب
حادث پر تہا نہ قدیم پر اور تثویب نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما یلوح من الحبل المتین للعاملی قولہ اقول
شیعہ اثنا عشریہ بموجب ارشاد خیر البریہ نوافل رمضانکو اپنے گہر وئمین پڑہتے ہین کیونکہ حضرت نے
صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل الا المکتوبۃ اور نام ان نوافل کا تراویح نہین تراویح حقیقت مین اختراع
عمر بن خطاب ہی کما قال نعمت البدعۃ ہذہ انتہی حاصلہ جواب یہہ تقریر ناتمام ہی اسلئے کہ اس تقریر
چاہیئے تہا کہ آنحضرت نوافل رمضانکو گہر مین ادا کرتے نہ مسجد مین حالانکہ ثبوت اسکا بغایت دشوار
ہی اور غایت الامر یہہ ہی کہ ترک مواظبت کا یہہ عذر بیان فرمایا اخشیت ان تفرض علیکم سو یہہ ترک
حجت لذاتہ فی البیت نہین ہوسکتا کہ فعل نبی مخصص اس نوافل کا ہی عموم حدیث مذکور سے اور
جسنے حدیث مسطور فرمائی اوسینے تین رات تک رمضان مین اس نماز کو بجماعت ادا کیا اور مثل
اور نوافل کے تنہا گہر مین نہین پڑہا چنانچہ کتب حدیث سے بنقل مستفیض ثابت ہی پس جب کہ
ادا کرنا اوسکا مسجد مین نہ گہر مین بجماعت نہ تنہا فعل نبوی سے ثابت ہوا تو پہر اگر عمر نے بعد وفات
نبوی نظر بر رفع عذر مذکور احیاء سنت نبوی فرمایا تو کیا خرابی ہوگئی اور باتفاق فریقین
قاعدۂ اصول مقرر ہی کہ جب حکم نص شارع سے معلل ہو ساتہہ کسی علت کے تو وقت ارتفاع اوس
علت کے وہ حکم بہی مرتفع ہوجاتا ہی اور بدعت کہنا عمر کا مواظبت جماعت کو ہی نفس تراویح و جماعت
کو کیونکہ مواظبت اوسکی حادث ہی نہ اصل عمل سو یہہ حدوث قادح نہین ہوسکتا اسلئے کہ بہت
چیزین ہین کہ زمانۂ نبوی مین نہ تہین پہر خلفاء راشدین و ائمہ طاہرین کے عہد مین ہوئین بس صحیحین حدیث
مذکور مخصوص ہی ساتہہ غیر تراویح کے اور قول عمر مخصوص ہی ساتہہ اوس چیز کے جسکی کچہہ اصل شرع

کہ کند رافضی گریبان شق ٭ نہ شیعہ ام کہ کند طعن سنی مطلق ٭ مرید حضرت عشقم وگر بمیدانم ٭ کہ کیست برسر ناحق وکیست برسر حق ٭ ستہذا قدمائے شیعہ نے اسی عاقبت اندیشی سے واسطے رفع کوفت روزہ کے ایک معجون تقویت کتب فقہ میں لکھہ رکھی ہی کہ ع شفا بادیت دارئے تلخ نوش ٭ وہ یہہ ہی کہ جو پانی بقدر کر کے ہو اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض و منی و ودی اور بیٹ جانورونکی ٭ بتمار پڑی ہو اور گھل مل گئی ہو اور کتے نے بہی اوسمین موتا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بنائین اور روزہ افطار کرین کچھہ قباحت نہین انتہی کذا فی طعن السنان آب بعد استعمال اس فالودہ یا آش کے فرمائیے کیا گنجائش کوفت روزہ ہی اور بطور اہلسنت یہہ جواب ہی کہ کوفت روزہ جبتک ہی کہ روزہ منہہ مین ہی اور جب روزہ کہولا ثواب توانا ہی آمی جسطرح حدیث مین آیا ہی للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار الخ اور دعائے افطار نبوی مین آیا ہی ابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالی علاوہ اسکے عقل بہی اسکی مقتضی ہی کہ ضعف حالت تشنگی و گرسنگی مین ہو اور قوت حالت اکل و شرب مین بالعکس معلوم نہین یہہ نکات عجیبہ عمر نے کہانسے حاصل کیے ہین کہ نقل و عقل دونو سے مستقیم نہین **قولہ** دوسرے اگر کوئی دو رکعت نماز فجر کو تین رکعت سے پڑہے یا کسی رکن کو ارکان نماز سے کم و بیش کرے نماز اوسکی باطل ہی اور فاعل اوسکا آثم اور مشقت اوسکی برباد **جواب** اگر یہہ امر سہواً ہی تو سجدہ سہو سے یہہ نقصان ہو سکتا ہی اس صورت مین نہ بطلان ہی اور نہ اثم اور نہ تباہی مشقت اگر ترک فرض نہین ہی اور اگر عمداً ہی تو سوائے شیعہ کے کوئی سنی نعوذ باللہ نماز کو جائز نہین رکہتا اور وجہ اسکے ربط کی ساتھہ مسئلہ تراویح کے معلوم نہوئی اگر یہہ ہی کہ عمر نے جماعت یا مواظبت زیادہ کی تو جواب اوسکا گذر چکا اور اگر نقصان کسی چیز کا ہی تو وہ بیان کیوہی بیس رکعت ہین جنکو حضرت نے پڑہا اور عمر نے قائم رکہا اسمین کوئی رکعت و رکن حذف و ساقط نہین کیا کہ دلیل عوی پر منطبق ہو آخر تئیس رکعتین نہ تہین کہ عمر نے اوسکو بیس کر دیا اور نہ پانچ تہین جسکو پچاس کر دیا نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** حشر غلامان علی با علی حشر غلامان عمر با عمر **جواب** یہہ مصداق جب صحیح ہو کہ دین علی و عمر کا جدا جدا ٹہیرے و دونہ خرط القتاد حالانکہ جناب امیر نے مدتون نماز خمسہ و جمعہ و عیدین و تراویح عقب عمر پڑہی ہی اشعار اسالہا در پس بکر و عمر کردہ نماز ٭ نتوان گفت بتوجیہ دگر کردہ نماز ٭

دفع کوفت روزہ

زیادتی و نقصان رکعات در نماز

فرق غلامان علی و عمر

اور اونکا جہوٹ بیچ ایذائے جناب سیدہ و ائمہ معصومین مین درج نہین کیا قیاس کرنا چاہیے جواب
یہہ خبر بالفاظ کذائی جس کتاب اہلسنت مین ہو اوسکا نشان دو معہذا اسمین بہی لعنت کرنا پیغمبر کا
یا حکم بلعنت نہین آیا صرف ناخوشی نبوی ثابت ہوئی چنانچہ اسیقدر اخبار صحیحہ اہلسنت سے بہی ثابت ہی اور
اس حکم مین سب صحابہ داخل ہین اگرچہ شان ورود فرد خاص مین ہو کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی ہر چیز
مسلمان پر حرام ہی مال و جان و آبرو نہایت یہہ کہ عباس مین عمومیت نبوی موجب مزید ولایت ہی پس یہہ
تقریب بہی ناتمام ہی اور جواب موذیان جناب سیدہ کا سابق گذر چکا علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ مجلس
اول مجالس المومنین مین درمیان ولایت استمداد لکہا ہی کہ لعن خلفاء ثلثہ واجب نہین کیونکہ مفہوم تشیع کا
یہہ ہی کہ خلیفہ بلا فصل بعد آنحضرت کے مرتضی علی ہین اور لعن و تبرا اونمین معتبر نہین اور گنجایش ہی
کہ نام حضرات خلفاء ثلثہ کا بہی زبان شیعہ پر جاری ہو اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کرین تو یہہ
بات اونکی معتبر نہین انتہی بنا بر علی ہذا جاہل ہونا امثال ساہی کا بنا بر قول وجوب لعن بقتضاء قاضی
متحقق ہا یہ ثبوت کو پہنچا و بسند الحمد **شعر** عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قولہ اسقدر مین شعار اثنا عشریہ دو سطر چسپری **جواب** یہہ دونو طرح اسطر چسپر ہین کہ ہر دو
گروہ بہو رند سبحان اللہ یک نشد دو شد و بعہ باقیل عیب کسے نمودن عیب خود نمودن است **قولہ**
اول گروہ قلیل کہ مستغرق یاد الہی و محبت رسالت پناہی ہین اسقدر تبرا مخالفین سے رکہتے ہین
نام اونکا زبان پر نہین لاتے صرف اللہم العن الظالمین جمیعا کہکر ذکر و شغل مین مصروف رہتے ہین چنانچہ
ان شریف و حدیث مین بے تخصیص نام و نشان کے لعن جو مستحقین لعن مین آئی ہی اور کہتے ہین
آنحضرت منافقین صحابہ کو خوب جانتے تہے باوجود علم کے کسی مصلحت سے اخفا کیا ہوگا نام کسی کا
ن لیا ہم بہی باوجود علم کے نام ہر منکر و خائن کا زبان پر باعلان نہین لاتے اور حسب تعلیم الہی
لعن ظالمون پر کرتے ہین اور شک نہین کہ جب لعن ظالمون پر کی تو عقاب اون سبکا مستحقین لعن کو
بالخصوص نام لینے کی ضرورت نہی آور یہی مصلحت سے دور ہی کما قال تعالی ولا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **جواب** اصل رسم تبرا ایجاد ابن سبا معلم الملکوت شیعہ ہی

لشکر شام بلکہ اونکے تبرّی سے منع فرمایا اور اونکو مسلمان و اخوان کہا سو جو کوئی تارک اس طرح کی یقعلونکا
ہی وہ مخالف ائمہ ہی موافق آدرعادت شریف نبوی تو یہہ تہی کہ موذیونکو دعا کرتے اور فرماتے اللہم اغفر لہم
فانہم لا یعلمون اور عوض ایذاء اپنے نفس خاص کا کبہی ساری عمر نہین لیا جب کچھہ آزردہ ہوتے تو خدا کیلئے باب احکام
شرعی کے تہے سو لعنت بہی اونہین پر ہی جو کہ تارک اسلام اور اہانت دین مرضی حق کی نکسی اور پر اور یہہ
بات باتفاق فریقین اصحاب حسن یا سے ہرگز کبہی صادر نہین ہوئی فانترقا مہذا جسطرح ایذا نبوی مرتضوی
موجب لعن الٰہی ہی اسیطرح ایذار صدیق و فاروق و عثمان بلکہ جمیع اصحاب عالیشان موجب لعن رحمان
ہی بلا تفاوت نقصان اسی جہت سے صاحب جامع الاخبار نے لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبّ
اصحابی فقد کفر انتہی چنانچہ سُنی اسی نظر سے بدگوئی معاویہ مین محتاط ہین اور ایذا بقول سامی علم نبی
ایچ کہینچ مار ٹہہار رکہے ہین جسنے کوئی معاویہ کو ایذا دے وہ موذی ہی **قولہ** لعنت
کاذبین ظالمین پر متواتر قرآن شریف مین ہی اور جنہ ظلم و ستم آل نبی پر ہوا اظہر من الشمس ہے لیس لعن
ظالمونپر واجب ہی اور ترک اوسکا ترک واجب **جواب** مراد ظالمین کاذبین سے قرآن مین کفار و مشرکین
ہین نہ اہل قبلہ و ارباب دین اور لعن مہترین عتاب الٰہی ہی اور نزدیک اہلسنت کے باقتداء ائمہ ہدی خاص
ہی ساتہہ کفار کے چنانچہ اسی سبب سے سُنی قاتل عمر بن خطاب و قتلہ عثمان بن عفان پر لعنت نہین کرتے
بخلاف امامیہ کے کہ انکو مطلق احتیاط نہین حتی کہ اخباریہ و اصولیہ باہم ایکدوسرے کو لعنت کرتے ہین
اور جسنے آل نبی پر ظلم کیا اور دائرہ اسلام سے باہر گیا جیسے یزید و شمر وغیرہ اونپر بے شبہ نزدیک
اہلسنت کے لعنت ہی اور وجوب لعن کا اوسوقت ہوتا کہ قرآن شریف مین مثل اور اوامر کے اسکا حکم بہی
نازل ہوتا یعنی العنوا الظالمین والکاذبین حالانکہ یہہ ترکیب سارے قرآن مین ایکجگہہ بہی نہین آئی بلکہ اسلوب کلام
ہر جگہہ اسطرح پر ہی کہ اوس سے وظیفہ لعنت علی الدوام نہین نکلتا یعنے لعنت اللہ علی کذا سو جو کوئی انشاء
و خبر مین فرق نہین کرتا وہ احمق ہی اور ترک لعن کو ترک واجب کہنا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی ع
ولن یصلح العطار ما افسد الدہر **قولہ** خبر مین ہی کہ جب حضرت عباس نزدیک انصار کے آئے اونہون نے
مونہہ بنایا حضرت نے خفا ہو کر فرمایا وہ مومن نہین جو ہمارے چچا کو ایذا دے یہان سے حال اقربا پیغمبر کا اور

کے بے شبہ داعی غیر اللہ ہین لعنت نکی اور شیعے بحکم فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کوئی دقیقہ بدگوئی خدا
وعباد خدامین فروگذاشت نکیا کیونکہ کتب امامیہ سے ثابت ہی کہ سب اصحاب سب نبی ہی اور سب نبی سب الٰہی
ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب جامع الاسرار نے کہ مشاہیر علمائے امامیہ سے ہی حق اصحاب مین ایسی حادیثین وارد
کی ہین جسکا خلاصہ مارنا پیٹنا ضرب شلاق کرنا ہی اوس شخص کو جو حق صحابہ مین زبان درازی کرے
اور پاسداری حقوق و رعایت صحبت نکرے از انجملہ یہہ حدیث ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی
فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ اسیطرح صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اور مجلسی نے کتاب
الفتن بحار الانوار مین حدیث نجوم کو ذکر کیا ہی اور مفتاح الشریعۃ ومصباح الحقیقۃ المنسوب الی مولانا
الصادق علیہ السلام مین ہی کہ سب وشتم حق احاد الناس مین بھی بجا ہے چہ جائیکہ صحابہ کرام کی لیس بنائے علی ہذا
جملہ اللہم العن اثنا المین تمیو اقالمین پر منقلب ہی کہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ **قولہ** دوسرے جسم غفیر اونپر
جنکا غاصب حق آل محمد وناکث بیعت غدیر وظالم وجابر وقاتل ائمہ برحق ہونا کتب شیعہ وسنی سے ثابت ہی
گو صحابی ہون یا اور کوئی سبکو مسلوب الایمان جانکر نام بنام لعن وتبرا کرتے ہین **جواب** یہان تک
کہ اپنی قوم مین بھی معروف بلعنتی ہین حالانکہ صدوق نے کتاب اعتقادات مین امام جعفر صادق سے حق مین
ایک شخص کے کہ آپکے دشمنون کو نام بنام برا کہتا تھا نقل کیا ہی کہ فرمایا لعنت کرے خدا اسپر کہ تعرض پہنچاتا
ہی ہمکو اور نہین جانتا کہ حق تعالیٰ نے نہی فرمائی ہی لعن اصنام سے کہ لا تسبوا الذین الآیۃ تا کفار حق تعالیٰ کے
مین زبان درازی نکرین انتہی اور فی الواقع یہہ استدلال حضرت امام کا تمام ہی اور محبت ہی لاعنین وملعونین پر
کیونکہ اظہار لعن نام بنام ایک امر فضول وزائد ہی اعتقاد باطنی امامیہ پر مصباح الشریعۃ مین ہی
قال اللہم انی محب لمن احببتہ واحبہ رسولک ومبغض لمن ابغضتہ وابغضہ رسولک فانک لم تکلف فوق ذلک
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن وتبرا کرنا مخالف طریقہ شیعہ ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب مجالس المومنین نے
لکھا ہی کہ نام خلفائے ثلثہ مطلقاً زبان پر جاری نہو ولیکن اوباشون کم ظرفونکو وسیلہ خودنمائی و
بلکہ ہنگامہ آرائی ہی انتہی الحمد للہ کہ اوباشی کم ظرفی اس قسم ثانی اثنا عشریہ کی جسکے آپ ناقل کلام ہین کلام
ہی صاف قصار سے بخوبی ثابت ہوگئی اور صحابہ صاف اوس سے بچ گئے الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ

کما سبق بیانہ مفصلاً من قبل اور شیعہ حال مقلد اونہین کے ہین سو جو لوگ بدون نام کے مبتلائے
وبال لعن ہین اونکے حق مین یہہ نمونہ قدرت الٰہی ہی کہ خدا نے اپنے نیک بندونکو اونکی زبان
لعنت ترجمان سے اسطرح بچایا کہ وہ لعنت ظالمین پر کرتے ہین اور جنکو ظالم سمجھتے ہین یعنی اصحاب
لصفت آپ وہ ظالم نہین بلکہ عادل ہین تو انکی لعنت اونپر نہین پڑتی جسطرح صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب نہین کرتے کہ کیونکر پھیرتا ہی حقتعالے مجھسے گالی دینے
قریش کو اور اونکی لعن کو کہ وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین اوسکو اور مین محمد ہون
صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ یہہ لعنت انہین پر پھرتی ہی جسطرح باب ہمم فصل ششم حلیۃ المتقین مین
امام باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو لعنت کسی شخص کے مونہہ سے نکلتی ہی اگر وہ لعنت اپنے
صاحبکو پاتی ہی تو اوسپر پڑتی ہی نہین تو لعنت کرنیوالے پر پھرتی ہی وکذا فی بحار الانوار مجلسی
چنانچہ اسی جگہ سے ملا دوپیازہ نے کہا ہی الرافضی خوار لعنت اور جس ریتین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے باوجود علم منافقین کے نام اونکے نہ بتلائے اور اونپر لعنت نکی تو اب روافض وہ نام
بے بتلائے آنحضرت کے کیونکر معلوم ہوئے اور خلاف فعل نبوی انکا اونپر لعنت کرنا کہان درست ہوا
اور عقاب و ثواب قبضہ قدرت مالک یوم الدین مین ہی نہ روافض شیاطین ہین ساتھ نجیباء لعن کا منافقین
غیر مشخص نامعلوم الاسم ناممکن ہی اور استدلال کریمۂ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے
بعد مصلحت پہ بعبور دیئے نام اہل نفاق کے مخالف مدعا ہی کیونکہ اسمین تصریح نہی ہی لعن
سے بے نام ہو یا بانام اور یہہ منع اونکے لعن سے ہی جو بے شبہ کافر ہین جیسے بجا صحابہ کہ بے شبہ مسلمان
ہین پس جس صورت مین کہ حقتعالے نے لعن کفار کو روا نکہا اس مصلحت سے کہ وہ بمقابلہ اوسکے خدا کو
گالی دینگے تو لعن بالمومنین بالاولی ممنوع ہوئی کیونکہ یہان مسلمان بمقابلہ روافض بے ایمان کے ترک کرتے
ہین اور خدا و رسول و ائمہ ہدی کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ عمل اس آیہ پر کرتے ہین کہ لئن بسطت الی
یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوء باثمی واثمک
فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین طرفہ یہہ ہی کہ مسلمان تو نہی الٰہی پر عمل کرکے روافض

بخلاف اس چلانے کے کہ یہان کوئی موجود نہین سوا اسکے کہ شیعہ کا حلق پہٹے اور کچھہ حاصل نہین فریاد
شغال و بال شغال است شنیدے اگر چلانیسے غرض اعلام غافلین ہی تو اس طرح سے سب مسلمان واقف ہین کہ
لشکر یزید نے بیشبہ بے ادبی کی اور رو سیاہ ہوا اگر استمداد مطلوب ہی تو اب وہ ممکن نہین جو تہے اگر خبر کرنا
خدا کا ہی بنظر اسکے کہ بعض مُروات شیعہ قائل بجہل الہی تعالی ہین تو قرآن سے عالم الغیب والشہادہ ہونا خدا کا ثابت ہی کوئی چلاوے
یا چُپ رہے اوسکو ہر کسی کی ظلم و عدل کی برابر خبر رہتی ہی وہ اپنے دوستونکا ہر طرح انتقام لیگا اوسکو شیعہ سے
زیادہ اسکا دہیان ہی انکی فریاد و بیداد پر موقوف نہین پانچوین جزا فعل پہچانا اوسکا کام ہی جو مالک جزا ہو جیسے
مقتضائے شیعہ کا کہ یہہ خود مقہور و مجبور ہین مالک یوم الدین نہین پس یہہ کہنا کہ ہم لعن سے جزا فعل پہچاتے ہین معاذ اللہ
دعوی خدائی ہی یہہ کہنا اسے ثابت ہوا کہ وہ لائق لعن ہین اور تم مامور بلعن ہو اور وہ لعن تمہارے بہیجنے سے پہنچ
جاتی ہی شاید ایسا ہو کہ بنا بر عدم لیاقت موضع تمہارے اوپر پہرتی ہو چہٹے اس چلانے مین بطلان تقیہ کا ہی
حالانکہ نص امام التقیۃ دینی و دین آبائی صریح ہی خلاف لعن مین اور بے شبہ لاعنین مخالف نص ائمہ ہین اور خلاف نص
بلا خلاف کفر ہی ساتوین آپنے صفحہ پنجاہ و ہشتم مین لکھا ہی کہ روشن تر از روز است کہ این ہمہ منافقین
شریک وادستند صحبت و مخالطت و مناکحت با تمام صحابۂ انصار داشتند و بسبب اظہار ایمان رسول اللہ و جان
امر فرق نمی ساختند انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی کا نفاق بہی معلوم ہو تو بہی نظر بظاہر شرع اوس سے معاملہ
حکم کا کیجیئے کفار کا سا او ظاہر ہی کہ اس جہر بالسوء مین برتاو کفار سا ہی اسلام کا اسلیئے کہ اسلام مین یہہ طریقہ
مسلوک نہین اور نہ آنحضرت نے باوجود علم منافقین کے ایسا کیا اور نہ اس آیت سے استدلال فرمایا اور کیونکر کرتے
مظاہر مستحق لعنت کا نہین ہوتا یہہ شان کفار کی ہی و بس بلکہ کافر غیر منصوص پر بہی لعنت ممنوع ہی بلکہ کافر منصوص پر
لعنت کرنا حسنہ نہین محض اضاعت وقت و بربادی تقیہ ہی آٹھوین جن پر ظلم ہوا تہا مثل حضرت امام حسین و زید
شہید کربلا و یحیی علیہم السلام وہ سب عین حالت ظلم مین محو تسلیم و رضا رہے اور زنہار اونکی زبان و دہان سے
حرف خلاف مرضی الہی نکلا حالانکہ اگر وہ ایسے مخمصہ مین بحکم آیہ کریمہ کچھہ منہہ سے نکالتے تو گنجایش ہی
اور اختیار مین بڑا فرق ہی معہذا اونکی زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ ہی کوئی جو بچاوے حرم رسول اللہ کو
اللہ کیلئے جسپر حر بن یزید ریاحی شریک حال ہو گیا یہہ نہین نکلا کہ لعنت خدا کی اس قوم ملعون پر جنہون نے

وانہ لمن الضالین سے کہ من آلودہ و امہنم چہ عجب * ہمہ عالم گواہ عصمت اوست * سے ہے وہ لوگ
جو صحابہ نہیں جیسے ملوک بنی امیہ و عباسیہ کہ جنکا سبب تو باقرار قاضی نکو شہید کیا گو ظاہر میں بنا بر اندیشہ
نزع ملک و دشمنی کرتے ہوں ایسے شہید پر لعنت کرنی گویا خود ملعون بننا ہی کیونکہ بیان اقعیت مطلوب ہی
ظاہر ہے اور بنی امیہ میں جو ظالم آل نبی تھے جیسے یزید بن معاویہ وغیرہ اونکو سنی بھی اچھا نہیں کہتے اور
جو اچھے تھے جیسے معاویہ بن یزید و عمر بن عبد العزیز اونکو شیعہ بھی بہتر جانتے ہیں معہذا شیطان
بالاتفاق فریقین بلکہ فرق اسلام بالیقین منصوص اللعنت ہی لیکن کوئی نص بابت لعن کرنیکے اوسپر وارد
نہیں اور نہ اوسکی لعن کو شرع میں عبادت کہا ہی اور نہ اونپر اور حضرات ائمہ ہدیٰ نے قیام ساتھ اس عبادت عظیمہ
کے بالاجماع بایام بنام ماثور ہی والا امیہ قدر شیفتہ و فریفتہ لعنت ہیں اگر کوئی نص اس بابت موجود ہو
عنایت کیجیے مگر یہہ لعنت ترکہ ابلیس ملعون ہی کہ بحق و استحقاق الامیہ کو پشت در پشت پہنچے چنانچہ
کہا ہی شعر رافضی را مگو کہ انسان است * نطفۂ احتلام شیطان است * بقولہ کہتے ہیں کہ لا یحب اللہ الجہر
بالسوء من القول الا من ظلم خدا فرماتا ہی کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا اوسکو جسنے ستم کیا ہو اعلان ہماری اور
اس سے زیادہ اور کیا ستم ہم پر ہوگا کہ فلان و فلان نے ہمارے ائمہ کے ساتھ کیا کیا کچھ بدی کی اسلیے جب ہمکو
ظلم یاد آتا ہی موجب حکم خدا کے لعن کرکے اونکی ارواحکو جزا فعل پہنچاتے ہیں انتہی خلاصہ جواب یہہ ہے کہ
دلیل لعن نام بنام نہیں ہوسکتی کیونکہ اسمیں تصریح باظہار اسماء و لعن نہیں ہی اس سے حکم لعن نکالنا
معاذ اللہ خدائے پاک پر طوفان باندھنا ہی تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا اسمیں
تو کار زمین را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی * نفس لگا کہا جاتا ہی کہ اس آیت سے اسیقدر ثابت
ہوتا ہی کہ مظلوم کو چاہیے نہ یہہ کہ اتباع مظلوم قرناً بعد قرن الی یوم القیام چلایا کریں کیونکہ ظلم اسپر ہوا
اور گذر گیا نہ اسکے توابع پر معہذا یہہ چلانا بد ہی کہ اس حال اہلبیت کو جہر بالسوء فرمایا ہی اور بالاتفاق
فریقین ثابت ہی کہ ائمہ ہدیٰ کبھی نہیں چلائے اور نہ کسیکو حکم چلانیکا دیا بلکہ اظہار گلہ اپنی مظلومیت کا ہی سوا
عالم الغیب والشہادہ کے اور کسی سے نہیں کیا دوسرے چلانا مظلوم کا اسلیے ہوتا ہی کہ حاکم وقت اوسکی فریاد
کو پہنچے اور ظالم سے اوسکا عوض لیوے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب مظلوم ظالم و حاکم تینون موجود ہوں

در لعن ظالم و مظلوم

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور اگر بطریق تنزل مراد اس سے اونکو لین جو بعد وفات نبوی پھر گئے تو بھی
مفید مدعائے سامی نہین اسلئے کہ یہہ لوگ ہین جنسے ابوبکر صدیق لڑے مثل بنو حنیفہ وغیرہ کے اور یہہ بات کتب
شیعہ سے بھی ثابت ہی چنانچہ صاحب تفسیر منہج الصادقین نے شان نزول کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم
عن دینہ مین لکھا ہی کہ بعد وفات سید کائنات تمام عرب مرتد ہو گئے مگر مکہ و مدینہ و بنی عبد القیس بحرین اور
دینے زکوۃ سے باز رہے الی قولہ تواریخ مین مذکور ہی کہ تیرہ قبیلہ اسلام سے مرتد ہو گئے آخر عہد نبی مین اور وہ
تھے مذہبی انکا ذو الخمار اسود عنسی بنی قبیلہ دوم بنو حنیفہ یہہ یمامہ سے تھے اصحاب مسیلمہ کذاب جب ابوبکر خلافت پر
خالد ولید کو مع جماعت جناب خیبر کے بھیجا کہ اوسکو مقہور کیا بعد اسکے لکھا ہی کہ عہد ابوبکر مین سات قبیلہ مرتد ہو گئے
حقتعالی نے انکے شر کو کفایت کیا اور مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے انتہی مختصراً پس اگر عموم اصحاب اس بلا مین مبتلا ہوتے
تو قرآن اونکی مدح مین اور تعالی بالخصوص خلفاء ثلثہ کہ ایمان انکا بشہادت قرآن و رسول الثقلین و جان آئمہ اطہار
در اعتراف علماء و کبار امامیہ بحار کما حقہ ثابت ہی کما مضی قولہ کالتمان حق اور یہ گفتگو ن پر قرآن مین صریح
طعن ہی پس کیا جگہہ تامل کی ہی قولہ تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس
فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون الی قولہ اسیطرح بہت کلام محکم ہین کہ کتب معتبرہ اثنا عشریہ
مین لکھے ہین جواب شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ۔ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ۔ امام
صادق بطبق تفسیر عیاشی فرماتے ہین کہ یہہ آیت شان حضرت امیر مین ہی اور حضرت ابو جعفر نے اور ائمہ
نے بھی ہمین اشکر کے فرمایا ہی حیث قال علیہ السلام یعنی بذالک نحن اور اکابر علمائے امامیہ کہ اعتقاد اس کتمان کا
محبت جمیع ائمہ ہی رکھتے ہین اس سلسلہ کو جناب امیر سے لیکر تا مہدی ہین عیاذاً باللہ سمجھا یا ہی اور اس قدر
[illegible] کے دوسری آیت کریمہ ہین کہ حضرت امام صادق نے فرمایا کہ مراد اولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون
سے ہم ہین اور یہہ روایت بھی تفسیر عیاشی اور جلد اول بحار مجلسی مین موجود ہی اسیطرح بہت کلام
[illegible] ہین کہ کتب معتبرہ اثنا عشریہ مین لکھے ہین اور اگر مراد اس سے اہل ردت و نفاق ہین جنہون نے آیات
[illegible] کو حق حضرت ائمہ مین چھپایا اور قرآن سے باہر نکالا چنانچہ وضع تفسیر سامی اور رسالہ علی بن ابراہیم
اور صافی کافی سے معلوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ بر فرض محال بھلا جنہون نے قرآن مجید کو کلیۃً مخفی کیا

حرم رسول اللہ وآل نبی سے ایسا کیا لیکن جو شیعہ تابع یزید و شمر ہین اونکی راہ پر چلتے ہین اور سنی تابع سید
الشہدا ہین اونکے ظلم پر صابر مفوض الامر الی اللہ ہین شعر بقول دشمن پیمان دوست بشکستی ببین کہ از کہ
وبا کہ پیوستی ۞ نوین مراد جہر بالسوء سے آیہ شریفہ مین بیان کرنا واردات کا اور اظہار حقیقت مظلمہ کا سامنے حاکم کے
ہی بغرض فریاد رسی حق رسانی نہ بجائی خود بیٹہ مجالس مین بیٹہ کر لعن کرنا صبح و شام دشنام دینا یہہ نیا چلا ہی
نہ مظلوم نہ ظالم ونہ ذکر ظلم لیکن ظلمہ سنجوث الذین پر ہزار ہا گالیان پڑتی ہین طرح بطرح بمضامین رنگین جنکے لکہنا
سنکین بے تمکین تبرا ہوتا ہی یہہ حرکت شبیہ بجنون و مالیخولیا ہی دشمنین یہہ تو معلوم ہو کہ وہ کیا ایسا ظلم تہا
کہ باوجود دیکہ ہزار سال سے آج تک برابر چلاتے ہین اور انتقام نہین ہو چکتا اور ناوسکو خدا پر حوالہ کیا جاتا
ہی ہاہین دنیا مین ساری کسر نکالے لیتی ہین تاکہ عاقبت مین پاک سبدوش ہون اگر امر خلافت ہی تو خلفا ثلثہ سے
بجز حسن سلوک مرتضوی کے اور کوئی امر سوء جب بعد عہد نہین ہوا اور اگر کچہہ اور ہی تو طالت بیان ہی بتیوا تو جروا
وقد مضی ہذا البحث فیما سبق مرارا اور باقی تفصیل مبحث تولا و تبرا کی تحفہ مین لکہی ہی جس سے سارے عقدے
حل ہو جاتے ہین بالجملہ مناسبت اس دلیل کی ساتہہ مدعا کے باوجود خلاف نصوص ائمہ اور کریمہ سابقہ مفہوم نہوئی کہ
کس عالم سے ہی حالانکہ کلام الہی ناطق ہی صبر کرنے پر وقت مصیبت کے قال تعالی وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ **قولہ** خیار صحابہ کو بجان دوست رکہتے ہین صرف اوس
گروہ سے کہ از روی حدیث حوض وغیرہ جو رجوع اونکا اسلام ظاہر سے از روئے اونکے افعال کے باہر ہی
تبرا کرتے ہین اور صفت صحابی کی من ادرک النبی مع الایمان و مات علیہ ہی پس جو کوئی پہر گیا اوس سے
شرف صحابیت بہی زائل ہو گیا اور عمل اوسکا مثل ابلیس کے حبط اور بہت آیتون سے واضح ہی کہ جو کوئی صحابہ مین سے
بیعت اولی پر ثابت رہا بیشک مستوجب اجر جزیل کا ہی اور جسنے نکث بیعت کی اوسکے لیے جزا آخرت مہیا ہی
قال تعالی إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ الخ **جواب** پاسخ اکثر مقدمات اس شبہ کا سابق گذر چکا ہی فلا فائدۃ فی
الاعادۃ اور مراد ناکثین بیعت و منقلبین علی الاعقاب سے کفار ہین جو سامنے آنحضرت صلعم کے تہے اور اب اوسکے مصداق
شیعہ ہین کہ جنکے ایمانکی شہادت قرآن نے دی اونسے پہر گئے اور اہل رضاء ان و غفران کو مستحق نیران ٹہرایا

بارہوین حدیث جیش اسامہ مشہور ہی جسکا عبدالعزیز نے تحفہ مین انکار کیا دیکھو مقدمہ رابع کتاب ملل نحل
شہرستانی مین مطالعہ کرو قوله الخلاف الثانی فی مرضه انه قال صلی الله علیه وسلم جهزوا جیش اسامة لعن الله

من تخلف عنها فقال قوم یجب علینا امتثال امره واسامة قد برز من المدینة وقال قوم قد اشتد مرض النبی انتهی بلفظه
اردو ناقل **جواب** حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ ثابت نہین کہ اوس سے اثبات لعنت مخالفین ہو سکے بہ سمجھ
ندا مخالف اور جیز ہی اور تخلف اور جیز آپنے بکمال تبحر و لغت دانی سے دونو کے ایک ہی معنی سمجھے اور یا بین
مبلغ علم صاحب تحفہ پر تہمت انکار کر دی حالانکہ اونہون نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ یہہ جملہ ملل نحل مین نہین ہی
نے بحوالہ مقدمہ رابع اوس سے اثبات کیا بلکہ انکار صحت اس جملہ کا کیا ہی اور یہہ کہا کہ یہہ جملہ نزدیک صاحب
ملل نحل کے موضوع مفتری ہی آپنے غور بخت فہمی سے دونو انکار مین فرق نہ سمجھا اور اقرار بغلط گوئی صاحب
کر دیا اس فہم پر صاحب تحفہ پر حرف گیری کیجاتی ہی بلی جما تیری طرح چھوٹا منہ بڑی بات اسی کو کہتے ہین
بلکہ اگر یہہ جملہ ملل نحل مین بدون صراحت وضع بہی موجود ہوتا تو کیا حرج تہا کہ ملل نحل کچہہ کتاب علم حدیث
مین کا ہو جو ہر باب مین اوسکی نقل حجت ہو مع ذلک صاحب تحفہ نے جواب اس حدیث کا بفرض تسلیم بہی دیا ہی
طرح اونکی عادت ہی چاہیئے تہا کہ اوسکو موضوع کیا ہوتا یہہ بغایت بیحیائی ہی کہ ہر جگہہ مدلول دلیل سے
قطع نظر کرکے درپی ثبوت روایت بے اصل ہوتے ہین اگر روایت ثابت ہوئی اور اوسکو مطلوب پر دلالت
نہو تو حاصل ثبوت روایت سے کیا ہوا کوہ کندن و کاہ بر آوردن اسی لیے صاحب تحفہ نے بعد انکار ثبوت جملہ
لعن اللہ الخ کے لکہدیا ہی کہ قاعدہ اہلسنت کا یہہ ہی کہ اعتبار حدیث کا جب کرتے ہین کہ کتب معتبرہ حدیث
مین ہو مع الحکم بالصحة والا حدیث بے سند مانند شتر بے مہار ہی چنانچہ اسجگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو عبارت
ملل کی سے نقل کی ہی اوسمین حال صحت عدم صحت حدیث کا مذکور نہین اور یہہ فی الواقع کرامت صاحب
تحفہ ہی کہ جو پہلے اس نقل کے اسی بحث مین کہا تہا وہی قصہ بعینہ درپیش آیا بالجملہ اگر اس حدیث کو تسلیم
کرین تو آخر وجہ طعن کی کیا ہی عدم تجہیز ہی یا تخلف اور بقول آپکے سچا تخلف خلاف کہ خلاف جمیع
حق و خلاف ہی اگر اول ہی تو کذب صریح ہی کیونکہ تجہیز اس جیش کی خاص حضرت ابو بکر نے کی ہی
مرضی جمیع اصحاب بلا خلاف اور اگر تخلف ہی تو اوسمین علی مرتضی و عباس و غیرہ بنی ہاشم بہی شامل

بلکہ اوسکی قراءت سے کہ کتاب اللہ علی حدہ تھی منع فرمایا کما فی الکلینی لائق تر ساتھ مصداق ہونے ان آیات
کے ہین یا خلفاء ثلثہ جنھون نے بعض عشر قرآن مجید کو باعتقاد معاصرین اور ایک جماعت قدماء امامیہ کے اور تمام قرآنکو
بے کم و کاست مطابق مذہب سید مرتضی و صدوق و میرزا صادق و امثالہم کے چنانچہ تفسیر مجمع البیان و رسالہ
اعتقادیہ قمی سے نقل اوسکی اپنے محل پر گذری شائع کیا باقی رہی یہہ بات کہ جب خلفاء و اعوان خلفاء نے قرآن
مرتضوی کو اس سبب سے کہ مشتمل فضائل مہاجرین و انصار پر تھا قبول نکیا تو جناب امیر نے بالضرورۃ اوسکو کتمان فرمایا
چنانچہ مجلسی نے بحار و حق الیقین مین ایراد اس قسم مہملات کا کیا ہی سوا ازالہ ان ہفوات کا قطع نظر فوت و کذب
صدوق و علم الہدی سے یہہ ہی کہ یہہ عذر بدتر از گناہ اور یہہ غایت وسواس ابن سبا کی روسیاہی ہی اسلئے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین قرآن کے ساتھ جہاد کیا ہی اور کبھی بسبب اونکے انکار کے ایک حرف
قرآنکا مخفی نہین فرمایا پس جناب امیر کا کتم کتاب مستطاب معاذ اللہ من ذلک اصول فضہ پر لیاقت امانت
نہ رکھتے ہونگے اگر کہین کہ بنابر اختیار تقیہ شائع نکر سکے تو قطع نظر اسکے کہ عدم تشہیر اور بات ہی اور کتمان
و منع اور بات اور روایات بحار و کلینی وغیرہما امر ثانی مین نص واقع ہوئی ہین کہہ سکتے ہین کہ تقیہ کرنا مرتضی
علی کا اپنے شیعون سے کہ جناب امیر کو معصوم جانتے ہین نہ مجتہد اور مطیع و منقاد جناب امیر کے تھے مخالف
یعنی جیسے خطبہ شقشقیہ و دعاء صنمی قریش وغیرہ مین کیون تقیہ نکیا اور کوشش کتمان مضامین اونکے
مین نفرمائی کہ انتشار اوسکا زعم معاندین مین جناب امیر سے ہی معاذ اللہ یہان سے ظاہر ہوا کہ یہہ خطب
ذاتیہ موضوع علماء قوم ہین جیسے جماہل حق کہ اجماع رکھتے ہین اس بات پر کہ جناب امیر سے کوئی خطبہ طعن
خلفاء ثلثہ صادر نہین ہوئی اگر کہین کہ سب ائمہ مامور تھے بکتمان کتاب الی القیامہ تو بھی نہین بنتا کیونکہ
اس تقدیر پر تکذیب روایات کلینی وغیرہ ائمہ شیعہ کی ہوتی ہی کہ بدلالت مطابقی صحیفہ حسنیہ و باقریہ
جعفریہ مین مندرج ہی کہ ہرگز سوا خدا کے کسی سے ڈرنا نچاہیے اور حق کو علی رؤس الاشہاد اظہار
کرنا چاہیے اور نشر علوم مین کوشش فرمانا چاہیے الی غیر ذلک اور اگر تکذیب کلینی منظور ہو تو امامت
سے ان بزرگون کی تا صادق مصدق رضی اللہ عنہ دست بردار ہونا چاہیے کہ باوجود ان سب تاکیدات کے
کتمان کتاب اللہ کیا کئے اور بھی نہی اوسکے پڑھنے سے فرمائی **قولہ** احادیث صحیحہ مین ہی لعن بجا لفظ

ساتھ کرنیکی حقتعالی نے فرمایا من یقتل مومنا متعمدا الخ وقال النبی سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الی قولہ جب علاوہ
مرا تو اوسکے گلے مین بت تھا اور قریب مرگ سوا شراب کے اور کچھ پیتا تھا شعر انکہ پرستش ایچنین گمرہ بود
کی مرید بیش را جنت رہ بود ❊ جواب یہ تینون قصے بے اصل محض افترا ہی صریح ہین نسبت اونکی
جن کتب کی طرف کی ہی اونمین کوئی شیعی ہی جیسے صاحب روضۃ الصفا وحبیب السیر وسفینۃ کاملہ وکامل السقیفہ
کوئی معتزلی ہی جیسے ربیع الابرار کوئی نامعتبر ہی جیسے تاریخ حافظ ابرو وحدیقۂ سنائی کوئی مجہول الحال
جیسے جامع التواریخ کسی مین خیانت کی ہی جیسے شواہد النبوۃ وروضۃ الاحباب کہ بجائے لفظ یزید نام معاویہ
لکھدیا اسلئے کہ زہر دلوانا یزید کا البتہ منقول ہی نہ معاویہ کا اور یزید بے شبہ مصداق آیت وحدیث
مذکور کا ہی اگرچہ نزدیک اہلسنت کے حمل آیۃ کا اوسپر ہی جو مستحل قتل مسلم ہو وہ جس سے قتل واقع ہوا معہذا
اگر حدیث سباب المومن فسوق آپکے نزدیک معتبر ہی تو بیچارے معاویہ پر کیا جائے تشنیع وزجر ہی اخرالایمان
معاویہ کا اور صحابی ہونا تو باتفاق اہل سنت ثابت ہی اور موت علی الایمان محقق اور قصہ بت پرستی
وشراب خوری معاویہ تو نرا افترا ہی لا اصل لہ علی الخصوص نہج البلاغہ ونصوص تصدیق ال مین ایمان
مشار الیہ پر کما مر اور تفسیر امانی وتحسین منہاج شیخ ابو العباس شاہد ہی عدم اعتبار تواریخ پر چنانچہ اسی
جہت سے سبحان علیخان نے انکار اکثر قصص شیعہ کتب امامیہ کا باوجود شہرت قصہ وروایت کتاب کے
جابجا اپنے رسائل مین کیا ہی اور لکھا ہی کہ رب مشہور لا اصل لہ اور مومن جا لسی صوارم چہ مین بجواب
عقیدۂ سیزدہم تحفہ لکھا ہی بدانکہ مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات نے اصل یا باقول ان بنا شد
انتہی اور اسی تحقیق پر مشاعین واشالہما کیطرف سے کہ قدح اونکی احادیث کثیرہ کافی کلینی مین زبان
صدق ترجمان ائمہ ہدی سے واقع ہی بنیاد جو انکی کہی ہی آور یہہ بات دربارۂ عقائد لکھی ہی چہ جائے اخبار طائرہ
وقصص افواہیہ کی والا قصۂ امیر حمزہ وعمر عیار وداستان حاتم طائی وغیرہ کیا قصور کیا ہی کہ نامعتبر
ہون انکو بھی آپ بسر وچشم قبول فرما کر مدار عقائد ومسائل دین کا اونپر رکھیے ❊ عجوز تمنت ان تصیر صبیۃ
وقد یبس الجنبان واحدودب الظہر ❊ تجارت الی العطار یبغی ناتجدیدہ ❊ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر
قولہ جب معاویہ وامام حسن علیہ السلام سے صلح ہوئی صلح نامہ مین یہہ شروط تھے جواب معلوم نہین کہ آپنے

داخل ہین اسلیئے کہ حدیث مذکور مین بالخصوص نام ابوبکر یا عمر یا عثمان کا نہین بلکہ سارے لشکری و اصحاب عموماً
داخل اس خطاب کے ہین تو یہہ سب لائق طعن ہین خصوصیت بیچارے ابوبکر کی کیا ہی خیر اگر ادہر سے ایکا ایک
متخلف ٹہیرینگے تو اودہر سارے بنی ہاشم ہین شعر شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی گو مشت
خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد * اب تم عدم تخلف مرتضوی ثابت کرو اور اگر خلاف ہی تو صریح دلیل اختلال
حواس قائل خلافت اور احداث قول جدید غیر ثابت بالاخلاف ہی اور قطع نظر اسکے امر نبوی نزدیک شیعہ کے
مستعین واسطے وجوب کے نہین کما نص علیہ المرتضی فی الدرر والغرر اسصورت مین یہہ امر ندب کے لیئے ہوگا
اور ترک مندوب معصیت نہین اور اگر ہی تو جناب امیر وغیرہ جمیع بنی ہاشم عاصی عصاۃ ہین اور صاحب
تحفہ نے جواب اس طعن کا سات طرح پر دیا ہی اور بہہ ہفت وجہ تحقیق طعن کو ثابت کیا ہی اور معاذ اللہ اگر تخلف
موجب طعن ہو تو سارے امامیہ اولین و آخرین بلکہ ائمہ طاہرین تک اس شناعت سے نجات پا نہین سکتے
کہ خلاف اثنا عشریہ خصوصاً اصولیہ و اخباریہ مخفی نہین اسی جگہہ سے کہا ہی بیقل خیر الہ بیعمت قولہ
تمام ہوئی فوائد عباسیہ اب چند فوائد حافظیہ پر رسالہ ختم ہوتا ہی جواب یہہ سورخاتمہ بہی اچھا ہی
نہ حافظ علی کا کما مضی فی اوائل الکتاب لیکن ڈر ہے رنڈی بیسر دیدے حال گیا اخر الکیاد لکا خیال
نہ گیا ہنوز وہی تقیہ توریہ تعمیہ تخرجہ چلا جاتا ہی آخر تا بکجا کل اناء یترشح بما فیہ قولہ سفینہ کاملہ و ربیع الابرار
و تاریخ حافظ ابرو و کامل السفینہ و حبیب السیر و حدیقہ سنائی مین مذکور ہی کہ شہور ۵۶ سنہ مین معاویہ
مدینہ کو آیا اور جناب امام حسین و عبد الرحمن بن ابی بکر و ابن عمر و ابن زبیر سے گفتگو بطور حکومت و تہدید
کے عائشہ صدیقہ نے اس باب مین معاویہ پر عتاب کیا معاویہ نے ایک کوا کہدوایا اور اوسکا مونہہ چہپا یا اور
اوسپر ایک کرسی رکہی اور عائشہ کو بٹہلایا وہ چاہ مذکور مین گر پڑین معاویہ نے مٹی پتہر سے اوسکا مونہہ بند
کروایا اور نہ ندہ در گور کیا اور روضۃ الصفا و جامع التواریخ و شواہد النبوۃ مین مرقوم ہی کہ معاویہ نے
تجویز زہر دینے امام حسین کی کی چنانچہ وہ مسموم ہوئے اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ مروان بن حکم بحکم معاویہ
مدینہ مین آیا اور جعدہ زوجہ امام کو بوعدہ نکاح یزید و پنجاہ ہزار درہم زہر دینے پر راضی کیا او سنے زہر دیا
اور روپیہ معاویہ نے لیئے یزید سے کہا نکاح کر اوسنے کہا اسنے فرزند رسول کے ساتھ کیا کیا کہ میرے ساتھ

افادہ از فوائد حافظیہ

ذکر وفات عائشہ و وفات امام حسن ۱۰

دولایت جانتے ہین اصل مین موجود تھی والا ضرور وقت ایسے مخمصۂ عظیم کے درپیش کرتے حالانکہ امامیہ
اون نصوص کو واقعی جانتے ہین سو موضوع اگرچہ نفس الامر مین موضوع ہین اور حکایت ابن عدی مخالف
تصریح مرتضی و صاحب فصول کے ہی کیونکہ انہون نے لکھا ہی کہ حسن بن علی نے وقت صلح کے خطبہ پڑھا اور اسمین یہہ کہا کہ
معاویہ نے مجھسے نزاع کی اوس امر مین جو میرا حق تھا اوسکا پس دیکھی مینے صلاح امت کی اور قطع ہونا فتنہ کا
تمہارے صلح مین اور بیعت کی تھی تمنے مجھسے اس شرط پر کہ صلح کرو جس سے مین صلح کرون اور لڑو جس سے مین لڑون
اور بہتر جانا مینے بچانا مسلمانونکی خونریزی کا اور بچانا اس صلح سے مگر تمہاری صلاح کو انتہی اس سے
مثل مہر نیمروز واضح ہی کہ یہہ صلح بنا بر قلت و ذلت تھی والا کہتے کہ تم دو دل ہو اور تمہارے دل حرب
و ضرب کو نہین چاہتے اور تم خود طالب مصالحہ ہو اگر ہم لڑین تو کیونکر لڑین جسطرح یہہ عذر بقول آپکے بجواب
ابن عدی فرمایا بلکہ مفاد اسی حکایت ابن عدی سے ظاہر ہی کہ یہہ صلح بنا بر مشاہدہ ضعف جنود تھی والا باوجود
ظہور ضعف کہ امور حسیہ سے ہی نہ وجہ اسکی یہہ حاجت ملامت کی بابت مصالحت کیا تھی سخن شناس نۂ
دلبرا خطا اینجاست بہر حال یہہ صلح دلیل اسلام معاویہ ہی والا اطاعت بادشاہ کافر کی جائز نہین
علی الخصوص امام معصوم سے اگرچہ بمشاہدۂ ضعف جنود ہو علاوہ اسکے استدلال سنیونکا تنہا حدیث
الخلافة بعدی ثلثون سنة پر مقصور نہین کہ اوسکے نفی سے نفی مدعا ہو جاوے بلکہ اور احادیث سے
بھی ہی کہ از انجملہ یہہ ہی ان ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اور یہہ حدیث
صحیح متفق علیہ فریقین ہی چنانچہ تالیف معزی اردستانی بلکہ غوالی ابن جمہور شاہد صادق
مذکور ہی اور عبارت کتاب حدائق مورقہ کہ زعم مخالفین مین جواب صواعق محرقہ ہی بعینہا یہہ ہی بعد از انکہ
بتوسط مکر و فریب معاویہ و عمرو بن عاص نفاق در میانہ لشکر آنحضرت بہم رسید و دانست کہ خون ریختن و
فساد بسر حد افراط رسیدہ شد بموجب آنکہ رسول صلعم مکرر فرمودہ بود ان ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ
بین الفئتین العظیمتین من المسلمین تا بندگان خدا در میانہ کشتہ نشوند با معاویہ صلح نمود انتہی اب کہو کہ یہہ حدیث
محال مین ہی یا نہین **قولہ** علی بن بشیر ہمدانی کہتا ہی کہ مین اور سفیان بن لیلی پاس امام کے گئی
اور کہا السلام علیک یا مذل المومنین فرمایا و علیک السلام بیٹھو مین مذل المومنین نہین ہون بلکہ

یہہ شروط کس کتاب اہل سنت سے نقل کیئے ہین حالانکہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کی باتفاق اہل حق و
اعتراف ابن بابویہ قمی و شیخ مفید و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا ما صالح علیہ حسن بن علی معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ المسلمین علی ان یعمل
فیہم بکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سیرۃ الخلفاء الراشدین المہدیین و لیس لمعاویۃ
بن ابی سفیان ان یعہد الی احد من بعدہ عہدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین و علی
ان الناس آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامہم و عراقہم و حجازہم و یمنہم و علی ان اصحاب علی و شیعتہ
آمنون علی انفسہم و اموالہم و نسائہم و اولادہم حیث کانوا و علی معاویۃ بن سفیان بذلک عہد اللہ و
میثاقہ ان لا تبتغی للحسن بن علی و لا لاخیہ الحسین و لا لاحد من اہل بیت رسول اللہ غائلۃ سرا و لا جہرا و لا یخیف
احدا منہم فی افق من الآفاق شہد علیہ فلان بن فلان و کفی باللہ شہیدا انتہی اور یہہ وثیقہ صواعق وغیرہ
کتب مین بہی منقول ہی اور اس صلح سے بحکم انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم مسلمان ہونا شیعان
او مسلمان ہونا شیعہ مرتضوی کا کہ تہے مگر مہاجرین و انصار و تابعین اخیار ثابت ہی و للہ الحمد بلکہ با وجود
افساد بناقی کے شروط صلحنامہ کو ہنوز یہہ لفظ زبان پر جاری ہی کہ سیوم اہل اسلام تمام از دست و زبان ما
ایمن باشند انتہی فاسلم تسلم **قولہ** دانا جانتے ہین کہ یہہ صلح محض بسبب بشامدہ ضعف ہمراہیون اور دو
دل ہونے لشکریونکے امام نے قبول فرمائی اور خلاف ظاہری ترک کی نہ بباعث حدیث سنیون کے
کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ منقول ہی کہ حجر بن عدی نے امام کو بسبب مصالحت کے ملامت کی امام نے
عذر مذکور بیان فرمایا پس ظاہر ہوا کہ اگر یہہ حدیث اصل مین ہوتی امام ضرور جواب مین فرماتے انتہی ملخصا جواب
صرف وجدان اہل دانش امامیہ کا دلیل اس قلت و ذلت صلح کی نہین ہو سکتا کیونکہ مخالف عبارت وثیقہ مذکور ہی
اگر یہہ صلح بد دلی لشکر سے ہوتی تو اوسکا ذکر ضرور کرتے اور عدم ذکر امام سے حدیث مذکور کو بجواب
ملامت حجر بن عدی نفی اصل حدیث لازم نہین آتی کیونکہ جناب امیر نے بمنطوق نہج البلاغۃ بمقابلہ
معاویہ کبہی استدلال نص صایت نبوی وغیرہ نہین کیا بلکہ اپنے حقیت پر شوری مہاجرین و انصار کو
کہ شیعہ اولی مرتضوی تہے سند گذرانا اس سے معلوم ہوا کہ وہ نصوص جنکو شیعہ دلیل خلافت بلافصل و

نقد اقر بجملة الایمان بان اصل الایمان انما ہو الاقرار باللہ و رسولہ انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان عین
اسلام ہی کیونکہ اسجگہ ذکر تصدیق بالقلب و یکسان ہونے ظاہر و باطن کا نہین کیا وہو المطلوب اور قرآن پاک
ہی اسکا شاہد ہی کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہی کیونکہ کسی جگہہ خطاب بمؤمنین کیا ہی اور کہین بمسلمین اور صفات
ایمان و اسلام کو ذیل یکدیگر مین بتلاوت ذکر فرمایا ہی اور ماخوذ ہونا عدم نور ایمان کا حالت اسلام مین
مخالف النصوص جمۃ قرآن ہی قال تعالیٰ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معلوم ہوا کہ کفر و اسلام مین
تقابل ہی یہی اگر اسلام نام نفاق کا ہوتا تو یہہ مودت و تمنی کفار کی بیجا و عبث ہو اور فرمایا افمن شرح اللہ
صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ معلوم ہوا کہ اسلام مین نور ہوتا ہی نہ یہہ کہ مسلم وہ ہی جسکے اندر نور ایمان
نہو اور فرمایا قل آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون اور یہہ صریح ہی اتحاد ایمان و اسلام مین اور زبان
انبیا سے وصیت انبیاء مین نقل فرمایا فلا تموتن الا وانتم مسلمون معلوم ہوا کہ موت اسلام پر دلیل نجات
ہی و علامت نفاق اور فرمایا فان اسلموا فقد اہتدوا معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت ہی نہ نفاق اور زبان
ابراہیم علیہ السلام سے نقل فرمایا ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک اور زبان یوسف صدیق
سے کہلوایا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین معلوم ہوا کہ مسلمان ہونا اور مسلمان مرنا صالحین مین
ملنا ہی اگر اسلام نفاق کا نام ہوتا تو انبیا کیون وفات و موت علی الاسلام کرتے اور فرمایا ہو سماکم المسلمین
من قبل معلوم ہوا کہ یہہ لقب قدیم بخشیدہ حضرت ابراہیم ہی از جانب مسلمین اور فرمایا افنجعل المسلمین
کالمجرمین ثابت ہوا کہ مسلمان مجرم برابر نہین بلکہ فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو
فی الآخرۃ من الخاسرین یہہ صریح ہی انحصار دین مین درمیان اسلام کے اور عدم قبول غیر اسلام
اور خاسر ہونے غیر مسلمانونکے اسیطرح آیات کثیرہ سے بے تاویل عدم تفرقہ ایمان و اسلام کا ثابت ہی
اور اس سے متحقق کہ مسلمان مہتدی و با ایمان ہین نہ منافق و بے ایمان جسطرح بعضے منافق بے ایمان
سمجھتے ہین کیونکہ جزاء اسلام نجات و دخول جنان ہی اور انجام نفاق درک اسفل نیران و تفصیل اسکا مقام
احیاء علوم الدین غزالی امام حجۃ الاسلام مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیہ پس اگر یہہ ادلہ قرآن
بزعم تحریف عثمان در خور اذعان نہین تو تصریح اکابر امامیہ بعضہ قابل قبول و اتقان ہی منجملہ

معز المومنین ہوں غرض میری اس مصالحہ سے صرف یہہ تھی کہ خون تمہارا گرایا نجاوے **جواب** یہہ جواب
مخالف جواب ابن عدی ہی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ لشکری امام حسنؑ کے آمادہ حرب تھے اور صلح سے ناخوش
اور اگر ضعیف و بزدل ہوتے تو طعن نکرتے اور امام بھی اگو بنا بر مشاہدہ ضعف رفقاء متقاعد ہوتے
اور صلح کرتے تو ضرور انکے جواب میں کہتے کہ تم تو ضعیف ڈرپوک بزدل ہو ہم کیونکر لڑتے اور تم کیونکر
طعن ذلت مومنین بے صرفہ ہم پر کرسکتے ہو حالانکہ یہہ کچھہ نفرمایا بلکہ عذر معقول کیا کہ اگرچہ قلت و
مانع حرب نہیں لیکن جنگ موجب خونریزی ہی اور فریقین مسلمان ہیں جسکا خون گریگا نقصان اسلام
ہی اس سے بحکم الصلح خیر مصالحہ خوب ہی اور زمانہ خلافت منقضی ہو گیا اب دور ملک عضوض ہی سعی
فائدہ نکریگی اور مفت میں مسلمان مارے جاوینگے بہتر تقاعد ہی چنانچہ یہی ہوا پس امام حسن علیہ السلام
بمقتضائے عادات السادات سادات العادات وہ کیا جو سعادتمند ازلی سیادت منزلی کیا کرتے ہیں بدلیل عقل المرء

قولہ والظاہر عنوان الباطن **قولہ** نزدیک سنیوں کے مسلم و مومن ایک معنی و مطلب رکھتا ہی اور نزدیک
اثنا عشریہ کے دونوں کے معنی میں فرق ہی مسلم وہ ہی کہ ظاہر میں کلمہ پڑھے اور تابع احکام اسلام ہو
اندر اوسکے نور ایمان نہو اور مومن وہ ہی کہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کرے اور ظاہر و باطن اوسکا
یکسان ہو یہہ بمطابق قرآن کے ہی قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان اللہ غفور رحیم **جواب** حاصل اس تقریر کا یہہ
نکلتا ہی کہ سنی منافق ہیں اور رافضی موافق سو آیہ مذکورہ کو اس مدعا پر ہرگز دلالت نہیں کیونکہ محصول
کریمہ کا یہہ ہی کہ تم جو آپکو مومن کہتے ہو سو ایمان تمہارے دلوں میں نہیں گھسا لیکن یوں کہو کہ ہم مسلمان
ہیں جب تمہارا ایمان معتبر ہوا اس تقدیر پر یہہ آیت دال ہی حسن اسلام پر تو یہہ قضیہ معکوس ہے اور جو دلیل
انہی تھی وہ مخالف ہو گئی اور یہی حق ہی کہ ادعائے ایمان بدون آثار اسلام معتبر نہیں اور جو مسلمان ہی وہ
مومن بھی ہی اسلیئے فرمایا ہی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ اور یہی فائدہ ہی تقیید جملہ یا ایہا الذین
آمنوا میں ہر جگہہ ساتھہ وعملوا الصالحات کے کیونکہ ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی نہ باطن عنوان ظاہر کا
چنانچہ اسی جہت سے محمد بن بابویہ نے شرائع الاسلام میں لکھا ہی اذا اقر للہ بالوحدانیۃ واقر للرسول بالرسالۃ

فرق درمیان مومن و مسلم کے

ومدح آیا ہی اور جہان کہین نفی آئی ہی وہان لفظ مومنین وارد ہی اور یہہ دلیل ہی سبات کی کہ مستکان
اسلام مدعیان ایمان بے نصیب اثبات سلام و منافق بے ایمان ہین قال تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ سو مومن کہنا شیعہ کا آپکو اسی جگہہ سے ہی اور مسلمان کہنا سنی کو اسی جگہہ سے
کہ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا یہہ شان رحمان ہی کہ مومنین غیر مومنین یعنی شیعہ
اپنی زبان سے آپ ملزم ہوتے ہین اور اہل اسلام باقرار اللہ اختصاص صفا ایمان باسلام ٹہیرتے ہین
الحمد للہ علی دین الاسلام آپ جناب مرد صاحب تمیز روشن ہیا نکو لائق ہی کہ مسلمان ہو کر مومن و مسلم کو
ایک جانین یا مومنین شیعہ کو شل نکو بین دائرہ ایمان سراپا اسلام سے باہر نکالین اور وجہ وہم و تعرض
کو درمیان تسمیہ بیان اور وجہ تسمیہ بیان اور استدلال و مستدل علیہ کے اسن ثابت واقع ہی اوسکو تدبیر سے
مدفوع فرماوین اور تسمیۃ الشئ باسم نقیضہ سے احتراز لازم جانین صد حیف کہ جس غرض فاسد کے لئے
آپنے اثناخوین جگر کہا یا اور مومن کو منافق ٹہیرایا اور مسلم کو مخلص بنایا اور اوسپر نام کتاب جمایا وہ مدعا ثابت
نہ ہوا تحسین ہی نکی سے شیرین لئے اس تیشہ نی ہر چند پتھر پر فرہاد تری کو ہکنی پہ **قولہ** منجملہ منازعات
فریقین کے نزاع مسح پا در وضو بہت مشہور ہی اور علماے اثنا عشریہ نے کمال تفصیل سے از روے تفسیر
حدیث و قواعد نحویہ ایسے جواب شافی لکہے ہین کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ رسالہ مفید العوام سید
برکت علی اسی بابمین نہایت سہل و صاف عام فہم خاص پسند مشہور ہی **جواب** نگینا تہوڑا اور بٹ بہت
ہر جگہہ اسیطرح عوام کو دہکانا اور نقل کلام الزام نکرنا دلیل افحام ہی کما لا یخفی علی الخواص و العوام
جسطرح آپنے بعض تلخیصین دیرینہ اور احباب مینہ سے بعض تفاسیر سے اس مسئلہ کو صرف نحو اللغۃ و غیرہ
تحقیق بلکہ ترجمہ فرماکر اپنا ان کہنہ تالیف مین درج کیا اسیطرح برکت علی بے برکت نافرجام نے
انکی کلام مہمل مناظرہ فریقین سے سرقہ کرکے سرانجام کیا معہذا علماے امامیہ علی الاطلاق مسح قدمین سے
انکار نہین کرا و سپر تنی د ہوم دہام درکار ہو استبصار مین کہ اصول اربعہ امامیہ سے ہی باب وجوب المسح
علی الرجلین مین لکہا ہی الوضوء بالمسح ولا يجب فيه الا ذاك ومن غسل فلا بأس اور بقیہ روایات
انکو لیے ہین اور جسطرح اثنا عشریہ نے اسبابمین تفصیل کی ہی اوسیطرح علماے اہلسنت نے کوئی دقیقہ

صفحہ پانزدہم رسالہ مین مرتضیٰ علم الہدیٰ سے نقل کیا ہی و علماء المسلمین قد بالغوا فی حفظہ انتہی مراد ناصرہ
کی مسلمین سے اسجگہہ مومنین یعنی شیعہ ہین سنی کہ حسب اقرار شیعہ منافقین ہین کیونکہ یہہ عبارت اوسجگہہ لکہی جہان
عدم زیادت و نقصان و تحریف قرآنکو نزدیک شیعہ کے ثابت کیا ہی اور اگر مراد سنی ہونگے تو استدلال
ساقط ہو جاویگا اسیطرح فہرست کتب مندرجہ رسالہ مین منجملہ کتب شیعہ کے نام حسام الاسلام و
عماد الاسلام و شرائع الاسلام کا لکہا ہی معلوم نہین کہ یہان بہی اسلام بمعنی نفاق ہی یا ایمان بلکہ اکثر
جابجا اطلاق لفظ اسلام و مسلمانکا تمنے اسی رسالہ مین بجائے مومن کے کہ مراد اوس سے شیعہ ہوتے ہین کیا ہی مثل
تحفہ صلح امام حسن کہ سوم اہل اسلام از دست و زبان او در امان باشند انتہی و قولکم ہرگاہ جنگ صفین شد
مسلمانان سہ فرقہ شدند انتہی و قولکم بالجملہ مسلمانان ایران الی آخرہ و لیکن عذر قوی اس اطلاق کا شاید
ہوگا کہ ان الکذوب لا حافظۃ لہ اور جو یہہ شہود ہی مصدوق نہون تو احادیث ائمہ و اقوال قدماء امامیہ سنئے
حضرت جعفر صادق فرماتے ہین لا صلوۃ لمن لا یصلی فی المسجد مع المسلمین الا من علۃ و فی لفظ آخر من رغب
عن جماعۃ المسلمین وجب علی المسلمین غیبتہ اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی جناب امیر سے من حدد قبرا
و مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اور تحریر الاحکام مین ہی المسلمون علی اختلاف مذاہبہم طہار عدا
الخوارج و الغلاۃ اور تذکرہ شیخ حلی مین ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل منعہم اللہ تعالی
و امر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار اور نیز فقیہ مین ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للرجل
المسلم ان یتزوج الناصبیۃ و لا یتزوج ابنتہ ناصبیا و لا یطرحہا عندہ و قال النبی صلعم صنفان
من امتی لا نصیب لہم فی الاسلام الناصب لاہل بیتی حربا و غال فی الدین مارق منہ و من استحل لعن امیر
المومنین و الخروج علی المسلمین الخ اور امیر علیہ السلام فرماتے ہین شعر سبقتکم الی الاسلام طرا
صبیا ما بلغت اوان حلم؛ اب کہو کہ معنی اسلام کے ان محال مین یہی ہین کہ جسکے اندر نور ایمان نہو اور جو
مثل نفاق و کفر کے اور یہہ اطلاق بجائے مومن کے ہی یا منافق کے حالانکہ دیلمی نے ارشاد القلوب مین بحذف
حسن بن مطہر حلی لفظ جمال الاسلام و المسلمین لکہا ہی اور طبرسی و کلینی وغیرہ بہی مخاطب بثقۃ الاسلام ہوئے
ہین اب چاہیے کہ یہہ سب منافق بے ایمان ہون طرفہ یہہ ہی کہ قرآن با یقین جانکر کہین کہ اسلام آیا ہی بطریق طلب

خوب دہونا چاہیئے اور محمد بن نعمان نے ابو نصیر سے اونہی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ فرمایا
جب تو بہول جاوے مسح اپنے سر کا یہانتک کہ دہووے تو دونو پاؤن اپنے تو مسح کر سر کو پہر دہو دونو قدم اور
اس حدیث کو کلینی اعور اور ابو جعفر طوسی نے بہی استبصار مین باسانید صحیحہ روایت کیا ہی اسمین امکان ضعف کا
یا گمان تقیہ کا نہین اسلیئے کہ مخاطب شیعی مخلص تہا نہ تورانی آسلام تولی اور محمد بن صفار نے زید بن
علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المومنین سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا بیٹہا مین وضو کرنیکو پاس آئے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب دہویا مینے اپنے دو نو پاؤنکو فرمایا ای علی خلال کر انگلیون کو کذا فی
نہج البلاغۃ آپ فرماؤ کہ ابا ابراہیم یعنی امام کاظم اور ابا عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق اور امیر المومنین
یعنی علی بن ابیطالب جنسے یہہ احادیث غسل پا منقول ہین تمہارے نزدیک اہلبیت معصومین سے ہین
یا خارج اہلبیت **قولہ** اگر کوئی معنی قرآنکے خلاف اہلبیت کے کہے تو ہم قبول نکرینگے **جواب** اسکی کیا
دلیل ہی کہ علم قرآن ائمہ اہلبیت پر ختم ہی حالانکہ نفع قرآنکا واسطے عامہ خلائق کے ہی قال تعالے
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی وقال تعالے ہُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ وغیر ذلک تعہذا جو معنی قرآنکے طرف ائمہ کے منسوب
کئے ہین وہ بعید از قیاس ہین مثلا باب نہم مقصد ہفتم حق الیقین مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہی کہ مراد فرعون وہامان سے آیہ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَہَامَانَ وَجُنُوْدَہُمَا مین معاذ اللہ ابوبکر و عمر ہین
انتہی استغفر اللہ اس کہنے مین نسبت تقیہ کی طرف خدا کے کی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اسیطرح تفسیر بہت کی ایسے ہی باب وبعوضۃ وتین وزیتون وطور سینین وغیرہ الفاظ الیہ و نازلہ کی ساتہہ
جناب امیر و ائمہ طاہرین کے اس معنی و تفسیر پر انحصار فہم قرآنکا ائمہ مین کیا جاتا ہی **شعر** ترسم نرسی
بکعبہ ای اعرابی ۞ این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است ۞ **قولہ** فائدہ آخری **جواب** حاصل اس فائدہ کا
ثابت کرنا فضائل اہلبیت کا ہی اگرچہ بطریق ضعیف ہو مثل اسکے کہ یہہ ابدال خلق ہین اور لوگ انکے
سبب سے رزق پاتے ہین اور یہہ صدیق ہین اور انکے سبب سے بلیات رفع ہوتے ہین اور ایک
دوسرے کا خلیفہ ہوتا ہی وغیر ذلک سو یہہ کلام بطرز اہل سلوک ہی نہ بطریق بحث علماء اور غیر مفید ہی
اسلیئے کہ احادیث اہلسنت مین آیا ہی کہ تم اپنے ضعفا کے سبب سے مرزوق ہوتے ہو اور جو کوئی

کسی پہلو سے فروگذاشت نہیں کیا تحفہ و اخوانِ تحفہ کو دیکھو اور پھر مسں سمجھاؤ **قولہ** اکثر اجلۂ علمائے
سنت و جماعت نے بھی آخر قائل ہو کر تصدیق مسح کی ہی منہم قال الشیخ الحافظ ابن حزم الاندلسی
فی المحلی واما قولنا فی الرجلین فان القرآن نزل بالمسح الی قولہ جب سنی اسطرح پر قائل ہین تو طعن شیعہ
کرنا محض عداوت ہی **جواب** دعوی یہہ تہا کہ اکثر علماء اہلسنت مصدق مسح ہین اور دلیل مین صرف
ایک صاحب محلی کا نام لیا ہی وہ بھی بے سمجھے ہوئے کیونکہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ قرآن نازل بمسح ہی کما قال فلان
و فلان معہذا ہم جو غسل کہتے ہین تو کیون کہتے ہین سو اسلئے کہ رسول خدا کہ اوسنے زیادہ کوئی قرآنکو
نہین بوجہتا ویل للاعقاب من النار فرماتے ہین چنانچہ یہہ عبارت شاہد اس دعوی کی ہی وانما قلنا
بالغسل لما حدثنا فلان عن فلان الی قولہ عن عمرو بن العاص قال تخلف النبی فی سفرہ فادرکنا وقد
ارہقنا العصر فجعلنا نتوضوء و نمسح علی ارجلنا فنادی با علی صوتہ ویل للاعقاب مرتین او ثلاثا انتہی
اب اللہ و للرسول ذرا حرف انصاف منہ سے نکالنا چاہئے کہ اس عبارت سے قول مسح بنا بر علی
نزول النص نکلتا ہی یا تصدیق قول بالمسح نہ بالغسل یا اسفا ع آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
کلام سنیون کا نص قرآنی نہین قراءت جر بطریق تنزل ہی اور حدیث مین بطور تحقیق کیونکہ جار نا بالمسح
من جاءنا بالقرآن اور وہ جو کہا ہی کہ قال بالمسح جماعۃ من السلف الخ مراد اوس سے یہی ہی کہ نظر
بظاہر قرآن اس جماعت نے مسح سمجھا لیکن احادیث غسل سے اس مفہوم کی ہین یا اول اسلام مین
مطابق نزول قرآن مثلاً مسح تہا پھر احادیث پیغمبر ہو سکی ناسخ ہوئین یہہ مراد نہین کہ مسح معمول
جماعت سلف تہا اسلئے کہا ہی الدرایۃ خیر من الروایۃ نادان را بہ از خموشی مصلحتے نیست و اگر این مصلحت
دانستے نادان نبودے مرزا مظہر جانجان قدس اللہ سرہ فرماتے تہے کہ خلقت رجل یعنی قدم
مثل خلقت ابل یعنی شتر نہایت کج پیچ واقع ہی جبتک اسکو کما حقہ بمبالغہ تمام شست و شو نکیجئے اطمینان
کلی نہین ہوتا ایسا ہو کہ کوئی پست بلند اوسکا باقی رہ جاوے لوگ اسمین سستی کرتے ہین اسی جہت سے
آنحضرت نے فرمایا ویل للاعقاب من النار **قولہ** اہلبیت معصومین نے کہ پیشوا ہمارے ہین حکم مسح کا دیا ہی اور حکم
بجالاتے ہین **جواب** عباسی نے علی بن حمزہ سے روایت کیا ہی کہ مینے ابا ابراہیم سے مسئلہ قدم پوچھا فرمایا

جواب آل اصل مین اہل ہی بدلیل اہیل یعنی اتباع اور سارے بہت بمقدار تبعیت اوسمین داخل ہی چنانچہ صاحب قاموس نے شرح لفظ آل مین کہا ہی آل اللہ و آل رسول اللہ اولیاءہ انتہی پہر جو لوگ جامع نسبت دینی و طینی ہین وہ بالاولی وسمین داخل ہین لیکن بطریق اختصاص بلکہ بطور تضمن معنے عام کے خاص کو کذا فی اشفاء الثاقب **قولہ** بیہقی نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجہپر درود بہیجی اور میرے اہلبیت پر نہ بہیجے اوسکی نماز قبول نہین **جواب** یہ روایت بدون بیان سند و نقل رجال قبول نہین مذہب حنفیہ مین درود نماز مین سنت ہی اور ترک سنت سے نماز نہین جاتی پس بتقدیر ثبوت روایت محمول کمال نقصان پر ہوگی **قولہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل احد من اہل بیتی النار فاعطانی رواہ المحب الطبری والدیلمی **جواب** یہ حدیث باتفاق اہل حدیث باطل و موضوع ہی اور بر تقدیر صحت مراد اہل بیت سے آل عبا ہین نہ سارے سادات تا قیام ساعت اور یہی مذہب امامیہ کا ہی کیونکہ انکے نزدیک آل رسول نجس ساوات پر ہی اور جو اثنا عشریہ مین عدو بقیہ سادات انکی تکفیر و تحقیر کرتے ہین منہج الصادقین مین تفسیر لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود و عیسی بن مریم مین لکہا ہی کہ بہشت اوسکے لئے ہی جو اطاعت خدا کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ اوسکے لیے جو نافرمانی خدا کرے اگرچہ سید قرشی ہو اور مصائب قاضی مین مجلد رابع طائفہ سابع عشر لکہا ہی کہ سید علوی اگر ناصبی ہو بدتر ہی کتے سے چنانچہ اسی بنیاد پر شیعہ اکثر فاطمی صحیح النسب جیسے غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی و مخدوم سید جلال الدین بخاری و سید اشرف جہانگیر وغیرہم قدس سرہم کو کہ معتقد اہلسنت ہین تبرا کہتے ہین اور اوسکو عین ایمان جانتے ہین اور سادات سنیہ کو خمس و نذور وغیرہ حقوق سے محروم رکہتے ہین حالانکہ باب دوم فصل ششم جامع الاخبار مین لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یہان سے ابت ہی کہ خدا نے محبت اہلبیت کی خاص اہلسنت کو بخشی ہی کہ جبتک خاتمہ کسیکا انمین سے کفر پر نہ ہو قابل خلود نار نہین جانتے **قولہ** فانہا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی رحم نبوی موصول [illegible] سے اور [illegible] کے نفع قرابت نبوی [illegible] بے شبہ

زمین مین امر معروف و نہی منکر کرتا ہی وہ خلیفہ خدا ہی چنانچہ انہی جہت سے تعداد خلفاء اہلبیت فائدہ
بذا مین منتفی نہین کی تا ہم انحصار ائمہ اثنا عشر مین نہو **قولہ** حدیثمین آیا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری و غیرک الخ **جواب** یہہ حدیث غریب ضعیف ہی
عند المحدثین چنانچہ ابن حجر مکی نے شرح منہاج مین لکہا ہی ومن خواصہ صلی اللہ علیہ وسلم المکث فی
المسجد جنبا ولیس علی مثلہ وخبرہ ضعیف وان حسنہ الترمذی اور لمعات و مفاتیح مین لکہا ہی کہ مراد
اوس سے روانہ آنحضرت و علی رضی اللہ عنہ کا مسجد مین تہا سو جسکا دروازہ مسجد مین ہو اوسکو جنب گذرنا
مسجد سے جائز ہی اسلیئے قید ہذا المسجد کی لگائی ہی واسطے احتراز کے سائر مساجد سے اور ترمذی نے
کہا کہ قد سمع محمد بن اسمعیل منی ہذا الحدیث واستغربہ پس جب حدیث غریب ضعیف ہوئی اور معنی
اوسکے یہہ ہوئے تو اوسمین کچہہ فضیلت مرتضوی ثابت نہوئی **قولہ** فائت بزرگ **جواب** یہہ بزرگی باعتبار
عظمت طوفان و بہتانکے ہی نہ باعتبار کرامت فائدہ کے کیونکہ مشتمل ہی روایات موضوعہ واہیہ پر مجرد الم
کامل ابن عدی و اوسط طبرانی و سفینہ حاکم معتزلی وغیرہ اور بعض روایات ضعیفہ مجروح منکرہ پر
کما ہو مصرح فی کتب ہذا الفن اور مخالف ہین عقائد اہل سلام کے معہذا یہہ عقیدہ اونکو شامل ہی جنسے ظلم و ستم
نسبت اہلبیت فضل و کرم کے واقع ہوا نہ تمامہ اہل اسلام کو جیسے خوارج نواصب روافض **قولہ** فائدہ
اخری خصائص ائمہ علیہم السلام سے ہی کہ یاد کیئے جاتے ہین بصلوۃ و سلام بخلاف اوروں کے کہ مذکور ہوتے
ہین بمغفرت و رضوان **جواب** دلیل اس خصوصیت کی کیا ہی اوسکو بیان کرو حالانکہ قرآن شریفمین آیا ہی
وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور یہہ اونکے حق مین ہی جو مرتکب معصیت کے ہوتے تہے اسیطرح فرمایا
قل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور حدیثمین ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی اسسے جواز صلوۃ و سلام کا غیر آل
اہلبیت پر مثل صحابہ وغیرہم کے ثابت ہی لیکن اصطلاح متاخرین یون ہی کہ بالاصالۃ آنحضرت پر اور بالتبع
آل واصحاب پر درود و سلام بہیجتے ہین صحیفہ کاملہ مین ہی کہ زبور انجیل اہلبیت ہی صلوۃ و سلام آل و اصحاب پر وارد
ہی اور عطف اصحاب کا آل پر بطریق تخصیص بعد تعمیم ہوا کرتا ہی بنا بر مزید فضل کما فی قولہ تعالی وملائکتہ
وجبریل ومیکال **قولہ** مذہب شافعی یہی ہی کہ تصلیہ نماز مین فرض ہی اور صیغہ صلوۃ کا البتہ مشتمل ذکر آل پر

صرف گپ شپ ہے الزام اہلسنت غیر ممکن ہی شعر ہان تا سپر نیفگنی از حملہ فصیح ؛ کورا جزین بمبالغہ ستغاز نیست **قولہ** صورت اول میں ہرگز عقل یا نقل تجویز نہین کرتی کہ آنحضرت بدون مقرر کرنے جانشین کے عالم قدس کو رحلت فرماویں اسلیئے کہ جب آپ مدینہ سے کسی جگہہ جاتے اپنی طرف سے حاکم مقرر فرماتے پس کیونکر کہا جاوے کہ سفر آخرت مین امتکو بے حاکم و رہبر چھوڑ جاتے **جواب** آپکی عقل کو کوئی تکلیف اور کرنیکی ہرگز نہین دیتا بلکہ سنی بھی یہی کہتے ہین کہ آنحضرت ابوبکر کو مقرر فرما گئے چنانچہ نصوص صحیحہ دال ہین اس مدعا پر کما مر نہ موضوعہ اور یہہ سمجھنا کہ علی مرتضی کو خلیفہ کر گئے اور تقرر حاکم مدینہ کو وقت سفر کے اوسکی دلیل کہنا خلاف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ وہ تقرر تحت استخلاف ہرگز نہین ہوسکتا معہذا اگر حجت ہوتا تو جناب امیر بھی اسکے احتجاج کرتے حالانکہ اس احتجاج کو شیعہ بھی ذکر نہین کیا ع خوش گفت پردہ دار کسی در سرائی نیست **قولہ** صورت ثانی مین دلائل خلافت ثلثہ کو وضع و خبر سے تاویل کیے ہین عقلاً و نقلاً اوسکے رجحان کو صحیح نہین کا یقین ہوتا اسی سبب انکے محققین نے اوسکا ہاتھ کھینچا ہی **جواب** جس سنی نے ہاتھ کھینچا ہو اسکا نام بتاؤ وضع خبر رسول کو شیعہ نے وحی و خبر کو بلا تاویل دلالت ہی خلافت خلفاء ثلثہ پر اور عقل و نقل دونو سے وضع ہی اینا راجح ہی کیونکہ اگر نص جلی متواتر امامت حضرت امیر پر واقع ہوئی ہوتی سامنے ایک جماعت کے کہ ستر ہزار آدمی یا زیادہ تھے تو ثبوت ہوتا بعد آنحضرت کے کسی طرح ممکن نہین اور جب تالی یعنی عدم ثبوت ثبوت باتفاق فریقین باطل ہی تو مقدم یعنی وقوع نص بر بارہ خلافت مرتضوی بھی مثل تالی باطل ہی بیان ملازمت کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہوسکتا ہی کہ حد تواتر اعجاز جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہی ایسی جماعت ہو کہ جنہوں نے اخفاء نص کو باوجود کثرت و داعی اظہار کے کیا اور صدیق سے بیعت کر لی اور ممکن ہی کہ حضرت علی مرتضی بھی اسی جماعت کے ہون جسنے اخفاء نص غدیر کر کے صدیق سے بیعت کی اور یہہ منع قوی جب ثابت ہو کہ مرتضوی خلافت صدیقی مین باجماع مرکب ثابت ہو ورنہ خرط القتاد اور جس جماعت سے اتفاق اخفاء حق محسوس پر مثلاً واقع ہوا جیسا شیعہ کہتے ہین تو تواتر اس جماعت کا اظہار امر

نافع ہی اوراسمین قرابت دینی وطینی دونو برابر ہین نسبت آنحضرت سے چاہیے وبس نسبت ہر جگہ
رسد کل باشد والا شعر حسن بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابو جہل اینچہ بوالعجبی
اسلیئے فرمایا ہی اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اور اطلاق آل کا متابعین پر کلام الٰہی مین آیا ہی
اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا اور حدیث مین ہی سمع النبی قراءۃ ابی موسی فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر
آل داود یہان رحم موصول اوسکے لیئے ہی کہ مقتدی پیغمبر ہی ع بندگی با پیمبر زادگی منظور نیست
قولہ سادات مستحق خمس ہین اور زکوۃ انپر حرام ہی اور بعضے سنی کہ قائل اباحت ہین سوائے شامت
اعمال کے اور کیا کہا جاوے انتہی حاصلہ جواب معلوم نہین کہ باوجود اعتراف استحقاق سادات
واسطے خمس کے شیعہ انکو خمس کیون نہین دیتے حالانکہ حرمت زکوۃ کی انپر جانتے ہین گو اس مسئلہ مین
سارے اہلسنت شریک ہین کوئی مجوز نہین الا ماشاء اللہ سوا اونہون نے نظر باحتیاج شدید و حالت مخمصہ کہ
اوسوقت حرام بھی حلال ہوجاتا ہی جائز کہا ہی نہ بنابر مساوات رتبہ سادات و غیر سادات کہ گنجایش
تشنیع ہو اور اکثر یہ فوائد بخیانت نقل و تخریب تعبیر مسروق ہین رسالہ احیاء المیت سے فاعلم قولہ پہلا
اختلاف کہ اسلام مین حادث ہوا قضیہ خلافت ہی جمہور اہلسنت کہتے ہین کہ آنحضرت نے کسی کو واسطے
خلافت کے مقرر نہین فرمایا اول اجماع سے دوم وصیت سے سوم مشورت سے چہ شخص کے خلیفہ ہوے
جواب یا پنج اسپر یا نکا ابتدا ابتدا کتاب مین مفصل گذر چکا ہی حاجت اعادہ نہین شعر مکرر گرچہ لطف آمیز
باشد ؛ طبیعت را ملال انگیز باشد قولہ بعض نے کہ احادیث و آیات و قرائن عقلی سے استنباط
خلافت شیخین کا کیا ہی قول اونکا نزدیک سنیون کے اضعف ہی اور شیعہ قائل ہین کہ جناب امیر خلیفہ
بلا فصل ہین بقول خدا و رسول جواب اسکا جواب بھی گذر چکا اور دعوی شیعہ باطل ٹھیرا اور خلافت
خلفاء اربعہ کی ثابت ہو چکی نصاً و اجماعاً بلا خلاف اور خلیفہ بلا فصل کہنا شیعہ کا جناب امیر کو تحکم
ہی اور جو دلائل اس بابت در پیش کرتے ہین سب ضعف ہین ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ اور اگر اونکو
حجت خلافت ٹھیراوین تو ادلہ خلافت خلفاء ثلثہ اضعاف مضاعف اوسکے کثرت و قوت سند و صحت
روایات مین ہین فالامثل ثم الامثل اور جس سنی نے قول مذکور کو اضعف بلکہ ضعیف کہا ہو اوسکو معین کرو

حرمت خمس و زکوۃ بر سادات

تصفیہ خلافت و اول اختلاف امت

ثبوت خلافت بلا فصل

پر مسائل کثیرہ مثل ماہیت امامت و وجوب نصب امام بر خالق انام اور وجوب لطف مطلق بر باری تعالی وغیرہ
ذلک فاسد ہو جاوینگے اسلئے کہ اگر لطف خدا کی خلائق پر واجب ہوتا تو نصب امام و تصرف امام کہ منجملہ
الطاف ہی کیوں فوت ہوتا ہے بعد تعیین امامت مرتضوی باوجود احتیاج انام منصب امام بحجت تفویض
امامت بشوریٰ خلافت جبا چنانچہ کلام معجز نظام مرتضوی ہے کہ بتابکہ اہل شام فرمایا اور اوس سے
اپنی حقیقت خلافت پر استدلال بالافحام کیا فقط ہی انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی
ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمہاجرین والانصار
فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک للہ رضیا فان خرج عن امرہم خارج بطعن او بدعۃ
ردوہ الی ما خرج منہ وان ابی قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المؤمنین کذا فی نہج البلاغۃ بناءً علی ہذا
خلافت خلفاء راشدین الی کہ باتفاق صحابہ کہ از انجملہ حضرت امیر ہی ہیں واقع ہوئی بے شبہ
حق ہی اور جو صفت کہ امامیہ شروط امامت میں معتبر کہتے ہیں جیسے عصمت و افضلیت
علمیت و عدم انقضا لبقدر وہ شروط امامت نہیں اور جب خلافت ثابت ہوگئی تو وہ مطاعن کہ
شیعہ نسبت خلفاء ثلثہ کے وارد کرتے ہیں اور اکثر انمیں کذب و غلط اور بعضے ماول اور تاویلات
صحیحہ ہیں مانند اعتراضات خوارج کے کہ حضرت مرتضی پر بقصد سلب امامت اور مانند اعتراضات
یہود و نصاری کے کہ آنحضرت پر بارادہ نفی نبوت باوجود حقیقت رسالت کے وارد کرتے ہیں مرفوع
ہو گئے باقی رہے تصویر خلافت خلفاء ثلثہ سو بیان اوسکا بقدر ملائم مقام کتب تقلید
سے اوپر گذر چکا فانظر ثمہ فان ہناک حقائق جمہ اب کہو کہ یہہ دعوی عقلا و نقلا صحیح ہی
مرجح اور کون مکذوب ہی اور کون مصدوق فہلہ لیسر قول شیعہ آل محمد کا صادق آیا
بموجب نص جلی وصیت و نص غدیر خم و حدیث ثقلین وغیرہ کے متابعت کلام اللہ و اہل بیت
امام کی کرتے ہیں جواب یہہ ہی شعر گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد * بخود گمان
نبرد ہیچکس کہ نادانم * سابق بکرات و مرات اثبات عدم دلالت قصۂ غدیر و حدیث ثقلین خلافت
بلا فصل مرتضوی پر گذر چکا ہنوز وہی فریاد ذالک از زبان اہل جفا ہی حالانکہ نزدیک محدثین

غیر محسوس ہے کہ عبارت معجزات نبوی سے ہی کیونکہ ممتنع ہی کیونکہ خبر متواتر سے یقین اسیطرح حاصل
ہوتا ہی کہ اتفاق جم غفیر و جمع کثیر علی الکذب غیر ممکن ہی والا خبر من حیث الحقیقہ محتمل صدق و
کذب ہی پس شیعہ کے طور پر جب اتفاق محتمل ہوا تو تواتر اعجاز بالاولی خلل پذیر ہوگا اسلیئے کہ اظہار
شئی خبر ہی اگرچہ اخفاء شئی خبر نہو دوسرے اعتقاد وثوق ایک قسم متواتر سے موجب نفع اعتماد
سائر اقسام متواترات سے ہی پس اثبات نبوت اگر بتواتر آخر کرینگے تو وہ بھی درخور اعتقاد نہیں ہوسکا
کیونکہ سارے افراد تواتر بنا بر حیثیت افادہ یقین کہ سبب اوسکا عدم امکان اتفاق علی الکذب ہی برابر
واحد میں واقع ہیں یہہ بات بہ بداہت عقل نمایان و آشکارا ہی پس تواتر کتب سماویہ و جمیع متواترات
امامیہ کا بلکہ جمیع اصناف تواتر کا لائق اعتماد نہیں اور جب عصمت ائمہ کہ موقوف ہی قول پیغمبر پر موقوف
ہوئی نبوت و تواتر پر تو عصمت امام کی تواتر اعجاز نبوی علیہ بروجہ توقف کیونکر درخور اعتماد ہوسکتی ہی
اسلیئے کہ دور لازم آتا ہی اور ممکن ہی کہ خبر دینا تین یا چار یا بارہ آدمی کا حسب اختلاف روایات شیعہ
افادہ جزم ثبوت نبوت یا امامت بلکہ کسی چیز کا کسی شئی کو نکرے واب عموم و عموت ہی متحقق ہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تا قیام قیامت حجت الہی علی الخلق ہیں چاہیے کہ غیر صحابہ پر
حجت نہوں اور یہہ سب ازمنہ و قرون حکم ایام فترت و جاہلیت میں ہوں اور امتثال
کسی حکم کا احکام شرعیہ سے کسی کافر و مسلم پر اس عرض ہ تمیز لازم نہو اور کلام الہی معجزہ قطعی
نہو اور الزام حجت نبوت بعد آنحضرت بکرامات کہ خلاف مسلک امامیہ و سائر اہل قبلہ ہی جمیع امت
کہ اجماع اونکا بلدہ واحد میں متصور نہیں ہے اوسکے تواتر و وثوق کے خصوصا عہد امام غائب میں
بہ بداہت ہر واحد کے امت سے امام ہو یا غیر امام باطل ہو کیونکہ امام معصوم صاحب کرامات نزدیک
ہر شخص کے امت میں سے کہ منتشر ہیں اقالیم سبعہ میں نہیں پہنچ سکتے اور نہ ساری امت مشرق
تا مغرب بوسی امام ہمام ہو سکتی ہی علی الخصوص بعہد امام غائب کہ اونکی خبر آج تک اہلسنت کو نہیں
بلکہ بظہور امامیہ بھی کیونکہ حسب اقرار شیعہ میں چہار سالگی سے کسی نے اونکو نہیں دیکھا تو اظہار
کرامات کا بیان کیا ذکر ہی پس بنا بر اس تحریر کے کہ مفضی بعدم وقوع نص متواتر ہی امامت مرتضوی

طعن بر عمر فاروق بابت حدیث قرطاس

لگا یا بقول شیعوں کے بے شعوری یا شعور میں گفتگو سے کی تہی **قولہ** ابن عباس سے منقول
ہی کہ سخت مصیبت ہی کہ پیغمبر کو وصیت نامہ لکھنے نہ دیا سعید بن جبیر کہ راوی اس حدیث کے ہیں
کہتے ہیں کہ ابن عباس کہتے تہے کہ دن جمعرات کا اور کیسا دن جمعرات کا کہ منع کیا پیغمبر کو لکھنے وصیت نامہ
سے اور روتے تہے ابن عباس یہانتک کہ آنسو انکے مانند موتیوں کے منہ پر گرتے تہے **جواب** اس
حدیث میں سوائے ابن عباس کے اس وقت صغیر السن تہے اور کسی سے تحسر و افسوس منقول نہیں اگر اس
جا میں کوئی امر مہم فوت ہوتا تو کبار اصحاب لا اقل حضرت امیر علیہ السلام اوسکا ذکر کرتے اور حسرت
انکا اس منع کی نسبت بیان کرتے [illegible] انمیں کوئی وجہ طعن کی خاص نسبت عمر فاروق کے معلوم
نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت [illegible] میں اکثر اصحاب موجود تہے منجملہ انکے علی و عباس ہیں
حضرت کے [illegible] منع کرنا تہا [illegible] چنانچہ لفظ ایتونی بصیغہ جمع اسپر دال ہے
[illegible] علی و عباس کا کسنے ہاتھ پکڑا تہا کیونکہ اگر یہہ شریک مانعین تہے
تو عمر پر کچھ طعن نہیں اور اگر [illegible] تہے تو لانا کاغذ کا کسی ادنی سے ہی ہی اسلیئے کہ حضرت بعد اس
کے پانچ دن زندہ رہے [illegible] انمیں انکو لکھوا لینا تہا بلکہ خود حضرت کو لکھوا دینا تہا معلوم ہوا
کہ یہ امر واجب نہ تہا غالبا انہیں تین چیزوں کی وصیت کو لکہواتے جو بیان ہو چکیں اور حضرت کے بیان
قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تہا اور قرآن سب پورا ہو چکا تہا اسواسطے اصحاب کو تامل
تہا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تہا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اسی سے ثابت ہوا کہ کوئی امر واجب
نہ تہا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسلیئے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی اور عمر فاروق
نے جو کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا مطلب یہہ نہیں کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بہی حاجت
نہیں بلکہ مطلب یہہ ہی کہ [illegible] کے بعد قرآن میں اکملت لکم دینکم کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا
تو کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن و حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اسلیئے عمر نے حضرت کو
شدت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا نہ یہہ کہ حکم رسول خدا کو رد کیا ہو یا کہا ہو کہ میں قبول نہیں
کرتا اسکو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہہ عین محبت و خیر خواہی و کمال ادب ہی کہ واسطے تخفیف رنج کے بیجے

اہل سنت کے صحت اس قصہ کی تحقیق ثابت نہین فابن الحجۃ ابوداود سجستانی صاحب صحیح وابو حاتم را
وغیرہ اہل حدیث مطلقاً انکار کرتے ہین اور بعض نے کہ روایت کیا ہی اوسکی شان ورود کو
مدعا سے کچھہ مساس نہین اور نہ اصل روایت مین کسی لفظ کو دلالت ہی استخلاف بلا فصل مرتضیٰ

ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا ردہ بالبرہان اسیطرح حدیث ثقلین ہی کہ حاصل اوسکا اتباع
احکام قرآن اور مودت اہل بیت رضوان ہی نہ اور کچھہ سو وہ محبت بہی ایسی نہ تہی اب امامیہ
جنکے پیرو ہین وہ سب دشمن اہل بیت تہے اور شیعہ شیطان وابن سبا یہودی تہے سو اس پیروی
ثقلین کا حال کل قیامت کو معلوم ہوگا شعر بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ با کہ باختہ عشق
در شب دیجور قولہ حدیث قرطاس صحیح بخاری وغیرہ بہت کتب حدیث وسیر مین بحد تواتر منقول
ومذکور ہی کہ غایت شہرت سے اعادہ اوسکا ضرورت نہین رکہتا جواب اصل روایت بخاری اسقدر
ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا
تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکہدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز نہ بہٹکو تب صحابہ حیران ہوئے تو اصحاب نے
کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پہر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی
ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پہر حضرت سے اسباکی تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو چہوڑدو
جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچہتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت
کی ایک تو یہہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تہا
راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ اسامہ کا لشکر
تیار کر کے شام مین بہیجو اور دوسری روایت ابن عباس کی بخاری مین یون ہی کہ جب حضرت نے
کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو
خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکہنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ بالجملہ یہہ حدیث
اگرچہ بخاری مین موجود ہی لیکن متواتر ومشہور نہین اور اسلیئے آپنے اوسکو غیر مفید مطلب سمجہکر نقل
نفرمایا کہ وجہ طعن کی اوسمین ظاہر نہین صرف چرب زبانی سے حکم شہرت وتواتر کا جسب عادت مستمرہ

حدیث قرطاس

وغیرہ محققین رفضہ مثل حق الیقین و بحار الانوار و حیات القلوب و بہجۃ اور امثال انکے دلالت
کرتے ہین اسبات پر کہ نسبت ہجر کی بجناب سید البشر دشنام غلیظ تہی پس گویا مقصود ذکر بس
واقعہ سے بدلالت التزام رسوا کرنا حضرت سلمان وغیرہ مقبولین لسانی شیعہ کی ہوگی کہ انہون نے
اس دشنام کو سنا اور سانس تک نہ لی اور انکار تک کیا اور سب سے زیادہ اعتراض متوجہ بجناب مرتضوی
ہی کہ اسد اللہ الغالب اس معرکہ مین قبل انخلافت خلفاء مانند جنین رحم کے پردہ نشین ہوے
اور مثل خاتون کے گہر مین چہپے اور مطلق انکار نسبت ہذیان کا عمر فاروق پر نکیا عیاذًا باللہ من ذلک
قولہ باواز بلند تکلم کرنا روبروی آنحضرت کے منع ہی اور موجب حبط عمل قولہ تعالی لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون شیخ نے
مدارج مین کہا کہ یہہ آیت حق ابوبکر و عمر مین اوتری ہی انتہی حاصلہ **جواب** یہہ قول آپنے
حاشیہ کتاب پر بطور افادہ جدید ثبت کیا ہی سو اوسمین سراسر غلط فہمی و چشم پوشی حق سے
ہی کیونکہ قطع نظر اسکے کہ معنی نزلت الآیۃ فی کذا سابق مذکور ہوچکے ہین حاصل کر یہہ کا یہہ ہی
کہ رفع صوت آواز پیغمبر پر منع ہی نہ آپسمین اور آپسکی رفع صوت بتقریب مناظرہ و مشاجرہ
بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جاری تہی اوسکو منع نہین فرمایا بلکہ اشارہ قرآن اسکو
تجویز کرتا ہی دو طرح پر ایک اس لفظ سے فوق صوت النبی کیونکہ یہہ نہین فرمایا بینکم عند النبی
دوسرے اس لفظ سے کجہر بعضکم بعضًا معلوم ہوا کہ جہر بعض با بعض جائز ہی چنانچہ قصہ
نسیم مین جسکو تمنے مدارج سے نقل کیا اسیطرح پر واقع ہی معہذا دلیل اسکی کہ باد نمی
موت عمر فاروق یا ابوبکر نہی کیا ہی کیونکہ حجرہ شریف مین جماعت کثیر تہی اور بنی ہاشم
وغیرہ جمع تہے جیسے جناب امیر و عباس اور جہان ایسا ہوتا ہی وہان بے شبہ آوازین
بلند ہوتی ہین اور ارشاد نبوی کہ لائق نہین تنازع نزدیک میرے اسکی دلیل ہی ورنہ آنحضرت
اوسوقت اسی آیہ لا ترفعوا اصواتکم سے استدلال کرتے فتدبر ولا تکن من الغافلین **قولہ**
بلفظہ باوجود اسکے تین وصیت کین ایک یہہ کہ مشرکون کو جزیرۂ عرب سے نکالدینا دوسرے

بطورِ مشورہ یا بنا بر رفع تکرار حاضرین کہا کہ ہمکو کتاب اللہ بس ہی اور بالیقین ارادہ آنحضرت مخالفِ کلام الٰہی نہوگا بلکہ اگر خطاب نبوی بخصوص جناب مرتضوی کہین لائق تر ہی کیونکہ کاتب وحی تہے اور تحریر مکاتبات انہین کو تفویض تہی چنانچہ اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی اس الزام کو تجرید العقائد مین مطاعن عمر فاروق مین داخل نہین کیا فاسلم تسلم **قولہ** شیخ محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بعد اس کلام کے غشاوۂ تقلید چشم انصاف پر ڈالکے لکہا ہی فہم ابن عباس مین یون تہا کہ آخر وقت حیات مین کوئی وصیت آنحضرت سے وجود مین آویگی کہ موجب رفع جدال و نزاع کا ہوگا اور جو بیشتر فہم مین لوگونکے آتا ہی اور خیال مین گذرتا ہی یہہ ہی کہ مقصود آنحضرت کا تعین خلیفہ تہا کہ بعد آنحضرت کے ہویگا اور لفظ حدیث و حال مین اوپر دلالت نہین خدا جانے کیا چاہتے تہے ظاہر یہہ ہی کہ مجدداً احکام و شرائع و فرائض و ضروریات دین کو بیان فرماتے اور بعضے مواعظ و نصائح مناسب یاد دلاتے فقط اس فاضل کی تقریر کو کہ سخن سازی اوسکی طشت ازبام ہی دیکہو **جواب** بدون بیان وجوہ سخن سازی اور نقض مقدمات مرام کی کلام آپکا اسقام مین علی طرف الثمام ہی کیونکہ منصب آپکا منصب مستدل ہی کہ روایات اہل سنت سے استدلال اونکے مذہب پر کرنا چاہئے اور منصب مجیب کا منصب مانع ہی اسلئے کہ علم مناظرہ مین مقرر ہی کہ الموجہ مانع والمانع یکفیہ الاحتمال بس توجیہ فاضل مذکور کی موجہ ہی اور تہمت سخن سازی آپ پر منقلب **شعر** واذا الم تر الہلال فسلم ٭ لاناس راوہ بالابصار **قولہ** اور نیز کتاب مذکور مین اسی جگہہ لکہا ہی ہرگاہ حضرت دوات و قلم و کاغذ طلبید عمر مانع آمد و بہ ہذیان منسوب کرد و بر بالین آنحضرت آوازہا بلند شد بعضے میگفتند کہ بیجا آوردہ ہی حکم ضرورت و عمر و ہمراہیان او بر خلاف بودند آنحضرت از شور و شر ناخوش شد و ہمہ را از حجرۂ پاک خود بدر کرد **جواب** اس مخلص نیاز مند نے اس عبارت کو مدارج مین بذیل وصل قصۂ قرطاس تلاش کیا نہ پایا **شعر** سخن ناشنودہ مگوئی ٭ قصۂ نانوشتہ مخوانی ٭ لیکن کتاب سلیم اسیر دال ہی کہ مقبول مسائل امامیہ بہی اس واقعہ مین شریک تہے اور تصانیف مجلسی

احتمالِ وصیت نبوی وقت وفات

طعن بر عمر فاروق ... بصاحب مدارج

کہ سامنے دو چلہ آدمی کے ہوتی کیا فائدہ تہا جنہون نے باوجود کثرت دواعی کے اوس کا
اخفا کیا تہا وہ اوسکا اخفا بلکہ اقدام بطریق اوضح کرتے اور صاف منکر ہوجاتے اور بعض
شیعے جو کہا ہی کہ اس صورت مین حق تلفی امت کی نہوتی سو یہہ بات صحیح نہین کیونکہ بر تقدیر کتابت
کتاب یا امر جدید لکہتے زائد تبلیغ سابق پر یا اوسکے مخالف و ناسخ یا تاکید یا سبق و مبلغ کے سوا
ان تین شق کے اور احتمال پایا نہین جاتا سو شق اول ثانی مین تکذیب کریمہ اکملت لکم دینکم
کی لازم آتی ہی اور شق سوم مین کچہہ حق تلفی امت کی نہین ہوتی اسلیے کہ تاکید پیغمبر تاکید
باریتعالی سے زیادہ بالاتر نہوتی جو تاکید خدا کو نہ مانتے وہ تاکید پیغمبر کو کب سنتے اور اگر
یہہ کتابت استخلاف صریح ہی ہوتی اور امت سبب اوسکے گمراہی سے بچتی تو مفاد اوسکا یہی
ہوا کہ ساری امت قائل بامامت علی و نفی امامت غیر ہوتی سو یہہ اعتقاد بالجزم و الیقین موجب
عدم ضلالت نہین ہے کیونکہ فرق کیسانیہ و اسمعیلیہ و زیدیہ و ناوسیہ و الطحیہ وغیرہ قائل ہین
ساتہہ امامت مرتضوی کے مع ہذا اشد ضلالت مین گرفتار ہین حتی کہ اثنا عشریہ بہی اونکو باوجود
اس اعتقاد کے گمراہ جانتے ہین چنانچہ عبارت سامی و عبارت حسین علی برادر سبحان علیخان
بابت اس بیان کے سابق گذر چکی ہی غرضکہ ہر تقدیر پر عدم کتابت وصیت سے نہ حق امت تلف
ہوا اور نہ کوئی مہم رہ گیا اور نہ کسیطرف طعن عائد ہوئی اور نہ کوئی مطعون ٹہرا یہہ خیال باطل
بعینہ مانند خیال غیبت امام مہدی آخر الزمان وسواس صرف ہی اور مرض وسواس کی کچہہ
علاج نہین تذییل مخفی نرہے کہ مدار مخالفت کا درمیان شیعہ و سنی کے مسئلہ امامت ہی اور
یہہ مسئلہ موقوف ہی پانچ اصل پر کہ ہر ایک اونمین سے غیر ثابت ہی از روی ایسی دلیل کے
کہ قابل سماعت ہو اصل اول خلیفہ بلا فصل ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اصل دوم منحصر ہونا
ائمہ ہدی کا ایک عدد مین کہ نہ اوس سے زیادہ ہون نہ کم اصل سوم طویل العمر و مختفی ہونا امام
خیر کا یا رجعت بعد الموت علی اختلاف فرقہم فی ذلک سو یہہ تینون اصلین از روی کتاب اللہ
و اخبار متواترہ کے کسیطرح ثابت نہین ہوسکتین و لو کان بعضہم لبعض ظہیرا اصل چہارم

کہ جماعت وفود کہ تمہارے پاس آوین اونکو جائزہ وصلات دینا جسطرح مین دیتا تہا اور وصیت
تیسری کو راوی بہول گیا یا اوسکے اظہار مین مصلحت نہین دیکہی کذا قال العلماء تم کلامہ اقول
وصیت تیسری وہی ہی کہ روز غدیر بسبیل اعلان فرمائی تہی سُنّیون نے عمدًا بہلادی اور
شیعہ آل محمدؐ کو یاد اور دل پر نقش ہی اوسپر عامل ہین جواب یہہ یادداری شیعہ آل محمدؐ
کی بیجا ہی اسلیئے کہ قبل آپکے علامہ حلی نے کشف الحق مین مطاعن عمر بابت منع قرطاس
لکہا تہا ارادان ینص حال موتہ علی ابن عمہ فمنعہ عمر انتہی اور اسکے جواب مین فضل روزبہانی نے
فرمایا ہی ہذا من باب الاخبار بالغیب لم لا یرید ان ینص بخلافۃ ابی بکر وقد وافق ہذا ما روینا عن
عائشۃ انہ قال ادعی لی ابا بکر اباک حتی اکتب لہ کتابا انتہی اور یہہ کلام نزدیک سرناظر یا سرکے
منع ظاہری تہا سند اور اسکے جواب مین حسب قوانین متعارفہ مناظرہ ذکر دلیل و ابطال
احتمال واجب تہا سو قاضی نور اللہ رطل بوق ذہب اللہ بنورہ نے تصحیح اس احتمال کی بجد
و تفرس علم سلطن حاضرین کی اور کہا فلا یلزم الاخبار بالغیب انتہی حالانکہ جواب منع مین
استدلال چاہیئے نہ ابداع احتمال بناءً علی ہذا یہہ حدس آپکا اسجگہہ حکم حضر اط و حدث کا رکہتا
ہی علی الخصوص اوسوقت کہ نزدیک اہلسنت کے جناب امیر سے بروایت نعیم بن زید ثابت ہو کہ
قال علی امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آتیہ بطبق یکتب فیہ ما لا یضل امتہ فخشیت ان
یفوتنی نفسہ قال قلت انی احفظ واعی قال اوصی بالصلوۃ والزکوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ احمد
پس اگر قصۂ غدیر بیجائے وصیت سوم شیعہ آل محمد کو یاد ہی تو یہہ وصیت زبان آل محمد سے
اہلسنت کے دل پر نقش ہی سعدلک یہہ دعوی آپکا کہ حق الیقین مجلسی سے مسروق ہی مخالف
قیاس ہی کیونکہ جب آنحضرتؐ نے سامنے ہزارون آدمی کے میدان خم غدیر مین خطبہ ولایت
مرتضوی پڑہا اور اونکو مولائی ہر مومن و مومنہ فرمایا اور وہ قصہ مشہور آفاق اور زبان زد
خلائق بہی ہو گیا تو اب کتاب لکہنے سے کیا حاصل اسلیئے کہ جب با وجود اوس قدغن شدید و
تاکید مزید و شہرت مدید کے کسینے موافق وصیت غدیر کے عمل نکیا تو اب اس تحریر خانگی سے

دماغ بھی ہو سخت و خیال باطل بست **قوله** قدتم الكتاب **جواب** یہہ تمام ہونا اوس وادی سے ہی کہ تمرکی تمام شد **قوله** بعون الملک الوہاب **جواب** یہہ معونت اوس قبیل سے ہی کہ اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ **قوله** بقلم سید احمد عفی عنہ **جواب** یہہ قلم اوس باب سے ہی کہ جف القلم بما ہو کائن اور یہہ سیادت مصداق اِسکی ہی کہ از پسر ناخلف دختر بہتر کیونکہ جو سید جاہل طریقہ سید عرب و عجم ہی وہ بدنام کنندہ نکونامے چند ہی اور اگر لفظ سید صرف جزو اسم ہی تو بھی بڑا ستم ہی کہ نام اچھا کام برا ع ہیچ رگ خویش نکو ساز خوے خویش را۔ اور اگر یہہ کتابت باوجود سنی کے ہی تو خدا کرے جملہ عفی عنہ انکے حق مین قبول نہ ہوا دے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہی المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ

تم

بحمد اللہ والمنہ کہ یہ کتاب فیض انتساب کہ مطالعہ سکا واسطے رہنمائی اور ہدایت گمرہان بادیۂ غفلت و نادانی کے مفید کافی اور جو بہا مضامین مندرجہ عالیہ اسکا تیرگی جہل و وساوس شیطانی کا علاج شافی حق یہ ہی کہ آج تک کوئی کتاب نادر حاوی اور جامع فن کلام مین اس شرح وبسط کے ساتھ زبان اردو مین بدلائل متحدہ و براہین مستند تصنیف و مروج نہین ہوئی کہ جسکے مطالعہ سے مبتدی کم علم بھی جوابات باطلہ مختلفہ اہل تشیع کا عالم ہو کر بہر بحث اس فن مین عوام کو کیا رتبہ بلکہ خواص شیعہ ذی علم کو بھی تحریر و تقریر مین الزام و بکلا جواب و معقول کر سکے حسب فرمایش بعض ترقی خواہان اسلام کے واسطے ہدایت خلق اللہ کے چھاپی گئی کوئی اہل مطبع بدون اجازت بندہ عاجز عبد الواحد کے قصد چھاپنے کا نہ فرماوے ✲

ارتداد وکفر وکتمان حق واظہار باطل و اجتماع کرنا صحابہ کا امور شنیعہ پر حالانکہ آیات بینات واضح
الدلالات ناطق ہین اونکے حسن حال وپاکی چلن پر پنجم اعتقاد تقیہ یعنی حق ہین ائمہ ہدی کہ جنہون نے
واسطے شیعہ کے ظاہر کرتے تھے اوسکو اورون سے چھپاتے تھے حالانکہ وہ دوسرے بہی اونکے شاگرد
وتلامذہ تھے اور اونہون نے انہین سے علم وطریقہ حاصل کیا تھا اور بے وجہ وباعث جہوٹ
بولنا ائمہ ہدی کو کیا ضرور تہا سو ہر ایک بات ان پانچون باتون سے کہ نزدیک امامیہ کے حکم
ارکان خمسہ اسلام رکہتے ہین مخالف بداہت عقل و دلالت نقل کتاب وسنت مشہورہ نبوی
ہین بلکہ منافی ومناقض جمیع شرائع سابقہ ولاحقہ یہان سے مخترع مبتدع ہونا اس
دین مستحدث کا اور ماخوذ نہونا اوسکا خاندان نبوت سے ظاہر باہر ہی چنانچہ اسلیئے دلائل
ان اصول پنجگانہ کے دو حال سے خالی نہین یا اخبار ہین کہ مجاہیل وضعفا ومستورین سے
مروی ہین کہ اصلا قرون سابقہ مین بین العلما مذکور نتہے اور رجال ان اخبار کے قاطبۃً
عند الامامیہ مجروح مقدوح متہم بکذب وبے دیانتی ہین یا آیات قرآنی ہین کہ تمسک ساتھ صریح
اون آیات کے ہرگز مطلوب تک نہین پہونچاتا بلکہ باستعانت اسباب نزول وتخصیص وقائع کہ اکثر
اونمین اخبار ضعیفہ موضوعہ ومفتری ہین سعد ان اصل مدعا پر منطبق نہین ہوتی مگر بضم
مقدمات مخترعہ ممنوعہ پس جو عاقل ادنی تامل ان امور مین کریگا او حقیقت کار پر مطلع ہوگا
اوسپر حال اس مذہب نیرنگ کا مثل مہر نیمروز واضح ہوجاویگا **قولہ** رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ **جواب** ختم رسالہ سے اس کریمہ پر
نظر بغور رسالہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا سے استدعا استقامت ہی مذہب
رفض پر اور هَدَيْتَنَا سے حقیقت تشیع اور مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً سے حسن جزا سو یہ سب
مفہومات باطلہ بشہادت ثقلین خلاف دین مرضی حق ہین کما یلوح مما سبق اور بعد ظہور
حقیقت حق وبطلان باطل کے طلب زیغ وضلالت کرنا اور اوسمین چشم رحمت الٰہی رکہنا
معاذ اللہ تعالی خدائے پاک سے حجود کرنا ہی **شعر** ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱۹	مولوی افضال علی صاحب	ناظم سفیر	بھوپال	عمار
۲۰	شیخ مشرف علی صاحب	تحصیلدار		عمار
۲۱	حافظ سعادت خان			عمار
۲۲	شاہ میر خان صاحب			عمار
۲۳	محمد غلام رسول خانصاحب	نائب کوتوال	بھوپال	عہ
۲۴	جناب غلام حضرت خانصاحب		رام پور	عہ
۲۵	سید عبدالعلی صاحب	نائب ناظم		عہ
۲۶	خواجہ بہار الدین صاحب		بھوپال	عہ
۲۷	میاں احمد اکبر صاحب		ایضاً	عہ
۲۸	سردار محمد خانصاحب		ایضاً	عہ
۲۹	جناب علی محمد خانصاحب	قلعدار بھوپال خاص	ایضاً	عمار
۳۰	منشی شمس الدین صاحب	ملازم سرکار بزرگ	ایضاً	عہ
۳۱	مولوی عبدالرحمان صاحب	داروغہ کوٹھہ فتحگڈھ	ایضاً	للعہ
۳۲	قاری سعادت صاحب	مہتمم مساجد بھوپال	ایضاً	عمار
۳۳	حافظ سید محمد صاحب		سورت	عہ
۳۴	سید احمد صاحب	مدرس مدرسہ حساب بھوپال	دہلی	عمار
۳۵	جناب عبداللہ خانصاحب	انچارج پولیس کوتوالی بھوپال	بھوپال	عہ
۳۶	منشی واجد خانصاحب	تھانہ دار جہانگیر آباد		عہ
۳۷	مولوی محمد ایوب صاحب	نائب قاضی بھوپال		عہ

اسامی سامی اون اشخاص دین اختصاص کی جنہوں نے زر نقد پیشگی دیکر اس کتاب کو خرید فرمایا جزاہم اللہ خیرا

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱	نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان صاحب بہادر	خویش سرکار عظیمہ بھوپال	دارالاقبال بھوپال	ما عہ
۲	مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر	نائب اول ریاست بھوپال	ایضاً	ما عہ
۳	جناب منشی محمد قدرت اللہ صاحب	مہتمم اسٹامپ ریاست بھوپال	بنارس	صہ
۴	حکیم احسن اللہ خان صاحب بہادر		دہلی	صہ
۵	منشی عبد الکریم صاحب متوسل سرکار بزرگ		بھوپال	صہ ر
۶	جناب قاضی زین العابدین صاحب	قاضی	جائس	صہ ر
۷	بخشی عتیق اللہ صاحب	بخشی	بھوپال	صہ ر
۸	شیخ عبد الواحد صاحب ابن حافظ عنایت اللہ مرحوم	مہتمم مطبع سکندری	قنوج	صہ ر
۹	مولوی علی عباس صاحب	افسر مدارس بھوپال	چریاکوٹ	صہ ر
۱۰	مفتی محمد رسول صاحب		بھوپال	للعہ ر
۱۱	مفتی محمد جمشید صاحب		ایضاً	للعہ ر
۱۲	مولوی سعد الدین صاحب	نائب راجہ صاحب بہادر	سکن پور	للعہ ر
۱۳	میاں عبد المجید خان صاحب	مدرس اردو	بھوپال	صہ ر
۱۴	منشی نجم الدین احمد صاحب	مدرس انگریزی	بردوان	عـا ر
۱۵	جناب غلام مخدوم خان صاحب	مہتمم اپیل	خیرآباد	عـا ر
۱۶	حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر	نائب بخشی ریاست	ایضاً	عـا ر
۱۷	منشی حکیم الدین صاحب	سررشتہ دار		عـا ر
۱۸	کپتان عبد العزیز خان صاحب	کپتان		للعہ ر

ذیل الاغلاط

مخفی نرہی کہ جو غلطی اعراب کی تہی یا نقاط کی یا مد وغیرہ کی اوس سے تو قطع نظر کرکے بعجالۃ الوقت غلطی فرو گذاشت لفظ یا تبدیل حرف و کلمہ کے اس جگہہ لکہی باقی تو ذہن سلیم صاحب فہم پہ چہوڑا کیونکہ طبع انسان محل نسیان ہی اور عصمت کامل خطا سے شان حضرت سبحانی ہی نہ صفت بشر ضعیف البنیان واللہ ولی التوفیق والاحسان ٭

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	قدیم	قویم
۵	۱۷	زبان	زیان
۶	۶	مبین	مبتین
۷	۱۰	لیجاتی ہین	لیجاتی ہی
۸	۷	ترجمہ	ترجمۃ
۸	۷	قولہ	قولہ
۱۹	۱۴	بیان بادلیل	یا بیان دلیل
۱۱	۲	جامہ پوش	جامہ جی پوش
۱۱	۱۶	بررہ	براہ
۱۶	۲	و بدیہی	و بھی بدیہی
۱۸	۹	خصوصًا حنفیہ	خصوصًا در بیان حنفیہ
۱۹	۳	سنہ ۵۶ تا تمام	سنہ ۵۶ مین تمام
۱۹	۳	مردان حمار	مردان حمار ہی
۱۹	۲۱	السلام سے ہی	السلام سے ہی

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۳۸	مولوی الطاف حسین صاحب	روزنامچہ نگار محکمہ مدار المہام صاحب بہادر	عظیم آباد پٹنہ	عہ
۳۹	منشی جعفر حسین صاحب	منشی محکمہ انشا ریاست بھوپال		عہ
۴۰	منشی خدا حسین صاحب		گنگوہ	عہ
۴۱	سید امیر الدین صاحب حسینی			عہ
۴۲	میاں غلام احمد صاحب	خوشنویس	لکھنو	عہ
۴۳	منشی اصغر محی الدین صاحب	کاردار نواب محمد خاں صاحب بہادر		عہ
۴۴	میاں عبد الکریم صاحب	مدرس فارسی مدرسہ بھوپال		عہ
۴۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	مہتمم سالانہ داران بھوپال		عہ
۴۶	منشی عنایت حسین صاحب	مہتمم اپیل		عہ
۴۷	منشی سید حافظ مظفر حسین صاحب	سررشتہ دار محکمہ اپیل		عہ
۴۸	حکیم سید محمد مہدی حسن صاحب	ناظر محکمہ عدالت دیوانی		عہ
۴۹	میاں رحیم بخش صاحب	ملازم محکمہ انشا ریاست بھوپال		عہ
۵۰	جناب نجاور خان صاحب	ملازم محکمہ انشا ریاست بھوپال		عہ
۵۱	مولوی محمد عمر صاحب صوفی		گوپامؤ	عہ
۵۲	مولوی محمد حسین خاں صاحب ولد غلام قادر خاں صاحب		شاہجہاں پور	عہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۲	اول دلائل	اون دلائل
۴۵	۱۳	فرق بیّن	فرق بیّن ہی
۴۶	۱	یاعلی	باعلی
۴۶	۹	کیاہی	کھاہی
۴۶	۱۱	باراسحہ	یاراسحہ
۴۶	۱۸	بخیسائۃ النواصب	مصائب النواصب
۴۶	۱۸	سفینۃ البخاۃ	سفینۃ النجاۃ
۴۷	۱۱	منقضی	منفی
۴۷	۱۴	کمالات	کلمات
۴۸	۱۴	کیاہی	کھاہے
۴۹	۱۰	تنزیہہ	تیز یہہ
۵۹	۱۰	دریاہی	دیاہی کہ اگر
۵۰	۶	برور	برادر
۵۰	۶	نعمان بن	قتادہ بن نعمان بن
۵۲	۵	کانہ عامہ	کاہی نہ عامہ
۵۲	۹	جمیت	جمعیت
۵۲	۱۱	اخبار	اخیار اصحاب
۵۳	۴	صوارم	صاحب صوارم
۵۳	۱۹	پیچیک ادعا	پیچیک این ادعا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٩	١٧	سمعوا خلفاء	سمّوا خلفاء
٢٥	٢٠	حادثہ	حادث
٢٧	١٥	مهوا	مهو
٢٨	٥	بمناسب	بمناسبت
٣٠	٧	استفاد	استفادہ
٣٠	١٢	ائمہ اثنا عشریہ	ائمہ اثنا عشر
٣٠	١٦	در تفتیش	اور تفتیش
٣١	١٥	تحفہ برعسم	تحفہ کا بزعم
٣٢	٢	در ردّو روافض	در ردِّ روافض
٣٤	١	مختلف	متخلّف
٣٤	٥	مذہب اہل سنت کی	مذہب اہل بیت کی
٣٧	١٣	و نیر	و متیسّر
٣٨	١٣	یہی حیز	بہی حیز
٤٠	٢	متوجہ	موجّہ
٤٢	١	عذر خاہی	عذر خواہی
٤٢	٤	فانتظر وانتظر	فانتظر وانظر
٤٣	٢٠	کامگار فرقہ	کامگار از فرقہ
٤٤	١	بن امیہ	بنی اُمیہ
٤٤	١٠	کابلی کا	کابلی کا ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۵	کی ارشاد	نی ارشاد
۷۶	۱۱	عوام	عام
۷۹	۱۲	سے قرآن	اسی قرآن
۷۹	۱۵	مین بکثرت	مین ہوا بکثرت
۸۰	۱۷	بجیت ترتیب	بجیت ترتیب
۸۴	۸	ہذیل	ہذیل
۸۹	۱۵	داخل نہین	داخل عترت نہین
۹۲	۲۰	تحاشے کی	تحاشے سے
۹۳	۲	بہرنہ انی	بہرنہ انی
۹۴	۷	الزرکنی	الزرکشی
۹۶	۵	مشتہدی	مشہدی
۹۶	۱۷	اشتہر	اشہر
۹۷	۳	خروج کی	خروج عکرمہ کے
۹۷	۵	نقصان	نقص
۱۰۲	۱۳	مقابلہ کتاب	مقارنت
۱۰۶	۷	خلافت عام	خلافت سے عام
۱۰۶	۱۱	حقیقت	حقیت
۱۰۸	۲	باتمام	ناتمام
۱۰۸	۱۳	بن محرمہ	بن مخرمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	حضرمی	حبرمی
۵۷	۱	لیس وجہہ	لیس لہ وجہ
۵۷	۲۱	الکذب	الکذوب
۵۸	۹	صالح نے	صالح سے
۶۴	۷	پھنکوا دیا	پھکوا دئیے
۶۴	۱۴	اوسکو	قرآن
۶۶	۷	عدیم	عدم
۶۶	۹	مستزاد ہی	مستزاد نہیں
۶۸	۹	معتبرینز	معتبرین
۶۹	۳	ارباد	ارتداد
۶۹	۱۰	پھیکی گئیں	پھینکیں گے
۷۳	۳	ان مخالف	ان من خالف
۷۴	۱۱	جعفر جامعہ	جفر جامعہ
۷۵	۱۳	باجمیع	یاجمیع
۷۶	۹	ہوسکی ہے	ہوسکتی ہی
۷۶	۱۹	کلینی	کلبی
۷۶	۲۰	کلینی نے	کلبی سے
۷۷	۵	ثالبی	ثعلبی
//	۴	اور سے	اور ان سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۱۴	ناصبا	ناصبیا
۱۳۱	۴	کلمہ پکو نام	کلمونکا نام
۱۳۲	۸	ابن مکتوم	ابن ام مکتوم
۱۳۳	۱۶	نہج البلاغہ مین	نہج البلاغہ مین فرمایا ہی
۱۳۴	۲۱	فاروق	فارق
۱۳۴	۱۵	بعد شہرت	بعدم شہرت
۱۳۶	۱۰	بسبب ہونی	بسبب نہونی
۱۳۷	۱۳	کیا ہی	کی ہی
۱۳۸	۲۱	خواب	خواب مین بھی
۱۴۰	۱۰	معلوم ہوا	معلوم ہو
۱۴۰	۲۱	تو اوس	تو بھی آوس
۱۴۱	۵	کریمہ بعض مین ہی	کریمہ بعضہم اولیاء بعض مین ہے
۱۴۲	۱۵	خلافت	خلافت ہو
۱۴۲	۱۵	حدیث ثابت	حدیث صحیح ثابت
۱۴۳	۶	تو احادیث	تو جو احادیث
۱۴۴	۳	وضع	وضعی
۱۴۴	۸	بعینہ اسکا ہے	بعینہ ایسا ہی
۱۴۴	۱۸	حرف	صرف
۱۴۶	۱۳۰	تصور	قصور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۵	برابر پاہی	برابر اوسکے پاہی
۱۱۲	۱۹	بدایت	براہت
۱۱۵	۱۰	ہوئی	ہوتی
۱۱۶	۱۱	مجاوفت	مخافت
۱۱۸	۲۰	شہاب	شبہات
۱۱۹	۱۷	آنحضرت نے	آنحضرت نے فرمایا
۱۲۱	۶	متواتر	متواتر ہی
۱۲۱	۲۰	کقولہ تعالی	لقولہ تعالی
۱۲۲	۱۷	معصوم ہو	معصوم نہوگا
۱۲۳	۳	بن معقل	بن معقل
۱۲۳	۲۷	اونکی وظائف	انکی وظائف
۱۲۴	۲	حضرت اعظم	حضرت غوث اعظم
۱۲۴	۱۰	ہوگیا	ہوگیا
۱۲۴	۱۲	ہی کہ	ہی کی کہ
۱۲۶	۱۱	ان حکایت	ان حکایات
۱۲۶	۱۴	ساتھہ اور	ساتھہ اتنا اور
۱۲۶	۱۷	سمجھاتا ہی	سمجھا جاتا ہی
۱۲۷	۱۴	دعوی	دعوت
۱۲۷	۲۱	خط درجات	حظ درجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۲	حق سے	طریق حق سی
۱۸۹	۷	غصب اغصاب	غضب اغضاب
۱۸۰	۵	اقول افعل	افعل
۱۸۰	۸	علل الرابع	علل الشرائع
۱۸۵	۱۴	تاریخ کبنہ	تاریخ کبیر
۱۸۵	۱۹	کہ روایتین	کہ بعضہ روایتین
۱۸۷	۱۵	ربیع	ربع
۱۹۱	۶	صواب دید	اونکی صواب دید
۱۹۶	۲۱	مجمع البیان	مجمع البیان مین ہی
۱۹۷	۴	کی مرضی	کی راہ و مرضی
۲۰۰	۱۱	ذلیل بنایا	ذلیل بنایا
۲۰۰	۱۰	کلام کلام	کلام
۲۰۲	۱	صحابی ہون	صحابی مین
۲۰۹	۵	منصوص ہی اور نفاق	منصوص ہے ایمان اور ایمان منصوص ہے اور نفاق
۲۰۹	۱۶	جین	جبن
۲۰۸	۱۹	برای نام	+
۲۱۰	۹	کیا	کہا
۲۱۰	۱۷	انقیاد وامر	انقیاد اوامر
۲۱۰	۱۸	یا الغین کوق یا مدعیان	یا بالغین کوق و یا مدعیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۸	مقابلہ قران	مقارنہ قرآن
۱۴۷	۶	ائمہ بنتشیر	آئمہ میں بہشت
۱۴۸	۱۵	یعقوب بنانی	یعقوب ملتانی
۱۵۱	۱۰	بجرانی	بحرانی
۱۵۳	۱۵	تشیعی	شیعی
۱۵۵	۹	حاصل یاس	حاصل ہونے یاس
۱۵۵	۱۵	کی خلیفہ	کی بسبب خلیفہ
۱۶۰	۷	جنا سیر	جناب میر
۱۷۰	۷	لقیتم	لقیتہم
۱۷۰	۲۱	ضعیف الحاد	خفیف الحاذ
۱۷۲	۱۸	علی الباطل	الباطن
۱۷۲	۲	حُبّ	جُبّ
۱۷۳	۶	کتاب اللہ	کتاب اللہ ہی
۱۷۴	۱	جواب	قولہ
۱۷۸	۳	فی وضعها	فی دفعها
۱۷۵	۵	بہیہ قرار	بہبہ قرار
۱۷۹	۴	بہ پہچیگا	پہنچ گیا
۱۷۵	۲۱	یہہ ہوتا	ہبہ ہوتا
۱۷۹	۱	بتعبیر	بتغیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۶	مکاتیب	مکاتب
۲۳۷	۱۶	نہین مغذلک	نہین ہوسکتی مغذلک
۲۳۸	۲	نہین	نہین ہوئی
۲۴۱	۶	تفصیل	تفضیل
۲۴۲	۷	آپ	اب
۲۴۲	۱۶	اہل الطعق	اہل الطعن
۲۴۲	۲۱	شیعتنا لمیسنا	شیعتنا عن لمیسنا
۲۴۳	۸	شیعہ	شیعہ ہی
۲۴۳	۱۳	انہ قرامج	انہ قرآن
۲۴۴	۱۰	ویحکیم با	ویحکیم بہا
۲۴۶	۵	حنیفہ	ابوحنیفہ
۲۴۶	۶	یاہارون	یاہارون
۲۵۳	۱	موجود ہین	موجود نہین
۲۵۳	۱۸	مسکرات سے	مسکرات سے ہو
۲۵۴	۱۶	لائق تہا	لائق تہا نہ عمر بہ
۲۵۵	۲	بتعدد	بتعمد
۲۵۵	۱۹	نہج الکرامتہ	نہج الحق ونہج الکرامتہ
۲۵۸	۴	جعلنا ائمہ	جعلنا ہم ائمتہ
[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۷	دعوی ادعا	ادعا
۲۱۱	۱۹	ہی	بھی
۲۱۲	۷	ابوبکر عمرو	ابو عمرو
۲۱۷	۱۳	نکل گیا ہی	نکلا ہے
۲۱۸	۲۰	صاح	صاحب
۲۱۹	۸	وغیرہ سے اخبار	وغیرہ اخبار سے
۲۲۱	۹	ظاہر ہی اور تیسری تبلیغ	ظاہر ہی اور تبلیغ
۲۲۱	۲۰	قہر الٰہی ہی	قہر الٰہی ہی نہ لطف الٰہی
۲۲۳	۲	بعد تسلیم	بشرط
۲۲۳	۲۱	پشت ہفت	پشت ہفتم مین
۲۲۴	۱۶	قطعی کیا	قطعی کہا
۲۲۵	۱	غیر موقوف	غیر معروف
۲۲۵	۱۹	عن الشناء	عن المتنا
۲۲۶	۲	محاملہ	معاملہ
۲۲۷	۲	قول شیخ قول	قول شیخ از قبیل قول
۲۲۷	۱۶	کہ ابوبکر	کو ابوبکر
۲۲۳	۲۱	بھی	یہی
۲۳۳	۲	جسمیت وتشبہ	نہ جسمیت وتشبیہ
۲۳۴	۱۴	صحیفہ کاما	صحیفہ کاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۸	تحقیق طعن	تحقیق نفی طعن
۲۸۸	۱۹	امام حسین	امام حسن
۲۸۸	۲۱	روپیہ معاویہ نے لیے	روپیہ لیے معاویہ نے
۲۸۹	۱۴	خلاف ظاہری	خلافت ظاہری
۲۹۲	۱۸	اپنی ہتی	تمہاری ہتی
۲۹۴	۱۳	الخوارج والعندة	الخوارج والغلاة
۲۹۵	۸	اوسکو تدبیر	اوسکو کسی تدبیر
۲۹۶	۹	یا علی	یا علی
۲۹۸	۸	حدیث غریب	حدیث مذکور غریب
۲۹۸	۱۳	نہ عامہ اہل اسلام جیسے خوارج الخ	جیسے خوارج و رفض و نواصب عامہ اہل اسلام کو
۲۹۸	۲۱	مشتمل ذکر	مشتمل ہی ذکر
۲۹۹	۵	نقل رجال	نقد رجال
۳۰۱	۲۱	جب شیعہ	جیسا شیعہ
۳۰۳	۵	حقیقت خلافت	حقیت خلافت
۳۰۳	۱۴	حقیقت رسالت	حقیت رسالت
۳۰۴	۵	الیسی نہ بینی	النبی نہ بینی
۳۰۹	۸	اوسکا بھی	اوسکا ہی
۳۱۰	۱۸	حقیقت	حقیت

ختم شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۶	این قاضی	بن قاضی
۲۶۰	۱۷	لسی قول سے	کیسکی قول سے
۲۶۳	۴	امام نائب	نائب امام
۲۶۵	۵	حجت اور	حجت ہون اور
۲۶۵	۷	مذہب حنفی را و مالکی را	مذہب حنفی را حنفی
۲۶۸	۱۴	زلیدت	زیارت
۲۶۹	۱۵	جاوی ع	جاوی تمکو ع
۲۷۴	۷	حضرت سنے	حضرت سنے فرمایا
۲۷۴	۶	اور تثویب	اور یہ تثویب
۲۷۴	۱۱	اخشیت	خشیت
۲۷۴	۱۲	ادای فی البیت	ادای تراویح فی البیت
۲۸۰	۱۸	لعن بالمومنین	لعن مومنین
۲۸۱	۱۵	لاعنین وملعونین	لاعنین ملعونین
۲۸۲	۶	بلکہ فرق	بلکہ جمیع فرق
۲۸۳	۱۴	کفار ساہی	کفار کاسا ہی
۲۸۵	۵	بنو مسیح	بنو مدلج
۲۸۵	۹	یہہ یمامہ ہی	یہہ یمامہ مین ہی
۲۸۷	۵	مختلف	مخلف
۲۸۷	۱۳	قطع کرکے	قطع نظر کرکے

دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
والله المستعان
لا حول ولا قوة الا بالله